مسیحی کلیسیا کی تواریخ

چوتھی جلد

زمانۂ متوسط کی مسیحیت

گریگوری اوّل سے لیکر گریگوری ہفتم تک
سنہ ۵۹۰ء سے ۱۰۴۹ء و ۱۰۷۳ء تک

جسکو
لائٹ بیتشی ایٹ ڈبلیو گیلیب کی وساطت سے
پادری رابرٹ سٹوارٹ صاحب ڈی۔ ڈی۔
ایل ایل ڈی پرنسپل تھیولاجیکل سیمنری آف دی یو۔
پی سنٹر پنجاب حال مقیم جہلم نے ڈاکٹر قلب شناف
صاحب کی انگریزی کتاب سے اختصاراً و انتخاباً اردو زبان
میں ترجمہ کیا +

باہتمام سید حسن شاہ پرنٹر
سنہ ۱۹۰۹ء

[illegible]

تمہید

یہ جلد کلیسیائی تواریخ کے اُس سلسلہ میں سے جس کا تیسری جلد کی تمہید
میں ذکر کیا گیا ہے چوتھی ہے۔ یہ تقریباً پانچسو۵۰۰ سال کے عرصہ کو مشتمل کرتی ہے
اور گریگوری اوّل سے (جو آبائوں میں سے آخری اور پوپوں میں سے
پہلا ہے) گریگوری ہفتم تک جو بعض باتوں میں پوپوں میں سے سب سے
بڑا ہے پہنچتی ہے۔ یہ بہت سے وحشی ممالک مثلاً انگلستان سکاٹلینڈ
آئیرلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ سکینڈے نیویا۔ رُوس اور دیگر متصل اضلاع کی مسیحی
مذہب میں تبدیلی کا احوال بتاتی ہے۔ یہ محمّدی مذہب کے عروج۔ خاصیت
اور ترقی کا اور پوپیت کی بالیدگی کا تقریباً اُسکی نہایت اعلےٰ اوج تک۔
مقدّس رُومی سلطنت کے قیام کا اور مغربی و مشرقی کلیسیاؤں کے مابین
جھگڑے کا بیان کرتی ہے۔ یہ ہمیں اخلاق و مذہب۔ گوشہ نشینی و کلیسیائی
تادیب و انتظام۔ عبادت و رسُومات اور اُس زمانہ کے (جسکو ہم تاریک
زمانہ کہہ سکتے ہیں)۔ پہلے نصف حصّہ کی جہالت و تصنیفات کی نسبت
آگاہ کرتی ہے۔ یہ ہمارے سامنے رُوح القدُس کے صادر ہونے۔ مسیح کی
مرضی کی خاصیت۔ مسیح کی الٰہی ابنیّت کے اصل و آغاز اور عشاءِ ربانی
میں ہمارے خداوند کی حضوری کے طور کی نسبت مباحثوں کو پیش کرتی
ہے۔ یہ اُس زمانہ کے بزرگ اشخاص کی سرگذشتیں بھی بیان کرتی ہے۔
کاشکہ خدا کی برکت اس زاید کوشش پر ہووے اور رہے۔ تاکہ

اِسکے پڑھنے سے بنی آدم کے درمیان خداوند کے اور اُسکے دشمنوں کے کاموں کی نسبت ناظرین کی واقفیت بڑھتی جاوے!

مترجم

Rev Michael Joseph. Cell # 92 300 7233 854.
yscaljesus@gmail.com
yesmicheal@yahoo.co.uk
Evenglist Yousaf Masih.
Cell # 92 300 7233 853.

مضامین کی فہرست

زمانۂ متوسّط کی مسیحیّت

سنہ ۵۹۰ء سے لیکر سنہ ۱۵۱۷ء تک۔

پہلا باب

زمانۂ متوسّط کی کُل کلیسیائی تواریخ کا دیباچہ

فصل	مضامین	صفحہ

چوتھا زمانہ

وحشیوں کے درمیان کلیسیا۔

گریگوری اوّل سے لیکر گریگوری ہفتم تک

سنہ ۵۹۰ء سے لیکر سنہ ۱۰۴۹ء (سنہ ۱۰۷۳ء) تک

دوسرا باب

تیسرا باب

محمدی مذہب کا مسیحیت کیساتھ رشتہ

چوتھا باب

پوپانہ کلیسیائی عہدہ داروں کی حکومت اور مقدس رومی سلطنت

دسواں باب

عبادت اور رسومات

گیارھواں باب

تعلیمی مباحثے

زمانہ متوسط کی مسیحیت کی تواریخ

۵۹۰ء سے ۱۵۱۷ء تک

باب اوّل

زمانۂ متوسط کی کل کلیسیائی تواریخ کا دیباچہ

تین دور

590 — 1073

1073 — 1294

1297 — 1517

فصل پہلی

ماخذ اور لٹریچر

I زمانہ متوسط کی اصلی تصنیفات۔

I زمانہ کیا تھا = منتشر زمانہ مذہب ... دور تک پھیلی

II ,, ,, ,, = بربریت کا زمانہ

III ,, ,, ,, = بربریت کی تنزلی

II - زمانۂ متوسط کی تصنیفات کا مجموعہ۔
III - زمانۂ متوسط کی روزانہ سرگذشتیں۔
IV - زمانۂ متوسط کی تواریخ جو زمانۂ حال میں لکھی گئی۔
V - کلیسیائی تواریخ جو اُس زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔
VI - دیگر مددگار و مددرساں تصنیفات۔

۲
دوسری فصل
زمانۂ متوسط۔ حدود اور عام احوال

زمانۂ متوسط جیسا کہ یہ لفظ ظاہر کرتا ہے۔ وہ زمانہ ہے جو قدیم اور حال کے زمانوں کے مابین واقع ہے۔ اور انہیں ایک کو جاری رکھنے اور دوسرے کے واسطے تیار کرتے ہوئے باہم ملا دیتا ہے۔ دیگر یونانی رومی شائستگی سے رومنو۔ جرمینک شائستگی تک جو رفتہ رفتہ بار برازم (وحشت) کی درمیانی ابتری میں سے برپا ہوئی تھی۔ تبدیلی بتاتا ہے۔ مسلسل کڑی مسیحیت ہی ہے۔ جسے قدیم زمانہ کی نہایت عمدہ خاصیتوں کو محفوظ رکھا اور ہدایت دیکر اشیائے کے نئے طریقہ

کو ڈھالا ہے +

ملکی انتظام کے لحاظ سے زمانہ متوسط کی تواریخ قوموں کے بڑے انتقال سے اور پانچویں صدی میں مغربی رومی سلطنت کے زوال سے شروع ہوتی ہے۔ لیکن کلیسیائی تواریخ کے لحاظ سے وہ گریگوری اعظم سے شروع ہوتا ہے۔ جو چھٹی صدی کے اختتام پر آباؤں میں سے آخری اور پوپوں میں سے پہلا تھا۔ اس کی انتہا دنیاوی اور کلیسیائی تواریخ دونو کے لئے سولہویں صدی (۱۵۱۷ء) کی ریفریمیشن (اصلاح) ہے جس سے سن عیسوی کا زمانۂ حال شروع ہوتا ہے۔ بعض لوگ موجودہ تواریخ کو چھاپنے کے فن کی ایجاد سے یا امریکہ کے دریافت کئے جانے سے جو زمانۂ اصلاح سے پیشتر تھا۔ شروع کرتے ہیں۔ لیکن یہ واقعات بڑی اصلاحی تحریک اور مسیحی دنیا کی کشادگی کے لئے محض تیاری ہی تھے۔ زمانۂ متوسط کی مسیحیت کا تھئیٹر (میدان) خصوصاً یورپ ہی ہے۔ مغربی ایشیا اور شمالی افریقہ میں کریسینٹ (محمدی لوگوں کے جھنڈے کا نشان) صلیب کے بدلہ میں آگیا۔ اور امریکہ جس نے تواریخ کی ہمیشہ پھیلتی ہوئی تواریخ کے لئے ایک نیا میدان کھول دیا پندرہویں صدی کے اختتام تک دریافت نہ کیا گیا تھا +

یورپ ایشیا کے بت پرست وحشی لوگوں کی جنگجو نقل مکانی سے آباد کیا گیا تھا۔ جیسا کہ امریکہ شائستہ اور مسیحی یورپ کی صلح جو نقل مکانی سے آباد کیا گیا ہے +

قوموں کا یہ بڑا انتقال دین اور شائستگی کی تواریخ کی تبدیلی

کا ایک موقع تھا۔ یہ اپنی پہلی تاثیرات کے لحاظ سے مضر تھا۔ اور عدالت کے دن کے ختوں کی طرح ظاہر ہوا۔ لیکن بعد ازاں یہ نئی پیدائش کا پیشرو (یعنی وہ ابتری جو کاسماس (با ترتیب دنیا) سے پیشتر تھی) معلوم ہوتا ہے۔ یہ تبدیلی رفتہ بر رفتہ ظہور میں آئی۔ پرانی یونانی اور رومی دنیا کی تاثیر گر اشیائے کئی صدیوں تک نئے اصولات کے ساتھ ساتھ کام کرتی رہیں۔ باربیری آن (وحشی) حملہ ایک ہی سیلاب کی مانند نہیں جو گذر جاتا ہے۔ بلکہ ایک تند وجزر کی مانند جو بڑھتا اور گھٹتا وہ ایس جاتا اور آخر کار سیلاب یافتہ زمین کا مالک بن جاتا ہے آیا تھا۔ شمالی وحشی لوگ دریائے ڈینیوب کی وادی کی راہ سے یونانی سلطنت کی حدود تک۔ اور جنوب کی سمت دریائے رائن اور وسگس کے پار سے گال تک کوہ آیلپیز کے اوپر سے اٹلی* تک اور کوہ پرانیز کے اوپر سے ہسپانیہ تک آندھی کی طرح پھیل گئے۔ وہ ایک ہی قوم کے لوگ نہ تھے۔ بلکہ بہت سے بلا تعلق فرقے تھے۔ ایک فاتح سپہ سالار کی مرتب فوج نہ تھی۔ بلکہ دلاور بادشاہوں کے محکوم وحشی بہادر سپاہیوں کے بے قاعدہ گروہ تھے۔ وہ اسکندریہ یا قیصر جیسے کسی ایک حکمران عاقل شخص کے حوصلے کے زیر ہدایت نہ تھے بلکہ ایک وحشیانہ عقل کے بلا روک ٹوک جوش سے ترغیب دیئے جاتے تھے۔ اور بے سوچے سمجھے اپنے پیچھے یورپ اور امریکہ کی آئندہ تقدیرات کو لئے پھرتے تھے۔ وہ اپنے ہمراہ آگ و تلوار۔ ہلاکت و بربادی۔ لیکن زندگی اور قوت۔ عورت کی عزت۔ اعلےٰ مزاج۔ آزادگی کی محبت یعنی ایسی شریف خاصیتیں لائے۔ جو مسیحیت کے وسیلہ پاک کی اور بڑھائی

جا کر یونان اور روما کی شائستگی کی بہ نسبت ایک اعلے شائستگی کے
حکمران اصولات بنیں۔ مسیحی سنک سیلوی آن جو پانچویں صدی کے نصف
میں وحشیانہ سیلاب کے درمیان رہتا تھا۔ اپنے زمانہ کے اورتھوڈکس
رومیوں کی بدیوں کی ایک نہایت تاریک اور ہیبت ناک تصویر
کھینچتا ہے۔ اور بدعتی دایری آن) اور بت پرست وحشیوں کو
جن کی پاکیزگی زمین کو جس پر رومی بدکاریوں سے بہت گہرے داغ
لگے ہیں۔ صاف کرتی ہے"۔ اُن پر ترجیح دینے میں ذرا بھی پس وپیش
نہیں کرتا ہے۔ آگسٹین اعظم (۴۳۰ء میں فوت ہوا) جس نے
زیادہ سلیم اور وسیع طور پر خیال کیا ہے۔ اپنی بڑی کتاب بنام
"خدا کے شہر" میں پرانی رومی سلطنت کے کھنڈرات سے ایک نئی
اور بہتر شائستگی کے آغاز و عروج کا خیال امکان بتاتا ہے۔ اور
اُس کا شاگرد اروسی اس اس پُر امید خیال کو صاف صاف ظاہر
کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ لوگ دعوے کرتے ہیں۔ کہ باربیری (اُس وحشی
لوگ) سلطنت کے دشمن ہیں۔ میں جواب دیتا ہوں کہ تمام اہلِ مشرق
اسکندر کی نسبت بھی ایسا ہی خیال رکھتے تھے۔ رومی کبھی اُن دور دراز
کی اقوام کو جن کے آرام میں وہ مخل ہوئے۔ تمام سوسائیٹی کے دشمنوں
کی بہ نسبت کچھ بہتر معلوم نہ ہوئے۔ لیکن تم کہتے ہو کہ یونانیوں نے سلطنتیں
قائم کیں۔ اور اہلِ جرمن اُن کو برباد کرتے ہیں۔ خیر اہلِ مقدونیہ نے
بھی اُن اقوام کو جنہیں اُنہوں نے بعد ازاں شائستہ بنایا محکوم
کرنا ہی شروع کیا تھا۔ اب اہلِ جرمن تمام دنیا کو تہ وبالا کر رہے ہیں۔
لیکن اگر اس دنیا کے حاکم رہیں تو شائد کسی روز آنے والی پشت اُنہیں

(کہ جن کو ہم آج دشمن کے سوائے کچھ اور نہیں جانتے ہیں) بڑے بادشاہوں کا خطاب دیکر سلام کرے گی +

۳
تیسری فصل
زمانۂ متوسط کی مسیحیت کی قومیں کیلٹ ٹیوٹن اور سلاو

نئی زورآور قومیں جو اب کلیسیائی تواریخ کے اکھاڑہ میں داخل ہوتی ہیں۔ ان چار گروہوں میں منقسم ہوسکتی ہیں:-

I- جنوبی یورپ کی رومینیک یا لاطینی قومیں جن میں اہل اٹلی- اہل ہسپانیہ- اہل پرتگال اور اہل فرانس شامل ہیں۔ وہ پرانی رومی قدیم اور لاطینی مسیحیت کی اصلی اولاد اور وارث ہیں۔ تو بھی نئی کیلٹک اور جرمینک قوموں کے ساتھ مخلوط ہیں۔ اُن کی زبانیں سب کی

سب لاطینی سے نکلی ہیں۔ انہوں نے رومی توانین و رسومات کو ورثہ میں پایا اور وہ رومی کلیسیائی صدر مقام ( ) کو بطور اپنے کلیسیائی انتظام کے مرکز کے مانتے رہے۔ انہوں نے مسیحیت کو حملہ آور وحشی لوگوں کے پاس پہنچا دیا اور اپنی اعلٰے شائستگی کے باعث فتحمندوں کو توانین سکھلائے اور دے دیئے وہ بمع اپنی اولاد کے اب تک وسطی اور جنوبی امریکہ میں رومن کیتھولک کلیسیا کے پیرو ہیں +

II - کیلٹیک نسل (جس میں گالس - پرانے برٹنس - پکٹس اور سکاٹس - ویلش اور آئرش بمعہ برطانیہ کلاں اور اضلاع متحدہ کے تمام بڑے بڑے شہروں میں اپنے بیشمار نقل مکان کرنیوالوں کے شامل ہیں) کو تاریخ میں مسیح سے کئی سو سال پیشتر ایشیا کے وسط میں سے وسیع آریائی نقل مکانی کی پہلی ملکی لہر کی مانند ظاہر ہوتی ہے۔ جو انتہائے مغرب کی حدود تک پہنچی۔ گالس قیصر سے فتح کئے گئے تھے۔ لیکن بعدازاں ٹیوٹانک فرینکس میں ملائے گئے تھے۔ جنہوں نے فرینچ سلطنت کی بنا ڈالی تھی۔ اسی طرح برٹنس بھی رومیوں سے مغلوب کئے گئے اور بعدازاں اینگلو سیکسنس سے ویلیز اور کارنوال کی طرف نکال دیئے گئے۔ پہاڑی سکاچ لوگ (گیلس) کیلٹیک ہی رہے لیکن وہ جو میدان میں رہتے تھے وہ سیکسنس اور نارمنس سے مخلوط ہو گئے +

کیلٹس کی عقلی خاصیتیں دو ہزار سال تک بے تبدیل رہیں یعنی تیز فہمی - سخن آوری - زندہ دلی - پھرتی - اثر پذیری - شخصی دلیری اور جرأت - سردار یا قوم کی نمک حلالی - لیکن بے ثباتی - تلون مزاجی -

کیلٹس کی عقلی خاصیتیں 2 ہزار سال تک بے تبدیل رہیں 8

جھگڑالو پن اور خود حکومتی کے لئے ناقابلیت بھی۔ "انہوں نے تمام سلطنتوں کو ہلا دیا۔ مگر ایک کی بھی بنیاد نہ ڈالی"۔ بزرگ کیٹو اُن کی بابت کہتا ہے کہ کیلٹس اِن دو باتوں یعنے لڑائی اور بولنے کی ہنرمندی میں نہایت ہی ماہر ہیں"۔ قیصر اُن کی بے ثباتی اور تبدیلی کی محبت پر ملامت کرتا تھا پولوس رسول بھی اسی کمزوری کی شکایت کرتا ہے۔ اُن کا مورخ ہمتی ارنی اس طرح سے اُن کا خوب بیان کرتا ہے۔ کہ "اُن کے بڑے بڑے اوصاف یہ ہیں۔ یعنی شخصی بہادری جس میں وہ تمام قوموں پر فائق ہیں۔ ہر ایک تاثیر کے واسطے کشادہ اور تیز روح طبیعت۔ بڑی عقلمندی لیکن اِس کے ساتھ از حد ناپائداری۔ کم استقلال۔ تادیب اور ترتیب کے ماتحت بیقراری۔ فخر اور لگاتار نااتفاقی ملی ہوئی ہیں۔ جو بے حد خود پسندی سے نکلتی ہیں"۔ ٹامسن اِس فقرہ کا اقتباس کرتا ہے۔ اور اِس پر یہ بھی زیادہ کرتا ہے۔ کہ کیلٹس عمدہ سپاہی لیکن اچھے رئیس نہیں بنتے ہیں۔ اور وہ صرف ایک ہی یعنی جنگی حاکم کے مطیع ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُس کی سخت عام حکومت کے باعث اُن کی اپنی شخصی حکومت کا بھاری بوجھ جاتا رہتا ہے +

کیتھلک مسیحیت شروع میں روما سے آزاد اور بعض چھوٹی چھوٹی رسومات میں اُس کی مخالف بھی تھی۔ لیکن سیکسن اور نارمن فتوحات کے بعد یہ اُس کے موافق بنائی گئی اور ریفرمیشن (اصلاح) سے لیکر آئرش لوگ لاطینی نسلوں کی بہ نسبت بھی زیادہ رومی کلیسیا کی پیروی کرتے رہے ہیں۔ اِسی طرح سے فرینچ بھی پہلے پہل ایک آزاد کیتھلے سزم (جو گیلی کن ازم کہلاتا ہے) کی طرف راغب تھے۔ لیکن اُنہوں نے ویٹی کن

کونسل کے الٹرامنٹن ازم (رومی رائے و انتظام) کے بدلہ میں گیلی کن آزادگیوں کو نثار کر دیا۔ برعکس اسکے ویلش اور سکاچ نے ماسوائے سکاٹلینڈ کے شمال میں ہائی لینڈرس کے ایک حصہ کے پروٹسٹنٹ ریفرمیشن کو اُس کے کیلونسٹک زور کی صورت میں قبول کیا اور وہ اُس کے نہائت شدید اور زور آور حامی ہیں کیلٹک قوموں کے طریقہ کی گلتیوں سے پیش دستی کی گئی ہے۔ جنہوں نے پولوس رسول کی آزاد انجیل کو بڑی تیزی اور خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ لیکن بہت جلدی جھوٹے اُستادوں سے یہودی مائل شریعت کی پابندی کی طرف پھیرے گئے اور پھر پولوس سے حقیقی راہ پر لائے گئے۔

III۔ جرمینک یا ٹیوٹانک قومیں کیلٹک نقل مکانی کے بعد متواتر مغربی اور جنوبی موجوں میں مسیح سے پیشتر اور اُس کے بعد آئیں۔ اور جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ سکینڈے نیویا۔ روس کے بالٹک صوبجات میں اور اینگلو سیکسن حملہ کے بعد انگلستان اور سکاٹلینڈ اور آئرلینڈ کے شمالی (نان کیلٹک) حصہ میں بھی پھیل گئیں۔ موجودہ زمانہ میں اُن کی نسل کے لوگ صلح و سلامتی کے ساتھ برٹش صوبجات اور شمالی امریکہ کے ایک بڑے حصے میں آباد ہو گئے ہیں۔ جرمینک قومیں متوسط اور موجودہ زمانوں کی مضبوط۔ قوی۔ ہونہار اور ترقی پذیر قومیں ہیں۔ اُن کا مسیحی ہونا چوتھی صدی میں شروع ہوا۔ اور گروہوں کی گروہوں میں جاری رہا۔ جتنے کہ وہ دسویں صدی میں بالکل مکمل ہو گیا۔ جرمنس نے اپنے سرگروہ اوڈواکیسر کے ماتحت ہو کر ۴۷۶ء میں رامولس اگسٹولس کو تخت سے معزول کر دیا۔ اور مغربی رومی سلطنت کو تہ و بالا کر دیا۔ اور یوں قسمت کے بارہ پرندوں کی قدیم شگون سازی کو پورا کیا۔ کہ رومہ چھ صدیوں تک

بڑھتا جائیگا - اور چھ صدیوں تک گھٹتا جائیگا - جہاں جہاں وہ گئے اُنہوں نے زوال پذیر دستورات وقوانین کو تباہ کیا - لیکن ماسوائے چند ایک کے اُنہوں نے بڑی خوشی کے ساتھ مفتوح لاطینی صوبجات کے دین کو قبول کیا اور طفلانہ فرمانبرداری کے ساتھ اُس کی تاثیر گر قوت کے مطیع ہوئے - وہ ازل ہی سے مسیحیت کے لئے اور مسیحیت اُن کے لئے مقدر کئے گئے تھے - اُس نے اُن کے جنگجو حواس کو لگام دی - اُن کی وحشیانہ قوت کو ترتیب دی - اور اُن کے شریفانہ اوصاف کو اُن کی دوستی اور وفاداری عورت کے لئے اُن کی عزت - تمام خانگی رشتوں کے لئے اُن کی تعظیم شخصی آزادی اور خود مختاری کے لئے اُن کی محبت کو ترقی دی - لاطینی کلیسیا اُن کو مسیحی جوانمردی اور خود مختاری کے زمانہ کے لئے جس کا سولہویں صدی میں طلوع ہوا - تیار کرنے کے واسطے محض ایک مدرسۂ تادیب تھی - پروٹسٹینٹ ریفرمیشن (اصلاح) جرمینک قوموں کے لئے زمانۂ متوسط کے اور لیگل اسٹیک کیتھالے سزم کی شاگردی سے خلاصی تھی +

بزرگ غیر قوم مورخ ٹیسی ٹس نے بلاشبہ کسی قدر نامناسب طور سے وحشی جرمنس کو اپنے زمانہ کے ذلیل رومیوں پر فضیلت دی - لیکن اُس نے بے سوچے سمجھے اُن کی آئندہ بزرگی کی پیشین گوئی کی اور اُس کی پیشینگوئی پوری ہونے سے بھی بڑھ گئی ہے +

IV - سلوانک یا سلیوک قومیں جو مشرقی اور شمالی یورپ میں بستیں - جن میں بلگیری آنس - بوہیمی آنس - مورلوی آنس سلووا کس - سروی آنس - کروا ئیٹی آنس - وینڈس - پولس اور روسی

شامل ہیں اکثر مشرقی مشنریوں کے ذریعہ سے نویں اور دسویں صدی کے بعد نومرید ہو گئے۔ مشرقی سلاوز جو بہت کثیر ہیں۔ یونانی کلیسیا کے ساتھ جو روس کا قومی مذہب ہو گیا۔ اور جس نے اس سلطنت کے ذریعہ سے رومی کلیسیا کے عنقریب برابر ملک حاصل کیا ملائے گئے تھے۔ مغربی سلاوز یعنی بوہیمی اکثر اور پولس پوپیت کے مطیع ہوئے +

سلاوز جن کی کل تعداد قریباً آٹھ کروڑ ہے۔ زمانہ متوسط کی تواریخ میں ایک بہت ادنےٰ جگہ پاتے ہیں۔ اور خاص بہاؤ سے علیحدہ کئے ہوئے ہیں۔ لیکن حال میں انہوں نے اپنے نام تساع کو ترقی دینا شروع کیا ہے۔ اور یورپ و ایشیا میں روس کی حکمران ملکی حکومت کے وسیلہ آئندہ زمانہ میں بہت ہونہار نظر آتے ہیں۔ روس پین سلیوازم (کل سلیوانیک قوموں) اور مشرقی کلیسیا کی تقدیرات کا حامل ہے (یعنی جیسا روس کا حال ہے۔ ویسا ہی ان کا بھی ہوگا)+

V - یونانی قوم نے جو پرانے زمانہ کی مسیحیت میں ایسے علانیہ طور پر ظاہر ہوئی تھی۔ ۱۴۵۳ء میں بیزنطائن سلطنت کے زوال تک اپنی خود مختاری کو بحال رکھا۔ لیکن وہ سلیوانیک لوگوں اور خاصیتوں میں مخلوط ہو گئی۔ یونانی کلیسیا محمدی مذہب کے اچانک حملوں سے بہت کمزور ہو گئی۔ اور قدیم مسیحیت کے صوبجات کے قبضہ کو گم کر بیٹھی۔ لیکن اس نے ایک نیا اور وسیع مشنری میدان (علاقہ) روس میں حاصل کیا +

۴۷

چوتھی فصل

زمانۂ متوسط کی مسیحیت کی بڑی خاصیت

زمانۂ متوسط کی مسیحیت ایک طرح سے تو قدیم کیتھا لے سِزم کی مناسب مداومت اور زیادہ ترقی ہے۔ دوسری جانب پروٹسٹینٹ ازم کے واسطے تیاری ہے +

اس کی بڑی بڑی طاقتیں پوپیّت۔ گوشہ نشینی اور سکولیسٹے سِزم ہیں۔ جو رفتہ رفتہ عروج تک پہنچیں۔ اور پھر روز افزوں اندرونی مخالفت ہی سے حملہ کی گئیں تھیں +

مسیحیت شروع ہی شروع میں خوب شائستہ قوموں کے ساتھ ہی واسطہ رکھتی تھی۔ لیکن اب آسے وحشیوں کے درمیان ایک نئی شائستگی کی بنیاد ڈالنی پڑی۔ رسولوں نے یہودیوں۔ یونانیوں اور رومیوں کے شہروں میں کلیسیائیں قائم کیں۔ اس لئے لفظ "پیگن" یعنی دیہاتی (جنگلی اضلاع کا باشندہ) رفتہ رفتہ ایک بُت پرست کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ رسول ایک ایسی زبان بولتے اور لکھتے تھے۔ کہ جس میں پہلے ہی بہت سی قابلِ تعریف تصنیفات موجود

پوپیت
گوشہ نشینی
سکولیسٹے ازم

تھیں۔ اُن کے سفر رومی فوجوں کی بڑی سڑکوں پر ہوئے۔ اُنہوں نے ہر کہیں سوسائیٹی اور گورنمنٹ کی ایک مقررہ ترتیب کی بنیاد پائی۔ اور اُن کا نام قدیم شائستگی میں ایک نئی اور روحانی زندگی ڈالنا اور اُس کو اعلےٰ اخلاقی مقاصد کے مطیع بنانا تھا۔ لیکن تاریک زمانوں کے مشنریوں کو وحشیانہ جنگلات اور غیر مزروعہ میدانوں میں جانا۔ جنگلی اقوام کو حروف ابجد سکھانا اور سوسائیٹی اور علم و ہنر کے لئے بنیاد ڈالنا پڑا + اس لئے مسیحیت نے ایک قومی تربیت دینے والا ضابطہ اقوام کے واسطے اُن کی بچپن کی حالت میں جس کے ساتھ بچوں کی طرح سلوک کرنا پڑا ایک تربیتی مدرسہ کا طریقہ اختیار کیا۔ اس لئے زمانۂ متوسط کی مسیحیت نے ایک شرعی۔ کلیسیائی عہدیداروں کی حکومت کے متعلق رسمی اور نرالا طریقہ اختیار کیا۔ تاہم قوموں نے اُسی نسبت سے کہ جس میں وہ کلیسیا کے مدرسہ میں تعلیم پائی تحصیل کلیسیائی عہدیداروں کی حکومت سے اپنی آزادگی کا دعوےٰ کرنا اور اپنی ہی زبان میں قومی تصنیفات کو ظاہر کرنا شروع کیا۔ ہمارے زمانہ کے مقابلہ میں کہ جس میں خیال اور سوچ انسانی زندگی کا سب سے اعلےٰ منصب ہوگیا ہے۔ زمانۂ متوسط محض ایک ایسے تمیز و ہوش کا زمانہ تھا۔ تحریری شرع کو جیسی کہ رومی سوسائٹی میں ظاہر کی گئی ہے۔ وحشی لوگ سمجھ نہ سکتے۔ اور نہ ہی اُس کی فرمانبرداری کرنا چاہتے تھے۔ لیکن وہ بڑی آسانی کے ساتھ زبانی شرع یعنی زندہ کلام سے اثر پذیر ہوتے تھے اور دوسری مرضی کے سامنے اپنی مرضی کو بالکل جھکا دینے میں اُس کو ایک قسم کا طلسم جانتے تھے۔ یوں تعلیم دہ کلیسیا اُس ملک میں

شرع نبی اور تمام سوشل (ملنسار) اور ملکی انتظام کی بنیاد ہو گئی +

اگر ہم زمانۂ متوسط کا قدیم کلیسیا کے ساتھ جو اُس سے پیشتر تھی اور موجودہ کلیسیا کے ساتھ جو اُس کے بعد ہوئی مقابلہ کریں تو وہ اکثر درستی کے ساتھ "تاریک زمانہ" کہلاتا ہے۔ اور اگر کلیسیا اُس تاریکی کی بانی ٹھیرائی جاتی ہے۔ تو ناحق و ناواجب طور سے اُس کو یہ نام دیا جاتا ہے۔ مسیحیت وہ روشنی تھی۔ جو اردگرد کے باربرازم (وحشت) اور بت پرستی کی تاریکی میں چمکتی تھی۔ اور رفتہ برفتہ اُس کو نکالتی رہی۔ محنتی پریسٹس اور منکس نے رومی سلطنت کے کھنڈرات میں سے عمدہ کتابوں کے خزانوں کو بمع پاک نوشتوں اور آبائی تصنیفات کے بچایا۔ اور بہتر زمانوں تک پہنچا دیا۔ البتہ زمانۂ متوسط کی روشنی نئے عہدنامہ کی الہامی باتوں کی صاف ضیائے آفتاب کی بہ نسبت زیادہ تر کلیسیائی حدیث کا عارضیتاً لیا ہوا ستارہ اور ضیائے مہتاب تھی۔ لیکن یہ ایسی روشنی تھی جس کو قوموں کی آنکھیں اُن کی جہالت میں برداشت کر سکتی تھیں۔ اور وہ کبھی بھی چمکنے سے باز نہ رہی۔ حتےٰ کہ وہ بڑی ریفریمیشن (اصلاح) کی ضیائے آفتاب میں معدوم ہوئی۔ مسیح کے گواہ تمام زمانوں اور ملکوں میں تھے۔ اور وہ اس لئے زیادہ چمکتے تھے۔ کہ آدھی رات کی (یعنی بہت) تاریکی سے گھرے ہوئے تھے +

برعکس اس کے زمانۂ متوسط اکثر اور خاصکر رومی مولفین سے "زمانۂ ایمان" کہلاتا ہے۔ اُس میں مقدسین کی کہاوتیں کثیر تھیں۔ جن میں دینی افسانوں کا طلسم پایا جاتا تھا۔ تمام لوگ آجکل کے بچوں کی طرح فوق الممکن قاعدہ اور عجائبات کا یقین کرتے تھے۔ بہشت اور دوزخ اُن کی سمجھ میں

ایسے ہی حقیقی تھے جیسی کہ فرانس کی بادشاہت اور وینس کی جمہوری سلطنت تھی۔ کفر اور بے دینی اُن کے لئے تقریباً نامعلوم یا کم از کم دبے ہوئے اور چھپے ہوئے تھے۔ لیکن ایمان کے ساتھ بہت سی باطل پرستی اور صحیح تحقیق اور فہم کی بالکل عدم موجودگی ملی ہوئی تھیں۔ اُن کا ایمان بچوں کے ایمان کی مانند اندھا اور لادلیل تھا۔ نہایت بے اعتبار اور فضول کہانیاں بھی بغیر کسی اعتراض کے قبول کی جاتی تھیں۔ اور تاہم اخلاقی حالت ذرا بھی بہتر نہ تھی۔ بلکہ بہت سی باتوں میں موجودہ زمانہ کی بہ نسبت زیادہ ناشائستہ ناتراشیدہ اور تُند خو تھی +

کلیسیا نے دینی انتظام کے وسیلہ کبھی بھی لوگوں کے دلوں پر بہت تاثیر نہ ڈالی تھی۔ وہ بچپن سے لیکر موت تک زندگی کے تمام حصوں پر حکمران تھی۔ اُس نے تمام علم کا اجارہ لے لیا اور علوم و فنون کو اپنے مددگار بنایا۔ وہ ہر ایک ترقی پذیر کام میں رہبر بنی۔ اُس نے یونی ورسٹیاں قائم کیں۔ بلند گرجے گھر تعمیر کئے۔ جہادی لڑائیوں کی ترغیب دی۔ بادشاہوں کو ممتاز اور معزول کیا۔ تمام قوموں کو برکتیں اور لعنتیں تقسیم کیں۔ زمانۂ متوسط کے دینی انتظام نے جس کا مرکز روما میں تھا پھر یہودی حکومتِ الٰہی کو زیادہ وسیع طور سے جاری کیا۔ یہ مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت کی جسمانی پیش بندی تھی۔ کئی صدیاں اِس آرائشی عمارت کے بنانے میں صرف ہوئیں۔ اور کئی صدیاں اُس کو پھر گرانے کے لئے درکار ہوئیں +

اِس کی مخالفت اِن باتوں سے اُٹھی یعنی کسیقدر
تو اینٹی کیتھلک فرقوں کی طرف سے جو باوجود بے رحم ایذارسانی
کے کبھی بھی پوپیّت کی بدکاریوں اور ظلم کے خلاف
اعتراض کرنے سے باز نہ آئے۔ کسی قدر قومیّت کی طبیعت سے
جو جاذب دینی حکومت کے مرکز بنانے کے خلاف برپا ہوئی۔
کسی قدر کلاسیکل اور متعلقہ بائیبل علم کے سرسبز ہونے سے جس نے
باطل پرستی اور حدیث کی بادشاہت کی بیخ کنی کر دی۔
اور کسیقدر کیتھلک کلیسیا کی اپنی ہی اندرونی اور گہری
زندگی سے جو بڑے زور کے ساتھ ریفرمیشن (اصلاح) کو
طلب کرتی تھی۔ اور شریعت کی سخت تادیب میں سے
ہو کر بڑی جدوجہد کے ساتھ انجیل کی روشنی اور آزادگی
تک پہنچی تھی۔ زمانۂ متوسط کی کلیسیا لوگوں کو مسیح
تک لانے میں اُستاد تھی۔ ریفرمیشن (اصلاح)
شریعت کی غلامی سے مغربی مسیحی ممالک کی آزادی اور
اُس آزادی کو جس سے مسیح نے ہم کو آزاد کیا ہے
(گلتیوں ۵: ۱) پھر لانے کا باعث تھی +

.Rev Michael Joseph. Cell # 92 300 7233 854.
vscaljesus@gmail.com yesmicheal@yahoo.co.uk
Evenglist Yousaf Masih. Cell # 92 300 7233 853.

پانچویں فصل ۵

زمانۂ متوسط کی تفصیل

زمانۂ متوسط تین چھوٹے زمانوں میں منقسم ہو سکتا ہے

I - گریگوری اول سے لیکر ہلڈی برانڈ یا گریگوری ہفتم (۵۹۰ء سے ۱۰۷۳ء) تک کا مشنری زمانہ۔ شمالی وحشی لوگوں کی مسیحی مذہب میں تبدیلی۔ نئی شائستگی کا طلوع۔ اسلام کا شروع و ترقی۔ مغرب کی مشرق سے جدائی۔ بعض لوگ اس زمانہ کو شارلیمین (۸۰۰ء) جرمن رومن سلطنت کے بانی کے وسیلہ دو چھوٹے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

II - گریگوری ہفتم سے لیکر بونیفیشس ہشتم (۱۰۷۳ء سے ۱۲۹۴ء) تک پوپانہ الٰہی حکومت کا فتحمند زمانہ۔ پوپیت گوشہ نشینی اور سکولیسٹی سیزم کا عروج۔ کروسیڈس۔ پوپ اور شاہنشاہ کے مابین جھگڑا۔ اگر ہم پیچھے پھر کر ہلڈی برانڈ کے برپا ہونے تک نظر ماریں۔ تو یہ زمانہ ۱۰۴۹ء میں شروع ہوتا ہے۔

III - بونی فیس ہشتم سے لیکر ریفرمیشن (۱۲۹۴ء سے ۱۵۱۷ء) تک زمانۂ متوسط کے کیتھلک ازم کا زوال اور موجودہ مسیحیت کے لئے تیاری - پوپئیت کی جلاوطنی اور جدائی - اصلاحی کونسلیں - سکولیسٹیسزم کا زوال - ہیومنیزم کی ترقی تصنیفات اور چھاپنے کے فن کا ایجاد ہونا - امریکہ کا دریافت کرنا - پروٹسٹنٹ ازم کے پیشرو - ریفرمیشن کا طلوع ہونا +

ان تین زمانوں کا آپس میں ایسا ہی تعلق ہے - جیسا کہ بے تربیت جوانی پختہ جوانمردی اور زوال پذیر بڑھاپے میں ہوتا ہے - لیکن میڈیویل ازم (زمانۂ متوسط) کی بتدریج بربادی نئی زندگی کے لئے صرف تیاری - یعنی ایسی ہلاکت تھی جو پھر تعمیر ہونے کی توقع رکھتی تھی +

ان تین زمانوں کا جداگانہ یا متواتر ایک ساتھ ذکر کیا جاسکتا ہے ہر دو طریق میں فوائد ہیں یعنی پہلا گہرے مطالعہ کے لئے دوسرا بڑے بڑے واقعات کے سلسل ملاحظہ کے لئے مفید ہے +

ہماری تقسیم کے بموجب جو پہلی جلد کے دیباچہ میں مندرج ہے - زمانۂ متوسط کے تین زمانے مسیحیت کی عام تواریخ کا چوتھا - پانچواں اور چھٹا زمانہ ہیں +

چوتھا زمانہ

وحشیوں کے درمیان کلیسیا

گریگوری اول سے لیکر گریگوری ہفتم تک

سنہ ۵۹۰ء سے ۱۰۴۹ء تک

دوسرا باب

شمالی و مغربی وحشیوں کی مسیحی مذہب میں تبدیلی

گریگوری اول سے لیکر گریگوری ہفتم میں درمیانی فرق
سنہ 590ء سے سنہ 1049ء :: 459 سال [illegible]

٦

چھٹی فصل

زمانۂ متوسط کی مشنوں کا احوال

اُن نئی اور وحشی نسلوں کا مسیحی مذہب میں تبدیل کرنا جو زمانۂ متوسط کے آستانہ پر تواریخ کے تماشہ گاہ میں داخل ہوتی ہیں۔ چھٹی صدی سے لیکر دسویں صدی تک مسیحی کلیسیا کا بڑا کام تھا۔ دوسری یا تیسری صدی میں مسیحیت گال۔ برٹنس اور دریائے رائن کی حدود پر جرمنس تک پہنچائی جاچکی تھی۔ ان جابجا کوششوں کے صرف عارضی نتائج تھے۔ یہ کام سرگرمی کے ساتھ چھٹی صدی تک شروع نہ ہوا تھا اور بعد ازاں دسویں اور بارہویں صدیوں تک بڑے زور کے ساتھ ترقی کرتا گیا اگرچہ اُس میں ملکی لڑائیوں اور اجنبی حملوں سے بہت سی روکاوٹیں اور عارضی رُوگردانیاں واقع ہوئیں +

ساتھ ہی اِس کے کیلٹس۔ ٹیوٹنس اور سلیوانی آنش کا مسیحی ہونا شائستگی کا کام تھا۔ اور اِس بات میں وہ قدیم

زمانہ میں یہودیوں - یونانیوں اور رومیوں کے تبدیل کرنے سے بالکل متفرق تھا۔ مسیحی مشنریوں نے شمالی و مغربی یورپ کی قوموں کے حروف ابجد - علم - کاشتکاری - قوانین اور تمدن کی بنیاد ڈالی جیسا کہ وہ آج کل ایشیا اور افریقہ کی وحشی و ناشائستہ قوموں کے درمیان کرتے ہیں۔ ایک لائق مصنف کہتا ہے۔ "کہ زبان کا علم نہ صرف اپنے آغاز کے لئے بلکہ اپنی ترقی کے لئے بھی مسیحیت کا مقروض ہے۔ ہمارے علم کے پیشرو وہی رسول تھے۔ جن کو تمام دنیا میں جانے اور ہر ایک بشر کو انجیل سنانے کا حکم ملا تھا۔ اور اُن کے حقیقی جانشین تمام مسیحی کلیسیا کے مشنری ہیں"۔ علم کی ہر ایک شاخ اور صلح کے فن کی نسبت بھی یہی بات کہی جا سکتی ہے۔ مشنریوں نے اولاً پاکیزگی اور روحوں کی نجات کی غرض سے ثانیاً عقلی تربیت اور دنیاوی اقبال مندی کو ترقی دی۔ مسیحیت سے تازہ کردہ برادری کے خیال نے نسلوں کے مابین جدائی کی دیواروں کو توڑ ڈالا۔ اور قوموں کی برادری کو پیدا کیا +

زمانہ متوسط کا مسیحی ہونا یکبار تبدیلی یعنی قوموں کا اُنکے سرگروہوں کے زیر حکم تبدیل ہونا تھا۔ یہ نہ صرف مشنریوں اور روحانی وسائل ہی سے سرانجام دیا گیا۔ بلکہ ملکی تاثیرات غیر قوم حکام کے مسیحی جوروؤں کے ساتھ عقد اور بعض موقعہ پر (مثلاً شارلیمین کے ماتحت سیکسنس کا بپتسمہ) جنگی زور

سے بھی۔ یہ تبدیلی مذہب رسولوں کی سکھائی ہوئی اصلی مسیحیت میں (جس کا ذکر نئے عہد نامہ میں ہے) نہیں بلکہ کلیسیائی حدیث کی نقلی مسیحیت میں تھی جس کو آباؤں۔ منکس اور پوپوں نے پیش کیا ہے۔ یہ لوگ اور روح القدس کی نسبت زیادہ تر پانی کا بپتسمہ تھا۔ تیاری کی تعلیم بالکل تھوڑی یا ندارد ہوتی ہے۔ بپتسمہ کا کلمہ بھی جو لاطینی زبان میں ہر زبان سنایا جاتا تھا شاذو نادر ہی سمجھا جاتا تھا۔ ناشائستہ وحشی اپنے بت پرست مذہب کی کمزوری کے باعث یا خوشی اپنے نئے دین کے مطیع ہو گئے۔ اور بعض فرقے صرف فتحمند کی تلوار ہی کے باعث مسیحی ہو گئے +

برائے نام مسیحیت میں اس بیرونی یک نشستہ تبدیلی کو ایک قومی (بچوں کے سے) بپتسمہ کی مانند خیال کرنا چاہئیے۔ اس نے مسیحی تعلیم کی ایک طویل کارروائی کے لئے بنیاد ڈالی۔ وحشی لوگ علم میں بچے تھے۔ اور بچوں ہی کی طرح اُن کے ساتھ سلوک کرنا درکار تھا۔ مسیحیت نے بطور ایک معلم کے ایک نئی شریعت کے طریقہ کو اختیار کیا۔ جو اُن کو مسیح کی جوانمردی تک لیجاتا تھا +

زمانۂ متوسط کے مشنری عنقریب سب کے سب منکس تھے وہ عموماً کم علم اور متعصب خیالات لیکن مخصوص غیرت اور بہادرانہ خود انکاری والے لوگ تھے۔ زندگی کی ابتدائی سادگی کے عادی۔ تمام دنیاوی تعلقات سے علیحدہ۔ تمام اقسام کی تنگ حالیوں میں تربیت یافتہ۔ بڑی سے بڑی مشقت کے لئے تیار ہو کر اور اپنی غیر معمولی عادات مجردی۔ روزہ داری اور متواتر ریاضات کے باعث توجہ اور تعظیم

کے لائق بن کر وہ شمالی اور مشرقی یورپ کی وحشی نسلوں کے درمیان مسیحیت اور شائستگی کے نہائت عمدہ پیشرو تھے۔ ان مشنریوں کی زندگیاں اُن کے مورخوں سے کہاوتوں اور معجزوں کے ایسے دائرہ سے محصور کی گئی ہیں۔ کہ افسانوں سے حقیقتوں کا جدا کرنا قریباً ناممکن ہے۔

I۔ انگلستان۔ آئرلینڈ اور سکاٹلینڈ کا مسیحی مذہب میں تبدیل ہونا

ساتویں فصل

تصنیفات

I۔ ماخذ۔

II - تواریخی کتابیں -

۸

آٹھویں فصل

برٹش (اہلِ برطانیہ)

برطانیہ پہلے پہل دنیا کی تواریخ میں سن عیسوی سے نصف صدی پیشتر ظاہر ہوا جب کہ جولی اس قیصر فاتح گال نے رومی فوج کے ہمراہ کیلے سے رودبار کو عبور کیا اور جزائر برطانیہ کو ابدی شہر (روما) کی حکومت میں شامل کیا اگرچہ وہ قلاڈی اس کے عہد حکومت (۴۱ء سے لیکر ۵۴ء) تک پورے طور پر مطیع نہ ہوا تھا۔ کلیسیا کی تواریخ میں وہ دوسری صدی میں اہلِ برطانیہ کی تبدیلی سے ترقی و سے دکھائی دیتا ہے۔ اس کی مشنری تواریخ دو حصوں یعنی کیلٹک اور انگلو سیکسن میں منقسم ہے۔ دونو کے دونو بلحاظ تعلیم کے جہاں تک وہ اس زمانہ میں ظاہر کی گئی تھی کیتھولک تھے

اگرچہ وہ تادیب بین فدا سے متفرق تاہم قومی مخالفت کے باعث
(جو آخرکار انگلستان اور سکاٹلینڈ میں تو مفقود ہے، ہوئی لیکن ابھی تک
آئرلینڈ میں جو کیلٹس کا حقیقی وطن ہے سوزاں ہے) سخت مخالف
ہیں۔ نارمن فتح نے ہر دو اقوام کو پیشتر کی بہ نسبت بہتر رومنسٹس
بنا دیا +

برطانیہ کے نہائت قدیم باشندے آئرش۔ سکاٹش
اور گالس کی مانند کیلٹک اصل سے تھے۔ اور نیم برہنہ۔ منقش وحشی
جھگڑالو۔ لوٹیرے۔ کینہ ور اور خانگی فسادوں کے باعث جدا جدا
تھے۔ جنہوں نے اُن کا فتح کرنا آسان بنا دیا۔ وہ نئے ناموں سے
یونانیوں اور رومیوں کے دیوتاؤں کو اختیار کرتے تھے۔ اور بہت
سے ملکی معبودوں۔ جنگلوں۔ دریاؤں اور پہاڑوں کے جنّات کی
پرستش کرتے تھے۔ وہ جنگل کے بادشاہ بلوط کی خاص طور سے
عبادت کرتے تھے۔ وہ زمین کے پھل۔ دشمن کی غنیمت اور خطرہ
کے موقعہ پر انسانی جانیں بھی ہدیہ میں گذرانتے تھے۔ اُن کے کاہن
(جو ڈروئڈس کہلاتے تھے) جھونپڑیوں اور غاروں میں سنسان
اور تاریک جنگلوں کے درمیان رہتے تھے۔ تمام تربیت اور دینی
اختیار پر قابض تھے۔ خلقت کے رازداں۔ دوائی اور علم نجوم سے
واقفیت کا دعوےٰ کرتے تھے۔ اور رمل کے فنون کو کام میں لاتے
تھے۔ وہ سکھلاتے تھے کہ دانائی کے تین اصول یہ ہیں "خدا کی شریعت
کی فرمانبرداری۔ انسان کی بھلائی کی فکر اور زندگی کے حادثات میں
بہادری"۔ وہ روح کی ابدیت اور آواگون کی بطالت کی تعلیم

بھی دیتے تھے۔ ڈرواڈس کا ایک حصہ جو اپنی تعلیمات نظم میں دیتے تھے۔ بارڈس کے لقب سے نامزد تھے۔ جو بطور شاعروں اور گویّوں کے اپنے سردار کے ہمراہ میدانِ جنگ میں جاتے۔ اور بربط کی آواز سے سلامتی کی ضیافتوں کو مسرور کرتے تھے۔ اب تک ڈرواڈیکل (بت پرست کاہنوں کے) مندروں کے بقیئے پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے نہائت مشہور سیلسبری کے میدان کے سٹون ہینج اور جزائر آرکنی کے سٹینس میں ہیں۔ یہ بڑے بڑے پتھروں کے دائرے ہیں۔ جن میں سے بعض زمین سے بیس ۲۰ فیٹ ایستادہ ہیں اور اُن کے نزدیک مٹی کے بڑے بڑے تودے ہیں۔ جو اُن لوگوں کے قدیم قبرستان سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ لوگ اکثر عبادتگاہ کے نزدیک مدفون ہونے کے خواہشمند ہیں +

برطانیہ میں مسیحیت کی پہلی مداخلت کا پتہ کچھ تاریک سا ہے۔ کہاوتی تواریخ اِس کو کم از کم دس مختلف کارندوں سے منسوب کرتی ہے۔ (۱) بریّن نامی برطانیہ کے ایک حاکم اور اُس کے بیٹے کراڈوگ سے جس کی بابت گمان ہے۔ کہ وہ روما میں ۵۱ء سے ۵۸ء تک پولوس رسول کا واقف بنا اور اُس نے اپنی واپسی پر اپنے ملک میں انجیل کو پھیلانا شروع کیا۔ (۲) پولوس رسول سے۔ (۳) پطرس رسول سے۔ (۴) شمعون ٹریوٹس رسول سے (۵) فیلبوس رسول سے (۶) یعقوب اعظم سے۔ (۷) یوحنا رسول سے (۸) ارسٹوبولس سے روبیوس ۱۲/۱ (۹) یوسف ارمتھیا سے جس کا گلاسٹن بری ایبے کی پوسٹ نارمن کہاوتوں میں اکثر ذکر آیا ہے۔ اور گمان ہے

کہ وہ عشاء ربانی کا پاک گرال (وہ برتن یا پلیٹ جو عشاء ربانی کے وقت پہلی دفعہ استعمال کیا گیا تھا اور جس میں مسیح کا خون تھا) انگلستان کو لایا۔ (۱۰) پوپ ایلیوتھرس کے مشنریوں سے جو برطانیہ کے بادشاہ کے پاس روما کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔

لیکن ان کہاوتوں کا چھٹی صدی سے پیشتر کوئی پتہ نہیں لگ سکتا اس لئے وہ یقین کے لائق نہیں ہیں۔ سنہ ۶۳ء اور سنہ ۶۷ء کے درمیان پولوس رسول کا برطانیہ میں وارد ہونا البتہ بذات خود تو ناممکن نہیں۔ اور اشر اور سٹلنگ فلیٹ جیسے عالم اس کی تائید بھی کرتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً مشکوک اور بے ثبوت ہے

دوسری صدی میں رومی بشپ ایلوتھرس (سنہ ۱۷۶ء سے سنہ ۱۹۰ء تک کے ساتھ خط و کتابت کے ذریعہ سے بادشاہ لوسئیس مسیحی مذہب میں تبدیلی کو مصنف بیڈ ایک غلطیوں کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ اور ایک سلسلہ حقیقت کی بہ نسبت زیادہ تر ایک حصہ ہی ہے۔ لاسے آئنس کا ایک آئرسی نے اس جو تمام کلیسیاؤں کا فرداً فرداً نام لیتا ہے۔ برطانیہ میں کسی کا ذکر نہیں کرتا ہے۔ تاہم روما اور گال کے ساتھ برطانیہ کے رابطہ اور اتحاد نے ضرور جلد ہی اس کو مسیحیت کے ساتھ متوسل کیا ہوگا۔ سنہ ۲۰۸ء کے قریب ٹرٹولی آن نے نہایت خوشی کے ساتھ بیان کیا۔ کہ "وہ جگہیں بھی جن میں رومی اب تک وارد نہ ہوئے تھے۔ مسیح کے ماتحت تھیں"۔ سینٹ البین جو غالباً ایک رومی سپاہی تھا۔ "ڈائیوکلیشن ایذا رسانی (سنہ ۳۰۳ء) میں

بطور برطانیہ کے پہلے شہید کے فوت ہوا۔ اور انگریزی تواریخ پر اپنے نام کا نقش چھوڑ گیا۔ پہلا مسیحی شاہنشاہ کانسٹنٹائن برطانیہ میں پیدا ہوا تھا اور اُس کی ماں ہیلینا بھی اغلباً اُسی ملک میں پیدا ہوئی تھی۔ ۳۱۴ء میں آرلس کی کونسل میں جس نے ڈوناٹسٹس کو بدعتی ٹھیرایا ہم برطانیہ کے تین بشپوں یعنی یارک کے ایبوری اُس لنڈن کے ریسٹی چوٹس اور لنکن کے ایڈلفی اُس کو مع ایک پریسبیٹر اور ڈیکن کے پاتے ہیں۔

ایرین مباحثہ میں برطانیہ کی کلیسیاؤں نے اتھاناسی اُس اور نائیسین عقیدہ کا پہلو اختیار کیا۔ اگرچہ وہ اشلاح ہماؤسی آس کی بابت کسی قدر پس وپیش میں تھیں۔ ایک مشہور بدعتی پیلاجی اُس (یعنی مورگن) اُسی جزیرہ سے تھا۔ اور اُس کا زیادہ عقلمند لیکن کم تاثیر گر رفیق بنام سیلیسٹی اُس اغلباً ایک آئرسمین تھا لیکن اُن کی تعلیمات رد کی گئی تھیں۔ (۴۲۹ء) اور کیتھلک عقیدہ دو گیلک بشپوں کی مدد سے پھر قائم کیا گیا تھا +

رومی زمانہ کے عرصہ میں برٹش کلیسیا کے بقیئے اب تک کینٹربری کارلی آن۔ بینگور۔ گلاسٹن بری۔ ڈوور۔ رچبرو۔ ریکلور لائی منج۔ برکسورتھ اور دیگر مقامات میں پائے جاتے ہیں +

برطانیہ میں رومی حکومت ۴۱۰ء کے قریب موقوف ہوئی فوجیں واپس بلائی گئیں۔ اور ملک آپ ہی حکومت کرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اس کا نتیجہ کسی قدر باربرازم (وحشت) میں مراجعت اور کلیسیا کی بداخلاقی ہوا۔ بر اعظم کے ساتھ اُس کا راہ و رسم بند ہو گیا۔ اور شمال کے باربیری اَنس نے برٹنس کو

بشدت دبایا۔ ڈیڑھ سو سال تک ہم برٹش کلیساؤں کی بابت کچھ نہیں سنتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ خاموشی گلڈیس کی گلہ گذار آواز سے ٹوٹی گئی جو ہمیں خادمانِ دین کی تنزلی اور دین کے زوال پیلاجی ان بدعت کے آغاز اور روک اور آئرلینڈ میں سکاٹش کی طرف پلاڈیس کی رسالت کی بابت اطلاع دیتا ہے۔ یہ طویل جدائی کسی قدر پرانی برٹش کلیسیا کے بقیہ اور نئی کلیسیا کے مابین جو حقیر اینگلو سیکسنس کے بیچ میں روما سے لائی گئی تھی۔ چھوٹے چھوٹے تفرقات اور سخت مخالفت کا باعث ہوئی

یہ امتیاز تعلیمی نہیں۔ بلکہ رسمی اور انتظامی تھا۔ چھٹی اور ساتویں صدیوں کے برٹش آئرش اور سکاچ مسیحی لوگ مارچ کے پورے چاند ہی کے دن کو اگر وہ سبت ہوتا یا اُس کے آئندہ سبت کو ایسٹر مانتے تھے۔ وہ مابعد کے پچانویں سالہ ڈائی اونی سی اُن دور کے خلاف جو چھٹی صدی کے نصف سے بّرِاعظم میں مستعمل ہوا ہر ایک چوراسی سالہ دَور کے پیرو رہے۔ وہ ایک کان سے دوسرے کان تک اپنے سر کے سامنے کا حصہ ہلال کی صورت میں منڈواتے تھے۔ اور پچھلے بالوں کو آوری اولا کی تقلید میں بڑھنے دیتے تھے بجائے اِس کے کہ وہ رومیوں کی مانند سر کی چاند کو دائرہ کی شکل میں منڈواتے اور بالوں کا ایک دائرہ رہنے دیتے۔ جو نجات دہندہ کے کانٹوں کے تاج کو ظاہر کرتا تھا۔ علاوہ ازیں دا اور یہی نہایت ضروری اور نہایت تکلیف دہ فرق تھا، وہ عملی طور پر روما سے آزاد ہو گئے تھے۔ اور کونسلوں میں اپنی کارروائی کو بغیر پوپ

کے سامنے پیش کرنے کے (جو بڑا اعظم میں بطور تمام مسیحی ممالک کے راستباز حاکم اور منصف کے سمجھا جانا شروع ہو گیا تھا) انجام دیتے تھے ۔

اِن باتوں سے بعض مورخوں نے پُرانی برٹش کلیسیا کی مشرقی یا یونانی اصل بتائی ہے۔ لیکن کسی ایسے تعلق کا کوئی بھی ثبوت نہیں ہے۔ سوائے اِس کے کہ شاید یہ گال کی پڑوسن کلیسیا کے ذریعہ سے ہوا جو کسی قدر لائے آنس کے آئرینے اس سے (جو سمرنا کے سینٹ پولی کارپ کا شاگرد تھا) شروع کی گئی تھی۔ اور ہمیشہ روما سے ایک قسم کی آزادگی کو بحال رکھتی تھی ۔

لیکن اِس وقت اُن باتوں میں جن کا ابھی ذکر ہوا ہے۔ گیلی کن کلیسیا روما کے ساتھ متفق الرائے تھی۔ لہٰذا برٹش مسیحیوں کے یہ خواص ضرور اُن کی جزیری علیحدگی اور روما سے مدّت کی جدائی کے باعث ہوئے۔ مغربی کلیسیا بڑا اعظم میں پوپیّت کے اختیار کی ترقی اور ایسٹر کی نسبت حساب کرنے کے طریقہ میں کئی ایک تبدیلیوں میں سے ہو کر گزری۔ حتےٰ کہ یہ گنتی آخر کار ۳۲۵ء میں ڈائی اونی سی اس۔ ایکسی گیو اس کے وسیلہ معیّن ہوئی۔ برٹش لوگ اِن تبدّلات سے ناواقف ہونے کے باعث پہلی آزادگی اور پرانی رسومات پر برقرار رہے۔ وہ ایسٹر کو چاند کی چودھویں سے بیسویں تک مانتے رہے۔ اِس فرق نے تمام بدلنے والے تیوہاروں میں فرق ڈال دیا۔ اور رومی دستور کو سیکسنس کے قبول کرنے کے بعد

انگلستان میں بڑی ابتری پیدا کردی +

نویں فصل ۹

اینگلو سیکسن

برٹش سیمیت ہمیشہ ہی سے ایک کمزور پودہ تھی۔ اور اس نے اینگلو سیکسن فتح اور ان برباد کرنے والی لڑائیوں سے جو اس کے بعد وقوع میں آئیں۔ بہت نقصان اٹھایا۔ رومی حکومت کے زوال پر برٹنس نے رومی شائستگی کی برائیوں سے کمزور ہو کر جرمنی سے ہینگسٹ اور ہورسا کو ۴۴۹ء میں اپنی مدد کے لئے بلایا +

اس وقت سے سیکسنس۔ اینگلس اور دیگر لوگوں کی برطانیہ کی طرف نقل مکانی شروع ہوتی ہے۔ انہوں نے اسے ایک نئی قومیت اور ایک نئی زبان یعنے اینگلو سیکسن عطا کی جو انگلستان کے موجودہ لوگوں اور زبان کی بنیاد اور تمدن بنتی ہے

وہ رومیوں سے کبھی مغلوب نہ ہو سکتے تھے۔ اور شاہنشاہ جولی اَن
نے اُن کے حق میں کہا کہ وہ تمام اقوام میں جو مغربی سمندر کے کنارے
پر دریائے رائن کے پرے تک رہتے تھے سب سے زیادہ قوی تھے
وہ قد آور۔ خوبصورت نیلی آنکھوں اور گورے رنگ والے۔ مضبوط اور
جفاکش۔ خشکی پر لوٹ اور تری میں ڈکیتی کے عادی تھے۔ اور
زمین کی کاشتکاری کو بمع گلّوں کی نگہبانی کے عورتوں اور غلاموں
پر چھوڑ دیتے تھے۔ وہ اہلِ جرمن میں سب سے زیادہ تندخو تھے۔ وہ
اپنے بڑے بڑے اسیروں میں سے دسویں حصہ کو اپنے معبودوں
کے مذبحوں پر قربان کرتے تھے۔ وہ بھالا۔ تلوار اور جنگی کلہاڑہ کو
شدید زور کے ساتھ استعمال کرتے تھے۔ مشرق کے ہِڈّو اَنس
(ہیدوی لوگوں) اور امریکہ کے اِنڈین اَنس کی طرح گروہوں میں منقسم
تھے۔ اور ہر ایک اپنا سردار رکھتے تھے۔ اور خطرہ کے وقت
میں وہ اپنے لئے ایک بڑا سپہ سالار مقرر کرتے تھے۔ جس
کو وہ کِنگ (بادشاہ) کہتے تھے۔ لیکن وہ صرف تھوڑے ہی عرصہ
کے لئے ہوتا تھا ۔

براعظم سے وارد شدہ اِن اجنبیوں نے کامیابی کے ساتھ
شمالی حملہ آوروں کو روکا لیکن اس ملک کی زرخیزی اور آب و ہوا
سے خوش ہو کر اور اپنے ہموطنوں کی لگاتار مداخلت سے کمک
پا کر متحدہ برٹنس پر حملہ آور ہو گئے۔ اُن کو ویلز کے پہاڑوں اور
سکاٹلینڈ کی حدود تک بھگا دیا یا غلام بنا لیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ
میں انگلستان کے مالک ہو گئے۔ حملہ آور ہو کر گئے اور باشندگان بن گئے ۔

۱۰

دسویں فصل

گریگوری اور آگسٹین کی رسالت

کینٹ کی مسیحیت میں تبدیلی

۵۹۵ء سے ۶۰۴ء تک

اینگلو سیکسنس کی فتح سے (جو غیر قوم وحشی تھے) مسیحیت کی انگلستان میں سے عنقریب بیخ کنی ہو گئی۔ پریسٹس بے رحمی کے ساتھ قتل کئے گئے۔ گرجا گھر اور خانقاہیں بمعہ کمزور رومی شائستگی کے باقی نشانات کے برباد کی گئیں۔ برٹنس کی حقارت و کمزوری نے اُن کو فتح مندوں کے سامنے انجیل پیش کرنے سے روکا۔ اور اگر پیش کی جاتی تھی۔ تو شکست یافتہ کی حقارت کی وجہ سے اُس کو رد

کرتے تھے +

لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ مسیحیت پھر ایک دور ملک کی طرف سے اور ایسے لوگوں کے وسیلے جن کا ہر دو اقوام کے جھگڑوں کے ساتھ کچھ واسطہ نہ تھا شروع کی گئی۔ روما کو جس نے فرانس کے رعب داب سے مدد پائی تھی۔ انگلستان کی مسیحیّت اور شائستگی کا دعوے کرنے کا حق حاصل ہے +

اینگلو سیکسن مشن کے شروع کا بیان ایک عمدہ داستان ہے۔ پوپ گریگوری اول نے جب وہ بینیڈکٹن کنونیٹ کا ایبٹ تھا۔ روما کی غلام منڈی میں تین اینگلو سیکسن لڑکوں کو دیکھا جو بکری کے واسطے پیش کئے گئے تھے۔ وہ اُن کی خوبصورت شکل۔ گورے رنگ۔ خوشنما چہروں اور ہلکے سنہری بالوں سے متاثر ہوا لیکن افسوس کے ساتھ یہ بات جان کر کہ وہ بُت پرست ہیں۔ اُس نے اُن کی قوم ملک اور بادشاہ کا نام پوچھا۔ جب اُس نے سنا کہ وہ اینگلس ہیں۔ تو اُس نے کہا "ٹھیک ہے۔ کیونکہ اُن کے چہرے اینجلس (فرشتوں) کے سے ہیں۔ اور آسمان میں اینجلس کے ساتھ ورثہ میں شریک ہونے کے لائق ہیں"۔ اُس نے اُن کے بادشاہ کا نام دریافت کیا۔ جو ایلا تھا۔ (جس نے ۵۵۹ء سے ۵۸۸ء تک سلطنت کی) وہ بلند آوازی کے ساتھ بولا۔ "ہیلیلویاہ۔ خدائے خالق کی حمد اُن جگہوں میں گائی جانی چاہیئے"۔ وہ فوراً غلام منڈی سے پوپ کے پاس گیا۔

اور اُس نے انگلستان میں مشنری بھیجنے کے لئے درخواست کی اور اپنے آپ کو اِس اعلےٰ کام کے واسطے پیش کیا۔ وہ درحقیقت بعید جزیرہ کی روحانی فتح کے لئے چل نکلا۔ لیکن رومی لوگ اُس کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے۔ اُنہوں نے اُس کو واپس بلایا۔ اور تھوڑی مدت بعد اُس کو پوپ منتخب کیا۔ (۵۹۰ء میں)، جو کچھ وہ بذاتِ خود نہ کر سکا اُسی کو اُس نے دوسرے کے ذریعہ انجام دیا۔

۵۹۶ء میں گریگوری نے بینیڈکٹن ایبٹ آگسٹین تین دیگر منکس اور ایک پریسٹ لارینٹی اُس کو ہدایات۔ فرینک بادشاہوں اور گال کے کئی ایک بشپوں کی طرف سفارشی خطوط اور کچھ کتابیں دیکر انگلستان میں روانہ کیا۔ یہ مشنری مع فرانس کے چند ایک ترجمان کے دریائے ٹیمز کے دہانہ کے نزدیک کینٹ میں جزیرہ تھینٹ میں وارد ہوئے۔ شاہ ایتھلبرٹ پیرسن کی ایک مسیحی شہزادی برتھا کے ساتھ شادی کے باعث جو اپنے ہمراہ ایک بشپ کو لائی تھی پیشتر ازیں دین کی تبدیلی کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ وہ اِن اجنبیوں کی ملاقات کے لئے گیا اور اُس نے اُن کو کہا "تم دور سے آئے ہو۔ اور ہماری فیض رسانی کے خواہاں ہو۔ میں تمہارے لئے ضروری خوراک کو مہیا کرونگا اور تمہیں منادی کرنے اور جتنوں کو تم اپنے دین میں تبدیل کر سکو کرنے سے منع نہ کرونگا"۔ اِن باتوں کے مطابق اُس نے اُنہیں شہر کینٹربری میں رہنے کی اجازت دی جو اُس کی سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ اور بہت جلد انگلستان کی کلیسیا کا دارالخلافہ ہونے والا تھا۔ وہ منادی کرتے اور شدید

گوشہ نشین زندگی بسر کرتے تھے۔ جیسا کہ بیڈ بیان کرتا ہے۔ کہ اُن
کی بے عیب زندگی کی سادگی اور اُن کی آسمانی تعلیم کی حلاوت
کی تعریف کرتے ہوئے کئی ایک نے ایمان لاکر بپتسمہ پایا +
شاہ ایتھلبرٹ ہبتسمہ پایا اور (اغلباً ۲ جون ۵۹۷ء کو) مصطبغ ہوا
اور اُس نے رفتہ رفتہ اپنی تمام قوم کو اپنے پیچھے کھینچا۔ اگرچہ
مشنریوں نے اُس کو جبر نہ کرنے کی تعلیم دی تھی۔ کیونکہ
مسیح کی خدمت رضامندی سے ہونی چاہیئے +
آگسٹین پوپ گریگوری کے حکم سے آرلس کے آرچ بشپ
ورجیلی اُس کے ہاتھ سے ۱۶ نومبر ۵۹۷ء کو انگریزی قوم کے عہدہ
آرچ بشپ پر مخصوص کیا گیا تھا۔ اور اُس وقت سے لیکر آج تک
اُس کے جانشینوں کا سلسلہ چلا آتا ہے۔ اور انگلستان کا پہلا
پرایمیٹ یعنی (سردار پادری) ہوا۔ اپنی واپسی پر بڑے دن کرسمس
کو اُس نے دس ہزار سے زیادہ انگریزوں کو بپتسمہ دیا۔
اُس کی لیاقتیں اور خاصیتیں اوسط درجے سے اعلےٰ نہ ہوئیں۔ اور وہ
اپنے بزرگ ہمنام تھیولاجی آن اور ہپو کے بشپ کے مقابلہ میں
کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن بحالتِ مجموعی وہ اپنے مشنری کام کے
خوب لائق تھا۔ اور اُس کی مستقل کامیابی اُس کے نام کو
بہت بڑھاتی ہے +
یہ بات قابلِ غور ہے کہ یہ پوپ رومی کلیسیا کی قطعی
مطابقت پر زور نہ لگاتا تھا۔ بلکہ آگسٹین کو جو خیال کرتا تھا۔ کہ
گیلی کن کلیسیا کی متفرق رسومات ایمان کی یگانگت کے ناموافق

آگسٹین اول ... ارچ بشپ بنا

ہیں۔ ہر ایک کلیسیا میں سے اُن باتوں کو منتخب کرنے کی جو دینی خدمتیں
اور راست ہیں" نصیحت دیتا ہے۔ کیونکہ جگہوں کی خاطر باتوں کو پیار نہیں
کرنا چاہیے۔ بلکہ نیک باتوں کے سبب سے جگہوں کو" دیگر معاملات میں اُس
کی نصیحت پوپانہ طریقہ اور عمل کے موافق ہے۔ وہ مشنریوں کو ہدائت
دیتا ہے۔ کہ غیر اقوام کے مندروں کو مسمار نہ کریں۔ بلکہ اُن کو مسیحی گرجا
گھروں میں تبدیل کریں۔ بتوں کی پرستش کی بجائے تبرکات کی
پرستش کو مقرر کریں۔ اور مخصوصیت کے دن اور دیگر تہواروں پہ
نو مریدوں کو اُن کے قدیم دستور کے موافق مواشی ذبح کرنے
کی اجازت دیویں۔ تاہم شیاطین کے واسطے نہیں۔ بلکہ خدا کی
حمد کے لئے۔ کیونکہ اُس نے خیال کیا کہ اُن کے تنگ دلوں پر سے
ہر ایک بات کو یکبارگی مٹانا ناممکن ہے۔ اور کہ وہ جو نہائت بلند جگہوں
پر چڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اُس کو درجہ بدرجہ اور قدم بقدم
ترقی کرنی چاہیئے۔ نہ کہ چھلانگوں سے۔ اس طریقہ کو اُس کے مشنری
ایمانداری کے ساتھ عمل میں لائے۔ بلاشبہ اس بات نے انگلستان
کی برائے نام تبدیلی کو آسان بنادیا لیکن مسیحی کلیسیا میں بہت
سی بُت پرستی کو داخل کیا۔ جس کی بیخ کنی کرنے میں کئی
صدیاں بیتیں +

37

۱۱

گیارہویں فصل

سیکسن اور برٹش خادمانِ دین کی باہمی مخالفت

آگسٹین نے شاہ ایتھلبرٹ کی مدد سے ۶۰۲ء یا ۶۰۳ء میں
دریائے سیورن کے کنارے کے نزدیک ایک بلوط کے تلے جو "آگسٹین
کا بلوط" کہلاتا ہے۔ سٹیکس میں ایک جگہ برٹش بشپوں کے
ساتھ ایک کانفرنس کا انتظام کیا۔ اُس نے اُن کو ایسٹر منانے کے
کے منانے۔ بپتسمہ دینے کے طریقہ میں رومی رسم کے مطابق ہونے
اور غیر اقوام کو مرید بنانے میں اُن کے سیکسن بھائیوں کے ساتھ
ملنے کی نصیحت کی۔ آگسٹین میں اتنی دانائی و خیر خواہی بھی نہ تھی کہ
وہ سلامتی کے مذبح پر اِن نہایت چھوٹی چھوٹی رسومات کو بھی نثار کرتا۔
وہ علمیت پر فخر کرنے والا اور متعصب "چرچ مین" تھا۔ وہ برٹش
کو جو بہرصورت ایک قدیم اور وطنی مسیحیت کو پیش کرتے تھے۔ روما

کی ایسی مغرور روح کے ساتھ چلا کرتا تھا جو غیر اقوام رسومات کے ساتھ میلاپ کرنے پر راضی لیکن مسیحیت کے باقی تمام طریقوں سے کامل اطاعت طلب کرتی ہے۔ اور آزادگی کو بطور نہایت بڑی بدعت کے حقیر جانتی ہے +

برٹنس اپنی ہی حدیثوں کو ترجیح دیتے تھے۔ اور اگرچہ اُن کو مطیع کرنے کے واسطے بہت سی کوششیں کی گئیں۔ تو بھی اُن کی جدائی زیادہ زیادہ مشہور ہوتی گئی۔ اور ان دونوں نسلوں اور مسیحیت کے حریف طریقوں میں سخت عداوت بھی پیدا ہو گئی۔ افسوس کی بات ہے کہ وہ آج تک جاری ہے +

۱۲
بارھویں فصل
ہیپٹارکی کی دیگر سلطنتوں کا مسیحیت میں تبدیل ہونا

اینگلو سیکسنز کا رسول آگسٹین سنہ ۶۰۴ء میں فوت ہوا

آگسٹین 604 میں فوت ہوا

اور بمع اپنے بہت سے جانشینوں کینٹربری کے قابل تعظیم بڑے گرجے میں مدفون ہے +

وہ ایک بزرگ آدمی نہ تھا لیکن اُس نے انگلستان کی مسیحیت اور شائستگی کی بنیاد ڈالنے میں بہت بڑا کام کیا +

کینٹربری اور یارک کے جانشین آرچ بشپ اور جنوبی سیکسنز کے بشپوں میں سے بہت سے اجنبی ہی تھے۔ جو اگر مخصوص نہ کئے جاتے تو کبھی کم از کم پوپ سے پروانگی دئے جاتے تھے۔ اور روما کے ساتھ ایک لگاتار خط و کتابت رکھتے تھے۔ رفتہ رفتہ انگلستان میں ایک دیسی خادم الدین برپا ہوا +

مسیحی کرنے کا کام ہپٹا۔ کی کی دیگر بادشاہتوں میں بھی جاری ہوا۔ اور مسیحی بیویوں کے ساتھ بادشاہوں کی شادیوں کے باعث بہت امداد پہنچایا گیا۔ لیکن ایک سے زیادہ دفعہ بت پرستی میں مراجعت کے باعث روکا گیا۔ اُس سے پیشتر کہ انگلستان برائے نام مسیحی مذہب میں تبدیل کیا گیا اِس کام میں تقریباً سو سال صرف ہوچکے تھے +

انگلستان اپنی قومی یگانگت اور اپنی شائستگی کے نہایت عمدہ اصولات کے لئے ایسی تبدیلی کا احسانمند ہے۔ اینگلو سیکسن مسیحیت بمع اپنی خوبیوں اور کوتاہیوں کے ریفریمیشن تک روما کی مسیحیت ہی رہی۔ اُس میں لاطینی ماس (Mass) سینٹس۔ مورتوں اور تبرکات کی پرستش گوشہ نشین نیکیاں اور برائیاں

مقدس شہر کی زیارات اور بہت سی سادہ دلی اور باطل پرستی شامل تھیں بادشاہ بھی اعلیٰ ویزرگ پادری کے لئے بڑی تعظیم ظاہر کرنے اور آسمان کی طرف اُس سے راہداری حاصل کرنے کی خاطر اپنے تاج چھوڑ دیتے تھے۔ چیپلس۔ گرجے اور کیتھیڈرلس قصبوں میں تعمیر کئے گئے۔ خانقاہیں دیہات میں دریا کے کنارے پر یا کسی پہاڑی کے زیرِ سایہ بنائی گئیں۔ اور ملک کے زاہدانہ نذرانوں سے مالدار ہو گئیں۔ انگلستان اور سکاٹلینڈ میں بلند کیتھڈرلس اور پرانی خانقاہوں کے بیلدار کھنڈرات اور حجرے آج تک زمانۂ متوسط کے کیتھالے سزم کے زور کی سنجیدہ خاموشی میں شہادت دے رہے ہیں۔

۱۳
تیرہویں فصل

روما کے ساتھ مطابقت مستحکم کی گئی۔ ولفرڈ

تھیوڈور اور بیڈ

اینگلو سیکسن یا رومی اور برٹش طریقِ مذہب میں جھگڑا ساتویں

صدی کے وسط میں پھر شروع ہوا۔ لیکن انگلستان خاص میں پہلے (رومی) کی فتح کے ساتھ ختم ہوا۔ آزادگی کی روح کو آئرلینڈ اور سکاٹلینڈ میں نارمن فتح تک جس نے اُس کو آئرلینڈ میں بھی کچل ڈالا۔ پناہ لینی پڑی وِلفریڈ نے جو مابعد کو یارک کا بشپ اور پہلا مشہور دلبی برڈا پادری ہوا اور جس نے خادمانہ عادات کو متکبرانہ جاہ و جلال کے ساتھ ملایا تھا۔ نارتھ انبریاہ سے ناواجب طور سے نامزد "بدعت اور جدائی" کو جہاں پہ سینٹ ایڈن کی معرفت سکاٹس نے اُسے شروع کیا تھا خارج کرنے سے ناموری حاصل کی +

اِس کے کچھ دیر بعد ایک مہلک وبا انگلستان اور آئرلینڈ میں پھیل گئی۔ اور کیلیڈونیا جیسا کہ زاہد باشندگان یقین کرتے تھے۔ سینٹ کولمبا کی شفاعت سے محفوظ رہا +

انگریزی سیمیون کا اتحاد کینٹربری کے آرچ بشپ تھیوڈورس (۶۶۹ء سے ۶۹۰ء تک) اور ویئرماؤتھ کے پریسبیٹر اور منک بیڈا وینرےبل (۶۷۳ء میں پیدا ہوا اور ۷۳۵ء میں فوت ہوا) کے ایام میں مکمل ہوا۔ اُسی وقت کے قریب اینگلو سیکسن تصنیفات ظاہر ہوئیں۔ اور اُنہوں نے اُس قومی خاصیت کے اظہار کے لئے بنیاد ڈالی جو آخرکار رومہ سے آزاد ہو گئی +

تھیوڈور ترسس میں پیدا ہوا جہاں پولوس پیدا ہوا تھا ایتھنز میں اُس نے تعلیم پائی تھی۔ اور البتہ یونانی اور لاطینی علم کو جانتا تھا۔ وہ پوپ ویٹالی آن سے انگلستان کے

عہدۂ سردار پادری پر مقرر و مخصوص کیا گیا۔ وہ ۲۷ مئی ۶۶۹ء کو
کینٹربری میں پہنچا اور اُس نے تمام انگلستان میں دورہ کیا۔ اُسی
کے متعلق رومی دستور کو قائم کیا۔ اور لنڈن کے سوا تمام مقامات
میں بشپوں کو مقیم کیا۔ اُس نے بے انصافی کے ساتھ یارک
کے بشپ ولفریڈ کو معزول کر دیا۔ جو اُسی کیطرح روما کے اختیار
کا تابعدار تھا۔ لیکن آخری سالوں میں قسیسی حسد اور جھگڑوں
میں مبتلا ہو گیا۔ اُس نے پریشان کلیسیا میں انتظام اور خادمانِ
دین کے درمیان کسی قدر تعلیم کو جاری کیا۔ بیڈ کہتا ہے کہ "وہی
پہلا آرچ بشپ تھا۔ کہ جس کے مطیع انگلستان کی تمام کلیسیا تھی"

معزز بیڈ پہلا دیسی انگریز عالم اور انگریزی تھیالوجی اور
کلیسیائی تواریخ کا باپ تھا۔ اُس نے اپنی خاکسار اور صلح کُن
زندگی کلیسیائی اور دنیاوی علم کی تحصیل و ترقی میں صرف کی۔
لاطینی زبان میں نظم و نثر کو لکھا۔ اور بائیبل کے حصوں کا اینگلو سیکسن
میں ترجمہ کیا۔ اُس کی سب سے بڑی کتاب جو اکیلی معتبر ہے پرانے
انگلستان کی کلیسیائی تواریخ ہے۔ وہ نرم ہاتھ اور حقیقی مسیحی
روح کے ساتھ گو روحی خیالات کے موافق ایک دربار سے دوسرے
دربار۔ ایک خانقاہ سے دوسری خانقاہ اور ایک علاقۂ بشپ سے دوسرے
علاقۂ بشپ تک اپنے وطنی جزیرہ کی چھوٹی بادشاہتوں کے
مشنری تیچ و تاب میں سے ہماری ہدایت کرتا ہے۔ وہ برٹش
کلیسیاؤں کے ساتھ مباحثوں میں روحی پہلو کو اختیار
کرتا ہے ۔

اُس سے پیشتر کیڈ نے سیکسن نثر کو آراستہ کیا۔ (سنہ ۶۷۸ء کے قریب) کیڈمن (جو پہلے ایک شوٹر چرانے والا اور پھر وِٹبی میں ایک منک تھا) گویا کہ الہام سے دنیا کی پیدائش اور نجات کے عجائبات گاتا تھا۔ اور سیکسن (اور مسیحی جرمن) نظم کا باپ ہوا۔ اُس کی نظم نے بائیبل کی تواریخ کو سیکسن کے ذہن نشین کر دیا+

انگلستان کی مسیحیت میں تبدیلی علمی اور اخلاقی کی بہ نسبت زیادہ تر برائے نام اور رسمی تھی۔ تعلیم و تربیت صرف خادمان دین اور منکس پر محدود تھی۔ اور دین احکام عقیدہ اور دعائے ربانی اور کسی قدر لاطینی جانتے تھے لیکن یونانی اور عبرانی کو بالکل نہ جانتے تھے۔ اینگلو سیکسن خادمانِ دین برٹش کی بہ نسبت کچھ ہی کم جاہل تھے۔ رومی کلیسیا کی آخری فتح خاصکر اُس کے اعلےٰ انتظام۔ اُس کے براہِ راست متواتر رسولی سلسلہ کے دعوے اور رومی سلطنت کی بزرگی کے باعث ہوئی۔ تمام ٹیوٹانک فرقوں میں سے انگریز لوگ پوپ کے سب سے زیادہ وفادار پیرو ہوئے۔ وہ دیگر اقوام کی بہ نسبت روما میں زیادہ جاتے اور پوپ کے خزانہ میں زیادہ روپیہ بھیجتے تھے۔ اُنہوں نے پطرس کا ٹکہ (Peter's Pence) شروع کیا+

۱۴
چودہویں فصل
آئرلینڈ کی مسیحیت میں تبدیلی سینٹ پیٹرک
اور سینٹ برجیٹ

آئرلینڈ کی کلیسیائی تواریخ نرالی ہے۔ وہ ایک بے تعلق کیتھلی سیٹی دیا ایک قسم کے سیمی پروٹسٹینٹ ازم) کے ساتھ شروع ہوئی۔ اور رومن ازم کے ساتھ ختم ہوئی۔ حالانکہ دیگر مغربی ممالک اسکی برعکس ترتیب میں سے ہوکر گذرے ہیں۔ رومی سلطنت کی حدود سے باہر ہوکر اور رومی افواج سے کبھی بھی حملہ آوری نہ کیا جا کر وہ علیحدہ جزیرہ بغیر خونریزی کے اور روما اور عالمگیر سینڈولسا کے قوانین سے آزاد ہوکر مسیحی ہوا۔ قدیم آئرش کلیسیائے اعظم کی کلیسیاؤں سے انتظام وعبادت کے متعلق چھوٹی چھوٹی باتوں میں متفرق تھی۔ تو بھی وہ چھٹی اور ساتویں صدیوں کے دوران میں روحانی پاکیزگی اور مشنری جوش میں اُن

پر سبقت لے گئی۔ نارمن فتح کے بعد وہ روما کے ساتھ زیادہ نزدیکی تعلق رکھنے لگی۔ سولہویں صدی میں ریفریمیشن کی روشنی نے وہاں کی آبادی میں اثر نہ کیا۔ لیکن ملکہ آیلیز بتھ اور سٹوارٹش نے بالجبر لوگوں کے رائج ایمان کی مخالفت میں ایک پروٹسٹینٹ شاہی مذہب (state-religion) قائم کر دیا +

آئرلینڈ کی اوائل تواریخ تاریکی میں چھپی ہوئی ہے۔ قدیم ہیبرنی آئنس ایک مخلوط نسل تھے۔ لیکن غالباً کیلٹک تھے۔ وہ کینے۔ مغرور۔ لوٹیرے۔ اور جنگجو ظالموں کے محکوم تھے۔ جو ملک کو دائمی جھگڑوں میں رکھتے تھے۔ وہ اپنے ڈرواڈ ازم کے دین میں سرگرمی کے ساتھ مخصوص تھے۔ اُن کا جزیرہ مسیحیت کی مداخلت سے پیشتر بھی مقدس جزیرہ کہلاتا تھا۔ وہ گیارھویں صدی تک سکوٹیا یا سکاٹلینڈ بھی کہلاتا رہا رومیوں نے تسخیر کرنے کی کوشش نہ کی۔ کیونکہ وہ کیلیڈونیا میں اپنے اختیار کو قائم کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تھے +

آئرش مسیحیت کے پہلے نشانات چوتھی صدی کے اختتام اور پانچویں صدی کے شروع میں پائے جاتے ہیں +

آئرلینڈ دو خاکسار اشخاص کے وسیلہ جنہوں نے اغلباً روما کو کبھی بھی نہ دیکھا یعنی پیٹرک جو پہلے غلام تھا اور بریجیٹ جو ایک لونڈی کی بیٹی تھی تبدیل کیا گیا تھا۔ رومی حدیث کہ سینٹ پیٹرک پوپ کویلسٹائن کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ ہماری منظوری پر کسی قسم کا دعوےٰ کرنے کے لئے از حد

پیچھے کی ہے ۔ اور پیٹرک کی حقیقی تصنیفات میں اِس بات کی نسبت اُس کی کلیۃً خاموشی سے برطرف کر دیگئی ہے ۔ وہ پیٹرک کو پلاڈی اُس کے ساتھ ملا دینے کے باعث برپا ہوئی پیلاڈی کی رومی مشن ناکامیاب رہی ۔ پیٹرک کی آزاد مشن کامیاب ہوئی ۔ وہ آئرلینڈ کا حقیقی رسول ہے ۔ اُس نے دیس بہ دیس میں آئرش نسل پر لاتروید حروف میں اپنی یادگار کو منقش کیا ہے +

پیٹرک (جو ۱۷ مارچ ۴۶۵ء یا ۴۹۳ء میں فوت ہوا) - ایک ڈیکن کا بیٹا اور ایک قسیس کا پوتا تھا جیسا کہ وہ خود خادمانِ دین کی شادی کے ناواجب ہونے کی خبر کے بغیر اقرار کرتا ہے ۔ وہ اپنی جوانی ہی میں اسیر کر کے بہت سے اور لوگوں کے ساتھ آئرلینڈ میں پہنچایا گیا ۔ اور چھ سال تک اُس نے اپنے آقا کی بطور ایک چرواہے کے خدمت کی ۔ جب وہ سنسان کھیتوں میں اپنے جھنڈ کی نگہبانی کر رہا تھا ۔ اُس کی بچپن کی تعلیمات بغیر کسی خاص بیرونی وکالت کے اُس کے دل میں نئے سر سے جاگ اُٹھیں ۔ وہ فرانس یا برطانیہ کو بھاگ گیا ۔ تھوڑی مدت کے لئے پھر غلام بنایا گیا ۔ اور اُس نے ایک عجیب خواب دیکھا ۔ جس نے اُس کی بلاہٹ کا فیصلہ کر دیا ۔ اُس نے ایک مردِ وِکٹوری نامی شخص کو دیکھا جس نے اُس کو آئرلینڈ کی طرف سے بے شمار خط یہ منت کرتے ہوئے کہ آ کر ہماری مدد کر پکڑا دئے ۔ اُس نے الٰہی بلاہٹ کی فرمانبرداری کی ۔ اور اپنی زندگی کا باقی حصہ آئرلینڈ کی تبدیلی میں ۴۴۰ء سے ۴۹۳ء تک) مخصوص کیا +

وہ کئی ہزار آدمیوں کو بپتسمہ دینے کا ذکر کرتا ہے۔ کچھ مدت تک آرماغ اُس کے مشنری کام کا مرکز رہا معلوم ہوتا ہے اور آج تک آئرلینڈ کے رومن کیتھولک اور پروٹسٹینٹ ہر دو سردار پادریوں کی جگہ ہے۔ وہ سلامتی کے ساتھ گذر گیا۔ اور ڈاؤن پیٹرک میں دفن ہوا۔ جہاں اُس نے اپنا کام شروع کیا اپنے پہلے نو مرید پائے۔ اور آخری سال صرف کیئے تھے +

پیٹرک کی مسیحیت حقیقتاً گال اور قدیم برطانیہ کی مسیحیت یعنی کیتھلک اور رتھوڈکس۔ مونیسٹک۔ ایسیٹک۔ لیکن پوپ سے آزاد اور گریگوری اول کے زمانہ میں انتظام و رسم کے چھوٹے معاملات میں روما سے متفرق تھی۔ اپنے اقرار میں وہ کبھی بھی روما یا پوپ کا تذکرہ نہیں کرتا ہے۔ وہ کبھی حدیث کا حوالہ نہیں دیتا۔ اور عقیدہ کے معاملات میں وہ صرف پاک نوشتوں ہی کو (بمع اپاکرائیفا کے) بطور سند کے سمجھتا ہوا معلوم ہوتا ہے وہ گیناً بیبل پاک نوشتوں سے پچیس ۲۵ دفعہ اقتباس کرتا ہے۔ تین دفعہ اپاکرائیفا سے +

پیٹرک کے ساتھ ناممکن التفریق طور سے آئرلینڈ کی ایک نامی زنانہ سینٹ بریجٹ شامل کی گئی ہے۔ جس نے اُس کے کفن کو تیار کیا۔ اور بہت سالوں تک اُس کے بعد زندہ رہی۔ وہ یکم فروری ۵۲۳ء (یا ۵۲۵ء) کو فوت ہوئی۔ وہ "آئرلینڈ کی مریم" ہے۔ اور اُس نے بے شمار آئرش بیٹیوں۔ گرجوں اور خانقاہوں کو اپنا نام دیا۔ وہ ایک سردار یا شاعر اور ایک لونڈی کی

کی حرامزادہ لڑکی تھی۔ وہ دینی خدمت کے لئے مخصوص کی گئی
تھی۔ اپنی ہی دعا کے جواب میں بدشکل ہو گئی۔ اُس نے کِلڈیر
کی مشہور ننری (زنانہ خانقاہ) کی بنیاد ڈالی۔ کولمبا کی پیدائش
کی پیشین گوئی کی۔ اور ہر قسم کے نشانات اور عجائبات دکھائے۔

---

۱۵ پندرہویں فصل

پیٹرک کے بعد آئرش کلیسیا

پیٹرک کے کام اُس کے شاگردوں۔ بہت سے برٹش
قبیلوں اور منکس سے جو پانچویں اور چھٹی صدیوں میں اینگلو سیکسن
حملے کے ذریعہ سے انگلستان سے نکالے گئے تھے سرانجام
دیئے گئے۔ آئرلینڈ اور ویلز کے درمیان جہاں برٹش مسیحیت
نے پناہ پائی تھی۔ اور آئرلینڈ اور سکاٹلینڈ کے درمیان جہاں
مسیحیت کا بیج نینی آن اور کینٹی گرن کے وسیلہ سے بویا گیا
تھا۔ ایک قریبی راہ و رسم رہا۔ پیٹرک کی موت کے بعد ایک

صدی سے کم عرصہ میں آئرلینڈ گرجا گھروں اور مرد و زن کے واسطے خانقاہوں سے بھرپور ہو گیا۔ گوشہ نشین مدارس۔ خادمانِ دین اور مشنریوں کے لئے ٹریننگ سکولس۔ اور مقدس کتابوں کے لکھنے کے لئے کارخانے تھے۔ اُن میں سے مشہور آرماخ بینگور (۵۵۵ء)۔ کلونارڈ (۵۰۰ء)۔ کلان میکنوئیس (۵۴۱ء) ڈیری (۵۵۵ء) اور گلینڈولاخ (۶۱۸ء) کی خانقاہیں ہیں۔

چھٹی اور ساتویں صدیوں میں آئرلینڈ تمام ممالک مسیحی دینداری میں سبقت لے گیا۔ اور اُس نے جزیرۂ مقدسین کا نام حاصل کیا۔ ہمیں اس بات کو مقابلتاً سمجھنا چاہیئے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انگلستان اُس وقت اینگلو سیکسن بت پرستی سے ابھی نکلنا ہی شروع ہوا تھا۔ جرمنی قریباً تمام بت پرست تھا۔ اور فرانسیسی بادشاہ کلیسیا کے بڑے بیٹے شرارت کے پُتلے تھے۔ آئرلینڈ بذات خود چھوٹے بادشاہوں اور سرداران لشکر کے مابین ملکی لڑائیوں سے پریشان تھا۔ اور منکس اور خادمانِ دین نال مستورات بھی جنگ کے لئے کوچ کرتی تھیں۔ ایڈمنن نے بڑی مشکل سے مستورات کے لئے لڑائی سے معافی کا قانون جاری کروایا۔ اور نویں صدی تک آئرلینڈ میں خادمانِ دین ”حملے اور لشکر کشیاں“ اور لڑائیاں کرنے سے آزاد نہ کئے گئے۔ دسویں صدی میں آئرلینڈ اور انگلستان کے درمیان بردہ فروشی بڑی شدت سے ہوتی تھی۔ اور برسٹل اُس کا مرکز تھا۔ آئرش دینداری زیادہ تر

طفلانہ باطل پرستی پر مبنی تھی۔ لیکن تسپر بھی اُس ملک کی مشنری غیرت قابلِ تعریف ہے۔ آئرلینڈ نے بُت پرست یورپ کے مسیحیت میں تبدیل کرنے کا خواب دیکھا۔ اُس کے رسول سکاٹلینڈ۔ شمالی برطانیہ۔ فرانس۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ شمالی اٹلی میں گئے۔ اُنہوں نے مغرب کی خشکی و تری کو ڈھانپ لیا۔ وہ جو محنتی ملاح تھے۔ نہائت ویران جزائر میں وارد ہوئے۔ اُنہوں نے اپنی متواتر نقل مکانی سے برِ اعظم کو بھر دیا۔ اُنہوں نے لگاتار رویاؤں میں معلوم و نامعلوم دُنیا کو مسیح کی خاطر فتح کرنے کے واسطے دیکھا +

یہ مشنری آئرلینڈ سے عموماً بارہ بارہ[۱۲] کا گروہ بن کر روانہ ہوئے۔ اور ایک تیرہواں[۱۳] بطور اُن کے رہبر کے ہوتا تھا۔ یہ بارہ[۱۲] کا انتظام مسیح اور بارہ[۱۲] رسولوں کو ظاہر کرتا تھا۔ اِن مشنری گروہوں میں سے نہائت مشہور ذیل میں درج ہیں :-

(۱) کولمبا مع بارہ[۱۲] بھائیوں (رفیقوں) کے ۵۶۳ء میں سکاٹلینڈ کے نائی (Iona) کی طرف گیا +

(۲) موبنّا دیا مکیری اُس یا مارس شس (کولمبا کے وسیلہ مع بارہ[۱۲] رفیقوں کے پکٹس کی جانب بھیجا گیا +

(۳) کولمبانس مع بارہ[۱۲] ساتھیوں کے جن کے نام مرقوم ہیں ۶۱۲ء میں فرانس اور جرمنی کی طرف گیا +

(۴) کلی آن مع بارہ[۱۲] کے ۶۸۰ء میں فرینکونیہ اور وُرزبرگ کی طرف گیا +

(۵) آیلوقوی اُس بمعہ بارہ ۱۲ کے ۶۸۰ء میں بیلجیم کو گیا +

(۶) رُوبرٹ یا رُپرٹ بمعہ بارہ ۱۲ کے ۶۹۰ء میں بویریا کی طرف گیا +

(۷) وِلی برارڈ (جس نے آئرلینڈ میں بارہ سال تک تعلیم پائی) بمعہ بارہ ۱۲ کے ۶۹۲ء میں فریزلینڈ کی سمت گیا +

(۸) فورتن بمعہ بارہ ۱۲ کے ۶۹۷ء میں بیلجی آن سرحد کی طرف گیا +

یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ آئرش کلیسیا کی یہ مشنری سرگرمی صرف روما کی کلیسیا سے اُس کی آزادگی کے زمانہ ہی پر منحصر ہے۔ اور نارمن فتح کے بعد ہم اِس کا کوئی تذکرہ نہیں پاتے ہیں +

چھٹی اور ساتویں صدیوں کے اِس مشنری زمانہ میں آئرش کلیسیا کی نرالی خاصیت تھی۔ جسے ہم خاص کر آٹھویں صدی کے دو ۲ دستاویزوں یعنی آئرلینڈ کے سینٹس کی فہرست اور آینگس کلڈی کے نمازنامہ سے معلوم کرتے ہیں +

یہ فہرست تین متفرق زمانے اور سینٹس کے تین متفرق طریقے یعنی دُنیادار۔ گوشہ نشین اور تارک الدنیا بتاتی ہے +

پیٹرک کے زمانہ کے سینٹس تمام کے تمام روح القدس سے معمور تعداد میں تین سو پچاس ۳۵۰

بشپ تھے۔ جو کلیسیاؤں کے بانی تھے۔ اُن کا ایک سر یعنی مسیح اور ایک ہادی یعنی پیٹرک تھا۔ وہ ایک ماس اور ایک سے دوسرے کان تک ایک ہی حجامت کو مانتے تھے۔ اور بہاری رات و دن کی برابری (۲۲ مارچ) کے بعد چاند کی چودھویں پر ایسٹر مناتے تھے۔ وہ نہ تو عام شرکائے کلیسیا کو اور نہ ہی مستورات کو مستثنیٰ سمجھتے تھے۔ کیونکہ مسیح کی چٹان پر مبنی ہو کر وہ آزمائش کی بھبھک سے ڈرتے نہ تھے۔ وہ رومنس فرینکس۔ برٹنس اور سکاٹس میں سے نکلے تھے۔ سینٹس کا یہ طریقہ چار بادشاہتوں تک یعنی ۴۲۰ء سے ۵۴۳ء تک جاری رہا۔

دوسرا طریقہ بھی بعینہٖ چار سلطنتوں یعنی ۵۹۹ء تک کیتھلک پریسبیٹرز کا تھا۔ جو بمعہ چند ایک بشپوں کے تعداد میں تین سو ۳۰۰ تھے۔ اُن کا پہلے کی طرح ایک ہی سر یعنی مسیح ایک ہی ایسٹر اور ایک ہی حجامت لیکن متفرق ماسز (masses) اور متفرق قوانین تھے۔ اور وہ مستورات کو خانقاہوں سے علیحدہ کر سکے۔ اُن کی خدمات کو نامنظور کرتے تھے۔

سینٹس کے تیسرے طریقے میں ایک سو مقدس پریسبیٹر اور کئی ایک بشپ شامل تھے۔ جو ویران جگہوں میں رہکر نباتات اور پانی اور ایمانداروں کی خیرات پر گزارہ کرتے تھے۔ اُن کی حجامتوں کے طریقے اور ایسٹر مختلف تھے۔ بعض جی اُٹھنے کو

چاند کی چودھویں[14] اور بعض سولھویں[16] پہ مانتے تھے۔ وہ چار سلطنتوں کے دوران میں ۶۶۵ء تک جاری رہے +

پہلا زمانہ ایپسکوپل کہلا سکتا ہے۔ اگرچہ وہ زیادہ تر "نان ایپسکوپل" طرز پر تھا۔ اگر ہم تعداد کو بھی جیسا کہ ہمیں ضرور ہے بہت کم کر دیویں تو ان بشپوں کا مرتبہ شرقی کلیسیا کے قدیم دیہاتی بشپوں کی بہ نسبت کچھ بھی بڑا نہ تھا۔ جو ایک دفعہ صرف ایشیائے کوچک ہی میں قریباً چار سَو[400] سے زیادہ تھے۔ اینگس کلڈی ہمیں سات بشپوں کے ایک سَو تریپن[153] گروہ بتلاتا ہے۔ جن میں سے ایک گروہ ایک ہی کلیسیا میں کام کرتا تھا۔ پیٹرک اپنے آپ کو تمام آئرش لوگوں کا بشپ تصور کرتا تھا۔ یہ ایک جماعتی (Congregational) اور قومی ایپسکوپیسی تھی جو ایک باقاعدہ حکومت کے ماتحت ایک ملکی عقد کی بہ نسبت زیادہ تر ایک شرطی عقد کے باعث ملحق تھی +

دوسرا زمانہ مناسٹک (گوشہ نشین) اور مشنری تھا تمام پریسبیٹرز اور ڈیکنس منکس تھے۔ گوشہ نشین زندگی اُس زمین کے موافق تھی۔ اور اُس کے متقدمین ڈروئیڈس کی برادری اور ہمشیرگی میں سے تھے۔ یہ اغلباً فرانس سے آئرلینڈ میں لائی گئی تھی۔ ان پریسبیٹر منکس کے درمیان نامور آئرلینڈ کے بارہ[12] رسول جن کا کولمبا سرگروہ تھا۔ اور جو ۵۶۳ء میں مسیحیت کو سکاٹلینڈ میں لے گئے۔ اور کولمبانس کے بارہ[12] رفیق تھے۔ جو آئرلینڈ سے ۶۱۲ء کے قریب برِّاعظم کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ سب سے

زیادہ مشہور مانسٹری بینکر یا بینگور کی تھی۔ جو ۵۵۸ء میں بلفاسٹ لاخ کی جنوبی طرف صوبۂ ڈاؤن میں کامگل سے قائم کی گئی تھی۔ کامگل کی زیرِ حفاظت چار ہزار منکس تھے۔ بینگور سے کولمبانس اور دیگر مناد برپا ہوئے۔

ایک قدیم کیلٹک مانسٹری کو ہمیں ایک مکمل سنگی عمارت نہیں بلکہ چوبی جھونپڑوں کا ایک بے ڈول گاؤں سمجھنا چاہیئے جو بمعہ ایک گرجا گھر۔ ایک مشترکہ کھانے کا کمرہ۔ ایک چکی خانہ اور ایک مسافر خانہ کے کسی دریا پر واقع ہوتا تھا۔ اور یہ سب کا سب مٹی یا پتھر کی ایک دیوار سے گھرا ہوتا تھا۔ اعلےٰ درجہ کے منکس اپنے تئیں عبادت اور پاک نوشتوں کے نقل کرنے میں مخصوص کرتے تھے۔ چھوٹے کاشتکاری اور دستکاری یا آئندہ پشت کی تربیت کرنے میں لگائے جاتے تھے۔ یہ گوشہ نشین جماعتیں مسیح کے ساتھ بطور اپنے نادیدنی سر کے ایک عہدی ملاپ کرتی تھیں۔ وہ خادمانِ دین کے لیے تربیتی و تعلیمی مدارس تھیں۔ وہ آس پاس کی بت پرست آبادی سے نو مریدوں کو کھینچتی اور خطرہ و تشدد سے اُن کو پناہ دیتی تھیں۔ ان میں انگریزی امیروں کی آمدورفت تھی۔ جو بیڈ کے بیان کے موافق مہمان نوازی کے ساتھ قبول کئے جاتے۔ اور جن کے لیے کتابیں مہیا کر کے تعلیم دی جاتی تھی۔ بعض آئرش خادمانِ دین یونانی عہدنامہ کو اُس وقت جب کہ پوپ گریگوری ابھی یونانی سے لاعلم تھا۔ پڑھ سکتے تھے۔

نویں صدی میں جان سکوٹس آیریجینیا نے جو ۸۷۲ء

میں فرانس میں فوت ہوا کلیسیا کو اپنی نادر لیکن بے قاعدہ عقل اور دلسوز تصورات سے بھڑکا دیا +

۱۶
سولہویں فصل
آئرلینڈ کا انگریزی اور رومی حکومت کی اطاعت کرنا

اینگلو سیکسنس کے درمیان آگسٹین کی رومن مشن کی کامیابی نے آئرش کلیسیا کو پوپ کی حکومت کے زیر کرنے اور اُس پر روما کی دینی رسومات کا زور ڈالنے کے لئے کوشش کرنے کی ترغیب دی۔ انگلستان اپنی مسیحیت کے لئے بینگور اور آیونا کے آزاد آئرش اور سکاچ مشنریوں کا احسان مند ہے لیکن آئرلینڈ (اور جرمنی بھی) اپنے رومن اِزم کے لئے اکثر انگلستان

کا احسان مند ہے۔ ایسٹر منانے کا رومی طریقہ آئرلینڈ میں ساتویں صدی کے نصف کے قریب جاری کیا گیا تھا۔

ولیم اول کے ماتحت نارمن فتح نے پوپ کی منظوری سے آئرش کلیسیا کو ۱۰۶۶ء میں روما کے ساتھ اور بھی زیادہ ملا دیا۔ گریگوری ہفتم نے ۱۰۸۴ء میں آئرلینڈ کے بادشاہ۔ خادمانِ دین اور شرکائے کلیسیا کی طرف ایک اشتہاری خط میں دلیری کے ساتھ اُن پر مبارک پطرس کے قائمقام کی فرمانبرداری کا دعویٰ کیا۔ اور اُن کو تمام انصاف طلب معاملات میں اُس کے پاس اپیل کرنے کی دعوت دی۔

کینٹربری۔ لینفرینک اور اینسلم کے آرچ بشپوں نے اس دلیل پر کہ نارمن باشندگان بشپوں اور قسیسوں کے واسطے اُن کے سامنے درخواست کرتے تھے ڈبلن۔ واٹرفورڈ اور لمیرک کے تین نہایت مشہور بندرگاہوں پر ایک قسم کی حکومت کا دعویٰ کر کے عملداری کی۔ اُنہوں نے روما کی تابعداری کی طرفداری میں کوشش کی۔ خادمانِ دین کا مجرد رہنا عام طور پر جاری کیا گیا۔ دینی رسومات میں موافقت مقرر کی گئی۔ اور بہت سے علاقۂ بشپان کی تعداد دو آرچ بشپوں کے ماتحت تیئس ۲۳ تک کم کر دی گئی یعنی شمال کے واسطے آرماغ اور جنوب کے لئے کیشل۔ مگر ڈبلن کے بشپ کو کینٹربری کے آرچ بشپ کے زیر حفاظت رہنے کی اجازت ملی تھی۔ یہ نیا انتظام ۱۱۱۲ء کے قریب عمل میں لایا گیا۔

آخرکار آئرلینڈ پوپ ایڈرین چہارم کی کارگزاری سے جو

انگریزوں میں سے صرف اکیلا ہی پوپ کے عہدہ پر ممتاز ہوا۔ ہنری دوئم کے
ماتحت انگلستان سے حملہ کیا گیا اور مغلوب ہوا۔ یہ ۱۱۷۱ء میں واقع ہوا۔
اُس کے بعد سے متواتر پوپ کا ایک نائب آئرلینڈ میں رہتا ہے +

۱۷
سترہویں فصل

سکاٹلینڈ کی تبدیلی۔ سینٹ نینی اَن اور سینٹ کینٹی گرن

سکاٹلینڈ دسویں صدی سے پیشتر بریٹن (برطانیہ) کے عام
لقب میں شامل تھا۔ جس سے آئرلینڈ علیحدہ تھا۔ رومی اُسکو کیلیڈونیا
اور کیلٹس اُسے آیلبن نام سے جانتے تھے۔ لیکن دسویں صدی تک
آئرلینڈ کے لئے سکوشیا کا نام مخصوص کر دیا گیا تھا۔ سکاٹلینڈ کی
خود مختار تواریخ نویں صدی میں سکاٹش بادشاہت سے شروع ہوتی

دسویں صدی کے بعد سکاٹش اسے سکاٹلینڈ کہا

ہے۔ اوائل میں وہ ایک خالص کیلٹک بادشاہت تھی۔ لیکن کچھ مدت بعد
سیکسن نسل اور فسادی جو اس تمام ملک میں پھیل گئیں۔ اور کیلٹک
فرقے پہاڑوں اور مغربی جزائر کی طرف بھاگ گئے۔ سکاٹ اور سکاچ
کے نام انگریزی گو لوگوں اور اُن کی زبان کو مل گئے۔ اور کیلٹک زبان
جو پہلے سکاچ کے نام سے نامزد تھی۔ آئرش کہلانے لگی +

سکاٹلینڈ کی کیلٹک تواریخ فسانوں سے بھرپور رہے۔ اور
وہ رومنسٹس اور پروٹیسٹنٹس ایپسکوپیلی آنس اور پریسبیٹیری آنس
کے لئے ایک میدانِ جنگ ہے۔ جو اپنی اپنی تعلیمات اور کلیسیا کی
حکومت کے متفرق طریقوں کے لئے اُس پر دعویٰ کرتے تھے +

ٹرٹولی آن کہتا ہے۔ کہ برطانیہ کی بعض جگہیں جن کو رومی
لوگ فتح نہ کر سکے مسیح کے مطیع کی گئیں۔ یہ اغلب ہے کہ سکاٹس
اور پکٹس کو مسیحیت کی پہلی خبر انگلستان سے ملی۔ لیکن اُن کے
اور برٹنس کے مابین متواتر جنگ اور رومی حکومت کا زوال ہر ایک
رسالت کے کام کے لئے مضر رہے +

آلسٹر کے شمال مشرقی حصہ کی ایک آئرش نوآبادی
جو پیٹرک کے وسیلہ سے مسیحی کی گئی تھی۔ پانچویں صدی
کے اختتام پر سکاٹلینڈ میں آباد ہو گئی۔ اور مل اور آیونا کے جزائر
تک آرگائل کے ساحل پر۔ اُس وقت تک کہ شمالی پکٹس سے
اُن کی ترقی روکی گئی پھیلتی گئی +

سکاٹلینڈ کی کلیسیائی تواریخ میں پہلی مفصّل حقیقت جو چھٹی
صدی کے اختتام پر مشرق میں تھیوڈوسی اُس کے عہدِ حکومت

میں یعنی اُن کی رسالت ہے۔ ہمیں اُس کے حالات کی چنداں معتبر خبر نہیں۔ وہ ایک برٹش بادشاہ کا بیٹا تھا۔ اور اُس نے اوائل عمری میں اپنے آپ کو مسیح کی خدمت کے لئے مخصوص کر دیا۔ اُس نے موجودہ سکاٹلینڈ کے مشرقی اضلاع میں جنوبی پکٹس کو بشارت دینے کا کام شروع کیا۔ اُس نے گیلوئے میں سمندر کے کنارے کے نزدیک سکاٹلینڈ کی جنوب مغربی حد پر سفید پتھروں کا ایک گرجا تعمیر کیا۔ اُس کی سرگذشت کہاوتوں سے رومی بنائی گئی۔ اور آراستہ کی گئی ہے +

کینٹی گرن (۱۳ نومبر ۶۰۳ء میں فوت ہوا) جو منگو بھی کہلاتا ہے۔ یعنی گلاسگو کے پہلے بشپ نے چھٹی صدی میں کمبر لینڈ۔ ویلز اور دریائے کلائڈ کے لوگوں کی مسیحیت میں تبدیلی کے واسطے محنت کی اور پکٹس کو جو ایمان سے منکر ہو گئے تھے دوبارہ تبدیل کیا۔ اُس نے کلڈ مینزیا دُنیا دار منکس کا کالج اور کئی ایک گرجے بنا گئے۔ وہ ایک سَو پچاسی ۱۸۵ برس کی عمر کا ہو کر ۶۰۱ء اور ۶۱۲ء کے مابین (اغلباً ۶۰۳ء میں) فوت ہوا۔ وہ گلاسگو میں سینٹ منگو کے کیتھیڈرل کے تہ خانہ میں جو سکاٹلینڈ میں زمانۂ متوسط کے کیتھیڈرلس میں سے سب سے زیادہ محفوظ رہا ہے مدفون ہے +

سینٹ کتھبرٹ (۲۰ مارچ ۶۸۷ء میں فوت ہوا) جس کی سرگذشت بیڈ نے لکھی ہے۔ جو میلراس کی مشہور مانسٹری کا پرائر۔ بعد ازاں لنڈسفارن کا بشپ اور آخر کار ایک ہرمٹ تھا۔

سکاٹلینڈ کا ایک اور کہاوتی سینٹ ہے۔ اور کئی ایک گرجے اُس سے منسوب ہیں۔ یا اُس کے نام سے نامزد ہیں +

۱۸
اٹھارہویں فصل

کولمبا اور آئیونا کی مانسٹری (خانقاہ)

کولمبا (جو ۹ جون ۵۹۷ء میں فوت ہو گیا) سکاٹلینڈ کا حقیقی رسول ہے۔ نینی آن اور کینٹی گرن کی بہ نسبت اُسے ہم زیادہ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ ہائی کے نویں [9] آبیٹ آیڈیمنن کا (۶۲۴ء سے ۷۰۴ء تک) کولمبا کی موت کے ایک صدی بعد معتبر کاغذات اور زبانی کہاوتوں کے وسیلہ لکھا گیا۔ اگرچہ وہ تواریخ کی بہ نسبت زیادہ تر مدح ہے۔ مابعد کے مورخوں نے اُس کو سینٹ پیٹرک کی طرح رومی بنایا ہے۔ (Romanized)۔ وہ آئرلینڈ کے ایک شاہی خاندان کی نسل سے تھا۔ اور ۵۲۱ء کے قریب صوبہ ڈانےگل کے

شہر گارٹن میں پیدا ہوا۔ اُس نے ۵۴۵ء میں ڈیری کی کلیسیا ۵۵۳ء میں ڈرّو کی مانسٹری اور دیگر کلیسیاؤں کو قائم کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی تمام زندگی بھر بڑے شوق کے ساتھ اپنے وطن آئرلینڈ اور ڈیری کی کنونیٹ (خانقاہ) کو پیار کرتا رہا۔

کولمبا اپنی عمر کے بیالیسویں [42] سال یعنی ۵۶۳ء میں سفر کے لئے ایک جوش اور مسیحیت کو پھیلانے کے لئے ایک غیرت سے تحریک پا کر غالباً ایک صوبوی بادشاہ کی دعوت پر جو اُس کا سگا رشتہ دار تھا۔ بمع اپنے بارہ [12] ہمخدمت رسولوں کے سکاٹلینڈ کے مغرب کی طرف روانہ ہوا۔ اُس کو ہائی کا جزیرہ جو عموماً آیونا کہلاتا اور اوبن سے پچاس میل کے قریب مغرب کی طرف سکاٹلینڈ کے مغربی ساحل کے نزدیک ہے انعام دیا گیا۔ یہ ایک نامہمان نواز جزیرہ طول میں ساڑھے تین میل عرض میں ڈیڑھ میل۔ کسی قدر زیرِ زراعت۔ کسی قدر پہاڑی مرغزاروں۔ پوشیدہ خندقوں۔ دلدل اور چٹانوں سے چھپا ہوا ہے۔ اب ڈیوک آف آرگائل کے قبضہ میں ہے اس میں قریباً تین سو پروٹسٹینٹ باشندے ایک ایسٹیبلشڈ پریسبیٹری آف کلیسیا اور ایک فری چرچ ہیں۔

کولمبا اور اُس کے جانشینوں کی محنتوں کے ذریعہ سے آیونا مسیحی مشنوں کی تواریخ میں ایک نہایت معزز

اور دلچسپ مقام ہو گیا ہے۔ بت پرستی کی تاریکی میں یہ ایک روشنی کا منار ہے۔ ہم اُن نہایت شمال کے بہادر مشنریوں کی خود انکا غیرت کا کوئی کافی و لائق تصور نہیں کر سکتے۔ جنہوں نے ناگوار آب و ہوا اور ڈاکوؤں اور جنگلی درندوں کے خطرہ میں اپنی زندگیوں کو وحشیوں کے مسیحیت میں تبدیل کرنے میں مخصوص کیا۔ کولمبا اور اُس کے رفیق پتھر یا لکڑی کی کوئی یادگار نہیں چھوڑ گئے۔ اُس جزیرہ کے مغرب میں جہاں وہ وارد ہوا۔ اُس جگہ اور اُس خالی سنگی تبوت کے سوائے جس میں وہ بمع اپنے خادم کے رکھا گیا اور کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے۔ اُس کی ہڈیاں بعد ازاں آئرلینڈ میں پہنچائی گئیں +

آیونا میں کولمبا کی آمد سے سکاٹلینڈ کی کیتھلک کلیسیا کا شروع ہوا۔ یہ جزیرہ اُس وقت پکٹِش اور سکاٹِش حکومت کی حدود پر تھا۔ اور سکاٹس کے درمیان جو پہلے ہی برائے نام مسیحی تھے۔ لیکن زیادہ تعلیم و مضبوطی کے محتاج تھے۔ اور پکٹس کے درمیان جو اب تک بُت پرست تھے۔ اور اپنے جسم کو منقش کرنے اور ننگے لڑنے کے باعث اِس نام سے نامزد تھے مشنری کام کے لئے ایک معقول بنیاد بنا۔ کولمبا نے اوائل میں پکٹس کے لئے اپنی غیرت ظاہر کی۔ وہ برُوڈ بادشاہ کو اُس کے قلعہ میں ملا۔ اور اُس نے اُس کے لوگوں کے درمیان مسیحیت کو پھیلانے میں عزت اور میل حاصل کیا۔ ڈبیڈ کے قول کے موافق "اُس نے اُن کو نمونہ اور کلام کے ذریعہ سے

تبدیل کیا۔" اُس نے بذاتِ خود یا اپنے شاگردوں کے وسیلے آئرلینڈ میں بہت سے گرجا گھر اور مانسٹریز (خانقاہیں) بنا گئے +

کولمبا گرجا گھر کے اندر مذبح کی بغل میں جب کہ وہ اپنی آدھی رات کی عبادت میں مشغول تھا فوت ہو گیا +

آیونا میں کولمبا کا کلیسیا کو قائم کرنا آئرش کلیسیا کے دوسرے یا مناسٹک زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کا یہ ایک پورا حصہ بنا۔ اِس میں ڈیڑھ سو اشخاص شامل تھے۔ جو مناسٹک قانون کے ماتحت تھے۔ اِس کا سردار ایک "پریسبیٹر ایبٹ" ہوتا تھا۔ جو تمام صوبہ اور بشپوں پر بھی حکومت کرتا تھا۔ اگرچہ ایپسکوپل عہدہ کے لئے تقرر بھی قبول کیا جاتا تھا۔ منکس بھائیوں کا ایک خاندان ہوتے تھے۔ جو باہم ایک تھ رہتے تھے۔ وہ تین درجوں پر منقسم تھے۔ (۱) اعلٰے جو دینی عبادت۔ تعلیم اور پاک نوشتوں کے نقل کرنے میں مشغول رہتے تھے۔ (۲) درمیانی عمر کے جو کام کرنے والے بھائی ہوتے تھے۔ وہ کاشتکاری کرنے اور مویشیوں کی خبر گیری اور خانگی امورات میں لگے رہتے تھے۔ (۳) ادنٰے جوان جو زیر تربیت شاگرد تھے۔ تعلیمی رائیں اور ایسٹر اور حجامت کے متعلق کلیسیائی رسومات سوائے اُس رومی طریقہ کے جو آگسٹین نے سیکسنس کے درمیان جاری کیا تھا۔ برٹنس اور آئرش جیسی ہی تھیں +

بیڈ کہتا ہے کہ آیونا کی مانسٹری بہت مدت تک

پکٹس اور شمالی سکاٹس کے گرجوں اور مانسٹریز پر فائق رہی"۔ وہ پھر کہتا ہے کہ کولمبا کے جانشین اپنی پارسائی۔ خدا کی نسبت اپنی محبت اور اپنے انتظام کے قوانین کی سخت پابندی کے لئے مشہور تھے"+

کولمبا کا نواں جانشین آئیڈیمنن (جو ۷۰۴ء میں فوت ہوا) نے سیکسنس کے ساتھ ایک ملاقات کے باعث اپنی ایسٹر کی محافظت کو رومی کلیسیا کے موافق بنادیا۔ لیکن اُس کے بھائیوں نے اس تبدیلی میں اُس کی پیروی کرنے سے انکار کیا۔ اُس کی موت کے بعد آئیونا کی جماعت ایسٹر کے مسئلہ پر منقسم ہوگئی حتےٰ کہ کولمبن منکس جو پرانی رسم پر مستقل رہے۔ شاہی حکم سے (۷۱۵ء میں) خارج کئے گئے۔ اِس اخراج سے پکٹس کی بادشاہت میں آئیونا کی فضیلت ختم ہوگئی +

مناسٹک کلیسیا درہم برہم ہوگئی۔ یا دُنیاوار خادمانِ دین کی حکومت کے تحت میں لائی گئی +

۱۹
انیسویں فصل

سکاٹ لینڈ

پکٹس کی بادشاہت سے کولمبن منکس کے اخراج کے بعد

آٹھویں صدی میں لفظ "کلڈی" پہلی بار تواریخ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور اُس نے بہت سے مباحثوں اور بے قیام خیالات کو برپا کیا ہے۔ اِس کی اصل تو مشکوک ہے۔ لیکن اغلباً اُس کے معنے "خدا کے بندگان" یا "عابد" ہیں۔ یہ اینکوریٹس کے واسطے استعمال کیا جاتا تھا جو سوسائیٹی سے بالکل علیحدگی میں پاکیزگی کی کاملیت کی تلاش کرتے تھے۔ وہ کولمبن منکس کے قائمقام ہوئے۔ بعد ازاں وہ ہرمٹس کی جماعتوں میں شریک ہو گئے۔ اور آخرکار دنیاوار خادمانِ دین کے ساتھ قانونی قواعد کے تحت میں لائے گئے۔ حتیٰ کہ آخر کار کلڈی کا نام دنیاوی قانون کے نام کا تقریباً مترادف ہو گیا +

لفظ "کلڈی" ناواجب طور سے تمام کیلٹک کلیسیا کے واسطے مستعمل ہوتا رہا ہے۔ اور اُس کے لئے ایک اعلٰے پاکیزگی کا دعوے کیا گیا ہے +

اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سکاٹلینڈ کی کولمبن یا کیلٹک کلیسیا قدیم آئرش اور برٹش کلیسیاؤں کی طرح رومائی زمانۂ متوسط اور حال کی کلیسیا سے بہت سی باتوں میں متفرق ہے۔ اور مسیحیت کے ایک سادہ لیکن بہت ہی متحرک مشنری طریقہ کو ظاہر کرتی ہے +

قدیم کیلٹک کلیسیا کی وہ بڑی بڑی خاصیتیں جو رومی کلیسیا سے متفرق ہیں ذیل میں درج ہیں :-

(۱) پوپ سے آزادگی۔ آیونا اُس کا ردّ ماتھا۔ اور آیونا

اور بعد ازاں ڈنکلڈ کا ایبٹ گو وہ محض ایک پریسبیٹر ہی تھا تاہم تمام سکاٹلینڈ پر حکمران تھا +

(۲) مناسٹے سیزم (گوشہ نشینی) سب پر حکمران تھا۔ لیکن دُنیادار زندگی سے مخلوط تھا۔ اور کنوارے پن کی منّت سے محدود نہ تھا۔ مگر رومی کلیسیا میں مناسٹک طریقہ دُنیادار خادمانِ دین کی حکومت کے ماتحت تھا +

(۳) بشپ، ڈائیوسیسز (علاقہائے بشپ) اور حکومت اور سلسلۂ جانشینی کے بغیر ہوتے تھے + بغیر ڈ(ا) بشپ

(۴) ایام ایسٹر کا ماننا +

(۵) حجامت کا طریقہ +

یہ بھی دعوےٰ کیا گیا ہے۔ کہ کیلٹس یا کَلڈیز۔ آریکولر کنفنش (قسیس کے سامنے اقرار) سینٹس اور مورتوں کی پرستش، عراف، ٹران سبسٹینشی ایشن (وہ مسئلہ کہ عشاءِ ربانی کے عناصر مسیح کا حقیقی بدن اور اُس کا حقیقی لہو ہیں) اور سات سیکریمنٹوں کے مخالف تھے۔ اور اسی سبب سے وہ پروٹسٹینٹ ازم کے پیشرو تھے +

لیکن یہ نتیجہ سنّدی نہیں ہے۔ اس امر کی بھی کچھ کم شہادت نہیں ہے۔ کہ کیلٹک کلیسیا مسیحی آزادگی یا پروٹسٹینٹ ازم کے کسی اثباتی متفرق اصول مثلاً حدیث کی مخالفت میں بائیبل کی کامل فضیلت یا بغیر اعمال کے ایمان کے ذریعہ تصدیق یا تمام ایمانداروں کی عالمگیر کہانت کا ایک اعلیٰ خیال رکھتی تھی

۲۰
بیسویں فصل
کیلٹک کلیسیا کی بربادی - اور شاہ ڈیوڈ اول کے ماتحت رومن
کی فتح

رومن کلیسیا کی مدد سے

23-22-21

سکاچ کلیسیا کی تواریخ میں نمایاں انحراف سکاٹلینڈ کی نہائت اچھی شہزادیوں میں سے ایک یعنی عابد سیکسن ملکہ سینٹ مارگریٹ کی سلطنت (۱۰۷۰ء سے ۱۰۹۳ء تک) ہے۔ اُس نے اپنے ناخواندہ شوہر میلکم سوئم اور اپنے بیٹوں پر بے حد تاثیر ڈالی۔ وہ بہت مہربان - خود انکار - پاک نوشتوں میں ماہر - برائیوں کے درست کرنے میں غیرت مند اور زیادہ روزہ داری کی عادی تھی جس کے باعث اُس کا وجود بہت گھٹ گیا

69

69

69

اور وہ جلد مرگئی +

یہ تبدیلی اُسی حکمتِ عملی سے وقوع میں آئی جو نارمن بادشاہوں
نے آئرلینڈ میں کی تھی۔ یہ کلیسیا (فرقوں کی) کلیساؤں کی
بجائے صوبوں کی بنیاد پر رکھی گئی۔ اور پرانی ٹرائی بل (فرقوں کی)
کلیساؤں کی بجائے بمعہ اُن کی مناسٹک (گوشہ نشین)
حکومت اور عہدیدار آپسکوپیسی کے پیرو کی آل (پادری کے تعلق کا)
طریقہ اور ڈایئوسیسین (متعلق علاقہ بشپ) آپسکوپیسی کے
قائم کیئے گئے۔ علاوہ ازیں رومی کلیسیا کے بڑے بڑے دینی فرقے
جاری کیئے گئے۔ اور مخالف تاثیر کے مرکزوں کے طور پر بڑی
بڑی مانسٹریز (خانقاہیں) بنائی گئیں +

ملکہ مارگریٹ کے عہدِ حکومت سے سیکسنس اور
نارمنس کی ایک دھارا فتحمندوں کی طرح نہیں۔ بلکہ باشندوں
کی مانند سکاٹلینڈ میں داخل ہوئی اور بہت جلد بعض اوقات شاہی
عطیہ سے اور بعض اوقات شادی سے نہایت زرخیز اضلاع ٹوئیڈ
سے لیکر پینٹ لینڈ فرتھ تک حاصل کیئے۔ سکاٹلینڈ کا تقریباً
ہر ایک شریف خاندان انہیں باشندگان کی اولاد میں
سے ہے۔ وہ اپنے ہمراہ انگریزی شائستگی اور دین
کو لائے +

مارگریٹ کے فرزندوں اور جانشینوں نے کلیسیا
کو عالیشان بخششوں سے غنی کر دیا۔ الیگزینڈر اول نے
مورے اور ڈنکلڈ کے بشپرکس (علاقہائے بشپ) کو قائم

گیا۔ اُس کے چھوٹے بھائی ڈیوڈ اول نے راس۔ آیبرڈین کیتھنس اور بریکین کے بشپرِکس (علاقہ ہائے بشپ)۔ کئی ایک مانسٹریز (خانقاہیں) اور دینی گھر بنا کئے۔ شریف لوگوں نے کلیسیا اور دینی حکومت کی طرف اُس کی سخاوت کے نمونہ کی یہاں تک تقلید کی۔ کہ چند ایک صدیوں ہی کے عرصہ میں قومی دولت کا نصف حصہ خادمانِ دین کے ہاتھ میں آگیا جو اُس وقت تمام علم پر بھی قابض تھے +

ڈیوڈ کی سلطنت کے آخری حصہ میں سینٹ اینڈریوز سے لیکر آیونا تک کُلڈی انتظام کے برخلاف ایک مستعد جہاد شروع ہوا۔ یہاں تک کہ یہ نام بھی رفتہ رفتہ معدوم ہوگیا اُن کا آخری ذکر سنہ ۱۳۳۲ء میں ہے۔ جب کہ بشپ کے انتخاب میں اُن کے اخراج کا معمولی کلمہ دوہرایا گیا +

یوں پُرانی کیلٹک کلیسیا ختم ہوئی اور سوائے جا بجا گرجا گھروں کے بے چھت دیواروں اور بے شمار قبرستانوں کے جن کے استعمال پر لوگ ابھی تک بڑی پابندی کے ساتھ چپیاں ہیں اور جہاں کہیں لگا ہے بگاہے قدیم کیلٹک صلیب اُس کی پہلی حالت کو ظاہر کرتی ہے۔ کوئی نشان باقی نہیں چھوڑ گئی ہے۔ باقی سب کچھ معدوم ہو گیا ہے۔ اور اُن کی تواریخ کی فہرستیں جو ہمارے پاس موجود ہیں وہ صرف یہ ہیں۔ اُن کے بانی سینٹس کے نام (جو پرانی جنتریوں میں محفوظ) ہیں۔ پُرانے گرجا گھروں کے نزدیک

وہ چشمے جو اُن کے نام سے نامزد ہیں - بعید از یادداشت قدیم دیہاتی میلے جو اُن کے دنوں پر لگتے ہیں - اور جابجا چند ایک شرکائے کلیسیا کے خاندان ہیں جو بطور پاسبانِ عصا یا کلیسیا کے مشہور بانی کے کسی دیگر بقیہ بمعہ اُس کی حکومت کے کسی چھوٹے بقیہ کے موروثی محافظوں کے زمین کے تھوڑے تھوڑے ٹکڑوں پر قابض ہیں +

II - فرانس جرمنی اور نزدیکی ممالک کی مسیحی مذہب میں تبدیلی

۲۱
اکیسویں فصل

گاتھس اور دیگر جرمن فرقوں میں

ایری آن مسیحیت

اب ہم برِاعظم کے ٹیوٹنس خاص کر فرانس اور جرمنی کے ٹیوٹنس کی تبدیلی کی طرف بڑھتے ہیں +

مسیحی مذہب میں جرمنیک یا ٹیوٹانک نسل کی پہلی یک مشتہ تبدیلیاں گاتھس کے درمیان اُس وقت واقع ہوئیں۔ جب کہ ایری آن اِزم مشرقی رومی سلطنت میں بڑے زور پر تھا۔ خاص کر وہ جو لڑائی کے خادمان دین اور دیگر قیدی تھے۔ جن کو گاتھس اپنے حملوں میں رومی سلطنت کے صوبوں سے اپنے ہمراہ لے گئے۔ اور جن کی نیکی اور فرضی معجزانہ طاقت کے لئے اُنہوں نے تعریف کرنا اور پیار کرنا سیکھا۔ کانسٹینٹائین اُن کا دوست بن گیا۔ اور یوسیبی آس اور سقراط بیان کرتے ہیں

کہ اُس نے اُن کو مسیح کی صلیب کے ماتحت کیا- یہ یقینی بات ہے کہ کچھ کلیسیائی انتظام اُس وقت شروع کیا گیا تھا- گاتھس کے بشپ تھیو فلس کا ذکر نائیسیہ کی کونسل (۳۲۵ء) کے آباؤں کے درمیان کیا گیا ہے+ گاتھس کا حقیقی رسول اُلفی لس ہے جو ۳۴۰ء میں قسطنطنیہ میں بشپ مقرر کیا گیا- اور ۳۸۱ء میں ستّر برس کا ہو کر وہیں فوت ہوا اُس نے گاتھک حروف ابجد کو ایجاد کیا- اور بائیبل کا گاتھک زبان میں ترجمہ کیا- لیکن وہ ایک آیری اَن خاصکر ایک سیمی آیری اَن تھا- جو مسیح کو ایک کہتر خدا اور روح القدس کو محض ایک پاک کرنے والی قوت سمجھتا تھا+

آیری اَن اِزم بڑی تیزی کے ساتھ وِسی گاتھس اُوسٹرو گاتھس برگنڈی آنس اور وینڈلس کے درمیان پھیل گیا- مسیحیت کی یہ بدعتی صورت جرمنس کے درمیان فوقیّت اور قابلیت کی بہ نسبت زیادہ تر ایک اتفاقی بات تھی اور جب وہ اِس سے واقف ہو گئے- تو اُنہوں نے بہت جلد آرتھوڈکسی کو اُس کی جگہ دی- جب وِسی گاتھس کے مشہور بادشاہ الیرک نے سنہ ۴۱۰ء میں روما کو مغلوب کیا تو اُس نے شہر کے ساتھ بڑی نرمی سے سلوک کیا- جس کو آگسٹین نے انصافاً مسیحی ایمان کی تاثیر سے منسوب کیا ہے- گو وہ ایک بدعتی صورت میں تھا- وینڈلس جو ٹیوٹانک فرقوں میں سے نہائت شائستہ تھے- مستثنیٰ ہے اُنہوں نے تُندی کے ساتھ شمالی افریقہ میں (سنہ ۴۲۹ء سے) آرتھوڈکس مسیحیوں کو ستایا- اور کیتھلک کلیسیا

کے اس سرسبز میدان یعنی سینٹ آگسٹین کی لازوال محنتوں کی جگہ کو ویران کر دیا۔ اُن کی سلطنت جسٹنین اُن کے ماتحت (۵۳۴ء میں) برباد کی گئی۔ لیکن کیتھلک کلیسیا کبھی بھی اپنے کھنڈرات پر سے نہ اُٹھی۔ اور اس کا کمزور بقیہ اسلام (۶۷۰ء) کی تلوار سے فتح کیا گیا +

گریگری نے مشرقی گاتھس کو آیری اَن ازم سے کیتھلسزم میں تبدیل کرنے میں بہت عمدہ کوشش کی۔ لیکن اُس کی رسالت اُس کی موت (۶۰۴ء) کے بعد ختم ہو گئی +

فرینکس کی کیتھلک مسیحیت میں تبدیلی اور متفرق ملکی معاملات دیگر جرمینک (جرمنی کے) فرقوں کے درمیان ایریَن ازم کے ترک کرنے میں رہبر ہوئے۔ برگنڈی آنس نے جو دریائے رائن سے لیکر دریائے رون اور ساؤن تک پھیلے ہوئے تھے۔ ۵۱۷ء میں کیتھلک مسیحیت کو اختیار کیا اور ۵۳۴ء میں فرانسیسی سلطنت میں ملا دئے گئے تھے۔ سوئیوی نے جو مشرقی جرمنی سے لیکر فرانس اور ہسپانیہ میں پھیلے ہوئے تھے۔ ۵۵۰ء میں کیتھلک ایمان کو اختیار کیا۔ ہسپانیہ کے وِستی گاتھس نے اپنے بادشاہ ریکارڈ کیتھلک کے ذریعہ سے ۵۸۹ء میں ٹولیڈو کی تیسری کونسل میں ایک آرتھوڈکس عقیدہ کو منظور کیا۔ لیکن گاتھک بادشاہوں میں سے آخری بادشاہ راڈرک محمدیوں سے جو ۷۱۱ء میں زیریز ڈی لا فرنٹیرا کی خونریز لڑائی میں افریقہ سے ہسپانیہ میں آگھسے تھے۔ مغلوب ہوا +

ایری ان ازم کی آخری پناہ گاہ لانگو بارڈس یا لومبارڈس
تھے۔ جنہوں نے شمالی اطالیہ کو فتح کیا۔ اور پہلے پہل کیتھولکس کو
ستایا۔ وہ پوپ گریگوری اول (۵۹۰ء سے ۶۱۶ء تک) اور کیتھولک
ملکہ تھیوڈیلینڈی (جو ۶۲۵ء میں فوت ہوئی) کی دانایانہ حکومت
سے (جس کا شوہر ایگیل اُلف (۵۹۰ء سے ۶۱۶ء تک) ایری ان
ہی رہا۔ لیکن اُس نے اپنے بیٹے ایڈیلوالڈ کو کیتھولک کلیسیا
میں بپتسمہ پانے اور تعلیم پانے کی اجازت دی) اور تھوڈکس
ایمان میں تبدیل کیے گئے۔ ایک ایری ان مراجعت وقوع
میں آئی۔ لیکن (۶۶۲ء سے ۶۷۱ء تک) گریموالڈ اور (۷۱۳ء
سے ۷۴۴ء تک) لیٹپرانڈ کے زیر حکومت کیتھالے سزم فتحمند ہوا۔
آٹھویں صدی کے اختتام پر پیپن اور شارلیمین نے فرانس
اور پوپیت کی بہتری کی خاطر قریباً دو سو سال کی میعاد کے بعد
لومبارڈس کی خود مختاری کو برباد کیا اور اطالیہ کے
بہت بڑے حصہ کو مشرقی سلطنت اور پوپ کی طرف
منتقل کر دیا۔ ان جھگڑوں میں پوپس نے اُس وقت
(جیسا کہ وہ ہمیشہ رہے ہیں) کلیسیائی عہدیداروں کی حکومت
کی بہتری کے باعث اطالیہ کی ملکی یگانگت کے مخالف
ہو کر فرینکس کی مدد کی اور فائدہ اٹھایا۔

670 [illegible]

۲۲

بائیسویں فصل

کلووِس اور فرینکس کی مسیحی مذہب میں تبدیلی

ٹیوٹانک فرقوں میں سے سیلی آن فرینکس پہلے تھے جو کیتھلک یا آرتھوڈکس مسیحیت میں تبدیل کئے گئے تھے۔ اِس لئے فرانس کا بادشاہ پوپوں سے کلیسیا کے سب سے بڑے بیٹے کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اور ریمز جہاں کلووِس نے بپتسمہ پایا وہ مقدس شہر ہے جہاں چارلس دہم د ۱۸۲۴ء تک فرانسیسی بادشاہوں میں سے اکثر مخصوص کئے گئے تھے۔ فرینکس کی مسیحیت میں تبدیلی نے دیگر جرمینک (جرمنی کی) قوموں کے درمیان ایری آن بدعت کے زوال اور شارلیمین کے زیر حکومت جرمن سلطنت میں پوپیت کی فتح کے لئے رستہ تیار کیا +

گال کی پرانی رومی شائستگی جو اگرچہ برائے نام مسیحی

تھی سیل کے آخری درجہ میں تھی۔ لیکن جرمن وحشیوں نے اُس زمین پر حملہ کیا۔ اور اُس کو نیا زور دیا +

کئی ایک وحشی فرقے ہاں ہنس بھی گال میں سے طوفان کی مانند اپنے پیچھے ویرانی کو چھوڑ کر گذرے۔ لیکن فرینکس وہاں بسے اور گال کو فرانس میں تبدیل کیا۔ جیسا کہ اینگلو سیکسنس نے برطانیہ کو انگلستان میں مبدّل کیا۔ اُنہوں نے "گیلو-رومنس" کو مغلوب کیا۔ اُن کو بے رحمی سے لوٹا۔ اور شمال شرقی اضلاع میں سے تقریباً نیست کر دیا +

سیلی اَن فرینکس کی تبدیلی چلڈیریک کے بیٹے اور میرووِگ (جس سے میرووِنجی اَنس کا نام ملا) کے پوتے اُن کے فاتح بادشاہ کلووِس (کلوڈووِی کس یا کلوٹس) کی زیر ہدایت واقع ہوئی۔ اُس نے ۴۸۱ء سے اپنی موت ۵۱۱ء تک حکومت کی۔ اُس سے نہ صرف فرانسیسی سلطنت۔ اُس کی حکومت اور قوانین ہی کی تواریخ شروع ہوتی ہے۔ بلکہ فرانسیسی قوم اُس کے دین اور اخلاقی عادات کی بھی۔ اُس نے (۴۹۳ء میں) ایک مسیحی شہزادی برگنڈی آنس کے بادشاہ کی بیٹی کلوٹلڈا سے شادی کی۔ اور اپنے بیٹے کو بپتسمہ پانے کی اجازت دی۔ الیکمینٹی کے حملہ کے برخلاف کولین کے نزدیک ٹولبئی ایک کی خطرناک لڑائی میں اُس نے پہلے اپنے دیوتاؤں کو پکارنے کے بعد یسوع مسیح سے مدد کے لئے دعا کی۔ اور فتح مندی کی شرط پر بمع اپنے بہادر سپاہیوں کے بپتسمہ پانے کا

وعدہ کیا۔ فتح کے بعد اُس نے ریمز کے بشپ ریمیجی اُس سے تعلیم پائی۔ جب اُس نے مسیح کے مصلوب ہونے کی کہانی سنی۔ تو اُس نے چلا کر کہا۔ کاش کہ میں مع اپنے بہادر فرینکس کے وہاں ہوتا۔ تاکہ اُن سے اُن کا بدلہ لیتا۔ سنہ ۴۹۶ء کے کرسمس (بڑے دن) کو ریمز کے بڑے گرجا گھر کے سامنے بپتسمہ کے حوض میں اُترا۔ اور اُس کے بہادر سپاہیوں میں سے تین ہزار نے گویا کہ فردوس کی خوشی میں اُس کی پیروی کی +

لیکن دین کی تبدیلی نے کلووِس اور اُس کی اولاد پر جنکی تواریخ نہایت کریہہ جرموں سے آلودہ ہے بہت کم یا (کوئی نہ) اثر کیا۔ میرووِنجی اَمنس جو نصف شیر اور نصف بڑے تھے حیرت انگیز تیزی کے ساتھ ہیبت ناک خونریزی سے پشیمانی کے پرجوش اظہار میں اور کنفیشنل (پادریوں کے بیٹھنے کی جگہ جہاں سے گناہوں کا اقرار سنا کرتے ہیں) سے پھر اپنی اصلی بے رحمی کی زیادتی میں مبتدل ہوئے۔ کلووِس کے جرم ٹورس کے گریگوری اور ہنکمار جیسے مقدس مورخوں سے جو دین کی نسبت اُس کی خدمات کے خیال سے اُس کے واسطے کسی عذر کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے دیانتداری کے ساتھ بتلائے گئے ہیں۔ سینٹ ریمیجی اُس نے وِسّی گاتھس کے خلاف فتح کی لڑائی کی بھی نصیحت دی۔ کیونکہ وہ ایریَن اَمنس تھے +

ایک مشہور کیتھولک فرانسیسی کہتا ہے۔ کہ فرینکس مخدوم مسیحی تھے۔ جب وہ کیتھولک ایمان کی آزادگی کی تعظیم کرتے

اور اُس کا ظاہری اقرار کرتے تھے۔ اُس وقت بھی وہ اُس کے تمام احکام اور ساتھ ہی اس کے انسانیت کے نہایت سادہ قوانین کو بغیر پس و پیش توڑتے تھے۔ کسی مقدس شہید یا کنفیسر (وہ شخص جو موت کے خطرہ میں بھی مسیح کا اقرار کرتا رہے لیکن شہید نہ ہوا ہو) کی قبر کے سامنے سجدہ کرنے کے بعد ایک بے قصور بشپ کے انتخاب سے اپنے آپ کو مشہور کرنے کے بعد اور ایک پونٹیف (روما کا سردار پادری) یا منک کی آواز کو سننے کے بعد ہم اُن کو بعض اوقات تُندی کے ہنگامہ میں بعض اوقات سرد مہری بے رحمیوں سے اُن کی وحشیانہ طبیعت کی بُری حرکات کو پورے طور پر استعمال کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اُن کی بے اعتبار کجروی، خاندانی خوفناک واقعات - برادر کشی کے متعلق بھائیوں اور قتلوں سے خوب ظاہر ہے۔ جن کا کلووِس نے پہلا نمونہ دیا۔ اور جنہوں نے اُس کے بیٹے اور پوتے کی تواریخ کو یا بیٹ دھبہ سے داغ دیا ہے۔ کثیر الازدواجی اور حلف دروغی اُن کی روزمرہ زندگی میں نصف وحشیانہ باطل پرستی کے ساتھ مخلوط تھیں۔ اور اِن خونریز سرگذشتوں کے پڑھنے میں جو ایمان اور خاکساری کی بعض عارضی شعاعوں سے بہت کم روشن تھیں۔ یہ یقین کرنا مشکل ہے۔ کہ مسیحیت کے قبول کرنے سے اُنہوں نے کبھی ایک وحشیانہ برائی کو چھوڑ دیا۔ اور کبھی ایک مسیحی نیکی کو اختیار کیا ہو۔

"یہ اطوار کی سختی اور تندی کی بہ نسبت انسان کی

اِس وحشت کے خلاف کہیں زیادہ خوفناک تھا۔ کہ کلیسیا نے فتحمندی کے ساتھ جدوجہد کی۔ اِن خوفناک ابتریوں اور خرابی اور خونخواری کی اِس دوہری دھارا کے درمیان مسیحی پاکیزگی کی پاک اور نورانی روشنی طلوع ہونے کو تھی۔ لیکن دُنیادار خادم الدین جو بذاتِ خود دونو نسلوں کی عام بداخلاقی سے دھبہ لگائے گئے تھے اِس کام کے واسطے کافی نہ تھے۔ وہ بلاشک فوج کی قوی اور جلدی غالب آنے والی مدد کے محتاج تھے۔ جو ناکامیاب نہ رہی۔ کلیسیا اور فرانس ایسی نسل کے اوپر جس کو فتح کرنا رومایا بیزنٹی اَمر کی نالائق رعایا کی بہ نسبت بہت زیادہ مشکل تھا۔ مسیحی شائستگی کی قطعی فتح کے لیئے اِس کے احسانمند ہیں۔ جب فرینکس نے شمال سے آکر گال کی تسخیر کو مکمل کیا تو بینیڈکٹنس جنوب سے پہنچے اور جرمینک (جرمنی کی) وحشیانہ فتح پر ایک صلح جو اور فیاض حکومت کو زیادہ مقرر کرنے کو تھے۔ اِن فوجوں کے میل و میلاپ جو اپنی شائستہ ساز قوت میں ایسے نابرابر تھے۔ ہمارے ملک کی آئندہ حالت پر ایک اعلےٰ تاثیر ڈالنے کے لیئے ٹھیرائے گئے تھے +

اِن بینیڈکٹن مشنوں کے درمیان سینٹ مارس سب سے اعلےٰ جگہ پر ہے۔ اُس نے بمع اپنے چار رفیقوں کے مونٹے کیسینو کو سینٹ بینیڈکٹ کی موت بتقریب سنہ ۵۴۳ء سے پیشتر چھوڑ دیا آلپس سے عبور کیا۔ اور دریائے لائر کے اوپر فرانس میں پہلی بینیڈکٹن مانسٹری (خانقاہ) گلان فیویل کی بِنا ڈالی۔

اور عالموں کے اُس شریف گروہ کو اپنا نام دیا - جنہوں نے اِس کے ایک ہزار سے زیادہ سال بعد آباؤں کے نہایت عمدہ نسخوں اور مقدس علم کی دیگر تصنیفات سے کلیسیا کو غنی کر دیا - اُس نے (کلووِس کے پوتے) شاہ تھیوڈی برٹ سے ملاقات کی - بڑی تعظیم کے ساتھ سلوک کیا گیا - اور اُس سے شاہی زمین کی ایک بڑی دادودہش پائی - مناسٹک (گوشہ نشینی کا) انتظام بہت جلد بڑھ گیا - اور اُس نے فرانس کی تہذیب میں بہت مدد دی +

۲۳
تیئسویں فصل
بّرِاعظم میں کولمبانس اور آئیرش مشنریز

جب لاطینی بینیڈِکٹن منکس نے جنوب سے فرانس کے وسط کی طرف رسائی پائی - تو کیتھلک مشنریز اپنی آزاد حیثیت کو مغرب سے فرانس کے شمال دریائے رائن کے کنارے

سوئٹزرلینڈ اور لومبرڈی تک بس گئے۔ لیکن وہ رومی مشنریز سے روکے گئے۔ جنہوں نے آخرکار فرانس اور جرمنی اور جزائر برطانیہ پر بھی حکومت حاصل کی +

کولمبانس بحرِ اعظم کی طرف آئرش مشنریوں کا پیشرو ہے

وہ ۵۴۳ء میں لینسٹر میں پیدا ہوا اور اُس نے ساحل ڈاؤن پر بینگور کی قانسٹری (خانقاہ) میں تعلیم پائی۔ مشنری جوش سے معمور ہو کر اُس نے بمع اپنے بارہ رفیقوں کے اپنی زادبوم کو چھوڑا اور سمندر کو عبور کر کے ۵۹۰ء یا ۸۵ھ میں آگسٹین کے انگلستان میں وارد ہونے سے کئی سال پیشتر گال میں پہنچا۔ اُس نے ملک کو جنگ کے باعث ویران اور مسیحی نیکی اور تادیب کو قریباً بالکل معدوم پایا۔ اُس نے کئی سالوں تک منادی کرتے اور حلیمی اور محبت کا نمونہ دیتے ہوئے سفر کیا۔ وہ ہفتہ ہفتہ تک نباتات اور جنگلی بیروں پر دوسری خوراک کے بغیر ہی گذارہ کرتا رہا۔ وہ جنگلوں اور غاروں کی خلوت نشینی کو سب سے زیادہ پسند کرتا تھا۔ جہاں جانور بھی اُس کی آواز کی فرمانبرداری کرتے اور اُس سے پچکارے اور ہاتھ پھیرے جاتے تھے۔ برگنڈی میں وہ کلودیس کے پوتوں میں سے ایک شاہ گونٹران سے مہربانی کے ساتھ قبول کیا گیا۔ اُس نے دولت کے ہدیہ کو نامنظور کیا۔ اور کوہستان واسگس میں اول تو اینیگرے میں ایک مسمار رومی قلعہ میں اور بعد ازاں لکسیول میں خاموش کنارہ کشی کو اختیار کیا۔ اِس جگہ برگنڈی اور آسٹریشیا

کی حدود پر ایک مشہور مانسٹری (خانقاہ) کو قائم کیا۔ ایک ایسا
ہی مدرسہ اُس نے فونٹینس میں بنا لیا۔ کئی سو شاگرد اُس کے گرد جمع
ہوئے۔ لکسیول گال کا مناسٹیک دارالخلافہ بشپول اور
سینٹس کی بابت پرورش و تربیت اور ایسے ہی مدارس کی ماں
بن گیا۔

فرانس میں کولمبانس کی زندگی تلخ کی گئی۔ اور اُس کا اختیار
فرانسیسی خادم الدین اور برگنڈی کے دربار کے ساتھ اُس
کے مباحثہ کے باعث کمزور کیا گیا۔ وہ استقلال کے ساتھ ایسٹر
کا حساب کرنے کے آئرش دستور۔ آئرش حجامت اور لباس پہ
برقرار رہا۔ علاوہ ازیں زندگی کی نسبت اُس کی نہایت سختی
دنیا دار کہانت اور عیاش دربار کی ایک معین سرزنش تھی۔ وہ ۵۶۳ء
۶۰۳ء میں ایک سنڈ کے سامنے بلایا گیا۔ اور اُس نے ایک
خط میں بڑی آزادگی اور فصاحت کے ساتھ اور خاکساری اور تکبر
کی ایک عجیب ملاوٹ کے ساتھ اپنی حفاظت کی۔ وہ (سینٹ
پیٹرک کی مانند) اپنے آپ کو "کولمبانس گنہگار" کہتا ہے۔ لیکن
بااختیار آواز کے ساتھ بولتا ہے۔ وہ عذر خواہی کرتا ہے۔ کہ وہ اُن
رسمی تفرقات کا بانی نہیں ہے۔ اور کہ وہ مسیح کی خاطر ایک غریب
اجنبی کی مانند فرانس میں آیا تھا۔ اور وہ اپنے سترہ بھائیوں
کی ہڈیوں کے نزدیک جن کو وہ مرتے ہوئے دیکھ چکا ہے۔
جنگلات کی گہرائی میں خاموشی میں رہنے کے لئے اجازت دیئے
جانے کے سوائے اور کچھ بھی طلب نہیں کرتا ہے۔ اِس مباحثہ

کے متعلق نہ تو سینڈ کی کارروائی کا اور نہ ہی پوپ کے کسی جواب کی کوئی نوشت ہے +

برگنڈی کے اہلِ دربار کے ساتھ جھگڑا کولمبانس کے حق میں بہت معزز ہے۔ اور اُس کی جلاوطنی میں ختم ہوا۔ اُس نے کلام اور تصنیف سے ملکہ برونہلڈ کے ظلم اور اور اُس کے پوتے تھیوڈورک کی بدکاری کی ملامت کی۔ اُس نے اُس کے حرامزادے بچوں کو برکت دینے سے انکار کیا۔ اور جوان بادشاہ کو بھی جماعت سے خارج کرنے کی دھمکی دی۔ وہ چاپلوسی اور بخششوں سے خاموش نہ کیا جاسکتا تھا۔ اور شروع میں بطور ایک قیدی کے بسینسن کو بھیجا گیا۔ اور پھر ۶۱۰ء میں بادشاہت سے نکالا گیا +

لیکن اِس ایذارسانی نے اُس کے مفید ہونے کو زیادہ کردیا۔ اِس کے بعد ہم اُس کو مع اُس کے رفیقوں کے جو اُس کے ہمراہ تھے۔ زوریک کی جھیل پر اور پھر کونسٹینس کی جھیل پر برسن سوٹزرلینڈ کے اُن دلکش ممالک میں مسیحیت کے بیج کو بوتے ہوئے پاتے ہیں۔ اُس کی منادی غیر اقوام کے بتوں کے جلانے کے ساتھ تھی۔ اپنے شاگرد سینٹ گال کو بریگینز میں چھوڑ کر وہ ایلپس کو عبور کرکے لومبرڈی میں پہنچا۔ اور اُس نے بابیو میں ایک شہور مانسٹری کو بنا کیا۔ وہاں وہ مردانگی سے ایری آن بدعت کے ساتھ لڑا۔ لیکن بونی فیس چہارم کی طرف ایک خط میں اُس نے نیسٹوری اُس کے معاملہ کی جیسا کہ وہ ۵۵۳ء کی پانچویں عام

کونسل سے قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ داؤد ۳ ورپوپ سے بدعت کے الزام کے خلاف روما کی کلیسیا کے صحیح ٹھہرانے کی درخواست کی۔ وہ بڑی دلیری کے ساتھ پوپ کے سامنے بولتا ہے لیکن روما کو "خداوند کے جی اُٹھنے کی جگہ (یروشلم) کے اکیلے حق کے سوائے تمام دُنیا کی کلیسیاؤں کا سر" قبول کرتا ہے۔ وہ ۲۱ نومبر ۶۱۵ء میں بابیو میں فوت ہو گیا۔

کولمبانس اپنے زمانے کے لئے بہت عالم تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ یونانی اور عبرانی زبان کو بھی کسی قدر جانتا تھا۔ زندگی کے متعلق اُس کے خیالات اسٹیٹک (گوشہ نشین) تھے۔

کولمبانس کے شاگردوں میں سے کئی ایک مشرقی ہیلویشیا اور ریشیا میں کام کرتے تھے۔

اُس کے شاگردوں میں سے نہائت مشہور سینٹ گال سوئٹزرلینڈ میں رہا۔ اور دریائے سٹینیک کے کناروں پر اپنے نام کے شہر اور مانسٹری کا باپ بنا۔ اُس نے کونسٹینس کے عہدۂ بشپ سے انکار کیا۔ قانونِ قدرت کی قوائے اور بت پرستی کے معبودوں کے برخلاف اُس کا دوہرا جھگڑا زمانہ متوسط کی کہاوتی نظم سے عجیب مشابہتوں کے ساتھ آراستہ کیا گیا ہے۔ جب وہ پچانویں برس کی عمر کا ہو کر ۶۴۰ء میں فوت ہوا۔ ایبینی کے اردگرد کا تمام ملک برائے نام مسیحی ہو گیا تھا۔ سینٹ گال کی مانسٹری سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں

جہاں آئرش اور دیگر مشنریوں نے جرمن زبان کو سیکھا اور
اپنے تئیں سوئٹزرلینڈ اور جنوبی جرمنی میں بشارتی کام کے لئے تیار
کیا علم کے نہائت مشہور مدارس میں سے ایک ہوگئی +
فریبی ڈو ولڈ یا فری ڈولین نے جو غالباً سکاٹلینڈ سے آیا تھا۔
جنوبی جرمنی میں الیمینی کو انجیل کی بشارت دی +
ایک شریف آئرش خاندان کا کلی آن یا کلینا فرینکونیا کا
پہلا رسول اور ساتویں صدی میں ورزبرگ کا پہلا بشپ تبلایا
جاتا ہے +

۲۴
چوبیسویں فصل
بونی فیس سے بیشتر کے جرمن مشنریز

انگلستان نے پانچویں صدی میں جرمنی سے اپنی

آینگلو سیکسن آبادی کو لیا اور اس کے معاوضہ میں جرمنی کو آٹھویں صدی میں پوپیت کی قوی مداخلت کے ساتھ مسیحی مذہب دیا۔ بعد ازاں جرمنی نے پوپیت کے جوئے کو اتار پھینکا۔ اور انگلستان کو پروٹسٹینٹ پیشن یعنی پروٹسٹینٹ ازم عطا کی۔ سترھویں صدی میں انگلستان نے ڈی ازم (واحد پرستی) کو برپا کیا جو موجودہ بے ایمانی کا پہلا کام اور جرمن ریشنل ازم (وہ مذہب جو عقل پر مبنی ہے) کا پیشرو تھا۔ انجیلی علم الٰہی اور مشن کی تازگی جو ہر دو ممالک میں برآمد ہوا ان رشتہ دار قوموں کے درمیان اتصال کی نئی باتوں کو قائم کیا۔ جو پھر امریکن قومیت میں مخلوط ہونے کے واسطے مغربی کرۂ ارض میں مشترکہ ملک میں ملتی ہیں +

جرمنی کی مسیحیت اور رومن ازم میں تبدیل ہونا انگلستان کی مانند کئی صدیوں کا دھیرا کام تھا۔ یہ متفرق یعنی فرانسیسی "سکاچ آئیرش"۔ انگریز اور یونانی قوموں کے مشنریوں سے سرانجام دیا گیا۔ یہ دوسری صدی کے اختتام پر شروع ہوا۔ جب کہ آئی رینے نے اُس شمالی اور جنوبی رائن پر دونوں جرمنیوں میں مسیحی جماعتوں کا ذکر کرتا تھا۔ اور وہ دراصل آٹھویں صدی میں شارلیمین کے ایام میں مقرر رہا۔ لیکن جرمنی کا تقریباً تمام شمال مشرقی حصہ جو اکثر سلیوانک فرقوں سے آباد تھا گیارہویں اور تیرہویں صدیوں تک بت پرست رہا +

ہمیں خاصکر تین درجوں کا ذکر کرنا چاہیے۔ (۱) ابتدائی ان داخل ہو گئے۔ فرانسیسی اور سکاچ۔ آئرش مشنریوں کی ابتدائی مشقتیں۔ (۲) انگلستان کے بونی فیس

اور اُس کے جانشینوں کا متجمد رومی بنانے کا کام (۳) شاہ بین (لیمین)
کے ماتحت۔ سیکسن کی بالجبر قومی تبدیلی (الجبر) تھا اور
آخری مشنری درجہ شمال مشرقی جرمنی میں پرشی آن اور
سلیوانک قوموں کا تبدیل ہونا اس زمانہ کے بعد
سے تعلق رکھتا ہے +

جرمنی میں مسیحیت کی روشنی دریائے رائن پر رومی
بستیوں میں رومی سلطنت سے آئی۔ ۳۱۴ء میں آرلنز
کی کونسل میں کلون کا بشپ میٹرنس بمع اپنے ڈیکن میکیری نس
اور ٹریوز کے بشپ آگیروشس نامی کے حاضر تھا +

پانچویں صدی میں مشرق سے راہب سیویری نس
بویریا میں دریائے ڈینیوب کے کناروں پر وحشیوں کے
درمیان بطور رحمت کے ایک فرشتہ کے موسم سرما کے نصف
میں ننگے پاؤں پھرتا۔ لڑائی کے قیدیوں کو چھڑاتا۔ اور
غریبوں اور بدبختوں کے لئے بمع انجیل کی تسلی کے خوراک اور
پوشاک دیتا ہوا ظاہر ہوا۔ اور اُس نے اپنی خود انکاری شفقتوں
سے عالمگیر عزت حاصل کی۔ فرانسیسی منکس اور ہرمنس
سینٹ گور۔ سینٹ ایلیگ۔ وُلفاخ اور دریائے رائن کے دلکش
کناروں پر دیگر جگہوں میں اپنے کام کے نشانات چھوڑ گئے۔
کولمبانس اور اُس کے آئرش رفیقوں اور شاگردوں کی کامل
مشقتیں واسگس سے لیکر جنوبی جرمنی اور مشرقی
سوئٹزرلینڈ تک پھیلیں۔ ایک اینگلو سیکسن مِلی براڈ

جس نے ایک آئرش کنونیٹ میں تربیت پائی تھی- بعمر بارہ(۱۲)برس یا بیلس کے (۶۹۰ء میں) ہالینڈ کی طرف روانہ ہوا- فریزی آتش کا رسول بنا- اور پوپ سے اُٹریکٹ کا پہلا بشپ کلیمینس نام رکھکر مخصوص کیا گیا تھا- اُس نے اپنی موت تک (۷۳۹ء) قریباً پچاس سال کی ایک طوال طویل محنت کو مکمل کیا+

جب بونی فیس جرمنی میں پہنچا تو اُس نے تمام حصوں میں جہاں جہاں وہ وارد ہوا- خاصکر بویریا اور تھرنگیا میں روما سے آزاد مشنری اور بشپ پائے- اور اُس کا مقصد اِس قدیم مسیحیت کو رومی بنانے کا اُسی قدر تھا- جس قدر غیراقوام کو تبدیل کرنے کا تھا- اُس نے روما کی اینگلو سیکسن مشن (رسالت) اور پیٹرک اور کولمبا اور اُن کے جانشینوں کی پرانی کیلٹک مسیحیت کے مابین جھگڑا انگلستان سے ملک جرمنی میں تبدیل کر دیا- اور کینٹربری کے آگسٹین کی تقلید کرتا رہا- پرانا مشرقی مباحثہ کولمبانس کے بعد معدوم ہو گیا- اور جھگڑے کے خاص اسباب پوپیت سے آزادگی اور خادمان دین کی شادی تھے- ہر دو معاملات میں بونی فیس بڑے جھگڑے کے بعد جرمنی کے رومی بنانے میں کامیاب ہوا+

روما اور بونی فیشس کی مخالفت کے رہبر اُس کے متقدمین اور ہمعصروں میں سے آیڈلبرٹ اور کلیمینس تھے ہم اُنہیں صرف بونی فیس کے خطوط ہی سے جانتے ہیں- جن میں اُن کی شہرت اچھی نہیں ہے- آیڈلبرٹ یا آیلڈ ہبرٹ قوم کا

گال اور شائد سائے سنس کا بشپ تھا۔ کلیمینس ایک سکاچ یئین (یا آئرش یئین) تھا۔ اور مشرقی فرینکونیا میں کام کرتا تھا۔ وہ کلیسیائی حدیثوں اور خادمانِ دین کی مجردی کا مخالف تھا۔ اور اُس کے دو بیٹے تھے۔ آیلڈبیرٹ اور کلیمینس بغیر کسی سماعت کے بطور بد عقیدوں اور لوگوں کے گمراہ کرنے والوں کے قصوروار ٹھیرائے اور خارج کیے گئے +

۲۵
پچیسویں فصل
جرمنی کا رسول بونی فیس

بونی فیس یا ونفریڈ اپنے کام کی وسعت اور نتیجہ کے باعث جرمن مشن فیلڈ (علاقہ) میں اپنے تمام متقدمین پر سبقت لے گیا۔ اور اُس نے جرمنی کے رسول کا نام پایا۔ وہ ۶۸۰ء کے قریب ویسیکس کے کِرٹن شہر میں جو اینگلو سیکسن بادشاہتوں کے درمیان بت پرستی کا آخری قلعہ تھا ایک

شریف خاندان سے پیدا ہوا۔ اُس نے ونچیسٹر کے نزدیک نٹسل کے کنونیٹ میں تربیت پائی۔ اور وہ تیس ۳۰ سال کی عمر میں پریسٹ (قسیس) مقرر ہوا۔ اُس نے اُن ممالک کو جن سے اُس کے اینگلو سیکسن آباواجداد نقل مکانی کر آئے تھے مسیحی بنانا اپنا فرض سمجھا۔ یہ ایک بھاری اور مشکل کام تھا جس میں بہادرانہ دلیری اور غیر مغلوب استقلال کی ضرورت تھی +

اُس نے اپنے وطن میں اپنی عالیشان آئندہ ترقی کی امید کو نثار کیا۔ رودبار کو عبور کیا۔ اور اپنے میشنری دَور کو مع اپنے دو یا تین رفیقوں کے (سنہ ۷۱۵ء میں) ہالینڈ میں اٹریکٹ کے گرد و نواح میں فریزیئن اَنس کے درمیان شروع کیا۔ اُس کی پہلی کوشش ناکامیاب ہوئی +

لیکن مایوس ہونے کی نسبت کہیں بڑھ کر وہ زیادہ جانفشانی کرنے کے لئے قوی ہو گیا۔ انگلستان میں جہاں اُس کو اپنی ہی کنونیٹ کے ایبٹ کا درجہ ملا تھوڑی سی رہائش کے بعد اُس نے پھر اپنے وطن کو ہمیشہ کے واسطے چھوڑ دیا۔ اُس نے روما کی زیارت کی۔ پوپ گریگوری دوئم نے خوشی کے ساتھ قبول کیا گیا۔ اور اُس نے (سنہ ۷۱۸ء میں) وسط یورپ کو مسیحی اور رومی بنانے کا عام کمشن (پروانہ) حاصل کیا۔ ایلپیز کو دوبارہ گذر کر وہ بویریا اور تھرنگیا میں وارد ہوا جو کسی قدر کولمبن کے شاگردوں سے بشارت دیا گیا تھا۔ لیکن وہ سرد مہری کے ساتھ قبول کیا گیا۔ کیونکہ وہ اُن کی مسیحیت کو ناقص خیال کرتا

تھا اور روما کی اطاعت طلب کرتا تھا۔ وہ پھر فریز لینڈ کی طرف لوٹا۔ جہاں امن و چین بحال کیا گیا تھا۔ اور تین سال تک اُٹریکٹ کے آرچ بشپ ولی برارڈ کی مدد کرتا رہا۔

سنہ ۷۲۳ء میں وہ طلبی پر دوبارہ روما میں وارد ہوا۔ اور گریگوری دوئم سے بطور ایک مشنری بشپ کے مخصوص کیا گیا۔

اِس کے بعد اُس کے کام نے بطور مسیحیت کے مرکز کے روما کے ساتھ نہایت نزدیکی تعلق میں ایک زیادہ باقاعدہ صورت کو اختیار کیا۔ سفارشی خطوط سے مستحکم ہو کر وہ کچھ مدت کے لئے چارلس مارٹل کے اہل دربار میں شریک ہوا جو اِس بات کی کوشش کرتا تھا۔ کہ ہیسی آنس پر فتحمند ہو۔ اِس دنیاوی مدد اور پوپ کے روحانی اختیار سے مدد پا کر اُس نے بہت جلد ترقی کی مشنری انتظام کی مسنعت کے باعث اُس نے ٹیوٹانک بت پرستی کی جڑھ پر کلہاڑا رکھا۔ ایک بڑی جماعت کے سامنے اُس نے اپنے ہاتھ سے گیسمر میں دجو فریٹزلر سے دور نہیں ہے) تھنڈر گاڈ (گرج الٰہی) کے مقدس اور غیر آلود بلوط کو کاٹ ڈالا۔ اور اُس کے تختوں سے سینٹ پیٹر کا عبادت خانہ یا گرجا گھر بنایا۔ اُس کا سرگذشت نویس ولی بالڈ اِس سے بڑھکر لکھتا ہے۔ کہ اُس کی مدد کے لئے آسمان سے ایک ناگہان آندھی آئی۔ اور اِس بلوط کو مساوی لمبائی کے چار حصوں میں چیر ڈالا۔ یہ عملی وعظ جرمن ماتھ تھا لوجی ردیو مالا

کی تواریخ) کی موت اور دفن تھا۔ وہ وقتاً فوقتاً انگلستان سے کتابوں، راہبوں اور راہبات کی کمک پاتا تھا۔ انگلستان کی تمام کلیسیا اُس کے کام میں جیسا کہ ہم اُس کی خط و کتابت سے سیکھتے ہیں بڑی دلچسپی لیتی تھی۔

بونی فیس نے پوپ گریگوری سوئم سے آرچ بشپ اور بلا پابند لست کا کے درجہ پر سرفراز کیا گیا۔

۷۳۸ء میں اُس نے راہبوں اور نومریدوں کے ایک بڑے جلوس کے ساتھ روما کی تیسری (یعنی آخری) زیارت کی اور بویریا اور الیمانیہ میں بشپوں کی ایک سینڈ طلب کرنے کا اختیار حاصل کیا۔ اپنی واپسی پر اُس نے ڈیوک اوڈی لو کے ساتھ مل کر سالزبرگ فریزنگ، پساؤ اور ریگنسبرگ (۷۳۹ء) میں چار بویری ان بشپرکس (علاقہ ہائے بشپ) قائم کئے۔ ان پر اُس نے وسط جرمنی میں ورزبرگ۔ بورابرگ (فرٹزلر کے نزدیک) ارفرٹ اور آئکسٹیٹ (۷۴۲ء) کی سیز (رہائش گاہ) بشپ، زیادہ کیں۔ اُس نے مینز اور دوسری جگہوں میں کلیسیاؤں کے انتظام اور تادیب کے عمل میں لانے کے لئے کئی ایک سنوڈیں فراہم کیں۔ ۷۴۷ء تک اُس کے مسطبغ نومریدوں کی تعداد کئی ہزاروں تک پہنچی ہوئی بتلاتے ہیں۔

۷۴۳ء میں وہ بشپ گیرولی اُس کی جگہ پر جو تیل کود اور شکار کا عادی ہونے اور لڑائی میں مردم کُشی کے باعث

معزول کیا گیا تھا مینٹزیا مے آنگس کا آرچ بشپ مقرر کیا گیا۔ اُس کا ڈایوسیس (علاقہ بشپ) کلون سے لیکر سٹراسبرگ اور کارنتھ تک پھیلا ہوا تھا۔ وہ کلون کو زیادہ پسند کرتا تھا لیکن وہاں کے خادمان دین اُس کی انتظامی سختی کے سبب سے ترسان تھے۔ اُس نے گیلک خادمان دین کو مطیع کرنے کیلئے کیتلک اصول کو برباد کرنے اور روما کے ساتھ اتحاد کو بستہ کرنے میں چارلس مارٹل کے فرزندوں کی مدد کی ✤

سنہ ۷۴۲ء میں سائے سنس کی ایک کونسل میں جہاں تیئس ۲۳ بشپ حاضر تھے۔ اُس کے نہائت قوی مخالف جھوٹے ٹھیرائے گئے۔ اُسی سال میں جرمنی کے وسط ہی میں اُس نے اپنی سب سے بڑی خانقاہ (خانقاہ) فلڈا کی بنا ڈالی۔ جو جرمنی کی مونٹے کیسینو ہو گئی ✤

سنہ ۷۵۳ء میں اُس نے مینٹز میں لل یا للس کو اپنا قائمقام ٹھیرایا۔ اپنے تمام مراتب کو ایک طرف رکھکر وہ پھر ایک حلیم مشنری بن گیا اور پچاس جان نثار پیروؤں کے ساتھ فریزی آنس کے درمیان اپنی جوانی کے بات کردہ کام کے میدان کی طرف لوٹا جہاں ولی براڈ کی موت کے بعد سے بت پرستی کی طرف واپس ہیں ایک مقابلہ وقوع میں آیا تھا اُس نے لیپنے نیچے ٹوکم کے نزدیک دریائے بورن پر بہت سے نو مریدوں کے استحکام کی انتظاری میں لگائے۔ لیکن بجائے اُس کے بیع اپنے بخشو(؟) کے مسلح

بُت پرستوں سے حملہ آوری اور قتل کیا گیا۔ وہ ۵-جون ۷۵۴ء یا ۷۵۵ء کو راحت اور بھروسہ کے ساتھ شہید کی موت مرا۔ اُس کی ہڈیاں پہلے اُٹریکٹ میں۔ پھر مینز میں اور آخر کار فلڈا میں رکھی گئیں۔ اُس کی موت کے تھوڑی دیر بعد ایک انگریزی سنڈ نے اُس کو بمع پوپ گریگوری اور آگسٹین کے انگریزی کلیسیا کا مربی انتخاب کیا۔ ۱۸۷۵ء میں پوپ پائے اُس نہم نے جرمنی اور انگلستان کے کیتھلکس کو موجودہ ایام کی مصیبت میں خاصکر سینٹ بونی فیس کی مدد طلب کرنے کے لیے ہدایت دی ✦

بونی فیس کی تصانیف خطوط اور وعظ ہیں۔ پہلے تو اُس کی مشنری مشقتیں اور تدبیر کی طرف راجع ہیں۔ اور دوسرے اُس کے تھیولاجیکل خیالات اور علمی دینداری ظاہر کرتے ہیں۔ پندرہ ۱۵ چھوٹے چھوٹے وعظ موجود ہیں۔ جو غیر اقوام کے سامنے نہیں بلکہ مسیحی نو مریدوں کو سنائے گئے۔ اِس لیے وہ اتنی اُس کی مشنری چستی ظاہر نہیں کرتے جتنی کہ اُس کی تعلیم دہی۔ وہ پاک کلام کی حجت کے بغیر ہی ہیں۔ اور یا تو وہ نجات خاصکر انسان کی برگشتگی اور خلاصی کی تواریخ کو ظاہر کرتی ہوئی تیوہاری گفتگو میں یا مسیحی تعلیم اور فرض کی سوالاً جواباً تشریح ہیں۔ بونی فیس نے ترتیب اور انتظام کے واسطے ایک مشنری کی غیرت اور ریاضت کو دنیاوی دانش اور

نادر ذہن کے ساتھ ملا دیا۔ وہ کوئی عالم فاضل نہ تھا۔ لیکن ایک عملی ناظم اور سخت باقاعدہ حکمران تھا۔ وہ تھیولوجیان نہ تھا پر ایک خادم الدین تھا۔ اور ایک عمدہ پوپ بننے کے لائق تھا۔ اُس نے نہائت عمدہ جگہیں اپنے بشپرکس (علاقہائے بشپ) اور مانسٹریز (خانقاہوں) کے واسطے منتخب کیں۔ اور اُس کی دور اندیش تدبیر تواریخ سے ثابت کی گئی ہے۔ وہ ایک ایسے دماغ چال چلن اور بے تکان قوت والا آدمی تھا۔ وہ متواتر مصروف رہتا تھا۔ یعنی منادی کرتا۔ سفر کرتا۔ سینٹوں کی سرگردہی کرتا بُت پرست دستورات اور ناچیز رسومات کی بابت پیچیدہ و حیرت انگیز سوالات کا فیصلہ کرتا تھا۔ اُس نے کوئی معجزہ ظاہر نہ کیا۔ جیسا کہ عموماً اُن ایام میں مشنری سے توقع کی جاتی تھی + اُس کی سیرت میں کمزور دھبّہ ہٹ اور تعصب ہے۔ جو اُس نے فرینچ اور آئرش فرقوں کے آزاد مشنریوں کے ساتھ جنہوں نے اُس سے پیشتر پیشرو کام کیا تھا مباحثہ میں ظاہر کئے تھے۔ اُس نے اُن کی محنتوں کے پھلوں کو جمع کیا۔ اور اُن کی زیادہ فائدہ مندی کو برباد کر دیا۔ جس کو فیاض مسیحی حکمت عملی سے حاصل کر سکتا تھا۔ وہ کلیسیائی معاملات میں شخصیت کی ہر ایک صورت اور قومی آزادگی سے نفرت رکھتا تھا۔ اُس کے نزدیک حقیقی مسیحیت رومن ازم کی ہمشکل تھی نہ جو پوپ کے اختیار کے بغیر کام کرتے تھے۔ اُس کے خیال میں خطرناک مزدور۔ چور

اورڈاکو تھے جو کسی اَور طرف سے چڑھ آتے تھے۔ اُس نے اُن کو بطور جھوٹے نبیوں۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والوں۔ بت پرستوں اور زانیوں کے لعنت کی۔ اُس نے خاصکر بویریا میں اُن کی ایک مصمم مخالفت کا مقابلہ کیا۔ اُس کے کینہ رومن اِزم کے ساتھ ہی اُس کا علم نوویلیگل ازم (قانون کی رو سے جائز) اور سرمونی اَل اِزم (رسم پرستی) ہے۔ اپنی زور آوری اور کمزوری روما کی نمک حلالی اور اپنے کام کی جو اُس نے پورا کیا۔ توقیر میں وہ اپنے اینگلو سیکسن آباؤ اجداد کے رومی رسول۔ آگسٹین سے مشابہت رکھتا تھا+

بونی فیس غیر مغلوب استقلال سے کامیاب ہوا اور اُس کا کام اُس کے بعد برقرار ہے۔ اور یہ ایک ثبوت ہے کہ اُس کا انتظام ہوشیاری کے ساتھ تھا۔ رومی لیگانگت ناتربیت یافتہ آزادگی سے بہتر تھی۔ لیکن وہ بذاتہ انسانیت کی خود ضبط آزادگی کے لئے محض ایک ابتدائی مدرسہ تھی +

بونی فیس کے اپنے کام کو تقریباً پورا کرنے کے بعد فرانس میں ایک ملکی انقلاب واقع ہوا۔ جس نے اس کو بیرونی سہارا دیا۔ اِس کے پچاس سال بعد اٹالی اَور پوپیّت کے ساتھ فرانس اور جرمنی کا یہ ملکی اتحاد شارلیمین اور لیوسوئم سے مکمل کیا گیا۔ اور کئی صدیوں تک رہا۔ روما فانسلہ کی وفسون گری۔ قوت اور تربیت کی شہرت رکھتا تھا۔ اور نئی

اور کمزور کلیسیاؤں کے لئے نہائت مضبوط سہارا دینے کا وعدہ کرتا تھا۔ روما زمانۂ متوسط کی اور قدیم شائستگی کے مابین ایک رابطۂ اتصال بھی تھا۔ اور اُس نے وحشی نسلوں تک کلاسیکل تصنیفات کے خزانوں کو پہنچا دیا جس نے بروقت حروف کی تازگی اور پروٹسٹینٹ ریفرمیشن کی طرف رہبری کی +

٢٦

چھبیسویں فصل

بونی فیس کے شاگرد

ولی بالڈ۔ اُٹریکٹ کا گریگوری۔ فلڈا کا سٹورم

بونی فیس اپنے پیچھے کئی ایک جانثار شاگرد چھوڑ گیا جنہوں نے اُس کے کام کو سرانجام دیا +

اُن کے درمیان ہم آئیکسٹیٹ کے پہلے بشپ سینٹ وِلی بالڈ کا ذکر کریں گے۔ وہ سنہ ۷۰۰ء کے قریب ایک شریف اینگلو سیکسن خاندان اور بونی فیس کی نزدیکی رشتہ داری سے پیدا ہوا۔ اُس نے اپنے شروع عالم شباب میں روما اور زمین مقدس کی دمشق تک زیارت کی۔ کئی سال بینیڈکٹنس کے درمیان مونٹے کیسینو میں صرف کیے۔ روما میں بونی فیس سے ملاقات کی۔ وہ سنہ ۷۴۰ء میں جرمنی میں اُسے جا ملا۔ اور سنہ ۷۴۱ء میں بویریا میں آئیکسٹیٹ کا بشپ ہو گیا۔ وہ خاصکر بینیڈکٹن طریقہ پر مانسٹریز (خانقاہوں) کے بنا کرنے پر متوجہ ہوا۔ وہ ۷۔ جولائی سنہ ۷۸۶ء یا سنہ ۷۸۷ء میں فوت ہوا +

اُٹریکٹ کا ایبٹ گریگوری میرووِنجی اَنش کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اُس نے شاہی محل میں تعلیم پائی تھی۔ وہ اپنی عمر کے پندرھویں سال میں بونی فیس کے ایک وعظ سے تبدیل ہوا اور اُس کے سفروں میں اُس کا ساتھی بنا۔ بونی فیس کی موت کے بعد اُس نے فریزی آنش کے درمیان مشن کے کام کی نگہبانی کی۔ لیکن عہدۂ بشپ سے انکار کیا۔ اپنے بوڑھاپے میں وہ لنگڑا ہو گیا۔ اور جہاں کہیں اُس کی حاضری

طلب کی جاتی تھی۔ وہ اپنے شاگردوں سے اُٹھا کر پہنچایا جاتا تھا
وہ ۷۳ تہتّر برس کا ہوکر ۷۸۱ء میں فوت ہوا +

سٹورم فلڈا کا پہلا ایبٹ (۷۴۴ء سے ۱۷ دسمبر ۷۷۹ء تک) ایک شریف بویریئن خاندان سے تھا۔ اور بونی فیس سے تربیت کیا گیا تھا۔ اُس نے اپنی مرضی سے مانسٹری (خانقاہ) کے لیئے ایک مناسب جگہ کی جستجو میں دو رفیقوں کے ساتھ ہیسی کے گھنے بنوں کو چھان مارا۔ وہ زبور گاتا ہوا جنگلی جانوروں سے پُر جھاڑیوں میں سے راہ تباتا ہوا ایک گدہی پر سوار ہوکر جاتا تھا۔ رات کے وقت دعا مانگ کر اور صلیب کا نشان کرکے ننگی زمین پر آسمان کے چھتر کے تلے طلوع آفتاب تک سوتا تھا۔ وہ سوائے غیر قوم غلاموں کے ایک جھنڈ کے جو دریائے فلڈا میں نہا رہا تھا۔ اور بعد ازاں ایک آدمی کے جو ایک گھوڑے پر تھا اور اُس ملک سے خوب آگاہ تھا کسی بنی آدم کو نہ ملا۔ آخرکار اُس نے ایک لائق جگہ پائی۔ اور ۷۴۴ء میں اُس پر اُس کے بعد کہ وہ اُسے بونی فیس کی درخواست پر جو اُسے وہاں بمع بہت سے منکس کے جا ملا۔ کارلومین سے مانسٹری (خانقاہ) کے لیئے تحفہ دی گئی پختہ قبضہ کر لیا۔ اور اکثر اپنی اس دل پسند مانسٹری میں جایا کرتا تھا +

فلڈا نے پوپ ذیکریا سے اُس اور اُس کے جانشینوں سے خاص حقوق حاصل کئے۔ اور جرمن مسیحیت اور شائستگی

کا مرکز بنا جہاں سے جنگلات کی صفائی، زمین کی کاشتکاری اور جوانوں
کی تربیت صادر ہوئی۔ شارلیمین نے اُس کو اینگلو سیکسنس کے
درمیان بطور مشنری کے مقرر کیا۔ اُس کی ہڈیاں کنونٹ کے
گرجا گھر میں رکھی گئیں +

۲۷
ستائیسویں فصل
سیکسنس کی تبدیلی شارلیمین اور ایلکوین ہیلی اینڈ اور انجیلی موافقت

تمام جرمن فرقوں میں سے تُند اور جنگجو سیکسنز ہی تھے جنہوں
نے سب سے آخر میں مسیحی دین کو قبول کیا۔ اِس بات میں وہ اپنے
رشتہ داروں سے جنہوں نے انگلستان کو حملہ آور ہی کر لے
فتح کیا تھا بہت ہی متفرق تھے۔ لیکن وہ وسائل بھی جو استعمال

کئے گئے تھے تسفرق تھے یعنے ایک کے لئے تو تُند زور اور دوسروں کے لئے اخلاقی ترغیب۔ سیکسنس نے موجودہ ہینو ور۔ اولڈن برگ برنزوک اور ویسٹفیلیا کے اضلاع جو گھنے جنگلات سے ڈھانپے ہوئے تھے۔ آباد کئے۔ انہوں نے فرینکس کو ویسر اور رائن کے پار بھگا دیا تھا۔ اور اب خود بھی پارلس مارٹل۔ پیپن اور شارلیمین سے پیچھے ہٹائے گئے تھے۔ وہ فرینکس اور دور دراز روما کے اجنبی جوئے سے عداوت رکھتے تھے۔ وہ دہیکی سے جو ان پر کلیسیا کی پرورش کے واسطے لگائی گئی تھی۔ نفرت رکھتے تھے۔ وہ مسیحیت کو بطور اپنی وحشیانہ آزادی اور خود مختاری کے دشمن کے خیال کرتے تھے۔ لُوویلڈ۔ سویڈبرٹ اور دیگر مشنریوں کی پہلی کوششیں بے پھل تھیں۔ آخر کار اُن کی تبدیلی ملکی اور دینی مقاصد سے تلوار کے ساتھ کی گئی۔ اور اوائل میں محض برائے نام ہی تھی۔ لیکن آخرش مسیحی دین کی اخلاقی قوائے کی خاموش تاثیر سے حقیقی تبدیلی میں ختم ہوئی +

شارلیمین جو ۷۶۸ء میں فرانسیسی بادشاہت کا مالک ہوگیا جرمنی فرقوں کو ایک ہی بڑی بادشاہت اور ایک ہی دین میں روما کے ساتھ فرزندانہ شراکت میں ملانے کی عمدہ الوالعزمی رکھتا تھا۔ لیکن اُس نے وسائل میں غلطی کی۔ اُس نے یہ یقین کرکے کہ لوگ پانی کے بپتسمہ سے اگرچہ اُن کی مرضی کے خلاف بھی بپتسمہ دیا جاوے۔ مسیحی ہو جاتے ہیں۔ اُن کو زبردستی سے بپتسمہ دلوایا۔ اُس نے سوچا کہ سلطنت سیکسنس

جو اُس کی بادشاہت کے نہائت خطرناک دشمن تھے۔ یا تو مطیع اور مسیحی کئے جانے یا قتل کئے جانے چاہئیے۔ عہد وپیمان توڑے گئے۔ اور ہردو اطراف سے حیرت انگیز بے رحمیاں کی گئیں سیکسنز کی جانب سے بدلہ لینے اور آزاد ہونے کے واسطے اور مسیحیوں کی طرف سے دین اور شائستگی کے نام پہ سزا دینے کے واسطے ان بے رحمیوں میں سب سے مشہور ایک ہی دن میں ورڈن میں چار ہزار پانچسو قیدیوں کا قتل ہے جونہی کہ فرانسیسی فوج چلی گئی۔ سیکسنز نے گرجوں کو برباد کیا اور پریسٹس (قسیسوں) کو قتل کر ڈالا۔ جس کے لئے وہ سبھی مار ڈالے گئے +

اُن کی اطاعت تینتیس سال (۷۷۲ء سے ۸۰۵ء تک) کا کام تھی وِڈُوکِینڈ اور ایلبی او۔ دو نہائت زبردست سیکسنز سرداروں نے مقابلہ کو بے پھل ہوتے ہوئے دیکھکر ۷۸۵ء میں شارلیمین کو دہرم باپ بناکر بپتسمہ پایا +

لیکن سیکسنز ۸۰۴ء تک جب کہ دس ہزار (۱۰۰۰۰) خاندان گھر اور وطن سے نکالے۔ اور دیگر صوبوں میں تتر بتر کئے گئے۔ پورے طور پر مفتوح نہ ہوئے تھے۔ خونی قوانین بُت پرستی میں واپس جانے کے لئے مانع تھے۔ قومی آزادگی کی روح مغلوب ہوئی۔ لیکن پورے طور پر کچلی نہ گئی۔ اور سات صدیوں کے بعد ایک اور صورت میں سیکسن منک مارٹن لوتھر کی زیر ہدائت روما کے بابے بوڑی آن ظلم کے خلاف پھوٹ نکلی +

سیکسنس کے ہدف شارلیمین کی لڑائی صنم پرستی کی بربادی اور کلیسیا کے پھیلاؤ کے لئے خونی جہاد کی پہلی بدشگون مثال ہے۔ یہ رسولی طریقہ سے کامل انحراف اور انجیل کی روح کے بالکل مخالف تھی۔ یہ اُس زمانہ میں بھی زیادہ روشن ضمیر تھیولوجی انز سے محسوس کی گئی۔ آیلکوئن نے جو انگریزی مشنریوں میں سے ایک ہے۔ اور جو اپنے خطوط میں شارلیمین کے لئے بڑی تعظیم اور تعریف ظاہر کرتا ہے باوجود اگرچہ بلا تاثیر اِس بالجبریک مُتتہ تبدیلی کے خلاف اعتراض کیا اور علاوہ ازیں اُس سے سیکسنس کے "مکروہ" لوگوں کے ساتھ صلح کرنے کی درخواست کی۔ وہ اس عام امر کا واجبی طور سے معتقد تھا۔ کہ غیر اقوام کو پہلے تعلیم ملنی چاہیئے۔ پھر اُن کو بپتسمہ پانا۔ اور دھیکی دینا چاہیے کہ ایمان کے بغیر پانی کا بپتسمہ بے فائدہ ہے۔ کہ بپتسمہ تین دیدنی اشیائے یعنی پریسٹ (قسیس)، جسم اور پانی اور تین نادیدنی اشیائے یعنی پاک روح۔ جان اور ایمان کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ روح القدس جان کو ایمان کے وسیلہ سے سر نو پیدا کرتا ہے۔ کہ ایمان ایک آزاد فعل ہے۔ جو دبایا نہیں جا سکتا۔ اور کہ تعلیم۔ ترغیب محبت اور خود انکاری ہی غیر اقوام کو تبدیل کرنے کے لئے حقیقی وسائل ہیں +

شارلیمین نے ۷۹۷ء کے بعد اپنے قوانین یا احکام کی

سختی کو کسیقدر کم کر دیا۔ اُس نے سیکسنس کے درمیان آٹھ بشپرکس (علاقہ ہائے بشپ) کو قائم کیا۔ اِن بشپرکس اور اُن کے اردگرد کے پیرو کی آل (صوبوں) گرجوں اور فلڈا جیسی مانسٹیریز (خانقاہوں) سے وہ اعلےٰ اور شریف تاثیرات نکلیں جو عقل اور دل پر مؤثر ہوئیں ✠

سیکسنس کے درمیان حقیقی مسیحیت کی پہلی یادگار "ہیلی آینڈ" (ہیلینڈ یعنی چنگا کرنے والا۔ نجات دہندہ) یا اناجیل کی موافقت ہے۔ یہ ایک دینی رزمیہ نظم ہے جو خداوند مسیح کے دُکھ اور جی اُٹھنے پر اینگلو سیکسن کیڈمن کی پرانی کتاب کے بہت مشابہ ہے۔ یہ بلاشبہ اُسی کے نمونہ و تاثیر سے لکھی گئی۔ کیونکہ بونی فیشس کے وقت سے انگلستان اور جرمنی کی کلیسیاؤں کے مابین ایک زندہ راہ و رسم تھی۔ اور ہر دو ممالک کی زبان بھی اُس وقت دراصل ایک ہی سی تھی۔ ہر دو تصانیف میں مسیح بطور انسانی نسل کے قوی۔ بہادر۔ دُنیا اور شیطان کے الہٰی فاتح کے ظاہر ہوتا ہے۔ اور مسیحی لوگ بطور اُس کے وفادار بہادروں اور جنگی مردوں کے۔ ہیلی آینڈ نویں صدی میں ایک یا زیادہ شاعروں سے تصنیف کی گئی۔ جن کی زبان ویسٹ فیلیہ کو اُن کا وطن ظاہر کرتی ہے۔ اُس کی تعلیم

سینٹس کی پرستش - پطرس کے جلال - اور گوشہ نشین زیادتیوں سے خالی ہے۔ لیکن کسیقدر دیومالا کے واقعات سے مخلوط ہے۔ ولمر اُس کو جرمن طبیعت کی اکیلی حقیقی مسیحی رزمیہ نظم اور عجیب تصنیف کہتا ہے +

اُس کے تھوڑی ہی مدت بعد (۸۶۸ء کے قریب) اوٹفریڈ ایک فرینکونی آن سنواِیس نے فلڈا اور سینٹ گال میں تعلیم پائی تھی) اناجیل کی ایک اور نظمیہ موافقت لکھی جو پرانے اعلٰے جرمن علم کی بڑی یادگاروں میں سے ایک ہے۔ یہ مسیح کی زندگی ہے۔ جو اُس کی پیدائش سے لیکر صعود تک ہے۔ اور عدالت کے بیان کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔ اِس میں پندرہ ہزار قافیہ دار آیات چار چار سطروں کے گیتوں میں شامل ہیں +

یوں جرمنی اور انگلستان میں مسیحیت کی فتح نظم اور علمیت اور حقیقی شائستگی کا شروع تھی +

پرشیا لیتھوینیا اور کورلینڈ میں بحیرۂ بالٹک کے کناروں پر سلیو ایک نسلوں کے درمیان شمال مشرقی جرمنی کا مسیحی ہونا اِس سے بعد کے زمانہ میں خاصکر پومیرینیا کے رسول بیمبرگ کے بشپ اوٹو اور ٹیوٹانک طریقہ کے بہادروں کے ذریعہ سے جاری رہا - اور بارھویں اور تیرھویں صدیوں میں پورا ہوا +

III سکینڈی نیویا کی تبدیلی

۲۸
اٹھائیسویں فصل
سکینڈی نیوی آن تہذیب

سکینڈی نیویا (ٹیوٹانک نسل کی) نہائت وحشی اور نہائت گشنہ لیکن نہائت قوی اور نہائت بہادر شاخوں میں سے ایک سے آباد تھا۔ جو چور لوگوں میں سے تھے۔ لیکن فتحمند لوگ ہوگئے۔ وہی زبان بولتے ہوئے جو اب تک آئس لینڈ میں بولی جاتی ہے۔ اور اپنا معبود ووڈن کی پرستش کرتے ہوئے وہ موجودہ ڈینمارک۔ سویڈن اور ناروے پر پھیلی ہوئی تھی ایک چھوٹی چھوٹی بادشاہتوں

میں منقسم ہو گئے۔ ہر ایک موسم بہار میں جب کہ برف خلیج میں پگھل جاتی تھی۔ تو وہ اپنی کشتیوں یا ڈونگیوں کو چلاتے اور ہر ایک گروہ اپنے ہی بادشاہ کی زیر ہدایت اردگرد کے ساحلوں پر چلے جاتے تھے۔ دریاؤں کی راہ سے وہ اپنا سب کچھ جو اپنے ہمراہ نہ لے جا سکتے تھے۔ جلا کر اور برباد کر کے دور دور ملکوں میں چلے جاتے تھے۔ جب موسم خزاں آتا تو وہ لوٹ سے لدے ہوئے اپنے وطن میں واپس آتے اور موسم سرما کو انگیٹھی کے گرد اپنے شکار کو کھاتے ہوئے گزار دیتے تھے۔ لیکن ہوتے ہوتے یہ گروہ جمع ہو گئے۔ اور بڑی بڑی فوجیں بن گئے اور رہزنی کی مہمیں فتح کے واسطے معزز جماعتیں بن گئیں۔ روس۔ انگلستان۔ فرانس اور سسلی میں بادشاہتیں قائم کی گئیں۔ مگر اپنے اپنے وطن میں شمالی وائی کنگس بہت جلد اپنے وطن کی زبان اور اپنے پرانے معبودوں کو بھول گئے۔ اور شائستگی کے نئے انتقال کے مضبوط چلانے والے اور مسیحیت کے بہادر سردار بن گئے +

سکینڈے نیویا کی آن دیوا لا میں بہت خیالات تھے جن کو مسیحی مشنری بطور حلقۂ اتصال کے استعمال نہ کر سکا۔ یہاں یہ بھی اُس کے واسطے محض نفی کے ساتھ شروع کرنا بالکل ضروری نہ تھا۔ وہ ایک "نامعلوم خدا" کو مانتے تھے۔ اور بہت سی تصویریں ظاہر کرتی ہیں۔

کہ آٹھویں اور نویں صدیوں میں لوگ تمام سکینڈی نیویا میں اُس کی بابت کچھ سننے کے لئے زیادہ زیادہ فکر مند ہوئے۔ جب کوئی آدمی فوت ہوتا تھا اگر وہ دلیر ہوتا تو والحال کو جاتا تھا اور اگر بُزدل ہوتا تو نفل ہائیم کو جاتا تھا۔ والحال میں وہ معبودوں کے ساتھ بڑی روشنی اور خوشی میں دن بھر لڑتا اور ذات بھر کھاتا رہتا تھا۔ نفل ہائیم میں وہ اکیلا ایک سایہ کی طرح ہر ایک نکروہ اور ذلیل چیز سے محصور بیٹھا رہتا تھا۔ لیکن والحال اور نفل ہائیم ابدی نہ تھے۔ ایک گہری تاریکی ریگنا روکر جہان پر پڑے گی والحال اور نفل ہائیم آگ سے برباد کیئے جاویں گے۔ معبود بہادر اور سایے تباہ ہو جاوینگے۔ تب ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین سب کے باپ کی طرف سے پیدا کی جاویگی۔ اور وہ بنی آدم کا اُن کی دلیری یا بُزدلی کے موافق نہیں پر اُن کی نیکی اور بدی کے مطابق انصاف کرے گا۔ ایڈا اس ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تمام سکینڈی نیوی آن بُت پرست بادشاہت میں کبھی نہ کبھی کوئی ایسے اشخاص برپا ہوئے۔ جو اگرچہ دلیر ہونے سے باز نہ آئے تو بھی نیک بننے کے خواہشمند تھے۔ اس نیکی اور پاکیزگی کے مسیحی خیال کے اِس دھندلے پرچھائیں کا سرگروہ چھوٹا دیوتا بالڈر تھا۔ جو دھنک پر کھڑا ہو کر دنیا کی نگہبانی کرتا اور وہ حلقہ کبھی تھا جو والحال کے دیوتاؤں کے تمام زنجیر کو

قائم رکھتا تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو رگینا روکر آگیا +

بالڈر کی داستان سے مسیح کی انجیل میں تبدیلی سکینڈی نیوی آن تصور کے لئے بہت مشکل نہ تھی۔ اور البتہ یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ پہلے خیالات جو سکینڈی نیوی آن بت پرست لوگ "وائٹ کرائسٹ" (سفید مسیح) کی نسبت رکھتے تھے۔ اُن کے بالڈر کے متعلق خیالات سے اثر پذیر ہوئے تھے۔ مگر یہ ایک سوال ہے جو ابھی تک طے نہیں ہوا ہے۔ کہ آیا سکینڈی نیوی آن دیو مالا کے خاص خاص حصے مثلاً رگینا روکر اور بالڈر کی مندرجہ بالا داستانیں مسیحی خیالات کا عکس ہیں یا نہیں؟۔ اور یہ بالکل اغلب ہے کہ جب نویں صدی میں سکینڈی نیوی آنس مسیح کو بالڈر کی صورت میں خیال کرتے تھے۔ تو اُنہوں نے بہت مدت پیشتر بلے سوچے سمجھے بالڈر کے متعلق اپنے خیال کو مسیحی صورت پر ڈھالا تھا +

مسیحی مشنری کے واسطے ایک اور بہت قابل قدر بات یہ تھی۔ کہ سکینڈی نیوی آن بت پرست ممالک میں اُسے کسی کہانت کا مقابلہ کرنا نہ پڑا۔ سکینڈی نیوی آن بت پرستی کبھی ایک مقرری تعلیم نہ بنی۔ وہاں مندر کھتے یا کم از کم نہ بنے تھے اور ننانوے گھوڑوں۔ ننانوے مرغوں اور ننانوے غلاموں کی عظیم قربانیاں ہر ایک

وہ بربادی کی خاطر برباد کرتا تھا۔ اور کوئی حقارت اور ظلم
ایسے نہ تھے۔ جو وہ ایک مغلوب دشمن پر عائد نہ کرتا تھا لیکن
اپنے دوست۔ اپنے بادشاہ۔ اپنی جورو اور اپنے بچے کے واسطے
وہ ہر ایک شے ہاں اپنی جان بھی بلاشبہ۔ بلاتکلیف پاکیزہ
اور شریف سرگرمی میں ہو کر نثار کر دیتا تھا۔ مگر یوں جیسے
کیسے اُس کے اخلاق تھے۔ وہ اُس پر مطلق العنان حکمران
تھے۔ وہ دیوتاؤں کو بھولے تو بھولے پر اپنے فرائض کو کبھی
نہیں بھولتا تھا۔ دیوتاؤں اور آدمیوں میں سے شریر وہ تھا
جو اپنے فرض کو دیکھتا لیکن اُس سے علیحدہ ہو جاتا تھا۔
پُرانے سکینڈی نیوی آنس میں نہایت اعلےٰ روحانی
قوت یعنے اُن کی اکیلی سرگرمی فرض کی نسبت اُن کی
دردمندی تھی۔ لیکن اس دردمندی کے لئے
دی ہوئی ہدائت اُس کے بالکل مخالف تھی جو مسیحی
اخلاق نے ظاہر کی کہ کوئی صلح ممکن نہ تھی۔ بدلہ انسان کی
نہائت شریف ہَوس اور جوش تھے۔ اور معاف کرنا گناہ
تھا۔ خون اور آگ سے دھواندار میدانِ جنگ ہی نہائت
خوبصورتی تھی جو دُنیا دکھا سکتی تھی۔ صابر اور صلح کن کام
ایک کراہیت تھی۔ اِس لئے یہ ایک بالکل قدرتی بات
تھی۔ کہ مسیحیت اور سکینڈی نیوی اُن بُت پرستی کے
مابین اخلاق کے میدان میں ایک حقیقی جنگ واقع
ہو۔ بُت پرستوں نے مشنریوں کو قتل کیا۔ اُن کے

گرجوں اور مدرسوں کو جلا دیا۔ اِس لئے نہیں کہ وہ نئے معبودوں کی منادی کرتے تھے۔ پر اِس واسطے کہ "وہ لوگوں کے اخلاق کو بگاڑتے تھے"۔ (یعنی اُن کو اُن کی جنگجو کوششوں سے روکنے کے باعث) اور جب ایک صدی سے زیادہ تکرار کے بعد یہ ظاہر ہو گیا کہ مسیحیت فتحمند ہو گئی۔ تو بُت پرست بہادر بڑے بڑے گروہ بن کر ملک سے نکل گئے۔ گویا کہ وہ کسی خوفناک وبا سے بھاگ رہے تھے۔ اول اور سب سے مشکل کام جو مسیحیت کو سکینڈی نیویا میں کرنا پڑا عموماً بالخصوص دینی کام کی بہ نسبت زیادہ تر ہمدردی کا کام تھا +

۲۹

اُنتیسویں فصل

ڈینمارک کا مسیحی ہیرو سینٹ انسگر

چھٹی اور ساتویں صدیوں میں ڈینز (اہلِ ڈینمارک) پہلے پہل کسیقدر تجارتی راہ و رسم کے ذریعہ سے مسیحیت

کے ساتھ ملے۔ اور "وائٹ کرائیسٹ" (سفید مسیح) کی کہانیاں کثرت کے ساتھ اُن کے درمیان کہی جاتی تھیں۔ گو اغلباً تعجب کے سوا کسی اَور تاثیر کے ساتھ نہ تھیں۔ پہلا مسیحی مشنری جس نے اُن کے درمیان جاکر کام کیا۔ ولی برالمڈ تھا۔ نارتھ ایمبریا میں پیدا ہوا۔ اور کیلٹیک کرک (کلیسیا) کے زیر ہدایت تعلیم پاکر وہ سنہ ۶۹۰ء میں بطور فریزلڈ کے ایک مشنری کے روانہ ہوا۔ اُن سے نکالا جاکر وہ سنہ ۷۰۰ء کے قریب ڈینمارک میں آیا۔ شاہ انگرن سے اچھی طرح قبول کیا گیا۔ اُس نے ایک جماعت (کانگریگیشن) بنائی اور تیس ۳۰ ڈینش (ڈینمارک کے) لڑکوں کو خریدا۔ جن کو اُس نے مسیحی دین کے موافق تعلیم دی اور جن میں سے ایک بیگوالڈ آج تک بطور نوریمبرگ کے مربی سینٹ سیبلڈس کے یاد کیا جاتا ہے۔ لیکن اُس کا کام محض ایک عارضی تاثیر کا معلوم ہوتا ہے +

مگر تھوڑی دیر بعد وہ شدید حرکت جو شارلیمین نے بطور ایک ملکی ناظم کے ظاہر کی۔ ڈینش حدود پر محسوس کی گئی۔ اُس کی سلطنت دریائے آئیڈر تک پہنچی۔ رومی سلطنت اور ڈینمارک کے مابین ملکی تعلقات برپا ہو گئے اور اُنہوں نے مسیحی مشنریوں کے واسطے زیادہ بے روک اور زیادہ وسیع دروازہ کھول دیا۔ شمال کا بڑا رسول انسگر تھا +

شہر میں فوراً ایک مشنری سٹیشن (مقام) قائم کیا۔ یہ کام تو مشکل تھا۔ لیکن شروع کامیابی کے بغیر نہ تھا۔ بارہ نوجوان لڑکے بطور اُستادوں کے تعلیم پانے کے واسطے خریدے گئے۔ اور بہت سے لوگ نومرید اور مصطبغ ہوئے۔ غریبوں۔ بیماروں اور تمام پر جو تکلیف میں تھے۔ اُس کی مہربانی توجہ کو کھینچتی اور بطور مناد و اُستاد کے اُس کی سرگرمی اُس وقت تک خشم انگیز مخالفت کے بغیر ہمدردی کو پیدا کرتی تھی۔ لیکن ۸۲۹ء میں شاہ ہیرلڈ خارج کیا گیا۔ اور وہ دریائے ویسر کے دہانہ پر ایک مقبوضہ بری آسٹری میں کنارہ کش ہوا جو شاہنشاہ نے اُس کو بطور ایک جاگیر کے دی تھی۔ انسگر اُس کی تقلید کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اور ڈینش مشن (رسالت) کی آئندہ امیدیں بہت تاریک ہوگئیں۔ اِس وقت سویڈش (سویڈن کے) بادشاہ کی طرف سے ایک بلاہٹ نے انسگر کو سویڈن میں جانے کا موقع دیا۔ اور وہ وہاں ۸۳۱ء تک رہا۔ جب کہ ہیمبرگ میں ایک ایپسکوپل سی (صدر مقام) کے قیام نے ڈینش مشن کو ایک نئی تحریک دینے کا وعدہ کیا۔ تمام سکینڈی نیویا نئی سی (صدر مقام) کے ماتحت کیا گیا۔ اور انسگر اُس کا پہلا بشپ مخصوص کیا گیا۔ ۸۳۴ء میں شہنشاہ نے اِس سی (صدر مقام) کو ہبہ کر دیا۔ اور ڈینش مشن

پادری کا صدر مقام) میں اُس کا جانشین۔ اُس کا دوست اور سرگذشت نویس ریمبرٹ ۸۶۵ء سے ۸۸۸ء تک تھا۔ اُس کے بعد آیڈلگار (۸۸۸ء سے ۹۰۹ء تک) اُونی (۹۰۹ء سے ۹۳۶ء تک) اور آیڈلڈیگ (۹۳۶ء سے ۹۸۸ء تک) جس کے عہد میں کلیسیا نے ترقی کی جانشین ہوئے +

مگر ڈینز میں سے ایک بڑی گروہ تھی۔ جو معاملات کی ایسی حالت سے بہت ناخوش تھی۔ وہ بت پرست تھے کیونکہ بت پرستی ہی وہ مذہب تھا۔ جو اُن کے ہوا و ہوس کے مناسب حال تھا۔ وہ تھار کو یقینِ کامل سے نہیں پر مغروری کے باعث مانتے تھے۔ وہ اُس تبدیلی پر جو مسیحیت ہر کہیں لوگوں کے چال چلن اور اُن کی زندگی پر کرتی تھی۔ غضب اور دہشت کے ساتھ نگاہ کرتے تھے۔ آخرکار وہ اُس ملک کو چھوڑ کر دریائے اوڈر کے دہانہ پر جا بسے جہاں اُنہوں نے ایک قسم کی جمہوری سلطنت بنام جومسبرگ قائم کی +

اِس جگہ سے وہ ایک پشت سے زیادہ دیر تک بڑی خوفناک تاثیر کے ساتھ مسیحیت سے متواتر جنگ کرتے رہے +

انگلستان کی فتح اور ڈینمارک کے ساتھ اُس کے ملاپ سے ڈینیش مشن (رسالت) نے

ایک زور آور تحریک پائی +

ڈینمارک کا آخری حصہ جو مسیحیت میں تبدیل ہوا جزیرہ بارنہالم تھا ۱۰۶۰ء میں لونڈ کے بشپ ایگی اس سے مسیحی کیا گیا تھا۔ مگر یہ بات قابل غور ہے۔ کہ ڈینمارک میں مسیحیت ملک کے قانون کا حصہ نہ بنائی گئی۔ جیسی کہ وہ انگلستان اور ناروے میں تھی +

۳۰

تیسویں فصل

سویڈن کا مسیحی ہونا

اُس وقت جب کہ ہیرلڈ کلاک کے اِخراج نے اینگر کو ڈینش مشن (رسالت) چھوڑ دینے پر مجبور کیا۔ کم از کم اُس وقت کے لئے ایک سفیر سویڈن کے بادشاہ بجورن کی طرف سے شاہنشاہ لوئیس (ڈی) پائیس کے پاس سویڈن میں مسیحی مشنری بھیجنے کی

درخواست کرکے بھیجا گیا۔ ڈینز کی مانند سویڈز (اہلِ سویڈن) بھی اجنبی ممالک کے ساتھ اپنی لڑائیوں اور تجارتی تعلقات کے ذریعہ سے مسیحیت سے واقف ہو گئے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ بہتیروں میں اس واقفیت نے مسیحی ہونے کی ایک حقیقی خواہش پیدا کر دی تھی۔ چنانچہ آینسگر بمع وِٹمر کے ۸۲۹ء میں سویڈن کو چلا گیا۔ جب وہ بحیرۂ بالٹک کو عبور کر رہا تھا۔ تو دریائی ڈاکوؤں نے اُس کے جہاز پر حملہ کرکے لوٹ لیا اور وہ خالی ہاتھ آ پہنچا۔ لیکن بادشاہ نے اُس کو اچھی طرح سے قبول کیا۔ اور بِرکا کے دربار کے نہایت بزرگ آدمیوں میں سے ایک یعنی ہرگیر اُس کو بڑا سرگرم اور قابلِ یقین دوست مل گیا۔ ہرگیر نے سویڈن میں پہلا مسیحی چیپل (گرجا) بنوایا۔ اور اپنی تمام زندگی بھر اُس نے اپنے آپ کو مسیحی کام کا کامیاب اور قوی سہارا ثابت کیا۔ ڈیڑھ سال کی کامیاب محنت کے بعد اینسگر جرمنی کو واپس چلا آیا۔ لیکن وہ اِس شروع کردہ کام کو نہ بھولا۔ مگر یہاں پر بھی ڈینمارک کی طرح مسیحی مشن (رسالت) کی کامیابی نے بت پرستوں کے حسد اور حقارت کو برپا کر دیا۔ اور آخرکار ہرگیر بھی حدود کے اندر اُن کی حفاظت کرنے کے قابل نہ رہا۔

اِس اثنائے میں اینسگر ہیمبرگ کی آرچ ایپسکوپل سی (سب سے بڑے پادری کا صدر مقام) پر مقرر کیا گیا

تھا۔ اور ۸۲۹ء میں اُس نے بذاتِ خود سویڈن میں جانے کا ارادہ کیا اور اُس کے رعب داب کے ذریعہ سے مسیحی مشنریوں کو بلا روک ٹوک اُس ملک میں مُنادی کرنے کی اجازت ملی +

گو ایذا رسانیاں بند ہو گئیں تھیں۔ تاہم مسیحیت نے تھوڑی ترقی کی۔ مگر نصف صدی کے بعد اِس مشن درسالت نے ایک زور آور تحریک پائی۔ بادشاہ اُولف نفیس اور اُس کے بیٹے مسیحی مذہب کے لئے جیتے گئے اور ڈینمارک سے کئی ایک انگریزی مشنری اِس ملک میں وارد ہوئے۔ اُن سب سے زیادہ مشہور سیگفرِیڈ تھا۔ جس کا ذکر راسوائے اینسگر کے بطور شمال کے رسول کے ہوا ہے۔ اُس کی جدوجہد سے بہت سے لوگ تبدیل کئے گئے۔ اور مسیحیت علاوہ قدیم بُت پرستی کے اُس ملک میں ایک شرعاً مسلّم مذہب ہو گئی۔ سویڈن کے جنوبی حصہ میں بت پرست قربانیاں بند ہو گئیں۔ اور بت پرستی کے مذبحے معدوم ہو گئے۔ مگر شمالی حصہ میں پُرانا مذہب اب تک برقرار تھا۔ قدرے بدیں وجہ کہ مشنریوں کے واسطے اُن جنگلی اور بڑے حصّوں میں پُہنچنا مشکل تھا۔ اور کسی قدر اِس وجہ سے کہ شمالی اور جنوبی سویڈ نہ داخل سویڈن ملک کے مابین فرقوں کا فرق تھا۔ جس سے کہ [illegible]

برپا ہو گیا +

سویڈن کا مسیحی ہونا بارہویں[۱۲] صدی کے نصف تک ختم نہ ہوا +

۳۱
اکتیسویں فصل
ناروے اور آئیلینڈ کا مسیحی ہونا

ب ناروے میں مسیحیت تقریباً محض بادشاہوں ہی کی کوششو سے شروع کی گئی۔ اور وہ وسائل جو استعمال کرے گئے خاصکر سختی اور فریب ہی تھے۔ لوگوں نے مسیحیت کو اس واسطے قبول کیا تھا۔ کہ وہ اُس سے واقف ہو گئے اور اُس کے لئے خواہشمند تھے۔ پر اس لئے کہ وہ

اُس کو قبول کرنے پر مجبور کیے گئے۔ اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بت پرست دستورات اور غیر قوم کے سے خیالات مسیحی ناروے میں بعد اُس کے کہ وہ سکینڈی نیویا کے باقی حصوں سے معدوم ہو چکے تھے کئی صدیوں تک بحال رہے +

اس ملک میں مسیحیت کو جاری کرنے کے لئے پہلی کوشش دسویں صدی کے نصف میں ہیکن گوڈ سے کی گئی۔ اِس امر کی نسبت کسی بڑی توجہ دہی کے بغیر ہی اُس نے بہتیروں کو جو اُس کے سب سے زیادہ نزدیک تھے۔ مسیحیت کے لئے جیت لیا۔ مسیحی پریسٹس (قسیسوں) کو انگلستان سے بلایا۔ اور وہاں تھائیم میں ایک گرجا بنایا۔ لیکن وہ اپنی پچھلی جدوجہد میں کم کامیاب ہوا۔ لوگ مسیحیت پر کوئی اعتراض نہ کرتے تھے۔ لیکن سوچتے تھے۔ کہ بادشاہ ملکی مقاصد سے یہ کام کرتا تھا۔ اور وہ فی الحقیقت اُس کی درخواست کو ماننے پر مائل نہ ہوئے۔ پھر اُس نے جبر کرنا شروع کیا۔ لیکن وہ آیرک کے بیٹوں سے (۹۶۱ء میں) قتل کیا گیا۔ آیرک کے بیٹے بھی جو انگلستان میں اپنے ایام جلا وطنی میں رہے تھے۔ مسیحی تھے۔ اور اُنہوں نے مسیحیت کا کام بت پرستی کے مذبحوں کو برباد کرتے اور قربانیوں کو منع کرتے ہوئے بڑے ظلم کے ساتھ اختیار کیا۔ پر اُن کی تاثیر

محض بُری تھی۔ اور اُن کا جانشین ہیکن جارل ایک بڑا بُت پرست تھا۔ ناروے میں مسیحیت حقیقتاً پہلے پہل اولاف ٹرائیگ ویسن کے ماتحت قائم ہوئی۔ انگلستان میں وہ مسیحیت سے واقف ہوا۔ اور اُس نے فوراً اُسے قبول کیا۔ لیکن وہ اپنی راہ زن طبیعت کو تقریباً بے تبدیل ہی مسیحیت میں لے گیا۔ اور اُس سے زیادہ تُند مزاج صلیب کا بہادر کوئی اور کبھی دیکھا نہ گیا تھا۔ سنہ ۱۰۰۰ء میں وہ ڈینش اور سویڈش متفق بادشاہوں کے برخلاف لڑا لیکن اگرچہ وہ صرف پانچ برس تک بادشاہت کرتا رہا۔ تو بھی وہ مسیحیت کو بطور ناروے کے مذہب کے قائم کرنے میں کامیاب ہوا۔ اور اِس سے زیادہ قابلِ غور بات یہ تھی کہ اُس کی موت کے بعد بت پرستی کی طرف کوئی عام مراجعت وقوع میں نہیں آئی ہے +

اولاف ہیٹ (ولی) کی سلطنت کے عرصہ میں جس نے سنہ ۱۰۱۵ء سے سنہ ۱۰۳۰ء تک حکومت کی اِس ملک کا مسیحی ہونا تکمیل کو پہنچا۔ اُس کا کام بت پرستی کو جہاں کہیں وہ اب تک چھپی ہوئی تھی۔ اُکھاڑنا اور مسیحی دین کا کلیسیائی انتظام کرنا تھا۔ اپنے متقدمین کی طرح اُس نے اپنے غایتِ مطلب پر پہنچنے کے لئے فریب اور سختی کو استعمال کیا۔ بت پرستی کے معبود اور مندر بھی معدوم ہو گئے۔ بت پرستی کے

دستورات اور رتیوہار بند کئے گئے۔ اور ملکی قوانین مسیحی اخلاق کے قوانین کے موافق بنائے گئے۔ ملک ڈایوسیز (علاقہائے بشپ) اور پیرشینر (گرجاؤں) میں منقسم کیا گیا۔ گرجا گھر تعمیر کئے گئے۔ اور خادمانِ دین کی پرورش کے واسطے باقاعدہ محصول لگایا گیا +

کلڈی اینکورائیٹس (گوشہ نشین) آٹھویں صدی کے شروع ہی سے آئیسلینڈ میں گوشہ نشینی کرتے تھے۔ جب کہ یہ جزیرہ ابھی آباد بھی نہ تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اِن اینکورائیٹس نے نارویجی آن باشندگان پر کوئی بھی اثر نہ کیا۔ لیکن آئیسلینڈرس (اہلِ آئیسلینڈ) بڑے سیاح تھے۔ اور اُن میں سے ایک تھا رولڈ کوڈرینسن جس نے سیکسنی میں مسیحیت کو کو قبول کیا تھا اپنے وطن آئیسلینڈ میں بشپ فریڈرک کو ہمراہ لایا۔ فریڈیریک وہاں چار سال تک رہا۔ اور اُس کی منادی نے لوگوں میں آسانی کے ساتھ رسائی پائی۔ اور ۱۰۰۰ء میں آئیسلینڈک ایلتھنگ نے مسیحیت کو ملک کا مقررہ دین ہونے کے لئے ظاہر کیا +

IV - سلاوز کا مسیحی ہونا

۲۳

تیئسویں فصل

عام ملاحظہ

وہ وقت جب کہ سلاوز پہلی دفعہ یورپ میں دکھائی دیئے معلوم نہیں ہے۔ شارلیمین کے ایام میں سلاوز بالٹیک سے لیکر ہالکن تک تمام مشرقی یورپ پر قابض تھے۔ اور بعض آور بھی مغرب اور جنوب میں پائے جاتے تھے +

بہت سے سلاوز کا کوئی مشترکہ ملکی انتظام نہ تھا بلکہ کئی ایک بادشاہتیں قائم تھیں۔ جن میں سے

بعض تھوڑی اور بعض زیادہ مدت تک ترقی کرتی رہیں۔ مثلاً موریویا۔ بلگیریا۔ بوہیمیا۔ پولینڈ اور روس۔ دینی معاملات کے متعلق بھی اُن میں بہت فرق پائے جاتے تھے۔ بعض کے بے رحم معبود تھے اور بعض کے نرم مزاج۔ مگر تمام سلاوز میں پریوں اور ٹرالسن ([illegible]) کے متعلق ایک بہت مکمل اعتقاد پایا جاتا تھا۔ اور کثیر الازدواجی بعض اوقات سستی ہونے کے ساتھ اُن میں بہت ہی رائج تھی۔ اُن کی تبدیلی میں قسطنطنیہ اور روما دونوں نے کوشش کی۔ لیکن درہم برہم اور مدام منتقل حالات جن میں وہ رہتے تھے۔ مشرقی اور مغربی کلیساؤں کے مابین روزافزوں فرق اور حسد اور وہ مشکلات جو مشنریوں نے اُن کی زبان کے سیکھنے میں معلوم کیں۔ بھاری رکاوٹیں درپیش لاتے تھے۔ اور اِس زمانہ کے اختتام پر بھی یہ کام مکمل نہ ہوا تھا۔

۳۳

تینتیسویں فصل

وینڈس کے درمیان مسیحی مشنیں (رسالتیں)

وہ شخص جس نے سلیوانک فرقوں کے درمیان جو مجموعاً وینڈسن کے نام سے بالٹک کے ساحل پرایلب کے دہانہ سے لیکر وسچولا تک جرمنی کے شمالی حصہ پر قابض تھے۔ مسیحیت کے جاری کرنے کی کوشش کی شارلیمین تھا۔ لیکن شارلیمین کے ہاتھوں میں مسیحی مشن (رسالت) ایک ملکی ہتھیار تھی۔ اور سلاوز کے نزدیک مسیحیت کا قبول کرنا ملکی اور قومی اطاعت کرنے کا مترادف تھا۔ اِس لئے مسیحیت کے خلاف اُن کی نفرت ہی وقتاً فوقتاً آتشخیز پہاڑ کی طرح پھوٹ نکلتی اور مشنریوں کے کام کو بالکل برباد کردیتی تھی +

اوٹو دوئم کے عہدِ حکومت میں وینڈس کے درمیان ایک خوفناک بلوا واقعہ ہوا۔ وہ خود مسیحی ہو گیا تھا۔ لیکن اُس ظلم سے جو مسیحی دین کے نام سے عمل میں لایا جاتا تھا۔ غضبناک ہو کر وہ بت پرستی میں پھر گیا۔ کئی ایک فرقوں کو اُس نے جتھے میں فراہم کیا۔ اور ۹۸۳ء میں جنگ شروع کیا جس نے تمام شمالی جرمنی پر تباہی کو پھیلا دیا۔ گرجے اور مانسٹریز (خانقاہیں) جلائی گئیں۔ اور مسیحی پریسٹس (قسیس) خارج کئے گئے۔ وینڈس کا قطعی طور پر مسیحی ہونا ۱۲ ہویں صدی کے نصف تک پورا نا کیا گیا +

۳۴

چونتیسویں فصل

سلاونز کے رسول سائرلس اور میتھوڈی اَس

موراویا۔ بوہیمیا اور پولینڈ کا مسیحی ہونا

موریوی آن ملاوز شاریمین سے مطیع کیے گئے تھے اور پتو کے بشپ کو اُن کے درمیان مسیحی مشن (رسالت) کے قیام کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ سائریلس اور میتھوڈی اس ملاوز کے رسول ہو گئے۔ سائیریلس جس کا اصلی نام کانسٹینٹی نس تھا۔ نوئیں صدی کے پہلے نصف حصہ میں تھسلونیقیا میں تولد ہوا۔ اور اُس نے قسطنطنیہ میں فلاسفی کا مطالعہ کیا۔ بعد ازاں اُس نے اپنے آپ کو علم الٰہی کے مطالعہ میں لگایا۔ اور اپنے بھائی میتھوڈی اس کے ساتھ رہنے کے واسطے ایک مانسٹری میں گیا۔ ایک مستحکم گوشہ نشین ہونے کے باعث وہ ایک غیرت مند مشنری ہوا۔ سنہ ۸۶۰ء میں وہ ایک ترتار فرقہ میں جو بحیرۂ اسود کے شمال مشرقی کنارہ پر آباد تھا گیا اور وہاں اُس نے ایک مسیحی کلیسیا کو قائم کیا۔ بعد ازاں وہ بلگیریئنس کے درمیان کام کرتا رہا۔ اور آخرکار سنہ ۸۶۳ء میں اپنے بھائی کے ہمراہ ریسٹلاڈ Rastislaw کی بلاہٹ پر موریویا میں چلا گیا +

سائیریلس سلیوک زبان سمجھتا تھا۔ اور مناسب حروفِ ابجد جاری کرنے کے سبب سے ملکی مقاصد کے واسطے اُسے مفید بنانے میں کامیاب ہوا۔ اُس نے یونانی بمع چند آرمینی آن اور عبرانی اور بعض

اصلی حروف کے استعمال کیے۔ اُس کے سلیوانک
حروف ابجد اب تک تبدیلیوں کے ساتھ مستعمل
ہیں۔ دیسی زبان میں منادی کرنے اور بندگی
کرنے میں اُس کی لیاقت سے جلد سینکڑوں نومریدوں
کو اُس کے گلے میں شامل کیا۔ ایک قومی سلیوونک کلیسیا
جلدی سے برپا ہو گئی۔

سنہ ۸۶۸ء میں سائریلس اور میتھوڈیس روما کو گئے
اُن کے اور پوپ ایڈریئن ثانی کے مابین دینی
عبادت میں سلیوونک زبان کے استعمال کی
نسبت اور سلیوونک کلیسیا کی حالت کی نسبت
جو صرف پوپ کے زیر اختیار تھی ایک کامل
عہد و پیمان کیا گیا۔ سائریلس ۱۴ فروری سنہ ۸۶۹ء
کو روما میں فوت ہو گیا۔ لیکن میتھوڈیس آس پینونی آن
ڈایوسیس کا آرچ بشپ مخصوص ہو کر موریویا میں
واپس آیا۔

میتھوڈی آس سنہ ۸۸۱ء اور سنہ ۹۱۰ء کے
درمیان فوت ہوا۔ دسویں صدی کے شروع میں
سلیوونک کلیسیا نے اپنا نام و نشان بالکل
کھو دیا۔ سلیوونک پریسٹس (قسیس) خارج کیے
گئے۔ اور سلیوونک نماز نامہ رد کیا گیا۔ اور جرمن پریسٹس
(قسیس) اور لاطینی نماز نامہ اُن کی جگہ برپا ہو گئے۔

خارج شدہ پریسٹس بلگیریا کی طرف بھاگ گئے۔ جہاں وہ بائیبل کے سلیوک ترجمے اور نماز نامہ کو لے گئے۔ نہ ہی شارلیمین اور نہ لوئیس ڈی پایئے اُس (زاہد) بوہیمیا کو مطیع کرنے میں کامیاب ہوا۔ اور باشندگان بت پرست ہی رہے۔ لیکن جب بوہیمیا موریوی آن سلطنت کا مطیع ہوا۔ تو مسیحیت کے لئے ایک دروازہ کھولا گیا۔ تاہم ۹۲۵ء میں ایک شدید مراجعت واقع ہوئی بعد ازاں مسیحی کلیسیا نے بوہیمیا میں یہاں تک ترقی کی۔ کہ پریگ میں ایک خودمختار آرچ بشپرک (بڑے پادری کے رہنے کی جگہ) قائم کی گئی۔ تاہم بہت سے لوگ اب تک وحشی رہے۔ اور اُن کے درمیان ایک سے زیادہ صدی تک بت پرستی کے دستورات اور خیالات جاری رہے۔

پولس کے بیچ میں بھی انجیل کی پہلے پہل سلیوک مشنریوں ہی سے بشارت دی گئی۔ اور سائیرلیس اور میتھوڈی اُس پولش نمازنامہ میں بطور اُس ملک کے رسولوں کے مشہور ہیں۔

موریوی آن بادشاہت کے برباد ہو جانے کے بعد موریوی آن امیروں اور پریسٹس نے پولینڈ میں پناہ لی۔ اور ڈیوک میسیووٹ کے عہد حکومت میں مسیحیت پولس میں ایسی زور آور ہو گئی۔ کہ اُس نے بت پرستوں کے

۳۵

پینتیسویں فصل

بلگیری انس کی تبدیلی

بلگیری انس تورانی آل نسل سے تھے۔ لیکن صدیوں تک سلیوک قوموں کے درمیان رہنے سے انہوں نے سلیوک زبان۔ مذہب۔ دستورات اور عادات اختیار کر لئے تھے۔ ڈینیوب اور کوہستان بلقن کے درمیانی میدانوں پر قابض ہو کر وہ بیزنٹائن سلطنت کے ملک میں اکثر حملہ آوری کرتے تھے۔ ۸۱۳ء میں وہ ایڈریانوپل کو فتح کر کے بہت سے مسیحیوں کو جن میں ایک بشپ بھی تھا۔ اسیر کر کے بلگیریا کو لے گئے۔ یہاں ان مسیحی قیدیوں نے ایک کانگریگیشن (جماعت) بن کر اپنے قید کرنے والوں کی تبدیلی کے لئے کام کرنا شروع کیا۔ اگرچہ کسی بڑی کامیابی کے ساتھ نہیں۔ جیسی کہ ہونی چاہیے تھی۔ کیونکہ ان کا بشپ شہید ہو چکا تھا۔ لیکن ۸۶۱ء میں بلگیری ان شہزادے

بگورِس کی بہن جو اسیر کر کے قسطنطنیہ میں پہنچائی اور مسیحی ایمان میں تربیت کی گئی تھی - اپنی نادیوم میں واپس آئی - اپنے بھائی کی تبدیلی کے لئے اُس کی کوششیں آخرکار کامیاب ہوئیں ٭

میتھوڈی اُس اُس کی مدد کے واسطے بھیجا گیا -

اور کہتے ہیں کہ اُس تصویر نے جو اُس نے آخری عدالت کی نسبت کھینچی بگورِس پر ایک بھاری اثر ڈالا - اور اُس نے مسیحیت کو قبول کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا - وہ ۸۶۳ء میں بپتسمہ یافتہ ہوا - اور فوراً قسطنطنیہ کے پیٹریارک فوٹی اُس کے ساتھ خط و کتابت کرنے لگا - مگر اُس کے اصطباغ نے اُس کی رعایا میں ایک بغاوت برپا کر دی - وہ خوفناک سزا جو اُس نے باغیوں کو دی ظاہر کرتی ہے کہ وہ ابھی مسیحیت کی تعلیمات کو کس قدر کم سمجھتا تھا ٭

۳۶

چھتیسویں فصل

میگیارس کی تبدیلی

میگیارس جو قوموں کے تورانی آن خاندان سے تعلق رکھتے اور فنس اور ٹرکس سے رشتہ داری رکھتے تھے۔ نویں صدی میں فرنگستان میں داخل ہوئے۔ اور ۸۸۴ء میں دریائے ڈینسب کے دہانہ کے نزدیک بگ اور سیر تھ کے درمیانی میدانوں میں بسے۔ جیسے مینرنیشائین شاہنشاہ۔ بیوعاقل کی تحریک پر انہوں نے بلگیری آنس پر حملہ کیا۔ اور اُن کو مغلوب کیا۔ وہ ایک جنگلی اور تُند قوم تھے۔ اور متفرق قدرتی منظاہر (Phenomena یعنی آسمان دریا وغیرہ کی صورت میں ایک الٰہی معبود کی پرستش کرتے تھے۔ اُن کے کوئی مندر اور کوئی پجاری نہ تھے۔ اور اُن کی قربانیاں صرف جانوروں اکثر گھوڑوں کی ہوتی تھیں۔ لیکن اُن میں متبرک سمجھی جاتی تھیں۔ اور اُن کی شادیاں

ایک ہی عورت سے اور دینی رسومات کے ادا کرنے کے بعد ہوتی تھیں +

میگیارس نے مسیحیت کے ساتھ پہلی واقفیت بغیر کسی اور زیادہ نتیجہ کے جنریشائین اہلِ دربار کے ساتھ اپنے تعلقات کے ذریعے سے کی۔ لیکن ہنگری میں آباد ہونے کے بعد جہاں وہ تمام اطراف پر مسیحی قوموں سے گھیرے ہوئے تھے۔ ۹۵۰ء میں شاہنشاہ اوٹو اول سے پسو کے بشپ کی طرف سے اپنے ملک میں مشنری بھیجے جانے کی اجازت دینے پر مجبور کئے گئے۔ اور متفرق حالات نے اِس مشن (رسالت) کو ایک تیز اور کامل کامیابی دینے میں مدد دی +

جب سٹیفنس ۹۹۷ء میں تخت نشین ہوا۔ تو اُس نے ایک دم مسیحیت کو اپنی سلطنت کے بطور ایک واحد دین کے قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ اور حکم دیا کہ تمام میگیارس مصطبغ ہو دیں۔ اور تمام مسیحی غلام آزاد کئے جادیں +.

درحقیقت سٹیفنس ہی میگیارس کا رسول تھا کیونکہ بہت سے پریسٹس اور منکس جو جرمنی سے بلائے گئے اُن لوگوں کی زبان نہ سمجھتے تھے۔ بادشاہ بذاتِ خود ایک قصبہ سے دوسرے قصبہ میں سفر کرتا۔ منادی کرتا دعا مانگتا اور سب کو خداوند کے دن کی محافظت کرتے

روزہ رکھنے اور دیگر مسیحی فرائض کے بجا لانے کی تحریک دیتا تھا۔ تاہم میگیارس کے مسیحی ہو جانے میں بہت دیر لگی۔

۳۷
سینتیسویں فصل
روس کا مسیحی ہونا

روایت روس میں مسیحیت کو سینٹ آینڈریو (اندریاس) سے جس کو روسی لوگ خاص طور پر معزز جانتے ہیں۔ منسوب کرتی ہے +

یہ حدیث اس تذکرہ کی ایک زیادتی ہے۔ کہ اندریاس نے سیتھیا میں کام کیا اور وہ شہید ہو کر موا۔ اور اس سے زیادہ اور کچھ نہیں +

نویں صدی میں روسی فرقے جو فرنگستان کے مشرقی حصہ میں آباد تھے۔ ایک ورنجی آن شہزادے رورک کے زیر اختیار جو بالٹک کے ساحل سے موجودہ

روس کے وسط میں آگیا۔ اور اگر حقیقتاً اُن فرقوں سے منتخب نہ بھی ہوا ہو تو بھی رضامندی کے ساتھ بطور اُن کے سردار کے منظور کیا گیا۔ وہ ۸۶۲ء میں بطور روسی سلطنت کے (جس نے ۱۸۶۲ء میں اپنی ہزار سالہ سالگرہ کو منایا) بانی کے تصور کیا جاتا ہے۔ اُسی وقت یا اُس کے تھوڑی دیر بعد روسی لوگ بیزنٹائن سلطنت کے ساتھ اپنے تعلقات کے ذریعہ سے کسی قدر مسیحیت سے واقف ہو گئے +

روسیوں کے درمیان مسیحیت کی ترقی دھیمی تھی۔ حتیٰ کہ آلگا کے پوتے بزرگ ڈیوک ولاڈی میر (۹۸۰ء سے ۱۰۱۵ء تک) نے ایک ہی جھپٹ سے اُسے بطور ملک کے دین کے قائم کر دیا +

تاہم ولاڈی میر نے اُس کو بغیر معاوضہ کے شروع نہ کیا۔ وہ کریمیا کے چرسن میں رہتا تھا۔ جس کو اُس نے اُسی وقت لے لیا اور لوٹ لیا تھا۔ وہاں سے اُس نے شاہنشاہ بیسل کو کہلا بھیجا کہ "میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ یا تو مسیحیت کو قبول کر کے شاہنشاہ کی بہن آئین کے ساتھ بیاہ کر لوں۔ یا قسطنطنیہ کو جا کر اُس کے ساتھ وہی کروں جو میں نے چرسن کے ساتھ کیا ہے"۔ اُس نے آئین کے ساتھ شادی کی۔ اور اپنی شادی کے دن ۹۸۸ء میں مصطبغ ہوا +

جونہی کہ اُس نے بپتسمہ پایا۔ وُہیں اُس کے لوگوں کے بپتسمہ کے واسطے تیاریاں کی گئیں۔ پیرن کی چوبی صورت گھوڑے کی دم کے ساتھ باندھکر ملک میں گھسیٹی گئی۔ تمام راہ گیروں سے کوڑوں کے ساتھ سختی سے ماری گئی اور آخرکار دریائے نیپر میں پھینکی گئی۔ اُس کے بعد ایک مقرری وقت پر کیف کے تمام لوگ مرد و زن اور بچے دریا میں اُترے جب کہ بزرگ ڈیوک گھٹنوں کے بل جُھکا۔ اور مسیحی پریسٹس دقیس کنارہ پر کھڑی چٹانوں کی چوٹی پر سے دعائیں پڑھتے تھے۔ روسی منک اور واقع نگار نیسٹر اس نظارہ کا یوں بیان کرتا ہے۔ کہ "بعض گردن گردن تک پانی میں بعض چھاتی چھاتی تک پانی میں اپنے چھوٹے بچوں کو بازوؤں سے پکڑے ہوئے کھڑے رہتے۔ پریسٹس دقیس کنارہ پر سے تمام گروہوں کا ایک دم ایک ہی نام لیکر دعائیں پڑھتے تھے۔ یہ نظارہ بہت ہی عمدہ اور خوشنما ہوتا تھا۔ اور جب لوگ بپتسمہ پا چکتے تھے۔ تو ہر ایک اپنے اپنے گھر کو چلا جاتا تھا"۔

یوں روسی قوم مطلق العنان حکومت سے ایک دم مسیحیت میں تبدیل کی گئی۔ حاکم کا اختیار مطلق اور رعایا کی غلامانہ اطاعت اُس ملک کی ایک خاصیت ہے۔ تسپر بھی مسیحیت نے روس میں داخل ہوتے ہی دیگر ممالک

کی بہ نسبت اِس میں زیادہ گہرائی کے ساتھ مگر موافق اور کامل اخلاقی تبدیلی کے بر لانے کے بغیر لوگوں کی زندگی میں تاثیر کی۔ ولاڈیمیر کے جانشین جیروسلاف کے عہدِ حکومت (۱۰۱۹ء سے ۱۰۵۴ء تک) میں نہ صرف تمام ملک میں گرجے۔ مانسٹیریز (خانقاہیں) اور مدارس ہی تعمیر کئے گئے۔ بلکہ یونانی تھیولاجیکل کتابوں کا ترجمہ کیا گیا۔ اور تھوڑی ہی دیر میں روسی کلیسیا کے پاس دینی تصنیفات لوگوں کی اپنی زبان میں ہو گئیں +

روس کے زار (بادشاہ) اور لوگ اُس وقت سے اب تک وفاداری کے ساتھ مشرقی کلیسیا کے پیرو رہے ہیں۔ جو دونوں برِاعظموں کی شمالی حد پر سلطنت کی بالیدگی کے ساتھ ہی بڑھتی گئی۔ مغرب کی مانند روس میں بھی بت پرست وحشیوں کے درمیان مسیحیت کے پھیلاؤ کے لئے گوشہ نشینی ہی خاص وسیلہ تھی +

روسی کلیسیا کی پچھلی تواریخ تواریخ کی بڑی دھارا سے علیحدہ ہے۔ اور نکن اور پیٹر اعظم کے زمانہ تک واقعات کی نسبت تقریباً بے پھل ہے۔ شروع میں وہ قسطنطنیہ کے پیٹریارک کے ماتحت تھی۔ لیکن پیٹر اعظم نے اپنے تعمیر کردہ شمالی شہر کو کلیسیائی اور ملکی میٹروپولس (دارالخلافہ) بنایا۔ اور ماسکو کے پیٹریاکیٹ (علاقہ پیٹریارک) کے اختیار کو (۱۷۲۱ء میں) "مقدس سینڈ" میں تبدیل کیا۔

جو مستقل طور پر سینٹ پیٹرسبرگ میں رہتی اور رومی پوپ کے نہائت قوی حریف زار (شاہنشاہ روس) کے سیزرو پیپل (قیصرو پوپ) اختیار کے ماتحت روس کا نہائت اعلےٰ کلیسیائی محکمہ بنتی ہے +

۳

تیسرا باب

محمدی مذہب کا مسیحیت کے ساتھ رشتہ

۳۸
اڑتیسویں فصل
تصنیفات

I۔ قرآن۔
II۔ قرآن کے متعلق دیگر تصنیفات۔
III۔ محمد کی سوانحعمری۔
IV۔ عربوں اور ترکوں کی تواریخ۔
V۔ محمدیوں کے اطوار و رسومات۔
VI۔ یہودیت کے ساتھ اُن کا تعلق۔

۳۹

اُنتالیسویں فصل

آبادی کا حساب اور خلاصہ بموجب

ترتیبِ زمانہ

محمدی آبادی کا تخمینہ

(بحساب ڈاکٹر زویمر صاحب سنہ ۱۹۰۶ء میں)

ایشیا میں	۱۶۹۰۰۰۰۰۰
افریقہ میں	۵۹۰۰۰۰۰۰
یورپ میں	۵۰۰۰۰۰۰
میزان	۲۳۳۰۰۰۰۰۰

مسیحی حکام یا حفاظت کے ماتحت	۱۵۳ ......
بت پرست حکام کے ماتحت	۳۲ · ....
مسلمان حکام کے ماتحت	۲۲ ......
ترکی حکام کے ماتحت	۱۶ ......
برٹش حکومت کے ماتحت ہندوستان میں تقریباً	۶۳ ......
سنی	۲۲۱ ......
شیعہ	۱۲ ......
میزان	۲۳۳ ......

خلاصہ بموجب ترتیب زمانہ

۵۷۰ء مکہ میں محمد کی پیدائش +

۶۱۰ء محمد نے جبرائیل سے وحی کو پایا - اور بطور نبی کے اپنے کام کو شروع کیا - ڈائیگلوسیکنس کی مسیحی مذہب میں تبدیلی +

۶۲۲ء ہجیرہ یا محمد کی مکہ سے مدینہ کی جانب گریز - محمدی سمت کا شروع +

۶۳۲ء (۸ جون) مدینہ میں محمد کی وفات +

۶۳۲ء ابو بکر پہلا خلیفہ یا محمد کا جانشین +

۶۳۶ء۔ یروشلم پر خلیفہ عمر کا قبضہ +

۶۴۰ء۔ اسکندریہ پر خلیفہ عمر کا قبضہ +

۷۱۱ء۔ تھاریک افریقہ سے یورپ کی طرف آبنائے کو عبور کرتا اور اُس پہاڑ کو جبل تھاریک (جبرالٹر) نام دیتا ہے +

۷۳۲ء۔ پائیٹی ارس اور ٹوارس کی لڑائی۔ عبدالرحمٰن نے چارلس مارٹیل سے شکست کھائی۔ مغربی یورپ مسلمانوں کے ہاتھ سے فتح ہونے سے بچا رہا +

۷۸۶-۸۰۹ء۔ ہارون الرشید خلیفۂ بغداد۔ محمدی مذہب کا سنہری زمانہ +

۱۰۶۳ء۔ ایلپ ارسلم۔ سیلجوکی آن ترک حاکم +

۱۰۹۶ء۔ پہلی کروسیڈ (جنگ جہادی) بولان کے گاڈفرے کا یروشلم پر قبضہ +

۱۱۸۷ء۔ صلاح الدین۔ سلطان مصر اور کروسیڈرس کا چابک۔ طبریاس اور یروشلم (۱۱۸۷ء) میں فتحمند ہوا۔ ایسکیلن میں رچرڈ کورڈی لائن (شیر دل) سے شکست یاب ہوا۔ اور ۱۱۹۳ء میں فوت ہوا۔ کروسیڈس کا زوال +

۱۲۸۸ء۔ ۱۳۲۶ء۔ اوڈمن (ترک حکمران) خاندان کے

بانی اوتھمن کی سلطنت +

۱۴۵۳ء - محمد دوئم "فاتح" اور ترکی کی عظمت کے بانی کا قسطنطنیہ پر قبضہ (یونانی علماء کی جنوبی یورپ کی طرف نقل مکانی - یونانی نیا عہد نامہ مغرب میں لایا گیا - علمیت کی تازگی) +

۱۴۹۲ء - ۲ جولائی - بوب دل نے فرڈی ننڈ سے گرینیڈا میں شکست کھائی - ہسپانیہ میں محمدی حکومت کا اختتام (کولمبس سے امریکہ کا دریافت کیا جانا) +

۱۵۱۷ء - اوٹومن سلطان سلیم اول مصر کو فتح کرتا - متوکل باللہ کے ذریعہ سے خلافت کو عربی نسل کے قریش فرقہ سے اٹھا کر اوٹومن سلطانوں کی طرف منتقل کر دیتا - اوٹومن خلافت فارسی اور مور مسلمانوں سے کبھی بھی قبول نہ کی گئی تھی (پروٹسٹینٹ ریفریمیشن)

۱۵۲۱ء - ۱۵۶۶ء - سالی من دوئم "عظیم" ترکوں کی فوجی طاقت کے آوج کو ظاہر کرتا ہے - بیلگریڈ پر (۱۵۲۱ء میں) قبضہ کرتا - ہنگیری آنس کو (۱۵۲۶ء) میں شکست دیتا - لیکن وی آنا سے پیچھے ہٹایا گیا (۱۵۲۹ء اور ۱۵۳۲ء میں) +

۱۵۷۱ء۔ آسٹریا کے ڈان جان کے ماتحت مسیحی سلطنتوں سے لیپنٹو کے بحری جنگ میں سلیم دوئم کی شکست۔ ترکی قوت کے زوال کا شروع +

۱۶۸۳ء۔ ۱۲ ستمبر۔ پولینڈ کے بادشاہ جان سوبی ایسکی سے وی آئینا کے بدعمل پر ترکوں کا آخری دفعہ پیچھے ہٹایا جانا +

۱۷۹۲ء۔ مولڈیویا کے جیسی میں صلح جس نے روس اور ترکی کے مابین دریائے نیسٹر کو حد ٹھیرایا +

۱۸۲۷ء۔ ۲۰۔ اکتوبر۔ نیوارینو کی لڑائی میں انگلستان فرانس اور روس کے مرکّب فوجی دستول سے ترک ومصری جہازوں کا تباہ کیا جانا۔

۱۸۲۹ء ایڈریانوپل کا عہدنامہ۔ ۱۸۳۲ء یونان کی بادشاہت کی خودمختاری +

۱۸۵۶ء۔ کرائمی آن جنگ کا خاتمہ۔ روس کے حملہ کے خلاف سلطان کو انگلستان اور فرانس کے مدد دینے سے ترکی دروم کا محفوظ رہنا۔ پیرس کا عہدنامہ۔ ٹرکی کے خانگی امورات میں دخل نہ دینے کے لئے یورپی آن عہدو پیمان +

۱۸۷۸ء- روس سے ترکوں کی شکست- لیکن لارڈ بیکنس فیلڈ کی زیر ہدایت انگلستان کی مداخلت سے رو کی گئی- یورپی ان سلطنتوں کی کانگریس اور برلن کا عہدنامہ بلگیریا کو خودمختاری حاصل ہوئی- اینگلو ٹرکش عہدنامہ- انگلستان قبرص پر قابض ہوتا- روس کے خلاف ایشیائی ٹرکی کی سرحد کی محافظت کرنے کا عہد کرتا- بشرطیکہ سلطان ایشیائی ٹرکی میں بنیادی اصلاحوں کو عمل میں لادے +

۱۸۸۰ء- برلن میں دوسری کانفرنس- مونٹے نیگرو اور یونان کی سرحد کی اصلاح اور وسعت +

۱۸۸۲ء- انگلستان کا مصر میں دخل +

۱۸۸۵ء- جنرل گارڈن خرطوم میں قتل کیا گیا +

۱۹۰۰ء- چین میں باکسر سازش +

۱۹۰۸ء- ٹرکی ایک آزادی خواہ ضابطہ کو اختیار کرتا ہے +

۴۰ چالیسویں فصل

کلیسیا کی تواریخ میں محمدی مذہب کا علاقہ

جب کہ شمالی اور مغربی فرنگستان کی نئی نئی نسلیں اور ملک جو رسولوں کو معلوم تھے مسیحی کلیسیا میں شامل کیے گئے تو ایشیا اور افریقہ میں ہم ایک حریف دین کی ترقی اور عروج کے مخالف نظارہ کو دیکھتے ہیں جو اب کرۂ ارض کے باشندگان کی ایک دہائی (دہلہ) سے زیادہ سے قبول کیا گیا ہے۔ وہ اپنے بانی کے سبب سے "محمدی مذہب" یا اپنی خاص خوبی کے باعث "اسلام" کہلاتا ہے۔

وہ مسیحیت کی مانند تین واحدانیت کے مذہبوں کے والدین شیمیٹک وسامری (نسل) میں سے لیکن ایک گمنام اور ویران

علامہ بحو حقیقی واحد خدا کی تابعداری -

دلیس میں پیدا ہوا۔ اور اسکو مسیحیت کی بہ نسبت بہت تیز اگرچہ کم پائدار کامیابی حاصل ہوئی +

لیکن استعمال کردہ وسائل اور حاصل شدہ نتائج کیسے ہی متفرق تھے۔ مسیحیت نے اپنی فتح صلح کن مشنریوں اور ترغیب کے زور سے کی اور اُس کے ساتھ خاندانی برکات اور آزادگی اور شائستگی کی برکات پہنچائیں۔ محمدی مذہب نے زمین کے نہائت عمدہ حصوں کو تلوار سے فتح کیا اور اُن کو کثیر الازدواجی۔ غلامی۔ ظلم اور بربادی کی لعنتیں دیں۔ مسیحی مشنوں (رسالتوں) کی مؤثر طاقت خدا اور انسان کی طرف محبت تھی۔ اسلام کی مؤثر طاقت تعصب اور وحشیانہ جبر۔ مسیحیت نے تمام قوموں اور ملکوں میں اپنی آرام گاہ پائی ہے۔ محمدی مذہب گو اُس نے دنیا کو فتح کرنے کے لئے زبردست کوشش کی ہے تو بھی آخرکار وہ بیابان۔ خیمہ اور کاروان کا مذہب ہے۔ اور خانہ بدوش اور وحشی یا نصف شائستہ قوموں خاصکر عربوں۔ فارسیوں اور ترکوں کے لئے محدود ہے۔ اُس نے فرنگستان پر وحشیانہ جبر کے سوا کبھی بھی کوئی اثر نہ کیا۔ وہ قسطنطنیہ میں خیمہ زن ہے حقیقت میں آباد نہیں ہے۔ اور جب وہ فرنگستان سے لوٹیگا تو پیچھے کوئی نشان نہیں رہیگا +

اسلام نے اپنے تجھند کو بیچ میں بائیبل میں مذکورہ

ممالک اور یونانی کلیسیا پر بالجبر قبضہ کر لیا۔ کانسٹینٹائن
کے تخت گاہ پر قبضہ کیا۔ ہسپانیہ کو تاخت و تاراج
کیا۔ پیرانیز کو عبور کیا۔ اور مدت تک روما کی کلیسیا
اور جرمن سلطنت کو خطرہ میں ڈالا۔ حتّٰی کہ وہ آخرکار
وی آینا کی دیواروں کے نیچے شکست دیکر ہٹایا گیا۔

Crusades
جہادی لڑائیاں جو زمانۂ متوسط کی مسیحیت کی تواریخ
میں با امتیاز ظاہر ہوتی ہیں "جھوٹے نبی" کے پیروؤں
سے مقدس زمین کو چھین لینے کی خواہش سے
شروع ہوئیں۔ اور مشرق کو مغرب کے ساتھ ملا دیا۔
ہسپانیہ کی بادشاہت اور کلیسیا اپنی معماری
بہادری۔ تعصب اور انکویزیشن (جستجو) کو لیکر
مُورس کے ساتھ جنگ میں سے نکل آئیں۔ سولہویں
صدی میں ریفرمیشن بھی ٹرکش (ترکی) مسئلہ کے
ساتھ الجھی ہوئی تھی۔ جس نے آگسبرگ کی کونسل
کی توجہ پر اسی قدر قبضہ کیا جس قدر کہ انجیلی
شہزادوں اور کیتھولو جی آنس کے عقیدہ نے
کیا تھا۔ لوتھر اپنے نہائت ہر دلعزیز بھجنوں میں
سے ایک میں "قاتل پوپ اور ترک" سے بطور انجیل
کے دو بڑے دشمنوں کے رہائی پانے کے لئے
دعا کرتا ہے۔ اور انگلش کن کتاب نماز گوڈ فرائیڈے
کے واسطے ایک کالیکٹ میں خدا سے "تمام ترکوں

یہودیوں۔ بے دینوں اور بدعتیوں پر رحم کرنے کے لئے" مناجات کرتی ہے +

اُس طرف سے مغربی مسیحی ممالک کیواسطے خطرہ بہت شدت سے جاتا رہا ہے۔ یہ "ناگفتہ بہ" ترک غیر مغلوب ہونے سے رُک گیا ہے۔ لیکن ایشیائی اور یونانی کلیسیا کے مشرقی فرنگستانی حصہ کا ایک جُزو ابتک بھی سلطان کی مطلق العنان حکومت کے ماتحت ہے۔ جس کا تخت قسطنطنیہ میں چار سَو سال سے زیادہ دیر تک مسیحی ممالک کی ایک پائیدار حقارت کا باعث رہا ہے +

پھر محمدی مذہب کلیسیا کی تواریخ میں بطور ایک مخالف قوت اور ایک حقیقی اسمٰعیلی کے ظاہر ہوتا ہے۔ مسیحیت کا صرف یہی ایک ہولناک حریف ہے۔ صرف یہی ایک مذہب ہے۔ جس نے کم از کم تھوڑی دیر کے لئے عالمگیر سلطنت کا دم بھرا +

اور تو بھی یہ صرف مخالف ہی نہیں ہے۔ یہ مغربی شائستگی پر فایدہ مند تاثیر کے بغیر نہیں رہا ہے۔ اُس نے شریفانہ بہادری کی ترقی میں مدد کی۔ مسیحی علم تعمیر پر اثر کیا۔ ریاضی۔ کیمسٹری (علم کیمیا) اور دوائی (جیسا کہ اصطلاحی الفاظ مثلاً الجبرا۔ کیمسٹری اور الکیمی سے ظاہر ہوتا ہے) کے مطالعہ کو تحریک دی اور سپینش مُورس کی کی طرف سے ارسطو کی تصنیفات کے عربی ترجموں

اور تقریروں سے علمیت کی فلاسوفیکل بنیاد ڈالی۔ ترکوں سے قسطنطنیہ کی فتح بھی مغرب میں ایک بیش قیمت برکت لائی۔ یعنی یونانی علماء کو بمع یونانی عہدنامہ کے اٹلی کی طرف بھگا دینے سے تاکہ وہ اُن تصنیفات کو تازگی دیویں جنہوں نے پروٹسٹینٹ ریفریمیشن کے لئے راہ تیار کی تھی ✣

محمّدی مذہب مشرقی کلیسیا کے ساتھہ اپنے تعلق کے خیال سے جسکے نہایت عمدہ علاقوں کو اُس نے چھین لیا لاحاصل تصورات۔ تلخ جھگڑوں۔ خالی رسم پرستی اور حقیقی بُت پرستی کے لئے جس نے پانچویں صدی کے بعد مشرق کی مسیحیت کو ذلیل اور بے عزت کردیا تھا۔ ایک مناسب الٰہی سزا دستھا۔ حقیقی دین (مسیحیت) کا اصل یعنی خدا اور انسان کی محبت۔ سخت عداوت اور لڑائی سے نگلا گیا تھا۔ اور اجنبی تاراج کے لئے آخری مقابلہ کی تاب نہ رہی تھی ✣

لیکن اُس بُت پرستی کے ساتھہ جس میں سے یہ برپا ہوا۔ اور جسکو اُس نے تبدیل کیا اُسکے تعلق کے خیال سے محمّدی مذہب ایک بڑی وسیع ترقی ہے۔ اور موسیٰ کی شریعت کی مانند جو لوگوں کو انجیل کی طرف لانے کے لئے ایک اُستاد کا سا کام دیتی ہے یہ آخرکار مسیحیت کیطرف لانے میں ایک مددگار ہو سکتا ہے۔ اُس نے

عرب میں سے اور ایشیا اور افریقہ کے بہت بڑے حصہ میں سے بُت پرستی کے زور کو برباد کیا۔ اور طارطرسس اور حبشیوں کو باطل پرستی کے نہایت وحشیانہ طریقوں سے واحد حقیقی خدا کے اعتقاد اور پرستش اور شائستگی کے کسی درجہ تک سرفراز کر دیا ہے ؏

مگر اس بات کا بھی بیان کرنا چاہئے کہ مشنریوں اور افریقن سیّاحوں کی شہادت کے بموجب محمدی مذہب نے سادہ لوح افریقن فرقوں کو تعصب کی ناپاک آگ سے بھڑکا دیا ہے۔ اور اُن کو مسیحیت کی مخالفت کی زیادہ قوت دی ہے۔ ایک لائق مُنصف سر ولیم میور خیال کرتا ہے۔ کہ محمدی مذہب نے کثیر الازدواجی اور غلامی کی زہردار تاثیر اور مذہبی پرکھ کی تمام آزادگی کو دبا دینے سے مسیحیت کی قبولیت کے خلاف نہایت کارگر رُکاوٹ ڈال دی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کوئی طریقہ بھی اُن اقوام کو جن پر یہ حکومت کرتا ہے سچائی کی روشنی سے باہر رکھنے کے لئے زیادہ کامل لیاقت کے ساتھ ایجاد نہیں ہو سکتا تھا۔ بُت پرست عربی لوگ روحانی زندگی اور یسوع کے ایمان کی قبولیت کے لئے بیدار ہو سکتے تھے۔ محمدی ملک (عرب) انسانی نگاہ میں انجیل کی مہربان تاثیرات کے خلاف سر بمہر ہے ....محمد کی تلوار اور قرآن۔ شائستگی۔ آزادگی اور سچائی کے مُہلک دشمن ہیں ؏

یہ بات گذشتہ زمانہ کی نسبت بلاشبہ سچ ہے۔ لیکن ابھی تک ہم نے اِس تواریخی مسئلہ کے خاتمہ کو نہیں دیکھا ہے۔ یہ ناممکن نہیں ہے۔ کہ اسلام مشرق میں پاک کلام کے متعلقہ دین (مسیحیت) کی تازگی کے لئے ابھی تک ایک لازمی حالت ہونے کے لئے ثابت ہووے۔ انگلستان اور امریکہ کے پروٹسٹنٹ مِشنری یونانی یا روسی حکومت کی بہ نسبت بعض محمّدی حکومتوں کے ماتحت زیادہ آزادگی کے لُطف اُٹھاتے ہیں۔ بُت پرستی اور مُورت پرستی کی نسبت محمّدی دین کی نفرت۔ محمّدی سادگی اور پرہیزگاری مسیحیت کے انجیلی طریقہ کی سی باتیں ہیں جس نے انتہائے مغرب سے ٹرکی کے نہایت بڑے بڑے حصّوں میں بار آور مِشنیں قائم کی ہیں۔ یونانی کلیسیا محمّدیوں کے لئے بہت کم یا کچھ بھی نہیں کرسکتی۔ اگر وہ تبدیل ہونگے تو ضرور وہ ایک ایسی مسیحیت سے ہونگے جو بُت پرستی کی ہر ایک صورت سے مُبرّا۔ عبادت میں زیادہ سادہ اور اُس کی بہ نسبت جسکو اُنہوں نے بڑی آسانی کے ساتھ فتح کیا۔ اور حقیر جانا زندگی میں زیادہ قوی ہے۔ یہ ایک دل کو بڑھانے والی بات ہے۔ کہ محمّدی لوگ اینگلوسیکسن نسل کی بہت تعظیم کرتے ہیں ❖

اسلام ابھی تک مشرق میں ایک بڑا مذہبی زور ہے وہ شوریا فلسطین۔ ایشیائے کوچک۔ افغانستان

شمالی افریقہ میں بنہایت حکومت کرتا ہے۔ اور تاریک برِّاعظم کے وسط میں وحشی فرقوں کے درمیان ترقی کرتا ہے۔ جیساکہ شلیگل اِس طریقہ کی خاصیت بیان کرتا ہے۔ یہ کسی طرح سے بھی محض "ایک بلا معجزہ نبی۔ بلا راز ایمان اور بلا محبت اخلاق" نہیں ہے۔ اِس میں چسپیدگی۔ حملہ آور حیات اور نہایت سرگرمی ہے۔ مشرق میں ہر ایک سیّاح اُسکے پیروؤں پر اُس سادہ وحدانیت کے زور کو ضرور معلوم کریگا۔

تسپر بھی اسلام کا زور اپنے نشان یعنی چاند کی طرح مسیحیت کے سورج کے سامنے معدوم ہوتا جاتا ہے۔ جو ہر مشرقی حدِ نگاہ پر طلوع ہو رہا ہے۔ اسکے پیروؤں کی قریبًا ایک تہائی (⅓) مسیحی (خاصکر انگریزی) حکومت کے ماتحت ہے۔ یہ حقیقت میں ایک ملکی و دینی طریقہ ہے۔ اُسکا قلعہ ٹرکی (رُوم) ہے۔ سلطان بہت مدّت تک ایک "بیمار آدمی" کی طرح رہا ہے۔ اور اپنی زندگی کیلئے مسیحی سلطنتوں کی برداشت اور حسد کا احسانمند ہے۔ گمان ہے کہ وہ (کبھی نہ کبھی) فرنگستان سے بُروسہ یا مکہ کی طرف نکال دیا جاویگا۔ روس کی بڑی سلطنت ٹرکی (رُوم) کی جدّی دشمن ہے۔ اور اُسکو ۱۸۵۴ء یا ۱۸۷۷ء کی لڑائیوں میں برباد کر دیتی اگر کیتھلک فرانس اور پروٹسٹنٹ انگلستان اُس کی مدد کے لئے نہ آتے۔ اِس اثناء میں

فرنگستانی شائستگی اور مسیحی مشنوں کی خاموش تاثیرات ترکی (رُوم) کی بُنیادوں کو اُکھاڑ اور مشرق کی دینی - اخلاقی اور سوشل (دستگتی) نوزادگی اور تبدیلی کے لیئے راہ تیار کر رہی ہیں - "خدا کی چکی آہستہ آہستہ لیکن یقیناً اور عجیب طور سے مہین پیستی ہے"۔ ہزار سال اُس کے سامنے ایک دن کی مانند ہیں - اور ایک دن ہزار سال کا کام دے سکتا ہے ؞

۴۱

اکتالیسویں فصل

اسلام کا وطن اور اُسکی اولاد

اِسلام کا زادبوم عرب ہے - وہ ریگستانی جنگلوں بنجر پہاڑیوں - ٹیلہ دار ساحلوں - زرخیز وادیوں اور شاداب چراگاہوں سے ڈھکا ہُوا ہے - وہ اُن خانہ بدوش فرقوں اور سوداگروں سے آباد ہے جو پانچ

آبائی ذخیروں یعنی کوش - سام - اسمٰعیل - کتورہ اور عیسو کی نسل ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں - اُسکے دریاؤں میں سے بہت سے موسمی برسات سے طغیانی پر آتے ہیں اور پھر ریگستانی میدانوں میں معدوم ہو جاتے ہیں - بہت کم ہیں جو سمندر تک پہنچتے ہیں اور اُن میں سے کوئی بھی جہاز رانی کے لایق نہیں ہے - وہ بھیانک جنگلوں اور جا بجا سبز کھیتوں - خشک سالی اور بنجرپن - سخت بارش - صاف آسمانوں - خط سرطان اور خط جدی کے درمیان کی گرمی - کھجوروں - خوشبودار ترکاریوں - قہوہ - بلسان مُر - مصالحہ - اور مکی کی سرزمین ہے - اس کے خاص جانور اونٹ "ریگستان کا جہاز" اور گھوڑوں کی ایک عمدہ نسل بھیڑ اور بکریاں ہیں - بیابان سمندر کی مانند اپنی شان و شوکت سے خالی نہیں ہے - وہ لامحدودی کے خیال کو پیدا کرتی - خاموشی اور خدا اور ابدیت کی نسبت تصور کو پالتی ہے - انسان وہاں خدا کے ساتھ اکیلا ہوتا ہے - وحشت عرب نے بعض نہایت اعلےٰ تصنیفات کو پیدا کیا - مثلاً آزادگی کی نسبت مریم کا گیت - نوّیواں زبور از موسےٰ - ایوب کی کتاب جس کو کارلائیل "انسان کی قلم سے مرقوم نظموں میں سے نہایت اعلےٰ کہتا ہے*

عرب لوگ خانہ بدوش زندگی کو پیار کرتے ہیں - وہ سادہ لوح - پرہیزگار - ملنسار - مؤدب - مہمان نواز - پُرفکر

نظم و فصاحت کے شایق - انسانی جان کی نسبت بے پرواہ بدلہ لینے والے - شہوت پرست اور متعصب ہیں - ملک عرب اپنے صحراؤں سے محفوظ ہونے کے باعث کبھی بھی کسی اجنبی قوم سے حقیقتاً فتح نہ کیا گیا تھا +

اسلام کا مذہبی دارالخلافہ اور اُسکے بانی کی زاد بوم - اُسکا یروسلم اور روما عرب کے نہایت قدیم شہروں میں سے ایک یعنی مکہ ہے - وہ بحیرہ قلزم پر کے جدہ سے پینسٹھ میل مشرق کی طرف - مدینہ سے دو سو پینتالیس (۲۴۵) میل جنوب کی طرف ایک تنگ اور بنجر وادی میں آباد اور ننگی پہاڑیوں سے محدود ہے - اس کی اقبالمندی کے دنوں میں اس کے باشندوں کی تعداد ایک (۱۰۰۰۰۰) لاکھ سے زیادہ تھی - اور اب صرف پینتالیس (۴۵۰۰۰) ہزار ہے - وہ سلطان کی بلا توسط حکومت کے ماتحت ہے - اُس کے بازار فراخ - لیکن فرش بندی کئے ہوئے نہیں - گرمیوں میں گرد سے اور سردیوں میں کیچڑ سے پُر ہیں - گھر اینٹ یا پتھر سے ۳ منزلہ یا چہار منزلہ بنے ہوئے ہیں - اور کمرے مشرق کے عام دستور کی بہ نسبت زیادہ اچھی طرح آراستہ ہیں - وہ حاجیوں کو کرایہ پر دیئے جانے کے باعث آمدنی کا خاص وسیلہ ہیں - مکہ اور اُس کے گرد و نواح میں باغیچے یا مزروعہ کھیت شاذ و نادر ہی ہیں - اور صرف کہیں کہیں کانٹے دار ببول اور

ٹھونٹھ دار جھاڑیاں آنکھ کو تسکین دیتی ہیں۔ یہ شہر اپنے تمام میوہ جات۔ تربوز۔ کھجوریں۔ کھیرے۔ نمبو۔ انگور۔ خرمانیاں۔ انجیر۔ اور بادام وغیرہ طایف اور وادی فاطمہ سے حاصل کرتا ہے۔ حج کے موسم میں ہر روز سَو سے زیادہ اونٹ دار الخلافہ کی طرف روانہ کرتے ہیں۔ اُس کے باشندگان کاہل اگرچہ لالچی ہیں۔ اور اپنی روزی خاصکر حاجیوں سے جو سال بسال ہزاروں اور لاکھوں کے حساب سے محمدی دنیا کے تمام حصّوں سے وہاں جمع ہوتے ہیں کماتے ہیں۔ مسلمانوں کے سوائے کسی کو مکّہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن چند ایک مسیحی سیّاح۔ علی بے (ایک اہل ہسپانیہ مسیحی بہ ڈومنگو بڈیا اِل لیبلِک جو ۱۸۱۸ء میں فوت ہوا)۔ برکہارٹ ۱۸۱۴ء میں۔ برٹن ۱۸۵۳ء میں۔ مالٹزن ۱۸۶۲ء میں۔ کین ۱۸۸۰ء میں۔ مسلمانہ بھیس میں اور اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھکر وہاں گئے ہیں۔ اُنہی کے طفیل سے ہم اُس جگہ سے واقف ہوئے ہیں ۞

مکّہ میں نہایت مقدس جگہ ایک چھوٹی سی ہیکل الکعبہ ہے۔ اور اپنی مکعب شکل کے سبب سے ایسی کہلاتی ہے۔ اُس کی طرف لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں کے مُنہہ ہر روز پانچ دفعہ نماز کے وقت عابدانہ طور پر کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک بڑی مسجد سے محیط ہے جو منزلت کے لحاظ سے یروشلم میں سلیمان کی ہیکل اور روما میں سینٹ پیٹرس کیتھیڈرل کے موافق ہے۔ اور پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) شخصوں کی سمائی رکھتی ہے۔ وہ ستونوں کی قطاروں۔ حجروں۔ گنبدوں اور میناروں سے محفوظ ہے

اُسکے متصل اُبلتا ہوُا زمزم کا کنوآں ہے۔ جس سے کہتے ہیں کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل نے اپنی جگر سوز پیاس بُجھائی۔ کعبہ مکہ سے بہت پُرانا ہے۔ ڈائی اوڈورس سیکولس اسکا ذکر بطور اپنے ایّام کی نہایت پُرانی اور نہایت معزز ہیکل کے کرتا ہے۔ محمّدی لوگوں کا گمان ہے۔ کہ پہلے یہ فرشتگان سے ایک خیمہ کی صورت میں بنائی گئی اور آسمان سے لٹکائی گئی تھی۔ وہاں آدم فردوس سے نکالے جانے کے بعد عبادت کیا کرتا تھا۔ سیت نے خیمہ کی جگہ مٹی اور پتھر کی عمارت بنائی۔ طوفان سے بربادی کے بعد ابراہام اور اسمٰعیل نے اُسے پھر تعمیر کیا۔ اور اُن کے نقشِ پا دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سنہ ۱۶۲۶ء میں بالکل ازسرِ نو تعمیر کی گئی۔ اُس میں دروازہ کے نزدیک شمال مشرقی کنارہ پر مشہور سنگ اسود پایا جاتا ہے۔ یہ اغلباً ایک شہاب ثاقبی پتھر یا آتش خیز اصل سے ہے۔ اور اوائل میں ایک مذبح کا کام دیتا تھا۔ عرب لوگ معتقد ہیں۔ کہ یہ آدم کے ساتھ فردوس سے گر پڑا۔ اور دودھ کی مانند سفید تھا۔ اور انسان کے گناہوں کے سبب سے سیاہ ہو گیا۔ یہ شکل میں نصف دائرہ کا سا ہے۔ اسکی بلندی چھ انچ اور چوڑائی آٹھ انچ ہے۔ زمین سے چار یا پانچ فیٹ پر ہے۔ اسکی رنگت سُرخی مائل سیاہ ہے۔ بیشمار بوسوں سے (روما کے سینٹ پیٹرس میں پطرس کی مُورت کے پاؤں کی طرح) صیقل کیا ہوُا ہے۔ اُس پر چاندی کا غلاف چڑھا ہوُا ہے۔ اور سیاہ ریشم اور قرآن کے کتبوں سے ڈھانپا ہوُا ہے۔ یہ قدیم ہی سے

تعظیم کی ایک شے تھا۔ اور ابتک مسلمان حاجیوں سے ہیکل کے ہر ساتویں پھیرے فدویت کے ساتھ چُوما یا چھوا جاتا ہے +

محمدؐ نے بعد ازآں کعبہ کو بُت پرستی کے تمام تبرکات سے پاک کیا۔ اور اُسے اپنے پیروؤں کے واسطے زیارت گاہ بنایا۔ اُس نے اِس کہاوت کو جاری یا تازہ کیا کہ ابراہام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل کو خدا کے حکم سے ہاجرہ کے ساتھ مکہ کی طرف حقیقی عبادت اور زیارتی تیوہار مقرر کرنے کے واسطے بھیجا۔ وہ قرآن میں کہتا ہے۔ کہ "خدا نے کعبہ یعنی مقدس گھر کو انسان کے واسطے ایک مقام ہونے کے لئے مقرر کیا ہے۔" اور "یاد کرو جب ہم نے عبادت گاہ کو بطور انسان کی گذرگاہ اور محفوظ کنارہ کشی کے مقرر کیا۔ اور کہا کہ دُعا کی جگہ کے لئے تم ابراہام کے مقام کو اختیار کرو۔" "اور ہم نے ابراہام اور اسمٰعیل کو حکم دیا۔ کہ میرے گھر کو اُنکے واسطے پاک کرو۔ جو اُس کے گرد دُھوم دھام سے طواف کریں گے۔ اور اُن کے واسطے جو سجدہ کریں گے۔ اور اپنے آپ کو اوندھا کریں گے" +

محمدؐ کے ظاہر ہونے کے وقت عرب میں ایک وحشیانہ جنگجو اور اُس مذہب کی مانند جیسے اُس نے قایم کیا منتخب مذہب کے لئے تمام خواص پائے جاتے تھے۔ اُس میں غیر قوم ستارہ پرست۔ یہودی اور مسیحی آباد تھے +

بُت پرست حکمران نسل تھے۔ جو اسمٰعیل کی اولادیں سے تھے۔ مکہ کے کعبہ میں اُن کا ایک عبادت خانہ تھا۔ جس میں

ہر سال بہت سے حاجی محمد سے بہت دیر پیشتر فراہم ہؤا کرتے تھے ۔

یروشلم کی بربادی کے بعد یہودی عرب اور خاصکر مدینہ کے علاقہ میں تتر بتر ہو گئے تھے ۔ اور اپنی اعلےٰ تعلیم اور ربیوں کی حدیثوں کے سبب بہت تاثیر ڈالتے تھے ۔

مسیحی لوگ اکثر کرکے متفرق بدعتی فرقوں کے تھے ۔ جو رُومی سلطنت سے چوتھی اور پانچویں صدیوں کے سخت تعلیمی مباحثوں کی اثنا میں خارج کئے گئے تھے ۔ یہ ایک خام اور بگڑی ہوئی مسیحیت تھی ۔ جو اُن ویران اضلاع میں مقیم ہوئی جہاں پولوس رسول نے بھی اپنی تبدیلی کے بعد اپنی بڑی رسالت کے لئے ساکت تیاری ہی میں تین سال صرف کئے ۔

یہ تینوں نسلیں اور مذہب گو ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں ۔ تو بھی ایمانداروں کے باپ ابراہام کی بطور اپنے مشترک آبا کے یکساں تعظیم کرتے ہیں ۔ یہ حقیقت کسی عالم کے دل میں اُن کو ایک قومی مذہب کے ذریعہ سے جو اصولات میں وحدانیت کے متعلق اور خاصیت میں منتخب ہو ملانے کا خیال پیدا کر سکتی ہے ۔ یہی اسلام کے بانی کا اصلی ارادہ معلوم ہوتا ہے ۔

حال کی جستجو سے یہ ثابت ہو گیا ہے ۔ کہ محمد کے ایام میں اور اُسکی بلاہٹ سے پیشتر مکہ اور مدینہ میں بہت سے دین حق کے متلاشی تھے ۔ جو سوریا اور ابی سینیا میں مشرقی مسیحیوں کے ساتھ میل و ملاپ رکھتے تھے ۔ اپنے اردگرد کی بُت پرستی سے

بیزار تھے۔ اور وحدانیّت کی طرف جسے وہ ابراہام سے بتاتے ہیں مائل تھے۔ وہ اپنے آپ کو حنیفس یعنی نو مُرید یا نمازی کہتے ہیں۔ اُن میں سے ایک طائف کے ادمیاہ کی بابت ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ مسیحی تاثیر کے ماتحت تھا۔ دوسروں نے اپنے وحدانیّت کے خیالات جوڈاازم (یہودیّت) سے لئے معلوم ہوتے ہیں محمدؐ کے پہلے نو مریدوں میں سے بعض مثلاً زید (اُسکا عزیز غلام) ادمیاہ یا ادیجاہ (ایک ہر دلعزیز شاعر) اور وراکا (خدیجہ کا چچیرا بھائی اور یہودیوں اور مسیحیوں کے پاک نوشتوں کا متعلّم) اِس فرقہ کے تھے۔ اور محمدؐ بھی اوائل میں اپنے آپ کو حنیف مانتا تھا۔ کہتے ہیں کہ وراکا (جبتک کہ محمدؐ حنیف رہا) اُسکا معتقد رہا لیکن بعد ازآں اُسکو فراموش کر کے مسیحی یا یہودی ہو کر فوت ہُوا ✠

محمدؐ نے اِس اصلاحی تحریک کو مضبوط و مستحکم کیا۔ اور اُسکو اسلام یعنی خدا کی تابعداری کے نام سے ایک عالمگیر شہرت دی۔ جس سے "مُسلِم" جو اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دیتا ہے۔ مُراد ہے ✠

بیالیسویں ۴۲ فصل

محمدؐ کی زندگی اور سیرت

محمدؐ جو ایک نا تربیت یافتہ۔ خود تعلیم دادہ۔ خلقت کا نصف وحشی بیٹا۔ شریف زادہ۔ خوبرُو۔ مُتفکّر۔ قوی۔ دلیر اور بدوی سردار کا آئی ڈی آل (مطاوب) تھا۔ مُلکی اور دینی اصلاح ساز۔ شاعر۔ نبی۔ کاہن اور عرب کا بادشاہ ہونے کے واسطے تقدیر سے ٹھیرایا گیا تھا۔

وہ مکّہ میں سنہ ۵۷۰ء کے قریب ایک نوجوان بیوہ مسماۃ امینہ کا اکلوتا بیٹا پیدا ہوا۔ اُسکا باپ عبداللہ اُسکی پیدایش سے چندماہ پیشتر پچیس ۲۵ برس کی عمر کا ہو کر اپنی سوداگری کا سفر کرتے ہوئے مدینہ میں فوت ہو گیا۔ اور اپنے یتیم بیٹے کے واسطے پانچ اُونٹ اور کچھ بھیڑیں اور ایک لونڈی چھوڑ گیا۔ وہ ہاشم کے بُت پرست خاندان میں سے تھا۔ جو دولتمند نہ تھا۔ پر اسمٰعیل کی اُولاد میں سے ہونے کا دعوے کرتا تھا۔ اور قریش یا قریشیوں سے جو عربوں کا بڑا فرقہ اور مقدّس کعبہ کے موروثی محافظ تھے رشتہ داری رکھتا تھا۔ حدیث دنیا میں اُسکی آمد کو عجیب عجیب کہاوتوں سے

یا سُرخ رنگ کے کپڑے پہنا کرتا تھا۔ وہ ہر ایک کام بذات خود کیا کرتا تھا۔ آخر تک اپنے کپڑے مرمت کیا کرتا تھا اور اپنی پاپوش کو گانٹھا کرتا تھا۔ اور اپنی جوروؤں کو سینے اور پکانے میں مدد دیتا تھا۔ وہ اکثر ہنستا اور مُسکراتا تھا۔ وہ ایک نہایت یادآور سوزج اور نظم اور دین کے لئے عقل رکھتا تھا۔ لیکن علم کچھ نہیں۔ وہ ایک "ناخواندہ نبی" تھا۔ مسلمان اور مسیحی عالموں کے مابین یہ ایک پُربحث مسئلہ ہے کہ آیا وہ پڑھ لکھ بھی سکتا تھا یا نہیں؟ اغلباً وہ نہیں جانتا تھا۔ اُس نے قرآن اپنے شاگردوں اور محرروں کو لکھوایا۔ جو کچھ علم وہ رکھتا تھا وہ اُس نے راہ میں لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے۔ کتابوں کو پڑھتے ہوئے سُنتے اور خاصکر اپنے سفروں کے ذریعہ حاصل کیا تھا۔

پچیسویں سال میں اُس نے ایک دولتمند بیوہ خدیجہ کے ساتھ شادی کی۔ جو اُس سے پندرہ سال بڑی تھی۔ اور جس نے پہلے اُسکو اپنے پہلے شوہر کے سوداگری کے کام کو چلانے کے واسطے نوکر رکھا تھا۔ خدیجہ کا باپ اس ناطہ کا مخالف تھا۔ لیکن اُس نے اُسکو مے پلائی۔ اور اُسکو متوالا رکھا جبتک کہ شادی کی رسم ختم نہ ہو چکی محمدؐ نے اُس کے قافلوں کو بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے ذمہ لیا اور کئی ایک سفر کئے۔ یہ شادی مبارک۔ اور چھ بچوں یعنی دو بیٹوں اور چار بیٹیوں سے پھلدار ہوئی۔ لیکن تمام سوائے چھوٹی فاطمہؓ کے جو بنی کی بے شمار حلال و حرامزادہ اولاد کی ماں ہوئی فوت ہو گئے۔ اُس نے علیؓ کو بھی متبنٰے بنایا جس کا اُسکے ساتھ نزدیکی تعلق اسلام کی تواریخ میں بہت مشہور ہو گیا۔ وہ خدیجہ کا وفادار تھا۔

اور اُس کی موت کے بعد اُس کو شکرگذاری کے ساتھ یاد کیا کرتا تھا۔ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ خدیجہ مجھ پر اُس وقت ایمان لائی۔ جبکہ ابھی اور کوئی نہ لایا تھا۔" بعد ازآں اُس نے بہت سی جورُوآں کیں۔ جنہوں نے اُس کو بہت تکلیف اور بدنامی دی۔ اُس کی چاہیتا بیوی عائشہ اپنی بہت سی زندہ سوتوں کی بہ نسبت مرحوم خدیجہ کا زیادہ حسد کرتی تھی۔ کیونکہ وہ متواتر بے دندان بوڑھی عورت کو بطور جورُوؤں کے ایک نمونہ کے ظاہر کرتا تھا ۔

سُوریا کی طرف اپنے تجارتی سفروں میں وہ یہودیوں اور مسیحیوں سے واقف ہوگیا۔ اور اُس نے اُن کی حدیثوں کا ناکمل علم حاصل کیا۔ وہ اپنا بہت سا وقت علیحدگی۔ دعا۔ روزہ اور سوچ بچار میں صرف کرتا تھا۔ اُس کو سخت تشنج اور مرگی کے غش آتے تھے۔ جن کو اُس کے دشمن اور اوائل میں وہ خود بھی بدرُوح کے قبضہ سے لیکن بعد ازآں خدا کی غالب حضوری سے منسوب کرتے تھے۔ اُس کی جان الٰہی وحدت کے خیال سے جو اُس کا حکمران جوش ہوگیا آتش زدہ تھی۔ اور پھر وہ اس دلیرانہ خیال کے لئے بیدار ہوگیا۔ کہ وہ خدا کا پیغمبر ہے جو اپنے ہموطنوں کو بُت پرستی چھوڑنے اور اکیلے حقیقی خدا کی پرستش کرنیکے باعث عدالت اور دوزخ کے فتوے سے بچنے کے واسطے آگاہ کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ اُس کی وحدانیت کے متعلق سرگرمی اُس کی بے علمی اور درست و غلط کے مابین فرق کی ناکامل سمجھ کے سبب کمزور تو نہ ہوئی ۔ پر۔

روکی گئی ÷

اپنے چالیسویں سال (سنہ ۶۱۰ء) میں اُس نے جبرائیل سے بُلاہٹ پائی - پہلی وحی اُس کو بیخودی کی حالت میں ملی - اُس کو خداوند کے نام پر چلّانے کی ہدایت ہوئی - وہ کانپ اُٹھا - گویا کہ کوئی خوفناک ماجرا اُس پر گذرا تھا - اور جلدی گھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا - جس نے اُس کو کہا - کہ "خوشی کر - کیونکہ تو اپنے لوگوں کا نبی ہونے والا ہے" - وہ اَور رویاؤں کا منتظر رہا - لیکن کوئی ظاہر نہ ہوئی - تب اُس نے نبی اور نئے مذہب کے بانی کیطرح جس میں عرب کے تین مذاہب کے مختلف اصولات مرکّب تھے اپنا زمانہ شروع کیا - لیکن یہ مذہب اللہ پر بطور ایک قادرِ مطلق حاضر و ناظر اور کارکن مرضی کے ایمان سے زندہ اور مغلوب کیا گیا - اس وقت کے بعد اُس کی زندگی دنیا کی آنکھوں کے سامنے بطور قانون کے جاری کی گئی تھی - اور اُس کے اعمال اور قرآن میں پائی جاتی ہے ÷

اپنی بُلاہٹ کے بعد محمدؐ نے پہلے تین سال تک اپنے ہی خاندان اور دوستوں کے درمیان کام کیا - لیکن بڑی مایوسیوں میں قریباً چالیس نو مُرید کر کے جن میں سے اوّل اُس کی جورو خدیجہ تھی اور پھر اُسکا خُسر ابوبکرؓ اور نوجوان قوّت در سب سے زیادہ قابل لحاظ عمرؓ تھے - اُس کی بیٹی فاطمہ اور اُس کا لے پالک بیٹا علیؓ اور اُسکا غلام زید بھی اُس کی الٰہی رسالت کے معتقد تھے - پھر اُس نے خدا کے حکم سے نبی اور شریعت

دینے والے کے عہدہ کو اختیار کرنے کے لئے اپنے ارادہ کو عام طور پر ظاہر کیا۔ مکہ میں فراہم شدہ حاجیوں کے سامنے منادی کی۔ اہلِ مکہ کی بت پرستی پر حملہ کیا۔ اپنے مخالفوں کے ساتھ بحث کی۔ جس طرح سے موقع طلب کرتا تھا قرآن کو صفحہ بہ صفحہ "پیدا کرنے" سے معجزوں کے لئے اُن کی طلبی کا جواب دیا۔ اور ایذا رسانی اور مُلکی ہلچل کو برانگیختہ کیا۔ سنہ ۶۲۲ء میں وہ بمع اپنے پیرؤوں کے اپنی جان لیکر مکہ سے مدینہ کی طرف جو شمال کی جانب دو سَو پچاس ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر یا صحرا کی ریتوں اور چٹانوں پر دس یوم کا سفر تھا بھاگنے کے لئے مجبور کیا گیا تھا ✤

یہ گریز یا نقل مکانی جو ہجیرہ یا ہدشرا کہلاتا ہے اُس کی عجیب کامیابی اور سنہ محمدؐ (۱۵۔ جولائی سنہ ۶۲۲ء) کا شروع بتلاتی ہے۔ وہ مدینہ میں بطور نبی اور شریعت دینے والے کے قبول کیا گیا۔ اوائل میں اُس نے تحمّل کا اشتہار دیا۔ کہ "دین میں کوئی جبر نہ ہو وے" لیکن بعد ازآں اُس نے اِس کے برعکس اصول ظاہر کیا۔ کہ تمام بے ایمان اِسلام یا باجگذاری یا تلوار کے لئے بلاشُبہ جانے چاہیئے۔ اپنے سرگرم پیروؤں کی روز افزوں فوج کے ساتھ اُس نے اپنے دشمنوں کے خلاف چڑھائی کی۔ اور سنہ ۶۲۴ء میں ۳۰۵ آدمیوں کی فوج کے ساتھ (جو اکثر مدینہ کے شہری تھے) اپنے سے دو چند فوج کے خلاف قریش پر اپنی پہلی فتح پائی۔ کئی ایک یہودی اور مسیحی فرقوں کو

فتح کیا۔ ایک دن میں چھ سَو ۶۰۰ یہودیوں کے قتل کا حکم دیا اور اُس نے بذاتِ خود دیکھا۔ جبکہ اُن کی جوروآں اور بچے غلامی میں (سنہ ۶۲۷ء) بیچے گئے۔ فتحمندی کے ساتھ مکہ (سنہ ۶۳۰ء) میں داخل ہو کر کعبہ کے تین سَو ساٹھ ۳۶۰ بُتوں کو مسمار کیا۔ اور عرب کا مالک بن گیا۔ قریش اُس کی فتح سے حیرت زدہ ہو کر چلّائے۔ کہ صُرف ایک ہی خدا ہے اور محمدؐ اسکا نبی ہے۔ متفرق فرقے بلکہ ایک قوم بن گئے۔ اور اُن کے قدیم آبائی جھگڑے جیسا کہ تمام دیگر مذاہب کے پیرؤں کہلاتے تھے کافروں کی مُشترکہ متعصبانہ حقارت میں مبتدل ہو گئے۔ قرآن کا آخری باب عرب میں سے تمام بُت پرستوں کی بے رحم معدومیّت کا اگر وہ چار ماہ کے اندر مطیع نہ ہو جاویں حکم دیتا ہے ❊

ہجرہ کے دسویں سال میں نبیؐ نے چالیس ۴۰۰۰۰ ہزار مسلمانوں کا سردار ہو کر مکہ کی آخری دفعہ زیارت کی۔ اُن کو تمام مشہور قوانین سکھائے۔ اور کمزوروں۔ غریبوں اور عورتوں کی حفاظت کرنے اور سُود خوری سے باز رہنے کی نصیحت کی۔ اُس نے یونانیوں کے خلاف ایک بڑے محاصرہ کی تجویز کی ❊

لیکن مدینہ میں اپنی مراجعت کے تھوڑی دیر بعد وہ عائشہؓ کے گھر اور بازوؤں میں ۸۔ جون سنہ ۶۳۲ء کو ترسٹھ ۶۳ برس کی عمر میں سخت بخار سے فوت ہو گیا۔ اور اُسی جگہ میں جہاں فوت ہوا تھا دفن کیا گیا۔ جو اب ایک مسجد سے محصور ہے۔ اُس نے بڑا دکھ پایا۔ اور چلایا اور ماتم کیا۔ مایوس ہو کر اپنی چارپائی

پر گھوم کر اپنی جوروؤں کو جب، انہوں نے اُس کی حالت پر حیرت ظاہر کی کہا۔ کہ "گویا تم نہیں جانتی ہو کہ نبی باقی تمام لوگوں سے زیادہ تکلیف اُٹھاتے ہیں"۔ اُس کی آخری باتوں میں سے یہ تھیں "خداوند یہودیوں اور مسیحیوں کو برباد کرے۔ اُس کا غضب اُن کے خلاف جو اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت کی جگہ بناتے ہیں بھڑکے۔ اَے خداوند میری قبر پرستش کی شئے نہ ہووے۔ تمام عرب میں اسلام کے سوائے کوئی دوسرا مذہب نہ رہے"۔

عمرؓ اِس بات کا معتقد نہ تھا۔ کہ محمدؐ فوت ہو گیا ہے۔ اور مدینہ کی مسجد میں یہ اشتہار دیتا تھا۔ کہ "نبیؐ صرف بیہوش ہو گیا ہے۔ وہ نہ مرے گا جبتک کہ وہ ہر ایک منکّر اور بے ایمان کو اُکھاڑ نہ ڈالے گا"۔ لیکن ابوبکرؓ اُسکو خاموش کراتا اور کہتا تھا۔ کہ "جو کوئی محمدؐ کی پرستش کرتا ہے اُسے جاننا چاہئے۔ کہ وہ مر گیا ہے۔ اور جو کوئی خدا کی پرستش کرتا ہے اُسے جاننا چاہئے۔ کہ خداوند زندہ ہے اور کبھی نہیں مریگا"۔ ابوبکرؓ جس کو وہ سب سے زیادہ پیار کرتا تھا خلیفہ یا محمدؐ کا جانشین منتخب ہُوا۔

پچھلی حدیث اور نہایت قدیم سرگذشت بھی عجیب معجزات کو مکّہ کے نبیؐ سے منسوب کرتی ہے۔ اور اُسکے نام کو جلال کے ایک پُر افسانہ ہالہ سے محصور کرتی ہے۔ لیکن وہ خود قرآن کے کئی ایک فقرات میں صریحاً معجزات کی قدرت کا انکار کرتا

ہے۔ وہ اپنی تعلیم کے اندرونی ثبوت کا حوالہ دیتا ہے۔ اور اپنے آپ کو خدا کی پروردگاری کے پیچھے چھپاتا ہے۔ جو اُن نشانات کو رد کرتا ہے جو ایمان کے ثواب کو کم کر سکتے ہیں۔ اور بے ایمانی کے جُرم کو بڑھا سکتے ہیں۔

محمدؐ کی سیرت

اگر زمانہ کے موافق ترتیب دیجاوے۔ تو قرآن کو اُسکی سیرت کے متعلق سب سے عمدہ تفسیر کے طور پر سمجھنا چاہئے۔ حالانکہ اُسکے پیرو آجتک اُسکو خدا کا سب سے بڑا نبیؐ خیال کرتے ہیں تو بھی وہ مسیحی ممالک میں بطور ایک شریر مکار۔ مخالفِ مسیح یا جھوٹے نبیؐ کے جس کی پیشخبری بائبل میں کی گئی تھی۔ اور جھوٹ کے باپ (شیطان) کی طرف سے اُبھارا گیا تھا حقیر جانا جاتا ہے۔

حال کے مؤرخوں کی ساکن عقل اِس اعتقاد کی طرف مائل ہوتی ہے۔ کہ اُس میں ایک مشرقی سردار کی بھلی اور بُری خاصیتیں مشتمل ہیں۔ اور کہ اپنی زندگی کے پہلے حصّہ میں وہ ایک حقیقی اصلاح ساز اور پُرجوش تھا۔ لیکن اپنی سلطنت کے قیام کے بعد فتح کے لئے حرص کا غلام بن گیا۔ وہ مدینہ میں اپنی اقبالمندی اور فتح کے ایام کی بہ نسبت مکّہ میں اپنی بدبختی اور ایذا رسانی کے زمانہ میں بہتر آدمی تھا۔ تواریخ میں بہت سے لوگوں کی مثالیں مندرج ہیں۔ جو غریبی اور گمنامی

سے بزرگی تک پہنچ گئے۔ اور پھر دولت اور اختیار کی روشنی میں زوال پذیر ہو گئے۔ وہ سلیمان کی طرح ذلیل ہو گیا۔ لیکن تبطانوں کے بطلانؑ کے واعظ کی مانند تائیبؑ ہُوا۔ وہ مغموم اور کمزور طبیعت رکھتا تھا۔ جو وہمی غلطیوں اور اعلےٰ جوش اور عمیق ملال کی تبدیلیوں کے جو وقتاً فوقتاً مایوسی اور خودکشی تک پہنچتی تھیں ماتحت تھی۔ اُس کے پہلے اور کثیر مرگی کے غشوں کی کہانی اُس کے مکاشفوں پر روشنی ڈالتی ہے جن میں وہ بعض اوقات اونٹ کی طرح غراتا۔ مُنہ پر کف بھرلاتا اور پسینہ سے تر ہو جاتا تھا۔ وہ بد رُوحوں۔ شگونوں۔ تعویذوں اور خوابوں کا معتقد تھا۔ اُسکی سمجھ نہ تو صاف اور نہ ہی تیز لیکن قوی اور پُر جوش اور ایک روز افزوں تصوّر کے ماتحت تھی وہ ایک اعلےٰ درجہ کا شاعر تھا۔ اور قرآن عربی تصنیفات میں پہلی کلاسیکل (مُستند) کتاب ہے۔ وہ اپنے آپ کو اپنے ہمجنس آدمیوں کو سکھانے اور آگاہ کرنے کے لئے الٰہی تاثیر سے اٹل طور پر برانگیختہ نبیؑ ہونے کا یقین کرتا تھا وہ خدا کی وحدت کی غالب قائلیت اور بُت پرستی کی دہشت سے شروع کرتا اور اپنے ہموطنوں کو اِس گناہِ عظیم سے اور آنیوالی عدالت کے خوف سے رہا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ قومی اصلاح ساز کے درجہ سے عالمگیر دین کے جو دیگر مذاہب کو جذب کرنے اور جبر سے پھیلایا جانے کو تھا بانی کے درجہ تک پہنچا۔ ایسے شخص میں دیانتدار غیرت۔ خودغرض

حرص اور خدا کے خوف و اپنے اختیار اور بزرگی کے پیار کے درمیان امتیاز کرنا مشکل ہے ۔

وہ تخت اور تاج کو ناچیز جانتا تھا۔ اپنی جوروؤں کے ساتھ کچی اینٹوں کی چھوٹی اور ناتراشیدہ جھونپڑیوں کی قطار میں رہتا تھا۔ اور ان کو ان کے خانگی کاروبار میں مدد دیتا تھا۔ وہ کھانے اور پینے میں بہت پرہیزگار تھا۔ اُس کی خاص خوراک کھجوریں اور پانی تھی۔ وہ اُن ملاقاتیوں کے لئے جو ایمان اور تعظیم کے ساتھ اُس کے پاس جاتے تھے بہت آسانی سے قابل رسائی۔ صابر۔ فیاض اور (عائشہؓ کے بیان کے موافق) "پردہ نشین باکرہ کی طرح" حیادار اور شرمیلا تھا۔ لیکن اپنے دشمنوں کے لئے وہ بے رحم اور کینہ ور تھا۔ وہ دغابازی سے جھجکتا نہ تھا۔ وہ تلوار کے استعمال کو مذہب کے پھیلانے کا سب سے اچھا وسیلہ مانتا تھا۔ اور کامیابی کے وسائل کی نسبت بالکل بے پرواہ تھا۔ وہ اخلاقی دلیری بہت رکھتا تھا لیکن طبعی دلیری کم۔ وہ تیرہ سال تک لوگوں کی ملامتوں اور دھمکیوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ لیکن کبھی بھی اُس نے اپنے آپ کو لڑائی کے خطرہ میں نہ ڈالا[1]۔ اگرچہ ہمیشہ اپنی افواج کے ہمراہ جاتا تھا ۔

محمد نفسانی جوش کا غلام تھا۔ عائشہؓ جو اُسکی پوشیدہ حالت اور عادات سے بخوبی واقف تھی کہا کرتی تھی۔ کہ نبی تین چیزوں یعنے عورتوں۔ خوشبوؤں اور خوراک کو پیار کرتا تھا۔ اُس نے

---

[1] مگر بعض کا خیال ہے کہ وہ میدان جنگ میں گیا۔ اور زخمی بھی ہوا ۔ آر۔ ایس

پہلی دو کو اپنی خواہش کے موافق حاصل کیا لیکن آخری کو نہیں۔ کثیر الازدواجی میں اُسکی آزادگی کے مقاصد اُسکی شہوت جو اُسکی عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی گئی اور اَولاد نرینہ کے واسطے اُسکی خواہش تھے۔ اُسکے پیرو اُسکو ابراہام۔ داؤد اور سلیمان کی مثالوں سے اور اُسکے نبوی عہدہ کی تکالیف کے باعث جو ایسی بڑی تھیں کہ خدا نے اُسکو نفسانی لذت کا بدلہ دیا۔ اور تئیں معمولی آدمیوں کی بہ نسبت زیادہ گنجایش عطا کی تھی۔ بری اور بے الزام ٹھیراتے ہیں۔ چوبیس سال تک اُسکی صرف ایک ہی جورو یعنی اُسکی محبوبہ خدیجہ تھی۔ جو پینسٹھ سال کی ہو کر ۶۱۹ء میں فوت ہوئی۔ لیکن اُس کی موت کے صرف دو ماہ بعد اُس نے ایک بیوہ مسماۃ سَودہ سے (اپریل ۶۱۹ء میں) بیاہ کیا۔ اور رفتہ رفتہ اپنی حرموں کو زیادہ کیا۔ خاصکر اپنی زندگی کے آخری دو سالوں میں۔ سپرینگر کہتا ہے۔ کہ جب وہ کسی خوبصورت عورت کی بابت سُنتا۔ تو اُس کو بیاہنا چاہتا تھا۔ لیکن گاہے بگاہے نامنظور کیا جاتا تھا۔ اُس کی کم از کم چودہ شرعی بیویاں تھیں۔ اور علاوہ ازیں بہت سی غلام حرمیں۔ اُس کی موت کے وقت اُسکی نو بیوائیں رہ گئیں۔ وہ خاص وحی کا دعوےٰ کرتا تھا۔ جس نے اُس کو عام مسلمانوں کی بہ نسبت (جنکو چار کی اجازت ہے) شہوتی نفس پرستی کی زیادہ آزادگی دی۔ اور اُسکو نزدیکی رشتہ داروں کے ساتھ بیاہ کرنے کی مناہی سے آزاد کر دیا۔ اُس نے الٰہی حکم سے جیسا کہ وہ کہتا ہے زید کی جورو زینب سے بیاہ

اُسکا سے لے پالک بیٹا اور دلی دوست تھا شادی کی - اُس کی تمام بیویاں سوائے عایشہؓ کے بیوگان تھیں - اُن میں سے ایک خوبصورت اور دولتمند یہودن تھی - وہ اپنی سوتوں کی نگاہ میں حقیر تھی - جو طعنہ زنی کے طور پر کہتی تھیں "چھی! یہودن"۔ محمدؐ نے اُسکو یہ جواب دینے کے لئے سکھلایا - کہ "ہارون میرا باپ ہے اور موسےٰ میرا چچا" - ابُوبکرؓ کی بیٹی عایشہؓ اُسکی خاص دلخواہ تھی - اُس نے اُس وقت اُس کے ساتھ شادی کی - جب وہ نو برس کی تھی - اور وہ ترپّن سال کا تھا - وہ اپنی گڑیاں کو اپنے ہمراہ لائی - اپنی شوخی - بشاشتی - خوش طبعی سے محظوظ اور خوش کرتی تھی - وہ پڑھ سکتی تھی - قرآن کی ایک نقل رکھتی تھی - اور محمدؐ کی دیگر بیوگان کی بہ نسبت علم الٰہی - نسب نامہ اور نظم کی بابت زیادہ جانتی تھی - اُس نے بیان کیا - کہ وہ فردوس میں کبھی اُس کی جورُو ہوگی - تاہم وہ بے وفائی کے شک سے بری نہ تھی - حتّیٰ کہ آپ نے اِس معاملہ میں اُسکی معصومیّت کی بابت ایک وحی پائی - محمدؐ کی موت کے بعد وہ مسلمانوں میں نہایت مقدس شخص اور دینی اور شرعی مسایل کے متعلق سب سے بڑی سند تھی - وہ اپنے شوہر کے بعد سینتالیس برس زندہ رہی - اور سرسٹھ سال کی ہو کر ۱۳ - جولائی سنہ ۶۷۸ء کو مدینہ میں فوت ہو گئی *

موروثی خاندان کے لئے اپنی حرص میں محمدؐ افسوس کے ساتھ مایوس ہوا - اُسکے دو بیٹے خدیجہ سے اور تیسرا

مصری مریم سے جو اُسکی دلبر حرم تھی۔ مر گیا ؎

ایسے آدمی کا یسوع کے ساتھ مقابلہ کرنا لغو بلکہ کفر ہے یسوع گنہگاروں کا بے گناہ نجات دہندہ تھا۔ اور محمد گنہگار تھا۔ اور اپنی اِس حالت کو جانتا اور اقرار کرتا تھا۔ وہ اخلاقی پاکیزگی میں موسےٰ یا ایلیاہ یا نبیوں اور رسُولوں میں سے ہر ایک سے کہیں ادنےٰ درجہ پر ہے لیکن کرۂ مکاشفہ سے باہر وہ قوموں کے نہایت بزرگ دینی بانیوں اور شریعت دینے والوں کے درمیان کنفیوشس اور گکیا مُنی بُدھ کے برابر ہے ؎

۴۳
تینتالیسویں فصل

اسلام کی فتوحات

محمدؐ کہتا ہے۔ کہ تلوار بہشت اور دوزخ کی چابی ہے اللہ کی خاطر خون کی ایک بوند بہائی ہوئی اور ایک رات آلاتِ جنگ میں گذاری ہوئی روزہ اور نماز کے دو ماہ سے زیادہ کام کی ہے۔ وہ جو لڑائی میں گر جاتا ہے اُسکے

گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور عدالت کے دن اُسکے اعضاء فرشتگان اور کروبیم کے بازوؤں سے مہیا کیئے جائیں گے"۔ یہی اُس کی کامیابی کا بھید ہے۔ بُت پرستوں کو اسلام۔ غلامی اور موت میں سے کوئی سا ایک انتخاب کرنا پڑتا تھا۔ یہودیوں اور مسیحیوں کو جزیہ کی ادائیگی سے ایک محدود عدم مزاحمت خریدنے کی اجازت تھی۔ لیکن علاوہ ازیں وہ بھی ایک ذلیل غلامی میں رکھے جاتے تھے۔ تواریخ میں کرامویل کے آئیرن سائیڈس IRON SIDES اور سکاچ کوننیٹرز COVENANTERS کے سوائے جو ایک شریفانہ غرض کی خاطر زیادہ پاکیزہ مقاصد کے ساتھ لڑتے تھے مسلمان فتحمندوں کی بہ نسبت دین کی بھری ہوئی زیادہ بہادری والے سپاہیوں کا ذکر نہیں ہے۔

محمدؐ کے قائم مقام خلیفے جنہوں نے اُس کی مانند کہانت اور بادشاہت کے عہدہ کو ملا دیا تھا اُسکی فتوحات کو اس جنگی پکار کے ساتھ جاری رکھا کہ "بہشت تمہارے آگے اور موت و دوزخ تمہارے پیچھے"۔ سخت تعصب سے اُبھارے جاکر بیزنطائین سلطنت کی کمزوری اور یونانی کلیسیا کے اندرونی تفرقات سے مدد پاکر ریگستان کے وحشی بیٹوں نے جو نہایت سادہ خوراک پر قناعت کرتے اور مدرسۂ جنگ اور زندگی کی سختی اور بے فکری میں تربیت یافتہ تھے فلسطین۔ سوریا اور مصر کو جن میں قدیم مسیحیت کا اعلے درجہ کا ملک شامل تھا مطیع کرلیا یروشلم۔ انطاکیہ اور اسکندریہ کی پیٹریارکل ڈایوسیز میں ہزاروں

مسیحی گرجے بے رحمی سے مسمار کیے گئے یا مسجدوں میں تبدیل کیے گئے۔ محمدؐ کی موت کے اکیس سال بعد کریسنٹ (ترکوں یا مسلمانوں کا جھنڈا) رومی سلطنت کے برابر بادشاہت پر حکمران تھا۔ قسطنطنیہ بھی اگرچہ بے فایدہ دو دفعہ (۶۶۸ء اور ۷۱۶ء میں) محاصرہ کیا گیا۔ تو ایجاد "یونانی آگ" کی خوفناک قوت اور طویل موسم سرما کی غیر معمولی سختی نے دشمن کو مغلوب کیا۔ اور مشرقی اور شمالی فرنگستان کو قرآن کی اذیت سے بچایا۔ بہت سے پرانے نام مسیحیوں نے جو ایک دوسرے کے ساتھ اپنے عقاید کی لاحاصل باریکیوں کی بابت ایسی تندی کے ساتھ جھگڑتے تھے۔ اپنے ایمان کو اپنے فاتح کے سپرد کر دیا۔ ۷۰۰ء میں شمالی افریقی صوبجات جہاں ایک وقت سینٹ آگسٹین نے علم الٰہی اور دین کے نہایت اعلےٰ مسایل کی طرف کلیسیا کو توجہ دلائی تھی عربوں کے قبضہ میں آ گئے +

۷۱۱ء میں افریقہ سے ہسپانیہ میں آ کر انہوں نے کارڈوا میں ایک آزاد کیلی فیٹ (علاقہ خلیفہ) قایم کیا۔ مغربی گاتھس کی اخلاقی کم قدری اور تعصبات نے اُن کی تسخیر کو آسان کر دیا ایسی کامیابی سے دلیر ہو کر عرب لوگ پیرانیز سے گذر گئے۔ اور فخر کرنے لگے۔ کہ وہ جلدی اپنے گھوڑوں کو سینٹ پیٹرز کیتھیڈرل میں باندھیں گے۔ لیکن ہجرہ کے ایک سو دس سال بعد ۷۳۲ء میں پوئٹے ٹی ارس اور ٹو ارس کے درمیان چارلس مارٹیل سے عبدالرحمٰن کی شکست نے مغرب میں اُنکی

ترقی کو روک دیا - اور سنہ ۱۴۹۲ء میں جس سال میں کولمبس نے نئے براعظم کو دریافت کیا فرڈیننڈ نے آخری مسلمان فوج کو گرینیڈا کے مدخل پر ہسپانیہ میں شکست دی اور افریقہ کی طرف بھگا دیا - الہیمبرا کا محل اور قلعہ مع اپنے شیروں والے بڑے صحن - اپنے نفیس بیل بوٹے دار اور منقش اور اپنے خوشبودار باغات اور درختوں کے جھنڈوں کے آجتک مور بادشاہوں کی حکومت کے چمکیلے کھنڈرات باقی ہیں ؛

مشرق میں مسلمانوں نے نئی نئی فتوحات کیں - نویں صدی میں انہوں نے فارس - افغانستان اور ہندوستان کے بہت بڑے حصے کو سر کر لیا - انہوں نے زوروآسٹر کے پیرووں کو چند ایک ابتر جماعتوں میں گھٹا دیا - اور برہمن مت اور بدھ مت کے ایک بہت بڑے ملک کو دریائے گنگا کے بھی پار تک فتح کر لیا - سیلجوک ترکوں نے گیارہویں صدی میں اور مغلوں نے تیرہویں صدی میں خلیفوں کے دین کو جنہیں انہوں نے فتح کیا تھا قبول کیا - قسطنطنیہ آخرکار سنہ ۱۴۵۳ء میں ترکوں کے ہاتھ میں آگیا اور جسٹینیان سلطنت کا فخر یعنی سینٹ صوفیا کا عالیشان گرجا ایک مسجد میں تبدیل کیا گیا جہاں انجیل کے بجائے قرآن پڑھا جاتا ہے - اور پڑھنے والا اپنے ہاتھ میں کھینچی ہوئی تلوار پکڑے رہتا ہے - قسطنطنیہ سے ترک جرمن سلطنت کو ڈراتے تھے - لیکن وہ سنہ ۱۶۸۳ء میں سوبی اسکی سے وینا کے مدخل پر قطعاً مغلوب

کئے گئے۔ اور ڈینیوب سے پار رگیدے گئے +

تعصب اور لوٹ مار کی بیہودہ تندی کے ساتھ تاتار کے ترکوں نے مشرقی فرنگستان کے نہایت عمدہ حصّوں کو برباد اور تباہ کردیا ہے۔ باقی تمام مذاہب کی طرف بادشاہی حقارت کے ساتھ انہوں نے مسیحیوں کو حقیقی غلامی کی حالت تک مطیع کیا۔ اور اُن کے ساتھ جیسا کہ وہ اُنہیں کہتے تھے کُتّوں کی مانند سلوک کرتے تھے۔ وہ اُن کے اندرونی کاروبار میں شامل نہ ہوئے پر کلیسیائی عہدوں کو اشیائے تجارت بنایا۔ کسی مسلمان کو تو مُرید بنانے کی ہر ایک کوشش پر سزائے موت آویزاں تھی۔ ایمان سے رُوگردانی بھی سلطنت کی بغاوت ہے۔ اور اِس دنیا میں نہایت سخت سزا اور آئندہ دنیا میں بھی ابدی لعنت کا سزاوار ہے +

۱۸۵۶ء میں کرائیمی اَن جنگ کے بعد انکار دین کے لئے سزائے موت سلطان کی حکومت میں سے برائے نام موقوف کی گئی تھی۔ اور ۱۸۷۸ء کے برلن کے عہد و پیمان میں دین کی آزادگی (محض عدم مخالفت سے زیادہ) ترکی سلطنت میں تمام موجودہ فرقوں کو دی گئی۔ لیکن پُرانا تعصب کسی اعلےٰ قوت ہی کے سبب سے زیر ہو سکتا ہے۔ اور آزادگی کی ضمانت سے مسلمانوں کے نزدیک یہ مُراد نہ تھی کہ مسیحی لوگ محمدیوں کو بھی مسیحی بنالیویں۔ مسیحی فرقے ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے آزاد ہیں۔ لیکن اُن پر واویلا اگر وہ اسلام کے مقدس

دین پر حملہ کریں ÷

ایک محمدی حدیث میں ایک عمدہ پیشگوئی مندرج ہے کہ مریم کا بیٹا مسیحؑ دنیا کی عدالت کرنے کے لئے آخری خلیفہ بنکر آدیگا۔ مسلمانوں کے درمیان یہ گمان پھیل رہا ہے۔ کہ آخرکار وہ لوگ مسیحیت اور مغربی شائستگی کا مقابلہ کرنے کے ناقابل ہو جائیں گے۔ خلیفوں کا جانشین یعنی سلطان تخت پر محض ایک سایہ ہے۔ جو اپنی جان کے لئے لرزاں ہے۔ ترکی سلطنت کی بربادی جسکی امید تھوڑے ہی عرصہ بعد کیجا سکتی ہے اسلام کی ریڑھ توڑ ڈالے گی۔ اور مشرقی مسئلہ (یعنی بائیبل کی مسیحیت سے بائیبل کے ممالک کی اخلاقی نوزادگی) کے حقیقی حل کے واسطے راہ کھل جاویگی ÷

چوالیسویں فصل

قرآن اور بائیبل

قرآن محمدیوں کی مقدس کتاب یعنی اُن کی بائیبل ہے وہ اُن کا عقیدہ۔ اُن کا مجموعہ قوانین اور اُن کا نماز نامہ ہے وہ مقرب فرشتہ جبرائیل سے جس نے پاک نوشتوں میں

رُوح القدس سے منسوب کلام کو پُورا کیا الٰہی الہام کے حاصل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ محمدی لوگ مکاشفات کی دو اقسام میں امتیاز کرتے ہیں۔ وہ جو فرشتہ کے مُنہ سے لفظ بہ لفظ بول کر دیئے گئے۔ اور وہ جو نبیؐ کے اپنے الفاظ میں الہامی تعلیم کا مطلب رکھتے ہیں۔ نبیؐ کا صرف پانچ دفعہ نام لیا گیا ہے۔ لیکن تمام کتاب میں لفظ کہہ کے ساتھ جبرائیل سے بطور مکاشفات کے پابندہ اور مقدس کاتب کے خطاب کیا گیا ہے۔ اُس میں ۱۱۴ سُورتیں اور ۶۲۲۵ آیات پائی جاتی ہیں۔ ہر ایک سُورۃ (سوائے نویں کے) (یہودی اصل سے) اِس کلمہ کے ساتھ کہ اَللّٰہ۔ رحم کے خدا۔ رحیم کے نام سے شروع ہوتا ہے ✣

قرآن نامکمل وزن اور قافیہ میں (جو اطالین زبان کی طرح عربی میں قدرتی اور آسان ہے) مُرتب ہے۔ اُسکی عربی عبارت سب سے اچھی اور خالص عربی خیال کیجاتی ہے۔ مشرقی ڈھنگ اور برابری کی ایک قسم یا فقرات کی موافقت میں اُس کی نظم کسیقدر عبرانی نظم کے مشابہ ہے۔ لیکن ترجمہ میں اُسکی فریفتگی جاتی رہتی ہے۔ لیکن مزامیر اور کتب الانبیا اپنا اصلی زور اور خوبی گُم کرنے کے بغیر ہر ایک زبان میں دوبارہ لکھے جاسکتے ہیں۔ قرآن کی باطل پرستی کے طور پر تعظیم کیجاتی ہے اور کئی ایک پچھلے سالوں تک ترجمہ کیا جانے اور ایک عام کتاب کی طرح بیچے جانے کے لئے نہایت مقدس سمجھا جاتا رہا ہے ✣

محمدؐ گا ہے بگا ہے جوں جوں وحی پاتا اور اپنے زمانہ میں ترقی کرتا تھا قرآن کو پڑھنے والوں کے لئے نہیں بلکہ سُننے والوں کے لئے تیار کرتا اور لکھواتا تھا۔ جو یا تو یادداشت سے یا اُس کے رفیقوں کے ہاتھ سے مرقوم نقلوں سے عام تقریر کی صلاح بخش تاثیر کے لئے بہت کار آمد تھا۔ اسلئے اُس کی عبادت حسب موقع اور ٹکڑے ٹکڑے ہے۔ اُس کی موت کے ایک سال بعد اُس کے سُسر اور بلا توسط قایم مقام ابوبکرؓ کی ہدایت سے پیغمبر کے بڑے عنصر یا کاتب زید نے قرآن کے بتر و بتر ٹکڑوں کو کھجور کے پتوں۔ سفید پتھر کی تختیوں اور آدمیوں کی چھاتیوں پر سے" فراہم کیا۔ لیکن تاریخوار ترتیب یا مضامین کے اجرا کی نسبت بے پرواہی کے ساتھ۔ ابوبکرؓ نے یہ نقل محمدؐ کی بیوگان میں سے ایک حفصہ کی حفاظت میں سپرد کی۔ وہ عمرؓ کے کیپلی فیٹ (ایام خلیفہ گری) کے دس سالوں میں دستور العمل رہا۔ چونکہ نقلوں کے متفرق نسخوں نے سخت جھگڑے برپا کیئے۔ اسلئے زید بمع کئی ایک قریشیوں کے مکہ شہر کی زبان میں عبارت کی صفائی حاصل کرنے کے واسطے اختیار دے کر مقرر کیا گیا۔ اور تمام پہلی نقلیں فراہم کر کے جلائی گئیں۔ زید کی نظر ثانی باریک بین حفاظت کیساتھ آجتک بے تبدیل پہنچی ہے۔ اور متفرق نسخے قریباً نامعلوم ہیں۔ فرق صرف حروف علت میں پایا جاتا ہے۔ جو بعد میں ایجاد کیئے گئے۔ قرآن میں بہت سی ناموافقتیں اور مخالفتیں پائی

جاتی ہیں۔ لیکن مفسّرین معتقد ہیں کہ پچھلا حکم پہلے پر فایق ہے +

سُورتوں کی تاریخوار ترتیب کی بحالی اپنے مصنّف کی سمجھ اور خصلت میں اسلام کے رفتہ رفتہ اظہار کو درست طور پر سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ پہلے۔ درمیانے اور آخری زمانہ کی سُورتوں میں بہت فرق ہے۔ پہلے زمانہ میں شاعرانہ۔ وحشی اور بے ربط اصول غالب ہے۔ متوسّط میں نثری۔ بیانیہ اور مشنری اور آخری میں اہلکارانہ اور قانون ساز۔ محمدؐ نے قدرتی اشیاء۔ عدالت۔ بہشت اور دوزخ کے بیانات کو اشتعال دہ ٹکڑے دار تقریروں۔ اکثر چھوٹے چھوٹے جملوں کے ساتھ شروع کیا۔ اُس نے تعلیمی تقریرات یہودی اور مسیحی ماخذ سے تواریخی بیانات۔ مشنری ترغیبوں۔ اور نصیحتوں کو جاری رکھا۔ اور ایک قانون ساز اور جنگی بہادر کے حاکمانہ احکام کے ساتھ ختم کیا +

قرآن کے لوازمات جہانتک وہ مصنّف کے اپنے تصوّر کے حاصلات نہیں ہیں عرب اور سوریا کی رائج حدیثوں ربیانہ جوڈازم (یہودیت) اور بگڑی ہوئی مسیحیت سے لئے گئے ہیں اور اُس کے مقاصد کے موافق قرینہ سے رکھے گئے ہیں +

محمدؐ اپنے سفروں میں متفرق مذاہب کے ماننے والوں سے ملا اور شتربانوں کے ہمراہ اپنے پہلے سفر میں وہ ایک

نیسٹورین منک باسٹراکو ملا جس کے کئی ایک نام ہیں اور جس نے نوجوان نبیؐ کو اُسکی آیندہ بزرگی کے شگون کے ساتھہ قبول کیا۔ کہتے ہیں کہ اُس کی بیوہ خدیجہ اور اُسکا چچیرا بھائی ورقا (مسیحیت کا ایک مشہور نومرید یا زیادہ اغلباً ایک یہودی۔) یہودیوں اور مسیحیوں کی مقدس کتابوں سے خوب واقف تھے ✤

قرآن خاصکر پہلی سورتوں میں پاک نوشتوں کی اکثر تعریف کرتا ہے۔ اور اُن کو "خدا کی کتاب" "خدا کا کلام" "توریت" "انجیل" کہتا ہے۔ اور یہودیوں اور مسیحیوں کو بطور "اُکتاب یا پاک نوشتوں یا انجیل کے لوگوں" کے بیان کرتا ہے۔ وہ پاک نوشتوں میں محمدؐ اور اُسکی کامیابی کی نسبت پیشینگوئیاں پاتا ہے۔ اور آدمؑ اور حواؑ کی برگشتگی۔ نوحؑ اور طوفان۔ ابرہامؑ اور لوطؑ۔ سدوم اور عمورہ کی ہلاکت۔ موسےٰؑ اور یوسفؑ۔ یوحناؑ اصطباغی۔ کنواری مریم اور یسوعؑ کے احوال کبھی کبھی بائیبل کے الفاظ ہیں لیکن اکثر ربیانی اور غیر معتبر کہاوتوں کے ساتھہ بدلے ہوئے اور مخلوط ہیں ✤

یہ اغلب ہے کہ بائیبل کے حصے محمدؐ کو پڑھ کر سُنائے گئے۔ لیکن یہ بہت بعید از عقل ہے کہ اُس نے اُسے خود پڑھا۔ کیونکہ رائج مسلمان حدیث کے بموجب وہ بالکل نہ پڑھ سکتا تھا۔ اور محمدی فتوحات سے پیشتر جنہوں نے مفتوح ممالک میں عربی زبان کو پھیلا دیا کوئی ترجمہ نہ تھا۔ علاوہ ازیں

اگر وہ بائبل کو کسیقدر ہوشیاری سے پڑھتا تو ایسی بھاری غلطیاں نہ کرتا۔ پاک کلام کے محاورات کی طرف چند اشارات مثلاً "آدمیوں کے دکھانے کے لئے خیرات دینا"۔ "کوئی گناہ معاف نہیں کرتا سوائے خدا کے" شخصی گفتگو اور ہر دلعزیز حدیثوں سے لئے جا سکتے ہیں۔ عیسیٰ کا ذکر بطور مریم کے بیٹے کے ہے۔ جس نے روح القدس سے قوت پائی۔ نوح ابراہیم۔ موسےٰ اور ہارون کا اکثر تعظیم کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے لیکن ظاہراً ہمیشہ آگاہی کے ناکامل حدیثی یا غیر معتبر چشموں سے لیا گیا ہے ۔

قرآن البتہ دنیا کی بڑی کتابوں میں سے ایک ہے۔ یہ صرف ایک کتاب ہی نہیں ہے بلکہ ایک ضابطہ۔ ملکی اور دینی قوانین کا مجموعہ ہے۔ جو الٰہی اصل اور اختیار کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اُس نے زمانوں کے اوپر اپنی تاثیر ڈالی ہے۔ وہ آجتک عبادتوں کی پرورش کرتا ہے۔ اور دس کروڑ آدمیوں سے زیادہ کی پوشیدہ اور عام زندگی کا اہتمام کرتا ہے۔ اس میں کئی ایک نظمی خوبصورتی۔ دینی رغبت اور دانایانہ صلاح والے فقرے۔ لیکن بیہودگیوں۔ لُغت تراشی بے معنی تصوّرات اور اوچھی شہوت پرستی سے مخلوط پائے جاتے ہیں۔ اس میں دوہراؤ اور اختلاف جو تردید کے سہل خیال سے ہٹائے نہیں گئے ہیں کثیر ہیں۔ وہ کبھی کھینچتا اور پیچھے ہٹاتا ہے۔ اور پڑھنے کے لئے ایک نہایت

پُرتکان کتاب ہے ۔ گبن قرآن کو خدا کی وحدت کے لئے ایک جلالی شہادت" لیکن بڑی درستی کے ساتھ ایک "بے انجام کہاوت اور فرمان اور لفظوں ہی لفظوں کا بکھرا ہُوا بے ربط کلام" بھی کہتا ہے ۔ جو شاذ و نادر ہی قیاس یا خیال کو اُبھارتا ہی جو بعض اوقات خاک میں رینگتا ہے ۔ اور بعض اوقات بادلوں میں معدوم ہو جاتا ہے ۔

ویدوں کو بھی شامل کر کے تمام کتابوں میں سے قرآن بائیبل کا نہایت قوی حریف ہے ۔ لیکن مضامین اور صورت میں بہت ہی ادنٰے درجہ کا ہے ۔

دونوں میں اُن قوموں کا جو اس کی مالک ہیں اخلاقی اور دینی مجموعۂ قوانین پایا جاتا ہے ۔ قرآن پُرانے عہدنامہ کیطرح ملکی اور قومی مجموعۂ قوانین بھی ہے ۔ ہر دو عبارت اور ڈھنگ میں مشرقی ہیں ۔ ہر دو میں جا بجا اُس بناوٹ کی تازہ خاصیّت پائی جاتی ہے ۔ جو خاص تواریخی منصب سے یا خاص احتیاجات سے پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن بائیبل مسیح میں اکیلے سچے خدا کا حقیقی مُکاشفہ ہے ۔ جو دنیا کو اپنے ساتھ ملاتا ہے ۔ قرآن مسیح اور کفارہ کے بغیر ایک نقلی الہام ہے ۔ جو کچھ قرآن میں سچ ہے وہ بائیبل سے لیا گیا ہے ۔ جو اُس میں اصلی ہے وہ جھوٹا اور بے قدر ہے ۔ بائیبل تواریخی ہے ۔ اور تمام زمانوں تک انسانی نسل کی نہایت شریفانہ تمنا آخری تکمیل تک ہے ۔ قرآن محمد ہی سے شروع ہوتا اور ختم ہوتا ہے ۔ بائیبل بے انتہا

اختلاف کو یگانگت کے ساتھ اور عالمگیر مطابقت کو مقامی مناسبت کے ساتھ ملاتی ہے۔ قرآن ہموار۔ ہم آہنگ ہے جو ایک ہی ملک۔ سوسائیٹی کے ایک ہی درجہ اور عالموں کی ایک ہی جماعت کے لئے محدود ہے۔ بائیبل کل دنیا کی کتاب ہے۔ اور متواتر زمین کی سرحدوں تک تمام نسلوں اور سوسائیٹی کے تمام درجوں تک روحانی غذا پہنچا رہی ہے۔ قرآن مشرق میں مقیم ہے اور اُن سب کے لئے جنہوں نے ایک دفعہ زندہ خدا کے کلام کا مزہ چکھ لیا ہے بے مزہ ہے۔ قرآن کی نظم بھی ہرگز ایوب یا یسعیاہ کی عظمت اور بلند پروازی۔ مزامیر کی بربطی خوبصورتی۔ غزل الغزلات کی شیرینی اور نزاکت اور امثال و وعظ کی پُر معنی دانائی تک نہیں پہنچتی ہے ؎

---

۴۵ پینتالیسویں فصل

محمدی مذہب

(اسلام ایک نیا مذہب نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہم اُس دین (مسیحیت) کے ظاہر ہونے کے بعد جو کامل ہے اور تمام قوموں اور زمانوں کے لئے مقصود ہے ایک نئے کی

امید رکھ سکتے ہیں۔ وہ پیش دست اصولات کا مُرکب یا جرأت کاری اور بُت پرستی۔ یہودیت اور مسیحیت کو ملانے کی خام کوشش ہے۔ جن کو محمدؐ نے عرب میں دیکھا۔ لیکن ایک بڑی ناکامل صورت میں۔ وہ صریحاً اضحاق اور اسمٰعیل کے مشترک باپ ابراہام کے ایمان کی بحالی ہے۔ لیکن وہ اپنی مسیحانہ امیدوں اور بطور اپنے منزلِ مقصود اور تکمیل کے انجیلی نجات کی طرف سیدھا دیکھتی ہوئی آرزوؤں کے ساتھ ابراہام کا حقیقی ایمان نہیں بلکہ اسمٰعیل کا باطل جوڈازم اور تالمود کا پوسٹ کرسچن اور اینٹی کرسچن جوڈازم ہے۔ محمدؐ یسوع کے پاک دین کو جیسا کہ وہ نئے عہدنامہ میں درج ہے۔ اُس سے بھی کم جانتا تھا۔ بلکہ صرف اُس کی تحریف اور ہجو کے بیان ہی کو جیسا کہ ہم ناکارہ۔ غیر معتبر اور بدعتی اناجیل میں پاتے ہیں بائیبل کی نسبت یہ بے علمی اور مشرقی مسیحیت کی خرابیاں جنکے ساتھ محمدیوں کا لگاؤ ہوا اُن کے غلط اعتقاد اور سخت تعصبات کے لئے کچھ عذر مہیا کرتی ہیں۔ اور تاہم قرآن کے کمزور نقلی یہودی اور نقلی مسیحی اصولات بھی عرب اور افریقہ کی پُرانی بُت پرستی کی اصلاح کرنے اور اُس کو اعلٰے سطح پر اُٹھانے کے لئے بہت قوی ہے۔ اسلام کی بڑی اور لاکلام خوبی بُت پرستی کو توڑنا اور وحدانیت کے عقیدہ کو پھیلانا ہے۔

اسلام کا عقیدہ سادہ ہے۔ اور اُس میں یہ چھ مضامین پائے جاتے ہیں۔ خدا۔ تقدیر۔ فرشتگان (نیک و بد)۔ کتابیں

انبیا اور قیامت۔ اور ابدی جزا و سزا کے ساتھ عدالت ❖

خدا

وحدانیّت اس دین کا کونہ کا پتھر ہے۔ وہ اس بار بار مرقوم فقرہ میں ظاہر ہے۔ کہ "کوئی خدا نہیں مگر خدا (اللہ۔ سچا۔ واحد خدا۔) اور محمدؐ اسکا نبی (یا رسول) ہے"۔ گبن اس کو "ایک ابدی سچائی اور ایک ضروری کہاوت کا مرکب"۔ کہتا ہے۔ پہلا جملہ جو یقیناً پرانہ عہدنامہ (استثناء ۶/۴) سے لی ہوئی بڑی اور قومی سچائی ہے۔ اس دین کی دینی قوت ہے۔ لیکن محمدیؐ (پچھلی یہودی۔ سوسینی آن اور یونی ٹیری آن کیطرح) وحدانیت عمیق۔ ہم آہنگ اندرونی زندگی اور بھرپوری سے محروم۔ اینٹی ٹرینی ٹیری آن اور اس سبب سے اینٹی کرسچن ہے۔ اُن باتوں میں سے ایک جس کو کوئی محمدیؐ مشکل سے قبول کریگا مسیحؑ کی الوہیت ہے۔ نماز میں بہت سی الٰہی صفتیں ظاہراً بھی۔ زور دی گئی اور دہرائی گئی ہیں۔ لیکن اللہ بیحد دانائی اور قدرت کا خدا ہے نہ کہ تمام بنی آدمؑ کی کفارہ دِہ محبت کا خدا۔ لرزاں رعایا اور غلاموں کا خود مختار بادشاہ ہے۔ نہ کہ پُر یقین بچوں کا عزیز باپ ہے۔ وہ محبت اور شکر گذاری کی بہ نسبت زیادہ تر تعظیم اور خوف کی شے ہے۔ وہ قسمت کا خدا ہے۔ جس نے اٹل طور پر پیشتر ہی سے تمام نیک و بد کاموں کو مقرر کر دیا ہے۔ اسلئے اُس کی بلا شرط اطاعت (یہی اسلام کا مطلب ہے) حقیقی دانائی اور

پاکیزگی ہے۔ وہ ایک پوشیدہ اور غیر معلوم وجود نہیں۔ بلکہ ایک ایسا خدا ہے جس نے اپنے آپ کو منتخب پیغمبروں۔ فرشتوں اور انسانوں کی معرفت ظاہر کیا ہے۔ آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہامؑ۔ موسےٰؑ اور یسوعؑ اسکے بڑے بڑے نبی ہیں۔ لیکن محمدؐ سب سے آخری اور سب سے بڑا ہے ✤

مسیحؑ

قرآن کی کرسٹالوجی (مسیح کی بابت علم) انسان یسوعؑ کی تعظیم اور اُس کی الٰہی خصلت کے انکار کی نسبت حقیقتوں اور غیر معتبر کہانیوں کی ایک عجیب ملاوٹ ہے۔ وہ "مریم کا بیٹا مسیح یسوعؑ" یا "مریم کا مبارک بیٹا" کہلاتا ہے۔ وہ اکیلے سچے خدا کا خادم اور رسول تھا۔ اور رُوح القدس یعنی جبرائیل فرشتہ سے جسنے بعدہ محمدؐ کو الٰہی الہام پہنچایا۔ قوی کیا گیا تھا۔ لیکن وہ خدا کا بیٹا نہیں ہے۔ کیونکہ خدا کی کوئی بیوی نہیں ہے۔ اِسلئے اُسکا بیٹا کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ ہمیشہ اکیلا ہے۔ اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے وجود کا ملانا مُعیب اور کفر ہے ✤

محمدی عارفوں میں سے بعض یسوعؑ اور اُس کی ماں کو بھی گناہ سے مبرّا کہتے ہیں۔ اور اوائل میں مریم کے بے عیب طور سے حمل میں آنے کی تعلیم کی منادی کرتے تھے۔ جسکے لئے غیر معتبر اناجیل نے راہ تیار کی تھی۔ تاریخ کی ایک بڑی غلطی کے سبب سے قرآن کنواری مریم کو "موسےٰ اور ہارون کی بہن" مریم کے ساتھ (خروج ۲۰/۱۵ گنتی ۵۹/۲۶) گڑبڑ کر دیتا ہے۔ ممکن ہے

کہ محمدؐ کا مطلب کسی اَور ہارون سے تھا (اِسلئے وہ مریم کو ہارون کی بہن کہتا ہے۔ لیکن موسےٰ کی نہیں۔) مگر اُس کے مفسّرین میں سے بعض یہ تسلیم کرتے ہیں کہ موسےٰ کی بہن معجزانہ طور پر مسیح کو جننے کے لئے محفوظ رکھی گئی تھی ❊

قرآن کے بموجب یسُوعؑ جبرائیل کے ظاہر ہونے پر مریم کے حمل میں پڑا اور ایک کھجور کے درخت کے تلے پیدا ہُوا جس کے نیچے ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔ یہ کہانی ایبیونائیٹ اصل سے ہے۔ یسوعؑ اپنے پنگھوڑے میں منادی کرتا اور اپنی حالتِ معصومیّت میں (جیسا کہ غیر معتبر اناجیل میں ہے) اور اپنی عام خدمت کے ایّام میں معجزے کرتا تھا بالخصوص اللہ اُس کے ذریعہ معجزے کرتا تھا۔ محمدؐ یسُوعؑ کی معجزانہ قدرت کا انکار کرتا ہے۔ اور اُس کی تعلیم کی سچائی کی قوی شہادت پر اعتماد رکھتا تھا۔ یسُوعؑ خدا کی وحدت کی خالص تعلیم کی منادی کرتا تھا۔ اور الٰہی تعظیم کا انکار کرتا تھا ❊

مسیح کے مصلوب ہونیکا انکار کیا گیا ہے۔ وہ ایک معجزہ سے اپنی مطلوبہ موت سے رہا کیا گیا۔ اور بمع اپنی ماں کے خدا سے بہشت میں پہنچایا گیا تھا۔ یہودیوں نے اُس جیسے ایک شخص کو غلطی سے مار ڈالا۔ یہ بیہودہ خیال مسیحیوں کا ایک عام اعتقاد سمجھا گیا ہے ❊

یسُوعؑ نے محمدؐ کی آمد کی پیشینگوئی کی جب اُس نے کہا کہ وہ اُسے بنی اسرائیل بیشک میں نہ بارے سے لئے شریعت کو جو

مجھ سے پیشتر دی گئی تھی مستحکم کرنے اور ایک رسول کا اشتہار دینے کے لئے جو میرے بعد آویگا اور جسکا نام احمدؐ ہوگا خدا کی طرف سے رسُول ہوں"۔ یوں رُوح القدس "دوسرے تسلّی دینے والے" کا وعدہ (یوحنا ۱۴ باب) محمدؐ سے اپنی طرف لگایا گیا تھا ◆

مسیحیت کی اس قلیل واقفیت کے سبب سے محمدؐ اوائل ہی میں ایک نئے دین کا بانی نہیں بلکہ ایک بڑا بدعتی سمجھا گیا۔ یہی رائے کئی ایک موجودہ کیتھلک اور پروٹسٹینٹ مصنّفوں کی ہے ◆

اسلام کا علمِ اخلاق

اللہ کی قادرِ مطلق مرضی کی اطاعت (اسلام) ہی بڑی نیکی ہے۔ وہ عمل اور تکلیف ہر دو میں نہایت قوی مقصد ہے اور جبر اور سردمہری کی زیادتی تک پہنچائی جاتی ہے ◆

سُوّر کے گوشت اور شراب کا استعمال منع ہے۔ نماز روزہ (خاصکر رمضان کے تمام ماہ میں) اور خیرات دینے کا حکم ہے۔ نماز انسان کو خدا کے نصف رستہ تک پہنچا دیتی ہے روزہ اُسکو خدا کے محل کے دروازہ تک لے آتا ہے۔ اور خیرات مداخلت حاصل کرتی ہے۔ شراب خواری سے تمام لوگوں کا اُن ممالک میں بھی جہاں انگور بکثرت سے پیدا ہوتا ہے قطعاً پرہیز خود ضبطی کی عجیب قوت ظاہر کرتا ہے۔ جو بہت

سی مسیحی اقوام کو شرمندہ کرتی ہے۔ محمّدی مذہب ایک بڑی پرہیزگاری کی انجمن ہے۔ اسی میں اُس کی نہایت بڑی اخلاقی قوت پائی جاتی ہے ؂

کثیر الازدواجی

لیکن برعکس اسکے کثیر الازدواجی اور حرم میں رکھنے کی بُت پرستی بدی نبیؐ کے نمونہ سے قایم کی گئی اور جُراُت دلائی گئی ہے۔ اُس نے ایک موجودہ عمل کی حد بندی اور ترتیب وہی کی۔ اور اُسکو دین میں منظور کیا۔ عام ایمانداروں کے لئے چار جوروؤں (سوائے لونڈیوں کے) تک حد بندی کی گئی ہے۔ اور عموماً صرف ایک یا دو رکھتے ہیں۔ لیکن خلیفے اپنی حرم سراؤں کو اپنی دولت اور شہوت کے موافق بھر سکتے ہیں۔ حرموں کو بمع لونڈیوں کے رکھنے کی سب کے لئے بے حد اجازت ہے۔ دشمن کی اسیر عورتوں کے ساتھ زنا بالجبر فتحمند کی جائز جزاء ہے۔ طلاق کے قوانین اور ممانعت کی حدود اکثر کرکے یہودیوں سے لئے گئے ہیں۔ لیکن طلاق ایسی حد تک آسان کیا گیا اور عمل میں لایا جاتا ہے جو شادی شدہ زندگی کو بالکل بگاڑ دیتا ہے ؂

کثیر الازدواجی اور لونڈی حرموں کا رکھنا عورت کے درجہ اور گھر کی خوبصورتی اور صلح کو برباد کرتے ہیں۔ تمام محمّدی ممالک میں عورت جاہل اور ذلیل ہے۔ وہ ایک گُرقع

ذلّت اور حفاظت کا نشان) کے ذریعہ سے عام لوگوں کی نظر سے چھپائی جاتی ہے۔ اُس کو نماز پڑھنے کے لئے کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے۔ اور شاذونادر ہی مسجدوں میں دیکھی جاتی ہے۔ یہ ایک عام سوال ہے۔ کہ آیا اُس میں رُوح بھی ہے یا نہیں۔ لیکن وہ فردوس میں آدمی کی ہوس کی سیری کے لئے ضروری ہے۔ مسلمان اپنی بیوی یا جوروؤں کی خیریت کا حال پُوچھنا بے عزتی سمجھتا ہے۔ کثیر الازدواجی خلاف طبیعت بدیول کے برخلاف جو محمّدیوں میں ویسی ہی رائج ہیں جیسی کہ قدیم بُت پرستوں میں تھیں کوئی حفاظت مہیّا نہیں کرتی ہے ؂

اسلام پر مسیحیّت کی بے حد فوقیّت اَور کسی بات میں اِسقدر ظاہر نہیں ہے جیسی کہ عورت اور خانگی زندگی کی حالت میں پائی جاتی ہے۔ عورت ہر ایک بات کے لئے انجیل کے مذہب کی احسانمند ہے ؂

شہوتی اصُول بہشت کی محمّدی تصویر کو بھی جس سے پاکدامنی خارج کی گئی ہے ناپاک کرتا ہے۔ ایمانداروں کے ساتھ شگفتہ باغوں۔ تازہ چشموں۔ اور خوبصورت کنواریوں کے درمیان مالامال فردوس کی خوشیوں کا وعدہ کیا گیا ہے۔ بہتّر حُوریں یا نوجوان سیاہ چشم لڑکیاں سب سے چھوٹے ایماندار کی خوشی کے لئے پیدا کی جاوینگی۔ خوشی کا ایک لمحہ ہزار سال تک بڑھا یا جاوے گا۔ اور اُسکی قوائے سَو گُنا زیادہ کیجادیں گی۔ مُقدّسین اور شہیدان الٰہی نظارہ

کو پختہ کر دیا ہے۔ وسط افریقہ میں حبشیوں کے درمیان مسلمانوں سے بےرحم بردہ فروشی ابتک بڑے ہولناک طور سے انجام دیجاتی ہے *

جنگ

بے ایمانوں کے خلاف جنگ، قرآن میں جائز ٹھیرایا گیا ہے۔ لڑنے والے آدمیوں کو قتل کرنا۔ عورتوں اور بچوں کو غلام بنانا چاہیئے۔ یہودیوں اور مسیحیوں کے ساتھ بُت پرستوں کی بہ نسبت زیادہ نرمی سے سلوک کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن اُن کو بھی بالکل عاجز کرنا اور جزیہ دینے کے لئے مجبور کرنا چاہیئے *

۴۶ چھیالیسویں فصل

محمدی عبادت

عبادت میں اسلام کی مشہور خاصیّت بُت شکنی اور یہودی ٹن ازم (شرع کی پابند دینداری) ہے۔ اِس بات میں وہ عبادت خانہ کی عبادت کے مشابہ ہے۔ دُوسرا حکم

بطور زندہ مخلوقات کی تمام مورتوں کی مناہی کے خواہ گرجوں میں یا دوسری جگہوں میں ہوں لفظی طور پر سمجھا جاتا ہے جائز زینت صرف نقش و نگار رہی ہے۔ جو بے جان موجودات سے لی گئی ہے۔

یہ رسم بالکل سادہ ہے۔ مسجدیں کیتھلک گرجا گھروں کی طرح ہمیشہ کھلی اور نمازیوں سے جو یا تو اکیلے یا جھنڈ کے جھنڈ ہو کر سر ڈھانپ کر اور پیر ننگے کر کے نماز کرتے ہیں معمور رہتی ہیں۔ داخل ہونے پر ہر ایک کو اس حکم کے موافق اپنی جوتی اُتارنی پڑتی ہے۔ کہ "اپنے پاؤں سے جوتی اُتار۔ کیونکہ یہ جگہ جہاں تو کھڑا ہے مقدس زمین ہے" اجنبیوں کے لئے عموماً کھلی جوتیاں یا کھڑاویں مہیا کی جاتی ہیں۔ اور اُن کے لئے کرایہ لے لیا جاتا ہے +

ختنہ یہودیوں سے لیا گیا ہے۔ اگرچہ قرآن میں اس کا ذکر تک بھی نہیں ہے۔ جمعہ بطور مقدس دن کے یہودی سبت کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔ (شاید اس واسطے کہ وہ پہلے ایک دینی جماعت کا دن تھا۔) وہ دنوں کا بادشاہ اور نہایت عمدہ دن کہلاتا ہے۔ جس میں انسان پیدا کیا گیا تھا۔ اور آخری عدالت ہو گی۔ لیکن اُس کی محافظت یہودی سبت کی بہ نسبت کم کی جاتی

لکڑی کی جوتیاں

ہے۔ سنجیدہ موقعوں پر قربانی اکثر کرکے شکر گزاری کے طور پر گذرانی جاتی ہے۔ اور غریبوں کے لئے مہربانی کے کام کے ساتھ ملائی جاتی ہے لیکن اسلام میں کفارہ کے خیال کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ خدا انصاف کی بےباقی کے بغیر آپ ہی اور اپنی مرضی سے گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔ اس لئے ایک موروثی اور عدل بھی ذات کے لحاظ سے کوئی کہانت نہیں ہے۔ جو قربانیوں کو گذرانتی اور خدا اور اس کے لوگوں کے مابین درمیانی کا کام کرتی ہے۔ تاہم اُن میں متقی اور درویش ہیں۔ جو پریسٹس (کاہنوں) اور منکس کی طرح تاثیر کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے اولیا ہیں۔ اور وہ اُن کے سفید مقبروں پر جاکر درخواست کرتے ہیں۔ اس بات میں وہ یونانیوں اور رومن کیتھلکس کی مانند ہیں۔ تاہم وہ بطور ثبت پرستی کے اولیا کی پوجا کرنے کو مکروہ جانتے ہیں۔ وہ دینی جلوس اور زیارتوں کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ اُن کی خاص زیارت گاہ مکہ ہے۔ محمد صاحب کی (زادبوم) جائے پیدائش۔ تمام اقلیموں کے ہزاروں مسلمان ہر سال صحرائے عرب میں سے مقدس کعبہ میں عبادت کرنے کے لئے گذرتے ہیں۔ اور اپنی واپسی پر متمندی کے ساتھ قبول کئے جاتے ہیں۔ ہر ایک

کی فرضی قبر کی بھی جو مُردہ سمندر کے مغربی کنارہ پر تبدیل کی گئی ہے۔ یروسلم اور آس پاس کے دیہات کے مسلمانوں سے ماہ اپریل میں زیارت کیجاتی ہے ؛

اوندھے گر کر نماز کرنا، گھٹ کر ایک عادی عمل بنایا گیا ہے۔ جو گھڑی کے کام کی طرح انجام دیا جاتا ہے۔ نماز پڑھنے سے پیشتر ہاتھ دھونے کا حکم ہے۔ لیکن صحرا میں پانی کی بجائے ریت کی اجازت دی گئی ہے نماز کے لیئے زیادہ عبادت کی خاطر رات کی نماز دن کے علاوہ پانچ مقرری اوقات ہیں :۔ پو پھٹنے پر۔ دوپہر کے نزدیک۔ دوپہر کے بعد۔ سورج کے غروب ہونے کے تھوڑی دیر بعد (تاکہ سورج پرستی نہ سمجھی جاوے) موذن یا موآذین (پکارنے والا) مسجد کے منارے پر سے ان الفاظ میں "اذان" (نماز کی پکار) کو گاکر نماز کا وقت مشتہر کرتا ہے "خدا بزرگ ہے" (چار دفعہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں مگر خدا" (دوبار)۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ محمد خدا کا رسول ہے (دوبار)۔ نماز پڑھنے کے لئے یہاں آؤ" (دوبار)۔ نجات کے لئے ادھر آؤ۔ (دوبار)۔ "خدا بزرگ ہے۔ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے" اور صبح سویرے موذن (پکارنے والا) اس کو بھی زیادہ کرتا ہے۔ کہ نماز نیند سے بہتر ہے" ؛

ایک عابد مسلمان عوام میں نماز پڑھنے سے خواہ مسجد میں ہو یا گلی میں یا جہاز پر ہو کبھی نہ شرمائیگا۔ گرد نواح کی نسبت بے پرواہ ہوکر اور ہجوم کے درمیان خدا کے ساتھ علیحدگی میں ہوکر۔ اپنا مُنہ مکہ کی طرف پھیر کر۔ کبھی تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھاکر کبھی گود میں رکھکر۔ اپنے ماتھے کو زمین پر رکھکر وہ گھٹنوں کے بل ہوتا ہے اور سجدے کرتا اور قرآن کے پہلے سُورہ کو اور اللہ کے ننانوے خوبصورت ناموں کو جو اُس کی تسبیح بنتے ہیں دوہراتا ہے۔ مسجدیں مردوں سے ایسی ہی بھرپور ہوتی ہیں جتنے کہ مسیحی گرجے عورتوں سے۔ اسلام مردوں ہی کا مذہب ہے۔ عورتوں کی کچھہ قدر نہیں ہے۔ مؤنث جنس کی تعلیم اور سرفرازی اس طریقہ کو برباد کردیگی +

باوجود اپنی تمام سادگی اور خاص سنجیدگی کے محمدی عبادت بعض جگہوں میں درویشوں کا سودایانہ جوش بھی رکھتی ہے۔ اپنے نبیؐ کے جنم دن پر اور دیگر تیوہاروں پر لفظ اللہ۔ اللہؐ کو متواتر دوہرانے سے ایک بے خبر خوشی کی حالت میں محو ہوجاتے ہیں جس میں وہ اپنی چھاتیوں میں تلواریں گاڑتے۔ زندہ سانپوں کو اپنے دانتوں سے چیرڈالتے۔ کانچ کی بوتلیں کھاتے۔ اور آخرکار اپنے فرقہ کے سردار کے

اپنے جسموں پر سے گھوڑے پر بیٹھکر گذر جانے کے واسطے زمین پر پیٹ کے بل لیٹ جاتے ہیں ٭

سینتالیسویں فصل ۴۷

محمّدی مذہب کے خلاف مسیحی اعتراضات

دوسرے مذاہب کے خلاف محمّدی مذہب کی دلیل تلوار تھی۔ مسیحی فرنگستان نے جنگ ہائے جہاد میں تلوار کے ساتھ جواب دیا۔ لیکن ناکامیاب رہا۔ یونانی اور لاطینی تھیولوجی انس نے اعلےٰ علم سے جھوٹے نبیؐ کی تردید کی۔ لیکن کسی اعلےٰ الٰہی نقارہ تک پہنچنے اور کسی محسوس تاثیر کے بغیر۔ قرآن اور محمّد کے خلاف مسیحی مباحثے آٹھویں صدی میں شروع ہوئے۔ اور سولہویں اور سترہویں صدیوں تک وقفوں کے ساتھ جاری رہے ٭

سن عیسوی	پوپ	اینٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
سنہ ۵۹۰-۶۰۴ء	سینٹ گریگوری	...	(یونانی شہنشاہ)	.....
.....	اول (اعظم)	...	ماریس ..	سنہ ۵۸۲ء
.....	....	...	فوکس ..	سنہ ۶۰۲ء
سنہ ۶۰۴-۶۰۶ء	سیبینی آنس .	...	....	.....
سنہ ۶۰۷ء	بونی فیس سوئم	...	....	.....
سنہ ۶۰۸-۶۱۵ء	بونی فیس چہارم	...	ہراکلی آس ..	سنہ ۶۱۰ء
سنہ ۶۱۵-۶۱۸ء	ڈی اس ڈی ڈٹ	...	....	.....
سنہ ۶۱۹-۶۲۵ء	بونی فیس پنجم	...	....	.....
سنہ ۶۲۵-۶۳۸ء	ہنوری آس اول	...	....	.....
سنہ ۶۳۸-۶۴۰ء	سیویری نس	...	کانسٹینٹائن سوئم	.....
سنہ ۶۴۰-۶۴۲ء	جان چہارم	...	کانسٹینس دوئم	سنہ ۶۴۱ء
سنہ ۶۴۲-۶۴۹ء	تھیوڈورس اول	...	....	.....
سنہ ۶۴۹-۶۵۳ء (۶۵۵)	سینٹ مارٹن اول	...	....	.....
سنہ ۶۵۴-۶۵۷ء	یوجینی آس اول	...	کانسٹینٹائن چہارم	.....
سنہ ۶۵۷-۶۷۲ء	وائی ٹالی انس	...	(پوگونیٹس) ..	سنہ ۶۶۸ء
سنہ ۶۷۲-۶۷۶ء	ایڈیوڈیٹس	...	....	.....
سنہ ۶۷۶-۶۷۸ء	ڈونس یا ڈامنس اول	...	....	.....
سنہ ۶۷۸-۶۸۱ء	اگاتھو ...	...	....	.....
سنہ ۶۸۲-۶۸۳ء	لیو دوئم ...	...	....	.....

چوتھا زمانہ ۵۵۰ء سے لیکر ۱۰۴۹ء تک

سن عیسوی	پوپ	اینٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
۶۸۳-۶۸۵ء	بینیڈکٹ دوئم	.....	....	......
۶۸۵-۶۸۶ء	جان پنجم	.....	جسٹینی اَن دوئم	۶۸۵ء
۶۸۶-۶۸۷ء	کونان	.....	....	......
۶۸۷-۶۹۲ء	....	پاسکل	لی اونشی اس	۶۹۴ء
۶۸۷ء	تھیوڈورس	.....	طبیری اس سوئم	۶۹۷ء
۶۸۷-۷۰۱ء	سرجی اس اول	.....	جسٹی نین دوئم (بحال کیا گیا)	۷۰۵ء
......	....	.....		......
۷۰۱-۷۰۵ء	جان ششم	.....	فلیپی کس برڈینس	۷۱۱ء
۷۰۵-۷۰۷ء	جان ہفتم	.....	اناسٹیسی آس دوئم	۷۱۳ء
۷۰۸ء	سائی سنی آس		تھیوڈوسی آس سوئم	۷۱۶ء
۷۰۸-۷۱۵ء	کانسٹینٹائن اول	.....	لیو سوئم (اساری آن)	۷۱۸ء
۷۱۵-۷۳۱ء	گریگوری دوئم	.....	....	......
۷۳۱-۷۴۱ء	گریگوری سوئم ..	.....	چارلس مارٹل ۷۴۱ء میں فوت ہوا۔ اس نے ۷۳۲ء میں ٹوئیرس میں محمدیوں کو مغلوب کیا۔	
......	....	.....		
......	....	.....	....	......
۷۴۱-۷۵۲ء	ذکاری آس	.....	(پیپن خورد [illegible])	۷۴۱ء
۷۵۲ء	سٹیفن دوئم	.....	....	......
۷۵۲-۷۵۷ء	سٹیفن سوئم (دوئم)	.....	....	......
۷۵۷-۷۶۷ء	پال اول	.....	....	......

سن عیسوی	پوپ	اینٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
۷۶۷-۷۶۸ء	کانسٹینٹائن دوئم	...	رومی شہنشاہان	...
۷۶۸ء	فلپس	...	...	...
۷۶۸-۷۷۲ء	سٹیفن چہارم	...	...	...
۷۷۲-۷۹۵ء	ایڈریان اول	...	+ شارلیمین	۷۶۸-۸۱۴ء
...	...	...	روما میں شہنشاہ	...
...	...	...	مقرر کیا گیا ...	۸۰۰ء
۷۹۵-۸۱۶ء	لیو سوئم	...	...	...
۸۱۶-۸۱۷ء	سٹیفن پنجم	...	...	...
۸۱۷-۸۲۴ء	پاسکل اول	...	لوئیس دی پائی آس*	۸۱۴-۸۴۰ء
...	...	...	(لی ڈی بانیئر)	...
...	...	...	ریمز میں شاہنشاہ	...
...	...	...	مقرر کیا گیا ...	۸۱۶ء
۸۲۴-۸۲۷ء	یوجینی اس دوئم	...	...	...
۸۲۷ء	ویلنٹی نس	...	لوتھیر اول +	۸۴۰-۸۵۵ء
...	...	...	(۸۲۳ء میں تاج پہنا)	...
۸۴۴ء	...	جان	...	...
...	...	اڈی آکنس	...	...
۸۴۴-۸۴۷ء	سرجی اس دوئم	...	ریجنٹی کا حکمران شہنشاہ لوئیس	...
...	...	...	(۸۴۰-۸۷۵ء تک)	...

سن عیسوی	پوپ	انٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
سنہ ۸۴۷-۸۵۵ء	لیو چہارم ..	.....	....	....
.....	فرضی جینیس جون	.....	....	....
.....	یا جان ہشتم ..	.....	....	....
سنہ ۸۵۵-۸۵۸ء	بینیڈکٹ سوئم	.....	....	....
سنہ ۸۵۵ء	....	اناسٹیسیس	اٹلی میں لوئیس دوئم*	سنہ ۸۵۵-۸۷۵ء
سنہ ۸۵۸-۸۶۷ء	نکولس اول .	.....	....	....
سنہ ۸۶۷-۸۷۲ء	ایڈرین دوئم	.....	....	....
سنہ ۸۷۲-۸۸۲ء	جان ہشتم ...	.....	چارلس گنجا* ..	سنہ ۸۷۵-۸۸۱ء
سنہ ۸۸۲-۸۸۴ء	ماری نس اول ..	.....	چارلس موٹا* ..	سنہ ۸۸۱-۸۸۷ء
سنہ ۸۸۴-۸۸۵ء	ایڈرین سوئم	.....	....	....
سنہ ۸۸۵-۸۹۱ء	سٹیفن ششم .	.....	آرنلف*	سنہ ۸۸۷-۸۹۹ء
.....	....	.....	شہنشاہ مقرر ہوا	سنہ ۸۹۶ء
سنہ ۸۹۱-۸۹۶ء	فارموسس ..	.....	....	....
سنہ ۸۹۶ء	بونی فیس ششم	.....	....	....
سنہ ۸۹۶-۸۹۷ء	سٹیفن ہفتم [illegible]	.....	....	....
سنہ ۸۹۷ء	رومانس	.....	....	....
سنہ ۸۹۷ء	تھیوڈورس دوئم	.....	....	....
سنہ ۸۹۸-۹۰۰ء	جان نہم ..	.....	لوئیس طفل	سنہ ۸۹۹ء
سنہ ۹۰۰-۹۰۳ء	بینیڈکٹ چہارم	.....	....	....

سن عیسوی	پوپ	اینٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
سنہ ۹۰۳ء	لیو پنجم ...	...	اٹلی کے صوبہ کا	
...	...	...	لوئیس سوئیم ..	سنہ ۹۰۱ء
سنہ ۹۰۳-۹۰۴ء	کرسٹوفورس	...	...	...
...	(معزول کیا گیا)	...	...	...
سنہ ۹۰۴-۹۱۱ء	سرجی اس سوئیم	...	جرمنی کا بادشاہ	سنہ ۹۱۱-۹۱۸ء
سنہ ۹۱۱-۹۱۳ء	اناسٹیسی اس سوئیم	...	(فرینکونیہ کا)	...
...	...	...	کانریڈ اول	...
سنہ ۹۱۳-۹۱۴ء	لینڈو ...	...	...	...
سنہ ۹۱۴-۹۲۸ء	جان دہم ...	...	(اٹلی میں) بیرینگار	سنہ ۹۱۵ء
سنہ ۹۲۸-۹۲۹ء	لیو ششم ...	...	ہنری اول (صیاد)	...
سنہ ۹۲۹-۹۳۱ء	سٹیفن ہفتم .	...	جرمنی کا بادشاہ	...
سنہ ۹۳۱-۹۳۶ء	جان یازدہم ..	...	سیکسنی کا خاندان	سنہ ۹۱۸-۹۳۶ء
سنہ ۹۳۶-۹۳۹ء	لیو ہفتم ...	...	اوٹو اول (اعظم)	سنہ ۹۳۶-۹۷۳ء
سنہ ۹۳۹-۹۴۲ء	سٹیفن نہم ..	...	شاہنشاہ مقرر کیا گیا	سنہ ۹۶۲ء
سنہ ۹۴۲-۹۴۶ء	ماری نس دوئیم	...	...	...
سنہ ۹۴۶-۹۵۵ء	اگیپی ٹس دوئیم	...	...	...
سنہ ۹۵۵-۹۶۳ء	جان دوازدہم	...	...	...
...	(معزول کیا گیا)	...	...	...
سنہ ۹۶۳-۹۶۵ء	لیو ہشتم	...	...	...

سن عیسوی	پوپ	اینٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
سنہ ۹۶۴ء	بینیڈکٹ پنجم ۵	...	...	...
...	(معزول کیا گیا)	...	...	...
سنہ ۹۶۵-۹۷۲ء	جان سیزدہم ۱۳	...	...	...
سنہ ۹۷۳-۹۷۴ء	بینیڈکٹ ششم ۶	...	اوٹو دویم ۲	سنہ ۹۷۳-۹۸۳ء
سنہ ۹۷۴-۹۸۳ء	بینیڈکٹ ہفتم ۷	...	...	...
...	بونی فیس ہفتم ۷	...	...	...
سنہ ۹۸۳-۹۸۴ء	جان چہاردہم ۱۴	...	اوٹو سویم ۳	سنہ ۹۸۳-۱۰۰۲ء
...	(قتل کیا گیا)	...	شہنشاہ مقرر ہوا	سنہ ۹۹۶ء
سنہ ۹۸۴-۹۸۵ء	بونی فیس ہفتم ۷	...	...	...
سنہ ۹۸۵-۹۹۶ء	جان پانزدہم ۱۵	...	...	...
سنہ ۹۹۶-۹۹۷ء	گریگوری پنجم ۵	...	...	...
سنہ ۹۹۷-۹۹۸ء	...	کیلابریا کا بشپ جان شانزدہم ۱۶	ہنری دویم - سیکسن شہنشاہوں میں سے آخری.	سنہ ۱۰۰۲-۱۰۲۴ء
...	...	...	شہنشاہ مقرر ہوا.	سنہ ۱۰۱۴ء
سنہ ۹۹۸-۱۰۰۳ء	سلویسٹر دویم ۲	...	...	...
سنہ ۱۰۰۳ء	جان ہفدہم ۱۷	...	...	...
سنہ ۱۰۰۳-۱۰۰۹ء	جان ہشتدہم	...	...	...
سنہ ۱۰۰۹-۱۰۱۲ء	سرجی اس چہارم	...	...	...
سنہ ۱۰۱۲-۱۰۲۴ء	بینیڈکٹ ہشتم	...	...	...

سن عیسوی	پوپ	انٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
...	...	...	کانرڈ* دویم[۲]	...
سنہ ۱۰۱۲ء	...	گریگوری	(فرینکونیا کا خاندان)	سنہ ۱۰۲۴-۱۰۳۹ء
...	...	...	(شہنشاہ مقرر ہوا)	سنہ ۱۰۲۷ء
سنہ ۱۰۲۴-۱۰۳۳ء	جان نوزدہم[۱۹]	...	...	...
سنہ ۱۰۳۳-۱۰۴۴ء	بینیڈکٹ نہم[۹]	...	...	...
...	(معزول کیا گیا)	...	...	...
سنہ ۱۰۴۴-۱۰۴۶ء	...	سلویسٹر سویم[۳]	ہنری* سویم[۳]	سنہ ۱۰۳۹-۱۰۵۶ء
سنہ ۱۰۴۵-۱۰۴۶ء	گریگوری ششم[۶]	...	(شہنشاہ مقرر ہوا)	سنہ ۱۰۴۶ء
سنہ ۱۰۴۶-۱۰۴۷ء	کلیمنٹ دویم[۲]	...	...	...
سنہ ۱۰۴۷-۱۰۴۸ء	ڈیماسس دویم[۲]	...	...	...
سنہ ۱۰۴۹-۱۰۵۴ء	لیو نہم[۹]	...	...	...
سنہ ۱۰۵۴-۱۰۵۷ء	وکٹر دویم[۲]	...	ہنری* چہارم	سنہ ۱۰۵۶-۱۱۰۶ء
...	...	...	(انٹی پوپ کلیمنٹ	...
...	...	...	سے تاج رکھا گیا۔)	سنہ ۱۰۸۴ء
سنہ ۱۰۵۷-۱۰۵۸ء	سٹیفن دہم[۱۰]	...	...	...
سنہ ۱۰۵۸-۱۰۵۹ء	بینیڈکٹ دہم[۱۰]	...	...	...
...	(معزول کیا گیا)	...	...	...
سنہ ۱۰۵۸-۱۰۶۱ء	نکولس دویم[۲]	...	...	...
سنہ ۱۰۶۱-۱۰۷۳ء	اسکندر دویم[۲]	...	سوویا کا رڈولف (حریف)	سنہ ۱۰۷۷ء

چوتھا زمانہ سنہ ۵۹۰ء سے لیکر سنہ ۱۰۴۹ء تک

سن عیسوی	پوپ	اینٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
سنہ ۱۰۶۱ء	.....	کیڈالس	.....	.....
.....	.....	(ہنوری اس دوئم)[۳]	.....	.....
سنہ ۱۰۷۳-۱۰۸۵ء	گریگوری ہفتم (ہلڈی برانڈ)	.....	لوکسمبرگ کا ہرمن (حریف)	سنہ ۱۰۸۱ء
.....	.....	.....	.....	.....
سنہ ۱۰۸۰-۱۱۰۰ء	.....	وائی برٹ	.....	.....
.....	.....	(کلیمنٹ سوئم)[۳]	.....	.....
سنہ ۱۰۸۶-۱۰۸۷ء	وکٹر سوئم[۳]	.....	.....	.....
سنہ ۱۰۸۸-۱۰۹۹ء	اربن دوئم[۲]	.....	.....	.....
سنہ ۱۰۹۹-۱۱۱۸ء	پاسکل دوئم	.....	.....	.....
سنہ ۱۱۰۰ء	.....	تھیوڈورس	.....	.....
سنہ ۱۱۰۲ء	.....	البرٹس	ہنری پنجم[۵]	سنہ ۱۱۰۶-۱۱۲۵ء
سنہ ۱۱۰۵-۱۱۱۱ء	.....	میگی نلفس	.....	.....
.....	.....	(سلویسٹر چہارم)	.....	.....
سنہ ۱۱۱۸-۱۱۱۹ء	گلاسی اس دوئم	.....	.....	.....
سنہ ۱۱۱۸-۱۱۲۱ء	.....	برڈینس	لوتھر دوئم سیکسن	سنہ ۱۱۲۵-۱۱۳۷ء
.....	.....	(گریگوری ہشتم)	.....	.....
سنہ ۱۱۱۹-۱۱۲۴ء	کیلکسٹس دوئم	.....	.....	.....
سنہ ۱۱۲۴ء	.....	تھیوبالڈس[۱] بکاپیکس	کانریڈ سوئم[۳] ہوہینسٹافن	.....

۱؎ اگلے صفحہ پر بھی اس سے کا ساتھ ہی ہے۔

سن عیسوی	پوپ	اینٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
سنہ ۱۱۲۴-۱۱۳۰ء	ہنوری اس دوئم ۲	سیلیسٹین	خاندان سوبیبی ان شہنشاہان (رہیمزیس) شہنشاہ مقرر ہوا	سنہ ۱۱۳۸-۱۱۵۲ء
سنہ ۱۱۳۰-۱۱۴۳ء	انوسینٹ دوئم ۲	اناکلیٹس دوئم ۲		
سنہ ۱۱۳۰-۱۱۳۸ء				
سنہ ۱۱۳۸ء		گریگوری (وکٹر چہارم)		
سنہ ۱۱۴۳-۱۱۴۴ء	سیلیسٹین دوئم ۲			
سنہ ۱۱۴۴-۱۱۴۵ء	لوسی اس دوئم ۲			
سنہ ۱۱۴۵-۱۱۵۳ء	یوجینی اس سوئم ۳		فریڈرک اول* (باربروسا) شاہنشاہ مقرر ہوا	سنہ ۱۱۵۲-۱۱۹۰ء سنہ ۱۱۵۵ء
سنہ ۱۱۵۳-۱۱۵۴ء	اناسٹیسی اس چہارم ۴			
سنہ ۱۱۵۴-۱۱۵۹ء	ایڈری ان چہارم ۴			
سنہ ۱۱۵۹-۱۱۸۱ء	اسکندر سوئم ۳			
سنہ ۱۱۵۹-۱۱۶۴ء		اوکٹاویانس (وکٹر چہارم)		
سنہ ۱۱۶۴-۱۱۶۸ء		گویڈو کریمینسس (پاسکل سوئم)		

سن عیسوی	پوپ	انٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
سنہ ۱۱۷۸-۱۱۶۸ء	....	جوینئس ڈی	......	......
......	......	سٹرُوما	......	......
......	......	کیلکٹس سویم ۳ کو	......	......
سنہ ۱۱۸۰-۱۱۷۸ء	......	لینڈس	......	......
......	......	شیٹی ٹس	......	......
......	......	(انوسینٹ سویم ۳)	......	......
سنہ ۱۱۸۵-۱۱۸۱ء	لوسی اَس سویم ۳	....	......	......
سنہ ۱۱۸۷-۱۱۸۵ء	اربن سویم ...	....	......	......
سنہ ۱۱۸۷ء	گریگوری ہشتم ۸	....	......	......
سنہ ۱۱۹۱-۱۱۸۷	کلیمینٹ سویم ۳	....	ہنری ششم ۶	سنہ ۱۱۹۷-۱۱۹۰ء
سنہ ۱۱۹۸-۱۱۹۱ء	سیلیسٹین سویم ۳	....	......	......
سنہ ۱۲۱۶-۱۱۹۸ء	انوسینٹ سویم ۳	....	سوبیا کا فلپ اور	سنہ ۱۱۹۸ء
......	......	....	اوٹھو چہارم ۴ (حریف)	......
......	......	....	اوٹھو چہارم ۴ ...	سنہ ۱۲۱۵-۱۲۰۹ء
سنہ ۱۲۲۷-۱۲۱۶ء	ہنوری اَس سویم ۳	....	فریڈرک دویم ۲	سنہ ۱۲۵۰-۱۲۱۵ء
سنہ ۱۲۴۱-۱۲۲۷ء	گریگوری نہم ۹ ...	....	شاہنشاہ مقرر ہوا	سنہ ۱۲۲۰ء
سنہ ۱۲۴۱ء	سیلیسٹین چہارم ۴	....	(ہنری ریسپ حریف)	......
......	......	....	(ہالینڈ کا ولیم حریف)	......
سنہ ۱۲۵۴-۱۲۴۳ء	انوسینٹ چہارم ۴	....	کانریڈ چہارم ۴	سنہ ۱۲۵۴-۱۲۵۰ء

سن عیسوی	پوپ	انٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
۱۲۵۴-۱۲۶۱ء	اسکندر چہارم ۴	....	تختِ سلطنت کا	۱۲۵۴-۱۲۷۳ء
....	....	....	خالی رہنا۔	....
....	....	....	(رچرڈ کارنوال کا ارل)	....
....	....	....	الفانزو کیسٹیل کا	۱۲۵۷ء
....	....	....	بادشاہ) حریف	....
۱۲۶۱-۱۲۶۴ء	اربن چہارم ۴	....	....	....
۱۲۶۵-۱۲۶۸ء	کلیمنٹ چہارم ۴	....	....	....
۱۲۷۱-۱۲۷۶ء	گریگوری دہم ۱۰	....	رُوڈلف اول	....
....	....	....	(ہیپسبرگ کا)	....
....	....	....	آسٹریا کا خاندان	۱۲۷۳-۱۲۹۱ء
۱۲۷۶ء	انوسینٹ پنجم ۵	....	....	....
۱۲۷۶ء	ایڈریان پنجم ۵	....	....	....
۱۲۷۶-۱۲۷۷ء	جان یک وبست ۲۱	....	....	....
۱۲۷۷-۱۲۸۰ء	نکولس سوئم ۳	....	....	....
۱۲۸۱-۱۲۸۵ء	مارٹن چہارم ۴	....	....	....
۱۲۸۵-۱۲۸۷ء	ہنوریَس چہارم ۴	....	....	....
۱۲۸۸-۱۲۹۲ء	نکولس چہارم ۴	....	(ناسو کا) ایڈلف	۱۲۹۲-۱۲۹۸ء
۱۲۹۴ء	سلیسٹین پنجم ۵	....	....	....
....	(تخت سے دست بردار ہو گیا)	....	....	....

پوپوں کا زمانہ [illegible]ء سے لیکر ۱۴۲۳ء تک

سن عیسوی	پوپ	اینٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
۱۲۹۴-۱۳۰۳ء	بونی فیس ہشتم ۸	...	...	...
...	...	...	(ہیپسبرگ کا) البرٹ اول	۱۲۹۸-۱۳۰۸ء
۱۳۰۳-۱۳۰۴ء	بینیڈکٹ یازدہم ۱۱	...	...	...
۱۳۰۵-۱۳۱۴ء	کلیمنٹ پنجم ۵	...	(لکسمبرگ کا) ہنری ہفتم ۷	۱۳۰۸-۱۳۱۳ء
۱۳۱۶-۱۳۳۴ء	جان دو و بست ۲۲	...	(بویریا کا) لوئیس چہارم ۴	۱۳۱۴-۱۳۴۷ء
۱۳۳۴-۱۳۴۲ء	بینیڈکٹ دوازدہم ۱۲	...	...	...
۱۳۴۲-۱۳۵۲ء	کلیمنٹ ششم ۶	...	(آسٹریا کا فریڈرک جو بردو حریف (۱۳۱۴-۱۳۳۰ء)	...
۱۳۵۲-۱۳۶۲ء	انوسینٹ ششم ۶	...	...	...
۱۳۶۲-۱۳۷۰ء	اربن پنجم ۵	...	(لکسمبرگ کا) چارلس چہارم ۴ (شوارزبرگ کا گنتھر حریف)	۱۳۴۷-۱۳۷۸ء
۱۳۷۰-۱۳۷۸ء	گریگوری یازدہم ۱۱	...	...	...
۱۳۷۸-۱۳۸۹ء	اربن ششم ۶	...	...	...
۱۳۷۸-۱۳۹۴ء	...	کلیمنٹ ہفتم ۷	...	...
۱۳۸۹-۱۴۰۴ء	بونی فیس نہم ۹	...	(لکسمبرگ کا) وینزل	۱۳۷۸-۱۴۰۰ء
۱۳۹۴-۱۴۲۳ء	...	بینیڈکٹ سیزدہم ۱۳ (معزول ہوا ۱۴۰۹ء)	...	...

سن عیسوی	پوپ	اینٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
سنہ ۱۴۰۴-۱۴۰۶ء	انوسینٹ ہفتم۷	.....	(پیلاٹینیٹ کا) روپرٹ	سنہ ۱۴۰۰-۱۴۱۰ء
سنہ ۱۴۰۶-۱۴۰۹ء	گریگوری دوازدہم۱۲	.....	.....	.....
.....	(معزول کیا گیا)	.....	.....	.....
سنہ ۱۴۱۰-۱۴۱۵ء	اسکندر پنجم۵	.....	.....	.....
سنہ ۱۴۱۰-۱۵ء	جان بست و سوئم۲۳	.....	(لکسمبرگ کا) سیجسمنڈ	سنہ ۱۴۱۰-۱۴۳۷
.....	(معزول کیا گیا)	.....	(موریویا کا جوبسٹ حریف)	.....
سنہ ۱۴۱۷-۱۴۳۱ء	مارٹن پنجم۵	کلیمنٹ ہشتم	.....	.....
سنہ ۱۴۳۱-۱۴۴۷	یوجینیس چہارم۴	.....	.....	.....
۱۴۳۹-۱۴۴۹	.....	فیلکس پنجم۵	(ہیپسبرگ کا) البرٹ دوئم۲	سنہ ۱۴۳۸-۱۴۳۹
سنہ ۱۴۴۷-۱۴۵۵	نکولس پنجم۵	.....	فریڈرک سوئم۳	سنہ ۱۴۴۰-۱۴۹۳
سنہ ۱۴۵۵-۱۴۵۸	کیلکسٹس چہارم۴	.....	شہنشاہ مقرر ہوا۔	۱۴۵۲ء
سنہ ۱۴۵۸-۱۴۶۴	پائی اس دوئم۲	.....	.....	.....
سنہ ۱۴۶۴-۱۴۷۱ء	پال دوئم۲	.....	.....	.....
سنہ ۱۴۷۱-۱۴۸۴	سیکسٹس چہارم۴	.....	.....	.....
سنہ ۱۴۸۴-۱۴۹۲	انوسینٹ ہشتم۸	.....	میکسی میلین اول	سنہ ۱۴۹۳-۱۵۱۹ء
سنہ ۱۴۹۲-۱۵۰۳ء	اسکندر ششم۶	.....	.....	.....
سنہ ۱۵۰۳ء	پائی اس سوئم۳	.....	.....	.....
سنہ ۱۵۰۳-۱۵۱۳ء	جولی اس دوئم۲	.....	.....	.....

سن عیسوی	پوپ	انٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
۱۵۱۳-۱۵۲۱	لیو دہم ۱۰	....	... چارلس پنجم ۵	۱۵۱۹-۱۵۵۸
۱۵۲۲-۱۵۲۳	ہیڈری اَن ششم ۶	....	بلونیا میں نہ کہ روما میں	....
۱۵۲۳-۱۵۳۴	کلیمنٹ ہفتم ۷ ..	....	شہنشاہ مقرر ہوا۔	سنہ ۱۵۳۰ع
۱۵۳۴-۱۵۴۹	پال سوئم ۳	....	....	....
۱۵۵۰-۱۵۵۵	جولی اَس سوئم ۳ .	....	....	....
سنہ ۱۵۵۵ع	مارسیلس دوئم ۲	....	فرڈی ننڈ اول ۱	۱۵۵۹-۱۵۶۴
۱۵۵۵-۱۵۵۹	پال چہارم ۴ ...	....	....	....
۱۵۵۹-۱۵۶۵	پائی اَس چہارم ۴	....	....	....
۱۵۶۶-۱۵۷۲	پائی اَس پنجم ۵	....	....	....
۱۵۷۲-۱۵۸۵	گریگوری سیزدہم ۱۳	....	میکسی ملی آن دوئم ۲	۱۵۶۴-۱۵۷۶
۱۵۸۵-۱۵۹۰	سِکس ٹس پنجم ۵	....	....	....
سنہ ۱۵۹۰ع	اربن ہفتم ۷ ..	....	....	....
۱۵۹۰-۱۵۹۱	گریگوری چہاردہم ۱۴	....	....	....
سنہ ۱۵۹۱ع	انوسینٹ نہم ۹	....	....	....
۱۵۹۲-۱۶۰۵ع	کلیمنٹ ہشتم ۸	....	رڈولف دوئم ۲	۱۵۷۶-۱۶۱۲ع
سنہ ۱۶۰۵ع	لیو یازدہم ۱۱ ..	....	....	....
۱۶۰۵-۱۶۲۱	پال پنجم ۵	....	میتھی اَس ...	۱۶۱۲-۱۶۱۹ع
۱۶۲۱-۱۶۲۳	گریگوری پانزدہم ۱۵	....	فرڈی ننڈ دوئم ۲	۱۶۱۹-۱۶۳۷ع
۱۶۲۳-۱۶۴۴	اربن ہشتم ۸	....	....	....

سن عیسوی	پوپ	مخالف پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
سنہ ۱۶۴۴-۱۶۵۵ء	انوسینٹ دہم ۱۰	......	فرڈیننڈ سویم ۳	سنہ ۱۶۳۷-۱۶۵۷ء
سنہ ۱۶۵۵-۱۶۶۷ء	اسکندر ہفتم ۷	......	......	......
سنہ ۱۶۶۷-۱۶۶۹ء	کلیمنٹ نہم ۹	......	لیوپولڈ اول ۱	سنہ ۱۶۵۸-۱۷۰۵ء
سنہ ۱۶۷۰-۱۶۷۶ء	کلیمنٹ دہم ۱۰	......	......	......
سنہ ۱۶۷۶-۱۶۸۹ء	انوسینٹ یازدہم ۱۱	......	......	......
سنہ ۱۶۸۹-۱۶۹۱ء	اسکندر ہشتم ۸	......	......	......
سنہ ۱۶۹۱-۱۷۰۰ء	انوسینٹ دوازدہم ۱۲	......	......	......
سنہ ۱۷۰۰-۱۷۲۱ء	کلیمنٹ یازدہم ۱۱	......	جوزف اول ۱	سنہ ۱۷۰۵-۱۷۱۱ء
......	......	......	چارلس ششم ۶	سنہ ۱۷۱۱-۱۷۴۰ء
سنہ ۱۷۲۱-۱۷۲۴ء	انوسینٹ سیزدہم ۱۳	......	......	......
سنہ ۱۷۲۴-۱۷۳۰ء	بینیڈکٹ سیزدہم ۱۳	......	......	......
سنہ ۱۷۳۰-۱۷۴۰ء	کلیمنٹ دوازدہم ۱۲	......	(ریویریا کا)	
......	......	......	چارلس ہفتم ۷	سنہ ۱۷۴۲-۱۷۴۵ء
سنہ ۱۷۴۰-۱۷۵۸ء	بینیڈکٹ چہاردہم ۱۴	......	فرانسس اول ۱	سنہ ۱۷۴۵-۱۷۶۵ء
......	......	......	(لورین کا)	......
سنہ ۱۷۵۸-۱۷۶۹ء	کلیمنٹ سیزدہم ۱۳	......	جوزف دویم ۲	سنہ ۱۷۶۵-۱۷۹۰ء
سنہ ۱۷۶۹-۱۷۷۴ء	کلیمنٹ چہاردہم ۱۴	......	......	......
سنہ ۱۷۷۵-۱۷۹۹ء	پائی اس ششم ۶	......	لیوپولڈ دویم ۲	سنہ ۱۷۹۰-۱۷۹۲ء
سنہ ۱۸۰۰-۱۸۲۳ء	پائی اس ہفتم ۷	......	فرانسس دویم ۲	سنہ ۱۷۹۲-۱۸۰۶ء

سن عیسوی	پوپ	انٹی پوپ	شہنشاہ	سن عیسوی
......	......	......	(فرانسس دوئم[۲]	......
......	......	......	کا تخت سے	......
......	......	......	دست بردار ہونا)	سن ۱۸۰۶ء
سن ۱۸۲۳-۱۸۲۹ء	لیو دوازدہم[۱۲]	......	(آسٹریا کا شہنشاہ	......
......	......	......	فرانسس اول	سن ۱۸۰۴-۱۸۳۵ء
سن ۱۸۲۹-۱۸۳۰ء	پائی آس ہشتم[۸]	......	......	......
سن ۱۸۳۱-۱۸۴۶ء	گریگوری شانزدہم[۱۶]	......	......	......
......	......	......	جرمن اتحاد شمالی	......
......	......	......	جرمن اتحاد	سن ۱۸۶۷-۱۸۷۰ء
......	......	......	نئی جرمن سلطنت	سن ۱۸۷۱ء
......	......	......	پرشیا کا ولیم اول	سن ۱۸۷۱ء
سن ۱۸۴۶-۱۸۷۸ء	پائی آس نہم[۹]	......	......	......
......	(سبب نبی سلطنت)	......	......	......
سن ۱۸۷۸ء	لیو سیزدہم[۱۳]	......	......	......

پچاسویں فصل

گریگوری اعظم ۵۹۰ء سے ۱۳۰۳ء تک

ریبنگے کہتا ہے۔ "کہ قدیم زمانہ کے پوپوں کی نسبت بہت کچھہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ وہ ہمیشہ بڑے بڑے سروکار کا خیال کرتے تھے۔ مثلاً مظلوم مذہب کی محافظت۔ بت پرستی کے ساتھ جھگڑا۔ شمالی اقوام کے درمیان مسیحیت کا پھیلانا۔ اور ایک آزاد کلیسیائی حکومت کی بنیاد ڈالنا۔ انسانی ہستی کے درجہ کا کام یہی ہے کہ کسی نہ کسی بڑے کام کا ارادہ رکھے۔ یا اُس کو پورا کرے۔ اِس رغبت کو پوپوں نے زیادہ ترقی دی"۔

قدیم پوپوں کی یہ تعریف اگرچہ کسی طرح سے بھی سب پر عائد نہیں ہوتی۔ تو بھی ایک کی بابت جو نئے زمانہ کے شروع میں ہے۔ خاص طور پر صحیح ہے۔ گریگوری اول

یا اعظم جو لاطینی آباؤں میں سے آخری اور پوپوں میں سے اول ہے۔ زمانۂ قدیم کی کلیسیا کو زمانۂ متوسط کی کلیسیا سے اور مسیحیت کے "گریکو۔رومن" طریقہ کو "ٹروینو۔جرمینک" طریقہ کیسا تھ ملاتا ہے۔ وہ زمانۂ متوسط کے کیتھالے سزم کے نہایت عمدہ حامیوں میں سے ایک ہے۔ وہ مناسٹک (گوشہ نشین)۔ ااسیٹک (زاہد) عابد اور باطل پرست۔ کلیسیائی انتظام والا۔ مغرور اور حریص۔ تاہم خدا کے سامنے حلیم ستند اور دنیاوی علم کا اگرچہ دشمن نہیں تو بھی اُس کی نسبت بے پرواہ۔ لیکن دینی اور کلیسیائی علم کا دوست خودستائی کی خاطر عادل۔ ہمدرد اور فیاض۔ مسیحیت اور رومن سی (علاقۂ بزرگ بشپ) کی جو اُس کی سمجھ میں بلا تفریق پیوستہ تھے۔ بہتری کے لئے مشنری غیرت سے پُر تھا۔ اُس نے بے تھکان محنت کے ساتھ بڑی کارکُن لیاقت کو ملایا اور اپنے تمام منصبی فکروں کے درمیان اپنی شخصی دینداری کے دعووں کو کبھی فراموش نہ کیا۔ ذکاوت میں لیو اول، گریگوری ہفتم، انوسینٹ سوئم اُس پر سبقت لے گئے لیکن انسانی اور مسیحی لحاظ سے وہ نہایت پاک اور نہایت مفید پوپوں کا ہمرتبہ ہے۔ نیکی بزرگی کی نہایت اعلےٰ قسم ہے۔ اور کلیسیا نے دیگر اعلےٰ عہدی قوت والے پوپوں کی بہ نسبت اُس کو "اعظم" کا خطاب دینے میں اچھا کام کیا ہے۔

اُس کی پونٹی فیکٹ (عہدِ پوپیت) کے ایام (۳ ستمبر ۵۹۰ء سے
۱۲ - مارچ ۶۰۴ء تک) پُر از تعریف ہے۔ اور ٹھیک اُسی ہی
کی تربیت اور خاصیت کا آدمی طلب کرتے تھے ۔

گریگوری ۵۴۰ء کے قریب رُوم کے ایک قدیم اور دولتمند
مشیرانہ خاندان سے پیدا ہوا۔ اور سرکار کی خدمت کے لئے
تعلیم دیا گیا تھا۔ وہ لاطینی تصنیفات سے آگاہ ہوا۔ اُس نے
ایمبروز۔ جیروم اور آگسٹین کا مطالعہ کیا۔ لیکن یونانی زبان کی
نسبت لاعلم تھا۔ اُس کی ماں سلویا اپنے شوہر گورڈی آنس
کی موت کے بعد ایک کنوینٹ (خانقاہ) میں داخل ہوگئی۔ اور
پاکیزگی میں ایسی سبقت لے گئی۔ کہ وہ سینٹ سمجھی گئی۔ یونانی
شہنشاہ جسٹن نے اُس کو روما میں ایک نہایت اعلےٰ
ملکی عہدہ پر یعنے بادشاہی پریفیکٹ (۵۷۳ء) میں مقرر کر دیا۔ لیکن
اس کے بعد بہت جلد اُس نے دنیا کو ترک کر دیا۔ روما کے نزدیک
اپنے باپ کے محل کو سینٹ اینڈریو کی تعظیم کے لئے
ایک کنوینٹ (خانقاہ) میں تبدیل کر دیا۔ اور خود اُس میں ایک
منک بعد ازاں ایبٹ تھا۔ اِسکے علاوہ اُس نے سیسلی میں چھ
اور کنوینٹ بنا کئے اور اپنی باقی دولت کو غریبوں کو دے دیا۔
وہ نہایت سخت پرہیزگاری میں رہا اور اُس نے زیادہ گوشہ
نشینی سے اپنی صحت کو خراب کر لیا۔ تو بھی وہ اس وقت
کو اپنی زندگی کا نہایت خوشی کا وقت جانتا تھا۔

پوپ پلاجی اس دوئم نے اُسکو رومی کلیسیا کے

ڈیکنوں میں سے ایک مقرر کیا اور (۵۷۹ء میں) قسطنطنیہ کے دربار میں بطور ایک ایلچی کے بھیجا۔ اُس کی پولیٹکل (ملکی انتظام کے متعلق) تربیت اور کارکن لیاقت نے اسکو اس عہدہ کے لئے خوب لایق بنایا۔ وہ ۵۸۵ء میں واپس آیا اور اپنی کنونیٹ کا ایبٹ مقرر کیا گیا لیکن اہم سرکاری کاروبار کے لئے بھی نوکر رکھا گیا تھا۔

اُس کے زمانۂ گوشہ نشینی ہی میں اینگلوسیکسنس کے لئے اُس کی مشنری غیرت غلام منڈی میں ایک ماجرہ کے باعث بھڑکی تھی۔ اس کا نتیجہ اُس کی پونٹفیکیٹ (عہدہ پوپیت) کے ایام میں انگلستان کی تبدیلی اور رومن سی ([illegible]) کی حکومت کا پھیلاؤ تھا۔ یہ اُس زمانہ کا نہایت بڑا ماجرہ اور اُس کے نتائج کا نہایت منور نمونہ ہے۔ ایک مسیحی قیصر کی طرح اُس نے تیس منکس کی فوج کے ساتھ صلیب کے نشان کے ماتحت کوچ کرکے اُس خوبصورت جزیرہ کو دوبارہ فتح کیا۔

۵۹۰ء میں گریگوری خادمانِ دین سینیٹ (نام بڑی مجلس کا) اور لوگوں کی متفق رائے سے باوجود اپنے قوی اعتراض کے پوپ چُنا گیا۔ اور اپنے دنیاوی بادشاہ بیزنٹائن شہنشاہ ماریشش سے مستحکم کیا گیا تھا۔ گوشہ نشینی پہلی دفعہ پوپ کے تخت پر تخت نشین ہوئی۔ اس کے بعد اپنی موت تک سینٹ پطرس کا جانشین اور مسیح کا قائمقام پادری ہونے

بطور ایک پونٹیف کے اُس کی چُستی لگاتار تھی - اور چونکہ وہ نازک حالت میں اور اکثر پلنگ سوار تھا اس لئے اور بھی حیرت انگیز تھی +

اُس کی شخصی خبرگیری کے لئے کوئی چیز بہت بڑی اور کوئی چیز بہت ہی چھوٹی معلوم نہ ہوتی تھی - اُس نے کلیسیائی عبادتی رسم کو مقرر اور مکمل کیا - اُس کو بہت رونق دی - ماس کے "ٹون" کو اور علمِ موسیقی کو راگ کے نئے طریقہ سے ترقی دی - جو اُس کے نام سے کہلایا - وہ ایامِ مُصیبت سے جو اُس کو عدالت کے دن کے ہرکاروں کی طرح معلوم ہوئے تھے - فروتنی اور پاکیزگی کی نصیحتیں نکالکر بہت دفعہ اور پُرتاثیر منادی کیا کرتا تھا - اُس نے وحشی اور بدعتی لومبارڈس کے خلاف روما کے شہر کی محافظت کی - اُس نے پوپانہ وراثت کا انتظام کیا - اُس نے مشنریوں کو دلیری اور نصیحت دی - بطور مغرب کے پیٹریارک کے اُس نے اٹلی - گال ہسپانیہ اور برطانیہ کی کلیسیاؤں کی پدرانہ محافظت کی - اور بغیر کسی شرعی حکومت کا دعوےٰ کرنے کے بعض میٹروپولیٹنس کے پاس پیلی اُم (ایک قسم کی پوشاک) بھیجی - وہ بشپوں کو مقرر کرتا تھا - اور وہی اُن کو فرائض کی غفلت اور جُرم کے لئے ملامت کرتا اور معزول کرتا تھا - اُس نے دلیری کیساتھ سائمنی (گرجے کے منصب کی خرید و فروخت کا گناہ) کے رائج عمل کی مخالفت کی اور خادمانِ دین کو اپنی خدمات کے لئے فیس طلب کرنے یا لے لینے سے منع کیا - اُس نے کلیسیا کی بہتری

کے لئے مغرب میں امیروں۔ بادشاہوں اور شہزادیوں سے اور مشرق میں شہنشاہوں اور پیٹریارکس سے خط و کتابت کی۔ اُس نے رِکارِیڈ کے ماتحت ہسپانیہ کی گاتھک بادشاہت کی ایری اَن بدعت سے کیتھلک ایمان میں واپسی کو جس کا ۸ مئی ۵۸۹ء کو ٹولیڈو کی کونسل سے عام طور پر اشتہار دیا گیا تھا مبارکباد دی۔ اُس نے افریقہ میں ڈونا ٹِسٹ جدائی کے بقیہ کو دبانے کی کوشش کی۔ وہ مسیحی بدعتیوں اور منکروں کے خلاف صلح نہ کر کے یہودیوں کی طرف فراخدلی میں اپنے زمانہ سے ایک قدم زیادہ ترقی پر تھا۔

اکاونویں فصل ۵۱

گریگوری اور عالمگیر ایپسکوپیٹ (سُپرِیم بشپ)

گریگوری کی بھرتی پوپانہ سند کے اختیار کو قائم کرنے کی طرف بشدّت مائل تھی۔ اُس میں تہرا مرتبہ

یعنی اسپکوپن پیٹرپولی ٹن اور پیٹریارکل شامل تھا۔
وہ روما کے شہر کا بشپ۔ رومی صوبہ کے سات نائب
(جو بعد ازاں کارڈینل کہلائے) بشپوں کے اوپر پیٹروپولی ٹن
اور اصلی کا حقیقت میں تمام مغرب کا یا تمام لاطینی کلیسیاؤں
کا پیٹریارک تھا۔ اِس دعوے پر شاذ و نادر ہی اعتراض
ہوتا تھا مگر بعض خاص حالتوں میں اُس کے اختیار کے
درجہ کی نسبت۔ مشرق کی جانب سے بھی تمام پیٹریارکس
کے درمیان اُس کے لئے عزت کی ایک خاص فوقیت
تسلیم کی جاتی تھی۔ لیکن عالمگیر ایپسکوپیٹ (عہدہ بشپ)
جس میں مشرقی یا یونانی کلیسیا پر حکومت کا اختیار شامل
تھا۔ قبول نہ کیا گیا اور جو زیادہ قابل غور ہے اُس کا اُس
کے دعوے بھی نہ کیا بلکہ اُس کے ساتھ انکار کیا اور
تردید کی وہ پیٹریارکل اور سدیپیل (ہو پا نہ) طریقہ
کے مابین تھا۔

چان چہارم روزہ دار (Faster) قسطنطنیہ
کا پیٹریارک اپنے خطوط میں "ایکیومینی کل" یا "عالمگیر
بشپ" کا خطاب بار بار استعمال کرتا تھا لیکن گریگوری
اول اپنے مشرقی حریف کے اِس خطاب کو اختیار کرلینے
کے باعث بے حد بھڑکایا اور رکھیایا گیا اور اِس لقب
کی تردید کرانے کے لئے بہت محنت کی۔ اُس نے اُس کو
بے وقوف۔ مغرور۔ گستاخ۔ شریر۔ تکلیف دہ۔ کفر

بکنے والا اور شیطانی دست انداز کا نام دیا اور اُس کو جس نے اُسے استعمال کیا لوسیفر (شیطان) سے نسبت دی +

نئے روما میں اپنے حریف کے خیال کو بدلنے کے لئے اپنی کوششوں میں ناکامیاب ہو کر وہ اسکندریہ اور انطاکیہ کے پیٹریارکس کی طرف متوجہ ہوا اور اُن کے حسد کو بھڑکایا - لیکن وہ اِس خطاب کو صرف عزت کی ایک صورت سمجھتے تھے - اور اُن میں سے ایک نے اُس کو بطور عالمگیر پوپ کے مخاطب کیا - یہ ایک ایسی سلام تھی جسکو گریگوری ایک رسم کے موافق قبول نہ کرسکتا تھا +

اِن بلند آواز القاب کی مخالفت میں گریگوری پُر فخر خاکساری کے ساتھ اپنے آپ کو "خدا کے خادموں کا خادم" کہتا ہے - یہ پوپوں کے مقررہ القاب میں سے ایک ہوگیا - اگرچہ یہ اُن کے دعووں کے ساتھ دینے سے ایک طعن کی طرح معلوم ہوتا تھا +

اِس تمام مباحثہ میں پیٹریارک کی نسبت پوپ کا حسد خوب ظاہر ہے اور اِس شبہ کو دل میں ڈالتا ہے کہ اُس نے اعتراض کا دم بھرا +

گریگوری اپنے حریف کے ساتھ اپنے خط و کتابت میں مقرر دری اور تُرش دشمنی کا ایک عجیب ملاپ ظاہر کرتا ہے - وہ اپنے لئے ایک "عالمگیر بشپ" کا لقب تسلیم کرنے [illegible]

از حد مغرور تھا اور تو بھی اپنے لئے اس کو اختیار کرنے میں بہت ہی انکسار یا از حد ناموافق تھا۔ اُس کے دلائل ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس خطاب کے لئے اُس کا سب سے اچھا حق تھا۔ اگر وہ بذاتِ خود بُرا نہ ہوتا۔ اُس کی حقیقی رائے اسکندریہ کے **یولوجی آس** کی طرف ایک خط میں شاید سب سے عمدہ ظاہر کی گئی ہے۔ وہ اُن تمام تعریفات کو جو **یُولوجی آس** نے اُسے بطور **پطرس** کے قائمقام کے دی تھیں جس کا نام ہی مضبوطی اور استواری ظاہر کرتا ہے منظور کرتا ہے۔ لیکن وہ **انطاکیہ** اور **اسکندریہ** کو بھی ایسے ہی بطور **پطرس** کی **سیز** (sees) کے شمار کرتا ہے۔ جو تقریباً روما کی سی کے برابر ہیں۔ یہانتک کہ گویا تینوں کی صرف ایک ہی سی بنتی ہے۔ وہ یروشلم کو فراموش کر دیتا ہے ؛

برعکس اس کے اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ **گریگوری** نے جبکہ وہ عالمگیر بشپ کے **اینٹی کرسچن** اور کفر آمیز خطاب والے مشرقی پیٹریارکس کی قبولیت کے خلاف نہایت قوی الفاظ میں اعتراض کرتا تھا جہانتک اُس کو موقعہ اور اختیار رہے مشرق میں بھی مسیح کی تمام کلیسیا پر حکومت اور نگہبانی کا دعوے اور عمل کیا۔ وہ اپنے ایک خط میں پوچھتا ہے کہ "قسطنطنیہ کی کلیسیا کی بابت کون شک رکھتا ہے کہ وہ رسولی سی کے ماتحت ہے" ؛

ہمیں گریگوری کی صداقت پر الزام لگانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ لیکن وہ صاف طور پر نام کا انکار کرنے اور خود چیز کا دعوے کرنے میں ثابت قدم تھا۔ حقیقی اعتراض عالمگیر ایپسکوپیٹ کے بہانہ پر تھا نہ کہ خطاب پر۔ اگر ہم پہلے کو تسلیم کریں تو دوسرا کامل طور پر جائز ہے۔ اور گریگوری سے پیشتر لیو اول۔ فیلکس۔ گیلاسی اُس۔ ہورمسڈس جیسے رومی بشپس نے اُس کی بہ نسبت زیادہ متکبر اور مغرور الفاظ اور اعمال میں ایسے عالمگیر اختیار کا پہلے ہی دعوے کیا تھا۔

اِس لئے کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ گریگوری کے جانشین جو اُس کی بہ نسبت کم فروتن اور زیادہ مستقل تھے ایک کی بہ نسبت جس کے خلاف اُس نے اس آگاہی کے ساتھ ایسی سنجیدگی سے اعتراض کیا کہ "خدا مغروروں کا سامنا کرتا پر فروتنوں کو فضل بخشتا ہے" زیادہ متکبر یا اُس کے برابر القاب کو استعمال کرنے میں کوئی شک نہ رکھتے تھے۔ لیکن یہ ایک بہت ہی قابلِ غور بات ہے کہ پوپیت کے نہایت بڑے اختیار کے ظاہر کرنے کے شروع میں نہایت اچھے پوپوں میں سے ایک اینٹی کرسچن غرور اور اس طریقہ تحدی کے خلاف ضرور اعتراض کرتا ہے۔*

باونویں ۵۲ فصل

گریگوری کی تصنیفات

باوجود اپنے فکروں کی زیادتی کے گریگوری کو علمی محنت کے لئے بھی موقعہ ملا۔ اُس کی کتابیں بہت علمی لیاقت کی نہیں ہیں لیکن بہت ہی ہردلعزیز اور زمانۂ متوسط کے خادمانِ دین کے لئے مفید تھیں۔

اُس کی تھیالوجی (علم الٰہی) چاروں عالمگیر کونسلوں اور چاروں اناجیل پر مبنی تھی۔

گریگوری کلیسیا کے بزرگ اُستادوں یا کلاسیکل آباؤں میں سے ایک ہے۔ گناہ اور فضل کے متعلق اُس کے خیالات قریباً سیمی پلاجی اَن ہیں۔ وہ پیش تقدیری کو پیش بینی پر منحصر رکھتا ہے۔ برگشتہ طبیعت کو بطور صرف بیمار کے نہ کہ بطور مردہ کے ظاہر کرتا ہے۔ نیک اعمال کے استحقاق پر بہت زور دیتا ہے۔ اور خاص کر اعرافی (پرگیٹوری اَل) آگ کی تعلیم کے لئے اور اعراف میں روحوں کے فائدہ کے لئے ماسیز (masses) کا ذمہ وار ہے۔

مفصلہ ذیل اُس کی تصنیفات ہیں:-

I- میگنا مورلیا پینتیس[۳۵] کتابوں میں - یہ بڑی کتاب سیویل کے بشپ لی اینڈر کی تحریک پر قسطنطنیہ میں شروع کی گئی اور روما میں ختم کی گئی تھی - یہ ایوب کی کتاب کی اُس کے تواریخی یا لفظی - اُس کے تمثیلی اور اُس کے اخلاقی معنوں کے بموجب تہری[۳] تشریح ہے +

II- حزقی ایل کی کتاب کے متعلق بائیس[۲۲] واعظ جو روما میں ایجی للف کے محاصرہ کے ایام میں سنائے گئے اور بعد ازاں تصحیح کئے گئے تھے +

III روزانہ انجیلی ورد کے متعلق چالیس[۴۰] درس جو گریگوری نے متفرق اوقات پر سنائے اور بعد ازاں شایع کئے گئے تھے +

IV- لیبر ریگولے پاسٹورالس چار حصوں میں یہ ایک پاسٹرل تھی آلوجی (علم الہی متعلقہ پاسبانی) ہے جو خدمتی عہدہ کے فرائض اور اُن کی ذمہ داری کی بابت بیان کرتی ہے +

V- نرشیا کے سینٹ بینی ڈکٹ اور دیگر اطالی اُن سینٹس کی زندگیوں اور اُن کے معجزات کے متعلق اور روح کی بقا کی نسبت (۵۹۳ء میں) سوال وجواب کی چار کتابیں - گریگوری اور رومی آرچ ڈیکن پیٹر کے مابین یہ گفتگو بے اعتبار معجزات اور رحلت کردہ روحوں کی حالت کی رویاؤں سے بھرپور ہے +

VI بشپوں۔ شہزادوں۔ مشنریوں اور تمام مسیحی ممالک کے دیگر اشخاص کی طرف اُس کے خطوط (کل تعداد ہیں ۸۳۸) ہمیں اُس کی سیرت اور انتظام اور اینگلو سیکسنس کی تبدیلی کا نہایت عمدہ احوال بتلاتے ہیں۔ وہ تھی آلوجی (علم الٰہی)۔ اخلاق۔ امورِ مملکت۔ آئینِ وکالت۔ گوشہ نشینی۔ ایپسکو پل (بشپانہ) اور پیپل (پوپانہ) انتظام کے مضامین کی بابت بیان کرتے ہیں۔ اور ہمیں اُس کے بہت سے فرائض۔ فکروں اور خیالات کی نہایت عمدہ شناخت بتاتے ہیں*

VII گریگوری آن سیکریمنٹری (گریگوری کی سیکریمنٹ کے متعلق کتاب) گلاسی آس اور لیو اول کی پرانی سیکریمنٹری پر بمعہ ماس (Mass) کے قانون میں بعض تبدیلیوں کے مبنی ہے*

VIII ماس (Mass) کے لئے اینٹی فنس (جوابی جملوں) کا مجموعہ۔ اُس میں اغلباً پچھلی زیادتیاں پائی جاتی ہیں مشکوک اصل کی کئی ایک اور کتابیں اور نیز لاطینی بھجن بھی گریگوری سے منسوب کئے جاتے ہیں*

۵۳

تریپنویں فصل

گریگوری اول سے لیکر گریگوری دوئم تک پوپیت ۶۰۴-۷۱۵ء

گریگوری اول کے گریگوری دوئم تک جانشین ماسوائے چند ایک کے گمنام اشخاص تھے اور تھوڑی تھوڑی دیر تک حکمران رہے وہ اکثر اٹالی آنش تھے۔ اُن میں سے بہتیرے رومی تھے۔ چند ایک سیری آنس تھے جو مشرقی شہنشاہوں سے اُن کی تدبیر اور تھیالوجی کی بہتری کے لئے منتخب کئے جاتے تھے۔

۵۴

چونویں فصل

گریگوری دوئم سے لیکر ذیکرائیس تک

۷۱۵ء سے ۷۴۱ء تک

گریگوری دوئم (۷۱۵ء سے ۷۳۱ء) باتوں اور کاموں کی نئی حالت میں تبدیلی بتاتا ہے۔ اس نے مورتوں کی پرستش کی نسبت بت شکن شہنشاہ لیو اسوری آن سے جھگڑا کیا۔ اس کی پونٹی فیکیٹ کے ماتحت لومبارڈس کے نہایت لائق اور زور آور بادشاہ لیٹپرانڈ نے روینہ کے ایکس آرکیٹ کو فتح کیا اور اٹلی کا مالک بن گیا۔

گریگوری سوئم (۷۳۱ء سے ۷۴۱ء تک) نے فرینکس کے ساتھ عہد و پیمان کو جو اس کے متقدمین نے شروع کیا تھا از سر نو پختہ کیا۔

یہ عہد و پیمان چارلس مارٹیل کی موت مورخہ ۲۱ اکتوبر ۷۴۱ء اور بعد ازاں گریگوری سوئم کی موت

مورخہ ۲۷- نومبر ۱۸۷۱ء سے رد کیے گئے۔

۵۵ پچپنویں فصل

فرینکس کی نئی بادشاہت کے ساتھ پوپیت کا اتحاد- سپین اور سینٹ پیٹر کی میراث ۷۴۱ء سے ۸۵۵ء تک

پوپ ذیکرائیس (۷۴۱ء سے ۷۵۲ء تک) نے جو ایک یونانی تھا اپنے کہانتی اختیار سے لمبرڈوں کے بادشاہ لیتپرانڈ کو عارضی طور پہ مطیع کیا۔ یہ لمبرڈ بادشاہ اچانک فتحمندی کے دور میں ٹھہر گیا اور تیس سال کی بادشاہت کے (۷۴۴ء میں) فوت ہو گیا۔

لیکن اُس کے جانشین آیسٹالف نے ڈچی آف روما کو اپنی بادشاہت کے ساتھ ملانے کی دھمکی دی- ذیکرائیس

محل کے کوتوال - چارلس مارٹیل کے بیٹے اور شارلیمین کے باپ ببیپن خورد کی حفاظت کی جستجو کرتا تھا اور اس امداد کے معاوضہ میں فرانس کے تاج کے لئے اُس کی مدد کرتا تھا - یہ مغربی سلطنت اور فرنگستان کے نئے پولیٹکل طریقہ کی ایجاد کیطرف جس کے سرگروہ پوپ اور جرمن شہنشاہ تھے پہلا قدم تھا +

ٹیوٹانیک نسلوں کے درمیان موروثی سلسلہ اب تک مابعد زمانہ کی سی دینی پاکیزگی کے ساتھ ملبوس نہ ہوا تھا - یہودی تھیوکریسی (خدا کی حکومت) میں نالائق بادشاہ معزول کئے جاتے تھے اور نئے خاندان خدا کے پیغمبروں کی معرفت سرفراز کئے جاتے تھے - پوپ نے اب پہلی دفعہ اُسی اختیار کا دعوے اور اُس کی تعمیل کی +

ناامیدی کے سبب فقہ ذلیل میروونجی آن خاندان سے آخری یعنی چلڈیرک سوئیم بادشاہ کا محض ایک سایہ ہی تھا اور ایک مانسٹری (خانقاہ) میں کنارہ کشی کرنے کے لئے مجبور کیا گیا تھا - حقیقی حاکم پیپین نے اب بادشاہی نام بھی اختیار کیا (مارچ سنہ ۷۵۲ء) میں سائی سنس میں لوگوں کی آفرین اور اُن کے افسروں کی کھٹا کھٹ سے منتخب ہوا اور مقدس تیل کے ساتھ اسرائیل کے بادشاہوں کی طرح بونی فیس یا کسی دوسرے بشپ کے ہاتھ سے اور دو سال بعد پوپ ہی سے ممسوح

کیا گیا تھا جس نے یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ بادشاہی اختیار کا شرعی قابض شرعاً بادشاہی لقب کو بھی اختیار کر سکتا ہے یہ سرفرازی اور تاجپوشی فرانس اور جرمنی کے بادشاہوں پر پوپانہ فضیلت کی بنیاد بنائی گئی تھی +

پوپ نے بہت جلد اپنی مہربانی کا پھل پایا۔ جب **لومبارڈس** سے پھر بہت ستایا گیا تو اُس نے بادشاہ کو اپنی مدد کے لئے بلایا +

پِیپین اٹلی تک اُس کے ساتھ گیا اور اُس نے **لومبارڈس** کو (۷۵۴ء) میں شکست دی جب **لومبارڈس** نے پھر لڑائی شروع کی تو پوپ نے امداد کے لیے **پِیپین** کی طرف خط پر خط لکھے +

پِیپین نے پھر معہ اپنی فوج کے **ایلپز** کو عبور کیا۔ **لومبارڈس** کو شکست دی اور مفتوح ملک (۷۵۵ء) میں پوپ کو عطا کر دیا +

پِیپین کا یہ نذرانہ "سینٹ پیٹر کی میراث" کی بنیاد ہے۔ پوپ پہلے ہی اٹلی میں اور دوسری جگہوں میں کلیسیا کو دی ہوئی زمین کے حصوں پر قابض تھا۔ لیکن اجنبی فتحمند کی اِس بخشش سے پوپ اٹلی کے بہت بڑے حصے پر دنیاوی بادشاہ بن گیا حالانکہ وہ **پطرس** کا جانشین ہونے کا جس کے پاس نہ تو روپیا تھا نہ سونا اور یسوع کے نائب ہونے کا جس نے کہا کہ "میری بادشاہت اِس

جہاں کی نہیں ہے" دعوے کرتا تھا۔ دنیاوی اختیار نے پوپیت کو اُس کی حکومت کی فرمانروائی میں خود مختار تو بنا دیا لیکن اُس کی روحانی خوبی جاتی رہی۔ اُس نے دنیاوی اختیار کے ساتھ ایک طویل جھگڑے کو برانگیختہ کر دیا۔ اُس نے اُس کو پولیٹکل بہتریوں اور فرنگستان کی سازشوں اور لڑائیوں میں پھنسا دیا اور کلیسیا اور کلیسیائی انتظام کو دُنیادار بنا دیا ۔

پوپیت کی تہذیب کی شائستگیوں نے جرمن اور آسٹریائی شاہنشاہوں۔ اور حال کے فرانسیسی حکام سے کبھی تو بطور دوستوں کے اور کبھی بطور دشمنوں کے پیروی کی کی گئی تھی کہ پوپیت کا دنیاوی اختیار اُس کے آخری حامی نپولین سوئم کے ماتحت ملازم کیا گیا جس نے جرمنی کے خلاف لڑائی کرنے کے لئے اپنے لشکر کو روما سے واپس بلا لیا اور اپنی شکست سے روما پر بطور آزاد اور متحدہ اٹلی (۲۰ ستمبر ۱۸۷۰ء) کے دارالخلافہ کے قبضہ کر لینے کو وکٹر عمانوئیل کے لئے راہ تیار کر دی تھی۔ اُس وقت سے پوپ جس نے چند ایک ہفتے پیشتر دنیا کے سامنے ایمان اور اخلاق کے معاملات میں اپنی بے خطائی کا دعوے کیا تھا۔ ویٹیکن (قصر پوپ) کے محل میں محدود ہے لیکن بطور پیش کردہ رومن حکومتوں اور پیشواؤں کے باعث کے اُس کے روحانی اختیار میں کوئی کمی واقع

نہ ہوئی ۔

چھپنویں فصل ۵۶

(شارلیمین) چارلس اعظم

۷۶۸ء سے لیکر ۸۱۴ء تک

پپن خورد کی موت سے (۲۴ - ستمبر ۷۶۸ء) فرانس کی بادشاہت اُس کے دو بیٹوں چارلس اور کارلومن کے مابین تقسیم کی گئی اُن میں سے پہلا تو شمالی اور دوسرا جنوبی صوبہ میں حکومت کرتا تھا - اپنے کمزور بھائی (۷۷۱ء) کی موت کے بعد چارلس نے اپنے شیر خوار بھتیجوں کے دعووں کو رد کر کے ساری سلطنت پر قبضہ کر لیا اور اپنی فتوحات سے اُس کی حدود کو دو چند سے بھی زیادہ بڑھا دیا ۔

شارلیمین کا مزاج اور مقصد

یہ عجیب آدمی فرانس اور جرمنی کی قدیم تواریخ کو

جو بعدازاں مختلف داروں میں تقسیم ہوگئی ظاہر کرتا ہے اور ہر دو ممالک اور اقوام کی تعریف کا ارشاد کرتا ہے۔ بڑا اعظم میں تمام ٹیوٹانِک اور لاطینی نسلوں کو اپنے دُنیادار عصا کے ماتحت پوپ کی روحانی حکومت کے ساتھ یگانگت میں ملاتا یعنی ایک مسیحی تھیوکریسی (خدا کی حکومت) کو لاطینی کلیسیا (راسولئے جزائر برطانیہ اور سیکینڈی نیویا کے) کا ہموسعت قایم کرنا اُس کی بڑی اولوالعزمی تھی۔ وہ "زمانہ متوسط کا موسے" کہلاتا ہے جس نے جرمینک نسل کو وحشت کے دشت سے پار پہنچایا اور اُسکو پولیٹکل (ملکی) سیول (شہری) اور کلیسیائی قوانین کا ایک مجموعہ دیا۔ جس طرح سے کانسٹینٹائن اعظم نے مشرقی سلطنت کو شروع کیا تھا وہ نئی مغربی سلطنت کا سربراہ ہے۔ اور وہ اکثر نیا کانسٹینٹائن کہلاتا ہے لیکن اُس سے کہیں اعلےٰ ہے جس طرح سے لاطینی سلطنت یونانی سے اعلےٰ تھی۔ وہ بالضرور اس خاص کام کے لئے خدا کا چُنا ہوا آدمی تھا۔

شارلیمین یا کارل ڈر گروس اپنے زمانہ کے تاجور شاہزادوں میں سب سے اعلےٰ ہے اور آٹھویں صدی سے لیکر نویں صدی تک جرمن شاہنشاہوں کے طویل سلسلہ میں سب سے بڑا اور سب سے اول بھی ہے۔ صرف یہی ایک شاہزادہ ہے جس کی بزرگی اُسکے

فرانسیسی نام کے ساتھ بلا تفریق مخلوط ہے۔ جولیس سیزر (قیصر) کے بعد تواریخ نے ایسی حکمران عقل اور کامیابی والا کوئی فاتح اور ناظم نہیں دیکھا ہے۔ تواریخ نے اُس کے بعد صرف دو جنگی بہادر جن کا اُس کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکتا ہے یعنی پرشیا کا فریڈرک دوئیم اور نپولین بونا پارٹ (جس نے اُس کو اور سیزر (قیصر) کو اپنا نمونہ اختیار کیا) پیدا کئے ہیں لیکن وہ دینی مزاج میں اُس سے کہیں کمتر تھے جیسا کہ وہ کلیسیا کا خیرخواہ تھا ویسے ہی وہ کلیسیا کے دشمن تھے۔ اُس کی اعلٰے لیاقت اُس کے زمانہ کی عام جہالت کے باعث خوب روشن ہوتی ہے۔ وہ اچانک آدھی رات کے شہابِ ثاقب کی مانند برپا ہوا۔ ہم اُس کی پیدائش کی جگہ اور تاریخ کو بھی نہیں جانتے ہیں اور نہ ہی اُس کی جوانی اور تعلیم کی تواریخ کو ✢

II۔ اُس کی بادشاہت

اُس کی زندگی کم از کم ترپن جنگی محاصروں سے پُر ہے جو خود اُس ہی سے یا اُس کے نائبوں سے سیکسنس (۱۸ محاصرے)۔ لومبارڈس کے ایکوئی ٹینی آنس تھُرنجی آنس۔ بویری آنس۔ آیوارس یا ہنس۔ ڈینس سلاورز۔ تھامدیوں اور یونانیوں کے خلاف کئے گئے

اُس کی بلاناغہ چستی نے اُس کی رعایا اور اُس کے دشمنوں کو متحیّر کر دیا۔ وہ اپنی مملکت میں جو شمال میں بالٹک اور ایلب سے جنوب میں آیبرو تک اور ہنگری بار بیریطانیہ سے لے کر روما تک اور خاکنائے میسینہ تک بھی پھیلی ہوئی تھی جس میں فرانس۔ جرمنی۔ ہنگری۔ اٹلی کا بہت بڑا حصہ اور ہسپانیہ شامل تھے حاضر و ناظر معلوم ہوتا تھا۔ اُس کی کلیسیائی عملداری بائیس ۲۲ آرچ بشپرکس یا میٹروپولی ٹن سیز تک اور پھیلی ہوئی تھی۔ اُس کی کوئی مقررہ سکونت گاہ نہ تھی لیکن وہ بہت وقت رائن پر خاصکر ایزلاشیپل میں اپنے حمام کی خاطر گذارتا تھا۔ اُس نے تجارت کو بڑھایا۔ سڑکوں کو کھول دیا۔ اور ایک نہر کے ذریعہ دریائے مین (Main) اور ڈنیوب کو ملانا شروع کیا۔ اُس نے چھوٹی اور بڑی باتوں کی طرف اپنی شخصی توجہ لگائی۔ اُس نے جرمن فرقوں کی قدیم آزادگی اور وحشیانہ خودمختاری کو بند کر کے اپنی سلطنت میں ایک مقررہ حکم اور انتظام کی یکتائی کو جاری کیا۔ اُس نے آئندہ بت پرست اور محمدی حملہ اور بربادی کے خلاف فرنگستان کو محفوظ رکھا۔ اُس کے زمانہ میں لوگ یا تو عالمگیر طور پر اُس کی مدح کرتے یا اُس سے خوف کھاتے تھے یونانی شاہنشاہوں نے اُس کے ساتھ اتحاد کی جستجو کی۔

شارلیمین نے تجارت کو بڑھایا سڑکوں کو بنوایا اور دریاؤں کو نہر کے ذریعہ ملانا شروع کیا

اِس لئے یہ مثل مشہور ہے کہ "فرینکس کو اپنے دوست تو بناؤ پر اپنے ہمسائے نہیں"۔ مشرق کے نہایت زبردست حاکم خلیفہ ہارون الرشیدؒ نے اُس کے پاس بغداد سے ایک ایلچی قیمتی تحائف دے کر بھیجا۔ لیکن وہ سونے کی بہ نسبت ایک عمدہ تلوار کی زیادہ قدر کرتا تھا۔ اُس نے جرمنی اور فرانس کی آئندہ تواریخ پر اپنی عقل اور بہادری کی مُہر لگادی۔

III۔ شارلیمین کی صورت شکل اور عادات

چارلس کی وضع رُعب داب والی لیکن دلکش تھی۔ اُس کی جسامت اُس کی سمجھ کی بزرگی کو ظاہر کرتی تھی۔ وہ بلند قد۔ قوی ہیکل اور خوب ڈھلا ہوا تھا۔ اُس کی لمبائی اُس کے پاؤں کی لمبائی سے سات گُنا تھی۔ اُس کی بڑی بڑی اور چمکیلی آنکھیں۔ لمبی ناک۔ بشاش چہرہ اور بہت سے نفیس بال تھے۔ ایجنہارڈ کہتا ہے کہ اُس کی شکل ہمیشہ خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو قد آور اور معزز تھی اگرچہ اُس کی گردن موٹی اور کسی قدر چھوٹی تھی اور اُس کا پیٹ قدرے اُبھرا ہوا تھا۔ لیکن اُس کے باقی جسم کے انداز نے اِن نقصوں کو چھپا لیا تھا۔ اُس کی چال مستحکم اور اُس کی تمام وضع مردانہ اور آواز صاف لیکن ایسی مضبوط نہ تھی جیسی کہ اُس کے قد کے لحاظ

سے توقع کی جاتی تھی۔

وہ طبیعت ہی سے فصیح تھا۔ اور بڑی صفائی اور زور کے ساتھ بولتا تھا۔ اُس کی پوشاک سادہ تھی۔ اور وہ کھانے پینے میں پرہیزگار تھا۔ کیونکہ ایجنہارڈ کہتا ہے کہ "وہ کسی سے اور خاصکر اپنے اور اپنے گھرانے کے متوالے پن کو مکروہ جانتا تھا۔ وہ شاذ و نادر ہی ضیافت کرتا تھا اور وہ بھی فقط بڑے بڑے تیوہاری دنوں میں اور بہت سے لوگوں کو بلاتا تھا" ۔ وہ جسمانی ورزش خاصکر شکار کھیلنے اور تیرنے کا مشتاق تھا اور اپنی زندگی کے آخری چار سالوں تک جبکہ وہ اکثر بخارات کے زیر ہو گیا قوی ہیکل صحت کا لطف اُٹھاتا رہا وہ اپنے کھانے کے وقت آگسٹین کے "شہر خدا" (اُس کی عزیز کتاب) میں سے خلاصے اور قدیم ایام کی کہانیاں پڑھوا کر سنتا تھا۔ وہ لباس پہنتے وقت بھی بہت سے لوگوں کو اپنے شاہی درجہ کی کسر شان کے بغیر اپنے پاس آنے دیتا تھا۔ وہ غریبوں پر مہربان اور ایک فراخدل سخی تھا۔

II۔ تعلیم کے لئے اُسکی غیرت

اُس کی سب سے بڑی خوبی تعلیم اور دین کے لئے اُس کی غیرت ہے۔ وہ کتابوں کی بہ شدت زیادہ تر

تھا۔ وہ خادمانِ دین پر بہت فیاض تھا۔ وہ اُن کو تمام سلطنت کی دہ یکی دیتا تھا۔ لائق بشپ اور ایبٹ مقرر کرتا تھا۔ اُس نے گرجا گھر ہبہ کر دئے اور ایزلاشیپل میں ایک عالیشان کیتھیڈرل (بڑا گرجا) بنوایا جس میں وہ دفن کیا گیا تھا۔

خادمانِ دین کو اُس کے عزت دینے کی انتہا یہاں تک پہنچی کہ وہ روما کے بشپ کو سینٹ پیٹر کا قائمقام سمجھنے لگ گیا۔ "وہ روما کے رسول سینٹ پیٹر کے گرجا کو باقی تمام پاک اور مقدس جگہوں سے زیادہ عزیز رکھتا تھا اور اُس نے اُس کے خزانہ کو سونا چاندی اور قیمتی پتھروں کی بہت سی دولت سے معمور کر دیا۔ اُس نے بڑے اور بیشمار تحائف پوپوں کے پاس روانہ کئے اور اُس کی تمام بادشاہت کے ایام میں اُس کے دل کی سب سے بڑی آرزو اپنی حفاظت اور حکومت کے ماتحت روما شہر کے قدیم اختیار کو پھر قایم کرنا اور سینٹ پیٹر کے گرجا کی حمایت اور حفاظت کرنا اور اپنے ہی ذخیرہ سے اُس کو باقی تمام گرجوں سے بڑھ کر خوبصورت اور غنی بنانا تھی۔

VI۔ اُس کی بُرائیاں

باوجود اپنی بہت سی اور بڑی نیکیوں کے چارلس کسی صورت سے بھی ایسا پاک نہ تھا۔ جیسا کہ کلیسیا کی نظم اور پارسائی اُس کو ظاہر کرتی ہیں۔ اور سینٹس میں شمار کئے جانے سے کہیں بعید ہے۔ اُس نے فتح کی خاطر اپنی حرص وہوس کے لئے ہزاروں آدمیوں کو لڑائی میں ضائع کر دیا۔ اُس نے سیکسنس کو ہتھیاروں کے زور سے نو مرید بنایا۔ اُس نے اُن کے خلاف بربادی کی تیس ۳۰ سالہ لڑائی کو جاری رکھا۔ اُس نے اُن کے ملک کو تلوار اور آگ سے برباد کر دیا۔ اُس نے اُن کی خود مختاری کو روند ڈالا۔ اُس نے بیرحمی کے ساتھ دریائے آلیر پہ ورڈن میں ایک ہی دن میں (۷۸۲ء) چار ہزار پانچ سو۔ قیدیوں کو قتل کر دیا اور جب یہ مغرور اور سیدھے وفا وحشی آخرکار مطیع ہو گئے تو اُس نے آئندہ بغاوت کو روکنے کے لئے اُن کے خاندانوں میں سے دس ہزار کو دریائے ایلب کے کناروں پر اُن کے وطن سے جرمنی اور گال کے متفرق حصوں میں بھیج دیا۔ یہ البتہ بت پرستی کی بربادی کی خاطر دین کی لڑائی تھی لیکن محمدی اصول یعنی ایمان کی اطاعت یا موت پر چلائی گئی۔ یہ مسیحیت کی روح کے جو صرف تحریک اور قائلیت کے اخلاقی وسائل کو جانتی ہے برعکس ہے+

اُس کے شخصی چال چلن میں نہایت سخت نقص عقد نکاح کی پاکیزگی کی نسبت اُس کی شہوت پرستی اور بے پروائی تھے۔ اس بات میں وہ ایک مشرقی ظالم یا محمدی خلیفہ کی بہ نسبت کچھ ہی بہتر تھا۔ اُس نے کئی ایک جوروواں بیاہیں اور اُن کو اپنی خوشی سے طلاق دے دیا۔ اُس نے اپنی پہلی جورو کو (نام نامعلوم) ایک لوتھیارڈ شہزادی کے ساتھ شادی کرنے کی خاطر چھوڑ دیا۔ اور اُس کو ایک سال کے اندر ہی اندر نکال دیا۔ اپنی پانچویں (۵) بیوی کی موت کے بعد اُس نے تین (۳) یا چار (۴) حرموں پہ قناعت کی۔ کہتے ہیں کہ اُس نے اپنی بیٹیوں کو بھی اُن شاہزادوں کے ساتھ جو بادشاہت میں حصہ کی خاطر رقیب ہو سکتے تھے بیاہ کرنے کی بہ نسبت زیادہ تر آوارہ عادات کی ترغیب دی لیکن اُس نے بڑی خبرداری کے ساتھ اُن کو تعلیم دی۔ یہ پوپوں کے لئے عزت کی بات نہیں ہے۔ کہ اُنہوں نے اِس بدی کے لئے اُس کو کبھی بھی نہ گھُرکا جبکہ کمزور اور کم عابد بادشاہوں کے ساتھ وہ شادی کی پاکیزگی کے لئے ایسی ناصلح جو غیرت ظاہر کرتے تھے۔

[illegible]

XII اُس کی موت اور دفن

یہ شہنشاہ تھوڑی سی بیماری کے بعد عشاء ربانی لے کر ۲۸ جنوری ۸۱۴ء کو اپنی عمر کے اکہتر ہویں اور اپنی سلطنت کے سینتالیسویں سال میں فوت ہوگیا اور اسی دن ایکس لا شیپیل کے کیتھیڈرل میں لوگوں کے بہت بڑے نوحوں کے ساتھ دفن کیا گیا۔

عظیم کا شارلیمین VIII

"مبارک چارلس" کا نام کلیسیا کے لئے اپنی خدمات اور پوپ کے لئے تحائف کے باعث رومی کیلنڈر (فہرست) میں درج ہے۔ بت پرست روما نے جولی اس سیزر کو خدا کا رتبہ دیا اور مسیحی روما نے شارلیمین کو سینٹس میں شمار کیا یا کم از کم مبارکباد دی۔

ستاونویں فصل

مقدّس رومی سلطنت کی بنیاد ڈالنا۔ ۸۰۰ء۔ شارلیمین اور لیو سوئم

I۔ چارلس کی بطور شہنشاہ کے تاجپوشی

جب چارلس ۸۰۰ء کا بڑا دن سینٹ پیٹر میں منا رہا تھا اور دُعا میں مذبح کے سامنے جُھکا ہوا تھا تو پوپ نے گویا کہ ایک اتفاقی الہام سے (لیکن اس میں شک نہیں کہ ایک پیش بندی کردہ تجویز کے سبب سے) ایک سنہری تاج اُس کے سر پر رکھا اور رومی لوگ "تین مرتبہ للکارے کہ" چارلس آگسٹس کو جسے خدا نے رومیوں کا بزرگ اور صلح کُل شہنشاہ مقرر کیا ہے زندگی اور فتح ہو" وہ فی الفور قدیم رسم کے موافق پوپ سے سجدہ کیا گیا اور اس کے بعد وہ (پیٹری شن کی بجائے) "شاہنشاہ"

اور "آگسٹس" سے ملقب ہوا +

تاجپوشی کا وقت اور طریقہ چارلس کے لئے ناگہاں تھا (اگر ہم اُس کی بات کا یقین کریں) لیکن یہ بمشکل خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ اُس کے اور لیو کے مابین ایک سابقہ بندوبست کا نتیجہ نہ تھا +

چارلس نے فرانس میں اپنی واپسی پر اپنی تمام رعیّت کو اُس کی بطور "قیصر" کے نئی قسم کھانے کے لئے مجبور کیا +

II- اس کام کا مقصد

تاجپوشی کا عمل پوپ کی جانب سے یونانی شہنشاہ کے خلاف بطور روما کے شرعی حاکم کے خود مختاری اور شخصی رہائی کا آخری اظہار تھا +

مغرب کے لئے یہ ماجرا پرانی رومی سلطنت کا جو اُس کے بعد بمع پوپیت کے زمانہ متوسط کی تواریخ پر حکمران رہا تھیوڈیٹا تک بنیاد پر دوبارہ قیام تھا - پوپ اور شاہنشاہ کلیسیا اور سلطنت کے نہایت اعلےٰ درجہ اور اختیار کو ظاہر کرتے تھے - لیکن پوپ ہر دو میں سے بزرگ تر اور زیادہ مستقل تھا - وہ ریفرمیشن تک تمام فرنگستان کا روحانی حاکم بنا رہا اور آجتک قدیم روما کی بہ نسبت زیادہ وسیع سلطنت کا حاکم

ہے۔ وہ ہابز کے موثر بیان کے بموجب "فوت شدہ رومی سلطنت کا بھوت ہے جو اُس کی قبر پر تاج پہن کر بیٹھا ہے" +

III۔ پوپ اور شہنشاہ کا رشتہ

ان دونوں بادشاہتوں اور ہر ایک کی حکومت کی حدود کے مابین شرعی اور حقیقی رشتہ کیا تھا؟ یہ کئی صدیوں کا جھگڑا تھا۔ اِس میں کئی ایک سلسلے مخلوط تھے جو صرف مدت کے بعد ہی فیصلہ ہو سکتے تھے۔ قیاساً اِن دونوں میں پوپ کو روحانی اور شہنشاہ کو دنیاوی امورات سے محدود کرنے سے آسانی کے ساتھ امتیاز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کلیسیا اور سلطنت کے ملاپ کے تھیوکریٹک (خدا کی حکومت کے متعلق) خیال سے دو تو کا ضرور اکثر جھگڑا ہووے گا +

پوپ اپنی رضامندی سے چارلس پر شاہی تاج رکھنے سے یہ دعوے کر سکتا تھا کہ سلطنت اُس کی بخشش ہے اور کہ تاج پہنانے کا حق تاج اُتار لینے کے حق پر بھی دلالت کرتا ہے۔ **گریگوری** ہفتم کلیسیا کو سورج سے اور سلطنت کو چاند سے جو اپنی روشنی سورج سے پاتا ہے تشبیہ دیتا ہے۔

> چارلس نے رومیوں کے مشوروں کے بغیر ہی اپنے بیٹے لوئیس پائس کے سر پر تاج رکھ دیا 813ء میں

پوپ ہمیشہ سلطنت پر کلیسیا کی خود مختار رفضیات کے اصول کو بحال رکھیں گے ۔

بر عکس اِس کے چارلس اگرچہ کلیسیا اور پوپ کے ساتھ خاص محبت رکھتا تھا اپنی بادشاہت کے اندر کسی دوسری بادشاہت کو تسلیم کرنے کے لئے از حد خود مختار بادشاہ تھا۔ چارلس یقین کرتا تھا کہ وہ کلیسیا کا الٰہی مقرر کردہ محافظ اور اُس کے بیرونی اور کسی قدر اُس کے اندرونی معاملات کا منتظم تھا۔ وہ پوپ کو پوچھنے کے بغیر ہی اپنی سلطنت کی سنڈس طلب کرتا تھا۔ وہ بشپوں اور ایبٹس اور کونشس کو بھی مقرر کرتا تھا اور اگر اُس کی زندگی کے باقی حصہ میں پوپیت میں کوئی آسامی خالی ہوتی تو اغلباً وہ ضرور اُس کو بطور ایک معمولی بشپرک کے مامور کر دیتا ۔

چارلس بادشاہی اور سلطانی رتبہ کو بطور اپنے گھرانے اور لوگوں کے موروثی قبضہ کے سمجھتا تھا اور اُس نے پوپ یا رؤسیوں سے مشورت کرنے کے بغیر ہی اپنے بیٹے لوئیس پائی اَس (زاہد) کے سر پر ۸۱۳ء میں ایزلاشیپیل میں تاج رکھ دیا۔ وہ خود بطور ایک ٹیوٹن کے فرانس اور جرمنی دونوں کا وارث تھا۔ لیکن اُس کے جانشینوں کے وقت دونو ممالک کی پولیٹکل ملکی جدائی سے بادشاہی رتبہ جیرمن بادشاہت

کے ساتھ ملایا گیا تھا۔ اس لئے اُس کو مقدس جرمن رومن سلطنت کا نام بھی ملا۔

۵۸

اٹھاونویں فصل

مقدس رومی سلطنت کی تواریخ کا ملاحظہ

وہ مستعدی جس کے ساتھ رومیوں نے لیو کی تاجپوشی کے عمل کا جواب دیا ظاہر کرتی ہے کہ مغربی سلطنت کا پھر قائم ہونا بر وقت تھا۔ مقدس رومی سلطنت مقدس رومی کلیسیا کی ضروری نقل معلوم ہوتی تھی بہت صدیوں تک فرنگستان کی اقوام تمام دنیاوی اختیار کو ایک ہی سر گروہ میں جمع کرنے کے لئے عادی رہی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ کئی ایک رومی شہنشاہوں نے نیرو سے لے کر ڈائیوکلیشن تک مسیحیت کو آگ اور تلوار کے دکھ دیا تھا۔ لیکن کانسٹنٹائن اور اُن کے جانشینوں نے کلیسیا کو اعلےٰ درجہ اور حکومت تک سرفراز کر دیا اور

اُس کو ایک "سٹیٹ ریلیجن" (ملکی دین) کے تمام حقوق عطا کئے۔ روما سے قسطنطنیہ میں دارالسلطنت کی تبدیلی نے مغربی کلیسیا سے دنیاوی بازو کی حفاظت لے لی اور فرنگستان کو وحشیانہ حملہ اور ملکی لڑائیوں کی بہتری کے خطروں میں ڈال دیا۔ اس لئے ایک نئی سلطنت کی حفاظت کرنے والے بازو کے لئے طبیعی خواہش پیدا ہوئی۔ اسی سلطنت میں قدیم دنیا کی تمام زندگی کا مجموعہ ہے۔ اُس میں سے موجودہ دنیا کی تمام زندگی برپا ہوئی +

I زمانہ متوسط کی دو حکمران حکومتیں

سلطنت اور پوپیت

اس کے بعد کی فرنگستان کی زمانۂ متوسط کے متعلق تواریخ خاصکر پوپیت اور سلطنت ہی کی تواریخ ہے۔ وہ کلیسیا اور دنیا پر حکومت کرنے کے لئے بطور خدا کے دو بازوؤں کے سمجھے جاتے تھے۔ یہ دو مصری حکومت مجموعاً مسیحی شائستگی اور آزادگی کے لئے وحشی نسلوں کا نہایت عمدہ ٹریننگ سکول تھا۔ پوپیت جنگی تعلیم کے لئے اور سلطنت خادمانِ دین کی خرابیوں کے لئے ایک عمدہ رکاوٹ کا کام دیتی تھی۔ ہر دو سوسائٹی

کے جدائی کرنے والے سیلابوں کے خلاف ترتیب اور یگانگت کو حاصل کرتی تھیں۔ دونوں قوموں کی جمہوری، حکومت بنی آدم کی برادری اور مقدسین کی شراکت کے بڑے خیال کی پرورش کرتی تھیں ؛

II۔ اوتھو اعظم

سلطنت کی تواریخ کے پہلے ہی باب میں ہم اُس کو ایک دانا کے زیر حکومت اور پوپیت کے ساتھ ایک دوستانہ اتحاد میں پاتے ہیں شارلیمین کے کمزور جانشینوں کے ماتحت یہ محض ایک برائے نام ہستی تک گھٹ گئی۔ لیکن وہ سیکسن خاندان کے **اوتھو** اول یا اعظم کے ایام میں (۹۳۶ء سے ۹۷۳ء تک) پھر سرسبز ہوگئی۔ وہ پوپ کا مالک اور رومی کلیسیا کا حامی تھا۔ اور اُس نے ہر کہیں ایک بہادرانہ چال چلن کی جو صرف **چارلس** ہی سے کمتر تھا تاثیر ڈالی **ہنری** سویم کے ایام میں (۱۰۳۹ء سے ۱۰۵۶ء تک) جب پوپیت نہایت نیچے غرق ہوگئی تو سلطنت پھر ایک اصلاح ساز حکومت ثابت ہوئی۔ اُس نے تین حریف پوپوں کو معزول کر دیا اور ایک لایق جانشین کو منتخب کیا۔ لیکن جب پوپیت اپنی ذلت میں سے نکل آئی تو اُس نے سلطنت کو توڑ دیا ؛

ہنری چہارم اور گریگوری ہفتم VII

ہنری چہارم (۱۰۵۶ء-۱۱۰۶ء) اور گریگوری (۱۰۷۳ء-۱۰۸۵ء) کے ماتحت دونوں اختیارات میں بیعت کے حق یا بشپوں اور ایبٹس کے انتخاب کی نسبت اعلیٰ حکم کی بابت نہایت سخت جھگڑا برپا ہو گیا۔ پوپ نے کینوسا میں سلطنت پر ایک اخلاقی فتح پائی جبکہ سب سے زبردست شہنشاہ بطور ایک تائب کے پطرس کے متکبر قائمقام کے پاؤں پر (۱۰۷۷ء میں) جھک گیا۔ لیکن ہنری نے اپنی جوانمردی اور اپنے اختیار کو پھر بحال کیا ایک مخالف پوپ کو قائم کیا اور گریگوری سیلرنو میں جلاوطنی میں اپنے اصولات اور دعاوی کے کچھ بھی مطیع کرنے کے بغیر فوت ہو گیا۔ یہ تنازعہ پچاس سال تک جاری رہا اور (۲۳ ستمبر ۱۱۲۲ء) کو ورمس کے کنکارڈیٹ سے ختم ہوا جو ایک راضی نامہ تھا لیکن شاہی استحقاق کی حدبندی کے ساتھ۔ پوپ نے بشپوں کو انگوٹھی اور عصا عطا کرنے کا حق حاصل کیا لیکن نیا بشپ اپنی تخصیص سے پیشتر شہنشاہ کے عصا کے چھونے سے بطور سلطنت کے پرگنہ کے اپنی دنیاوی

جائداد پاتا تھا۔

IV۔ ہوہینسٹافن کا خاندان

ہوہینسٹافن کے گھرانہ کے سوائی ان شہنشاہ کے ماتحت (۱۱۳۸ء سے ۱۲۵۴ء تک) رومی سلطنت زمانہ متوسط کی بہادری۔ نظم اور بہجن کے فتحمند ایام میں جنگِ جہاد کے متعلق اپنی نہایت بڑی قوت تک پہونچی۔ وہ ذاتی بڑائی اور شہرت میں سیکسن اور سیلک شہنشاہوں پر فوقیت لے گئے لیکن جرمنی کی بہتری کے لئے اطالی ان امورات کے ساتھ از حد زیادہ تعلق رکھتے تھے فریڈرک باربروسہ (سرخ ریش) اپنی لمبی سلطنت (۱۱۵۲ء سے ۱۱۹۰ء تک) میں شارلیمین اور اوتھو اعظم کا ایک لائق جانشین تھا۔ اس نے شمالی اٹلی کو تسخیر کیا۔ پوپ اسکندر سوئم کے ساتھ جھگڑا کیا۔ وہ تخت لعنت پوپوں (یا سکل سوئم اور اس کی موت کے بعد کیلکسٹس سوئم) کو تخت نشین کیا لیکن آخر کار وہ اسکندر کے مطیع ہوا۔ وینس میں اس کے پاؤں پر گر پڑا اور پوپ سے خوشی کے آنسوؤں اور صلح کے بوسہ کے ساتھ (۱۱۷۷ء) میں بغل گیر ہوا۔ وہ جہاد کرنے والوں کی سربراہی میں جبکہ

(۱۰ جون ۱۱۹۰ء) کو سلشیا کے سڈنس کو عبور کرنے کی کوشش کر رہا تھا فوت ہوا +

انوسینٹ سویم (۱۱۹۸ء سے ۱۲۱۶ء) کے ماتحت پوپیت اپنی قوت کے اوج تک پہنچ گئی۔ اور اُسے **بونی فیس** ہشتم (۱۲۹۴ء سے ۱۳۰۳ء) تک کے عہد تک بحال رکھا۔ شہنشاہ **فریڈرک** دویم (۱۲۱۵ء۔۱۲۵۰ء) باربروسہ کا پوتا عقل اور قوت میں اپنے نہایت عمدہ متقدمین کے برابر تھا۔ اور تربیت میں اُن سے بھی فایق تھا۔ لیکن ایک جرمن کی بہ نسبت زیادہ تر ایک اطالیان اور دین کے

Crusade.

بارے میں وسواسی تھا۔ اُس نے پانچویں جنگِ جہاد میں **یروشلم** کو پھر فتح کیا۔ لیکن وہ کلیسیا کی بہت کم پرواہ کرتا تھا اور پوپ **گریگوری** نہم نے جس نے اُس پر بطور ایک بدعتی اور کفر بکنے والے کے لعنت کی اور اُسے مکاشفات میں مندرج پاتال کے درندہ سے **تشبیہ** دی۔ اخراج کے فتوے کے تلے لایا گیا۔ اُس کی موت **ہوہنسٹافن** کے گھرانے اور رومی سلطنت کی بہی تھوڑی مدت ناکامیابی کا باعث ہوئی +

VI۔ جرمن سلطنت

یہ سلطنت تبدیلی پذیر حالات کے ساتھ روما سے برائے نام تعلق رکھکر اور مسیحی ممالک میں دنیاوی حکومتوں کی سردار ہوکر پانچ صدیوں تک زندہ رہی۔ لیکن پوپیت اور دورانِ فرنگستان کے حالات پر حکمران تاثیر کے بغیر گاہے بگاہے وہ اپنے عالمگیر مقصد کی شعاع ڈالتی تھی مثلاً ہنری ہفتم کے ماتحت جس کے سر پہ روما میں تاج رکھا گیا اور جو بطور اٹلی کے رہائی دینے والے کے ڈینٹے سے قبول کیا گیا تھا کونسٹینس کی عالمگیر کونسل کے فراہم کرنے والے اور محافظ سِجِسمنڈ کے ماتحت۔ چارلس پنجم (۱۵۱۹ء سے ۱۵۵۸ء تک) کے ماتحت جس نے ہسپانیہ۔ آسٹریا اور جرمنی کا تاج پہنا اور جس کی بادشاہت میں کبھی سورج غروب نہ ہوتا تھا۔ اور جوزف دوئم (۱۷۶۵ء سے ۱۷۹۰ء تک) کے ماتحت جس نے اپنے متقدمین کی مستعمیانہ تدبیر کو پوپ کے اعتراض کا خیال نہ کرکے ترک کر دیا۔

VII۔ سلطنت کی تنزلی اور بربادی

جرمن سلطنت کی بتدریج بربادی کے بہت سے اسباب ہیں۔ ۱۔ سوِس شاہ تگردوں کی کامیاب بغاوت

ہسپانیہ - فرانس اور انگلستان کی خود مختار بادشاہتوں کی بالیدگی - انتخاب کرنے والوں اور ادنیٰ جرمن شہزادوں کے حسد - مغرب میں نئے برِ اعظم کا دریافت ہونا - مشرق میں ترکوں کا حملہ - ریفرمیشن جس نے جرمن لوگوں کو دو مخالف مذاہب میں منقسم کر دیا - تیس سال جنگ کی خوفناک تباہی ہوہنزالرن کے گھرانے اور جرمن زمین میں فریڈرک دوئم کی روشن عقل کے ساتھ پرشیا کی بادشاہت کا برپا ہونا - اور فرانسیسی انقلاب کے سبب سے لڑائیاں ہیں - اپنے آخری حالات میں جرمن سلطنت محض ایک سایہ ہو گئی - اور طنزیہ بیان کو (جو والٹیر سے منسوب کیا جاتا ہے) کہ "مقدس رومی سلطنت" نہ تو "مقدس" نہ ہی "رومی" اور نہ ہی ایک "سلطنت" تھی شہنشاہوں میں سے آخری یعنی فرانسس دوئم نے ۶ - اگست ۱۸۰۶ء کو جرمنی کے انتخابی تاج کو ترک کر دیا اور اُن کی بجائے آسٹریا کے موروثی تاج کو بطور فرانسس اول کے (جو ۱۸۳۵ء میں فوت ہوا) مقرر کیا ٭

یوں مقدس رومی سلطنت سلامتی کے ساتھ ایک ہزار چھ سال کی معزز عمر کی ہو کر ختم ہوئی ٭

VII - نیپولی آن کی سلطنت

نیپولی آن اپنی جنگی عقل کے بازوؤں پہ گردش کے بگولے سے یکایک حکومت میں داخل ہوا اور اُسنے سیزر ثانی اور شارلیمین کی دو چند شان کا عزم رکھا اور مطلق العنان قوت سے فرانس کی بنیاد پر ایک بڑی جنگی سلطنت قایم کی جس کا پوپ پیرس میں ایک فرمانبردار آجیری خادم تھا لیکن وہ لیپزگ اور واٹرلو کے جنگی میدانوں میں پھر اُٹھنے کی اُمید کے بغیر گر گئی۔ اُس نے کہا "میں لوئیس کوا ٹورز کا جانشین نہیں بلکہ شارلیمین کا ہوں"۔

VIII - جرمن عہد و پیمان

وی آینا کی کانگریس نے فرینکفورٹ کے جرمن "بند" میں پرانی سلطنت کی بجائے ایک عارضی قائمقام مقرر کیا - یہ کوئی فیڈرل (عہد و پیمان کے متعلق) ریاست نہ تھی - بلکہ اڑتیس ۳۸ ریاستوں یعنی شہزادوں کا بغیر کسی ہر دلعزیز وکالت کے

ایک کشادہ عہد و پیمان تھا۔ وہ آسٹریا کی زیر ہدایت ریت کا ایک رستا اور ایک بناوٹی اتحاد تھا اور آسٹریا ہوشیاری اور خود غرضی سے چھوٹے چھوٹے حکام کی چھوٹی چھوٹی لاگ ڈانٹ اور دشمنوں کو پرشیا کی ترقی کے روکنے اور تمام آزادانہ حرکات کے دبانے کے لئے بطور وسائل کے استعمال کرتا تھا۔

IX۔ نئی جرمن سلطنت

اِس اثناء میں قومی یگانگت کے لئے ایک ہردلعزیز خواہش نے جو تخلصی کی لڑائی اور بڑی قومی علمیت سے بیدار کی گئی پائیدار ترقی کی ایک آزاد مجلس اور ایک قومی پارلیمینٹ کے ساتھ ایک نئی سلطنت میں اپنا آخری مجموعہ پایا۔ لیکن یہ بڑا نتیجہ اجنبی حملہ کے خلاف پرشیا کی زیر ہدایت بڑے بڑے واقعات اور کارنامے نمایاں سے برلایا گیا۔ پہلا قدم کونی گریٹس میں آسٹریا پر پرشیا کی صریح فتح تھا جو شمالی جرمن عہد و پیمان (۱۸۶۶ء) کی ساخت میں ختم ہوا۔ دوسرا قدم نپولین ثالث سوئم کی سلطنت کے خلاف اپنی حفاظت کی

لڑائی میں متحد جرمنی کی زیادہ مشہور فتح تھا۔ جو ورسیلز میں لوئیس چہاردہم کے محل میں (۱۸۷۱ء میں) جرمن شہزادوں اور لوگوں کی یکدل آرزوؤں سے بطور جرمن شہنشاہ کے ولیم اول کے اعلان میں ختم ہوا +

یوں جرمن قوم کے طویل خواب۔ بسمارک۔ مولٹکے اور ولیم کی متفق فراست اور جرمن فوج کی بہادری۔ قواعد دانی اور عقلمندی سے موجودہ تواریخ میں مندرج نہایت منور جنگی اور سندی فتوحات کے سلسلہ کے ذریعہ سے پورا کیا گیا تھا +

اس جرمن تحریک کے ساتھ ہی اٹلی نے کیوور اور وکٹر عمانوایل کی زیر ہدایت روما کو پولیٹکل (ملکی) دارالسلطنت بنا کر اپنا قومی اتحاد پیدا کیا +

لیکن نئی جرمن سلطنت پرانی کا سلسلہ یا تازگی نہیں ہے۔ یہ کئی ایک ضروری باتوں میں اُس سے متفرق ہے۔ یہ ہر دلعزیز قومی آرزو اور اپنے بچاؤ کی نہ کہ آسٹریا اور جنوبی جرمنی کی فوقیت پر مبنی ہے یہ موروثی ہے۔ نہ کہ انتخابی۔ یہ آزادگی اور ترقی کے موجودہ خیالات سے نہ کہ زمانۂ متوسط

کے خیالات اور دستورات سے زیر کی جاتی ہے۔
یہ دراصل پروٹسٹینٹ ہے نہ کہ رومن کیتھلک۔
یہ ایک جرمن سلطنت ہے نہ کہ رومی۔ اُس کا
عروج پیچیدہ طور سے پوپ کی (جو ہردو جرمن اور
اٹالی آن اتحاد اور آزادگی کا جدی اور بے تبدیل
دشمن ہے۔) دنیاوی حکومت کے ہمعہد
زوال کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ نئی سلطنت
کلیسیا سے آزاد ہے اور سرکاری طور پر دُنیا
سے کوئی واسطہ نہیں رکھتی اور سیاست میں
اضلاع متحدہ کی حکومت کے مشابہہ ہے لیکن
اُس کی پروٹسٹینٹ نیت نہ صرف پہلے شہنشاہ
کے آبائی دین ہی میں بلکہ جیسوئٹس کے اخراج
(۱۸۷۲ء) میں بھی ظاہر ہوتی ہے جب پائی اُس
نہم نے ولیم اول کی طرف خط (۱۸۷۳ء) میں
تمام مصطبغ مسیحیوں پر ایک قسم کی حکومت کا
دعوے کیا تو شہنشاہ نے خوش خلقی کے ساتھ
بے خطا پوپ کو اطلاع دی کہ وہ بمعہ تمام
پروٹسٹینٹس کے ہمارے خداوند اور نجات دہندہ
یسوع مسیح کے سوا کسی دوسرے کو خدا
اور انسان کے مابین درمیانی نہیں جانتا ہے۔
نئی جرمن سلطنت کو کیتھلک کلیسیا کے لئے

پورا انصاف کرنا چاہیئے اور وہ کریگی بھی لیکن وہ کبھی بھی کنوسہ میں نہیں جاویگی"۔

لوئیس پائی ایس
شارلیمین کا جانشین

۵۹

اُنسٹھویں فصل

شارلیمین کی موت سے لے کر نکولس اول (۸۱۴ء سے ۸۵۸ء) تک پوپیت اور سلطنت

شارلیمین کی قوت شخصی تھی۔ اُس کے کمزور جانشینوں کے ماتحت سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور اُس کی وراثت کا تعین درہم برہم ابتری میں دفن ہوگیا لیکن اُس کا خیال دیر تک باقی رہا۔

لوئیس پائی اُس کی موت کے بعد وارثِ

کا عہد نامہ ۸۴۳ء میں لکھا گیا۔ اس عہد نامہ سے سلطنت منقسم ہو گئی۔ **لوتھیر** نے اٹلی کو بمعہ شہنشاہ کے لقب کے حاصل کیا۔ فرانس **چارلس** (گنجا) کو ملا اور جرمنی **لوئیس** جرمن کو۔ یوں **شارلیمین** کا مغربی سلطنت کی نسبت گمان کہ وہ لاطینی کلیسیا کے موافق ہووے برباد ہو گیا یا کم از کم گھٹ گیا اور اس کے بعد ان تین ممالک کی الگ الگ تواریخ ہے۔

۶۰ ساٹھویں فصل

سوڈو-اسیڈوری آن ڈیکریٹلس

کیرولینجی انس کے ماتحت درہم برہم ابتری کے دوران میں نویں صدی کے نصف میں ایک راز دار کتاب ظاہر ہوئی جو پوپیت کی نسبت ہر دلعزیز

رائے کو شرعی طور پر ظاہر کرتی تھی۔ اُس کے اختیار کو دیگر تمام کارگزاریوں کی بہ نسبت زیادہ برپا اور قوی کرتی تھی اور زیادہ تر رومی کلیسیا کی قانونی شرع کی بنیاد بنتی ہے۔ یہ سیویل کے بشپ اِسیڈور (جو ۶۳۶ء میں فوت ہوا) کے نام پر غلطی سے منسوب کلیسیائی قوانین کا مجموعہ ہے اِس لئے "سوڈو اِسیڈوری آن ڈیکریٹیلس" کہلاتی ہے۔ وہ ایک قدیم مجموعہ کا ہی مشہور کردہ (گو حقیقی نہیں) مستند تھا۔ اِن قدیم مجموعوں میں سریشس کے زمانہ (۳۸۴ء) سے لے کر پوپوں کے خطوط اور فرمان اعلیٰ جگہ پاتے ہیں۔ قانونی مضمون میں "ڈیکریٹیل" کسی سوال کے جواب میں پوپ کا با اختیار حکم نامہ ہے جبکہ "ڈیکری" بغیر کسی پیشتر کی جستجو کے کارڈینلس کی صلاح سے جاری کیا ہوا ہو یا نہ آئین ہے۔ "کینن" وہ قانون ہے جو ایک عام یا صوبوی سنڈ سے مقرر کیا گیا ہے۔ "ڈاگما" ایک کلیسیائی قانون ہے جو کسی تعلیم کے متعلق ہے۔ نہایت قدیم ڈیکریٹیلس کا زور قانون ساز ہی کی بہ نسبت زیادہ تر اخلاقی تھا لیکن جوں جوں پوپ کے پاس سوالات اور اپیلیں زیادہ ہوتی گئیں پوپ کے جوابات بھی اختیار میں بڑھتے

گئے۔ معنوعی نوشتے۔ قانون اور ڈیکریٹلس کوئی نئی بات نہ تھے لیکن سوڈو اسیڈوری آن مجموعہ کلیسیائی تصنیفات کی تواریخ میں نہایت بڑا اور موثر فریب جانا جاتا ہے۔

I سوڈو۔اسیڈوری آن ڈیکریٹلس کے مضامین

یہ کتاب تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں ڈائی اونی سی اس کے مجموعہ سے پچاس رسولی قوانین اور کلیمینٹ سے (جو ۱۰۱ء میں فوت ہوا) لے کر میلکی ایڈس تک (جو ۳۱۴ء میں فوت ہوا) رومی بشپوں کے ساتھ جعلی ڈیکریٹلس پائے جاتے ہیں۔ دوسرا حصہ کانسٹینٹائن کے نذرانہ کی جعلی دستاویز۔ نائیسیہ کی کونسل کے متعلق بعض رسالے اور سپینش مجموعہ سے یونانی۔ افریقن۔ گیلک اور ۶۸۳ء تک سپینش کونسلوں کے قوانین شامل کرتا ہے۔ تیسرا حصہ ہسپانیہ سے نقل کئے ہوئے دیباچوں کے بعد سلویسٹر (جو ۳۳۵ء میں فوت ہوا) سے لے گریگوری دوئم (جو ۷۳۱ء میں فوت ہوا)

تک پوپوں کے ڈیکریٹلس تاریخوار ترتیب میں دیتا ہے جن میں سے پینتیس ۳۵ جعلی ہیں۔ اور اُن میں ڈیماسیس سے پیشتر کے بھی کل شامل ہیں۔ لیکن حقیقی خطوط میں بھی جو اسیڈ ور ی اُن مجموعہ سے لئے گئے ہیں۔ تحریفیں پائی جاتی ہیں ✦

یہ تمام دستاویزیں اور تھوڈکس تعلیم اور خادمانہ تادیب کا دستور العمل بنی ہیں۔ وہ بدعتوں خاصکر ایری اَن ازم (جو بہت دیر تک ہسپانیہ میں باقی رہا) کے خلاف تعلیمی فیصلے اور عبادت۔ سکریمنٹس۔ عیدوں اور روزوں۔ مقدس رسموں اور دستورات۔ گرجا گھروں کی تخصیص۔ کلیسیائی جائداد اور خاصکر کلیسیائی انتظام کے متعلق ہدایات دیتی ہیں یہ کتاب تمام کی تمام کلیسیائی اور کہانتی پاکیزگی اور تعلیم کی روح کو ظاہر کرتی ہے ✦

II ہیرڈیڈ ٹل سسٹم سوڈو اسیڈورین پوپانہ تھیوکریسی (الٰہی حکومت) کی تائید کرتا ہے۔ خادمانِ دین خدا سے مقرر اور مخصوص کی ہوئی اور لاتردید ذاتیں ہیں جو یہودی انتظام کے موافق خدا اور انسان کے مابین درمیانی کا کام دیتے ہیں۔ وہ جو اُن کے خلاف گناہ کرتا ہے وہ خدا کے برخلاف گناہ کرتا ہے وہ کسی زمینی محکمہ عدالت کے ماتحت نہیں ہیں اور صرف

خدا ہی کے سامنے ذمہ دار ہیں جس نے اُن کو انسانوں کے منصف مقرر کیا ہے۔ کہانت کے حقوق آیپسکوپل (بشپ کے) درجہ میں عروج تک پہنچتے ہیں اور آیپسکوپل درجہ پوپیت میں انتہا تک پہنچتا ہے۔ کیتھیڈرا پیٹری تمام اختیار کا چشمہ ہے۔ پوپ کی منظوری کے بغیر کوئی بشپ معزول نہیں کیا جاسکتا اور کوئی کونسل طلب نہیں کی جا سکتی ہے۔ وہ کل مباحثوں کا آخری منصف ہے اور اُس کے بعد کہیں اپیل نہیں ہو سکتی۔ وہ باوجود گریگوری اول کے اعتراض کے بہت دفعہ "آیپسکوپس یونی ورسیلس" (عالمگیر بشپ) کہلاتا ہے۔

III۔ سوڈو اِسیڈور کا مقصد باختیار فیصلوں کے ایسے مجموعہ سے دنیاوی حکومت اور اخلاقی ذلت کے خلاف خادمانِ دین کی حفاظت کرنا ہے۔

IV۔ سوڈو۔اِسیڈور کی اصلیت پر زمانۂ متوسط میں شک نہ کیا جاتا تھا لیکن اب رومن کیتھولک اور پروٹسٹینٹ مورخوں سے عالمگیر طور پر رد کر دی گئی ہے۔

V۔ اس کی مصنفی ضرور فرینکش کلیسیا اغلباً ریہمز کے ڈایوسیس کے کسی خادم الدین سے

۸۴۷ء اور ۸۶۵ء (یا ۸۵۷ء) کے مابین منسوب ہونی چاہیئے - لیکن مصنّف کی نسبت عالموں کی مختلف رائیں ہیں ✦

VI - سوڈو - اِسیڈور کی مراد - اِس میں اتنا راؤں کے نئے پن اور زمانۂ متوسط کی کہانت کے دعوؤں کا ذکر نہیں پایا جاتا ہے - لیکن اُن کا نویں صدی سے لے کر تیسری اور دوسری صدیوں تک سراغ لگانے اور اُنپر قدامت کی سند کی مُہر لگانے کا ذکر ہے - لیو اول کے خطوط اور پانچویں صدی کے دیگر نوشتوں میں بڑے بڑے اصولات میں سے بعض کا بے شک پہلے ہی دعویٰ کیا گیا ہے ہاں پوپانہ عداوت کا دوسری صدی میں وِکٹر اور پولوس رسول کے یہودی ائل مخالفوں تک سراغ لگایا جا سکتا ہے - لیکن اِس مجموعہ میں کل کلیسیائی عہدہ یداروں کی حکومت اور پیسیر ٹوڈل طریقہ جو کئی صدیوں کی بالیدگی کا نتیجہ تھا - شروع ہی سے بطور ایک مکمل اور بے تبدیل شے کے ظاہر ہوتا ہے ✦

اِس میں شک نہیں ہے کہ سوڈو - اِسیڈور کلیسیائی عہدے داروں کی حکومت کے طریقہ کا دل سے معتقد تھا تاہم اُس کا مجموعہ اکثر کر کے ایک

دیدہ و دانستہ اعلیٰ کلیسیائی فریب ہے اور
یوں جھوٹ کے باپ تک سراغ لگانا چاہیے۔
یہ مسیحی کلیسیائی حکومت کے دوران میں شیطانی
اصل سے تعلق رکھتا ہے۔ جو یہودی
انتظام کی آزمائش اور ناپاکی سے کلیتہً محفوظ
نہیں رہی ہے۔

۶۱
اکسٹھویں فصل
نکولس اول اپریل ۸۵۸ء سے
لے کر ۱۳۔ نومبر ۸۶۷ء تک

ایک قابل غور اتفاقیہ طور پر سوڈو۔ اسیڈوری ان
ڈیکریٹلس کی اشاعت اسی وقت ہوئی جبکہ ایک
پوپ بھی اپنی مسند پر بیٹھا جو ان ڈیکریٹلس کے
اصولات کو عمل میں لانے کی لیاقت اور موقعہ اور

انصاف اور نیکی کرنے میں اُسے پورا کرنے کی کامیابی رکھتا تھا۔

نکولس اول نہایت بڑا پوپ ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ **گریگوری** اول اور **گریگوری** ہفتم کے مابین صرف وہی بڑا پوپ ہے۔ وہ اُن کے درمیان ایک بلند پہاڑ کی تین ۳ چوٹیوں میں سے ایک کی مانند ہے جو چھوٹی چوٹی سے ایک سطح کے ذریعہ اور بڑی چوٹی سے ایک گہری وادی کے ذریعہ سے جدا کی گئی ہو۔ وہ اپنے چھوٹے ہمعصروں کے سامنے ایک "نئے ایلیاہ" کی طرح ظاہر ہوا جو دنیا پر ایک الٰہی مقرر کردہ بادشاہ کی مانند جو بدکاروں کے لئے خواہ شہزادہ ہو یا قسیس غضب اور نیکوں اور فرمانبرداروں کے لئے بہت ہی نرم دلی کے ساتھ حکمران تھا۔

نکولس کی پونٹی فیکیٹ (عہدِ حکومت) تین بڑے واقعات کے لئے مشہور ہے:۔

فوٹی آس کے ساتھ مباحثہ شاہ **لوتھیر** کے طلاق کی مخالفت اور آرچ بشپ ہنکمار کو عاجز کرنا۔ پہلے میں وہ ناکامیاب ہوا دوسرے اور تیسرے میں اُس نے اخلاقی فتح حاصل کی۔

I- نکولس اور فوٹی اس

قسطنطنیہ کا پیٹریارک اِگنیشس جو بادشاہی خاندان سے اور پابند زاہدانہ نیکی والا شخص تھا شہنشاہ میکا ایل سوئم ۳ سے قیصر بارڈس کی بد اخلاقی کو جھڑکی دینے کی خاطر ناواجب طور پر معزول اور جلاوطن کیا گیا تھا لیکن استعفیٰ دینے سے انکار کیا۔ فوٹی آس جو اپنے زمانہ کا نہایت بڑا عالم اور علم و حکمت کی تقریباً ہر ایک شاخ میں ماہر تھا اُس کا جانشین منتخب ہوا اگرچہ وہ شخص ایک لیمین (کلیسیا کا وہ ممبر جو خادم الدین نہ ہو) تھا اور چھ دن کے عرصہ میں ادنٰے درجوں میں سے ہو کر پیٹریارک کے درجہ تک (۸۵۸ء) پہنچا۔ یہ دو فریق بے رحم جنگ و جدل میں مشغول ہوئے اور ایک دوسرے کو خارج کیا پہلے پہل فوٹی آس نے رومن پونٹف (پوپ) کے پاس اپیل کی۔ نکولس بجائے درمیانی کا کام کرنے کے منصف بنا اور اُس نے قسطنطنیہ میں برموقع مقدمہ کی تحقیقات کے لئے ڈلیگیٹس (وکلا) بھیجے۔ وہ قید کئے گئے اور فوٹی آس کی طرفداری میں بیان کرنے کے لئے

رشوت دیئے گئے لیکن پوپ نے روما میں ایک سنڈ کے موقعہ پر اُن کے کام کو رد کر دیا اور اگنیشس کے حق (۸۶۳ء) میں فیصلہ کر دیا۔ **فوٹی آس** نے اُس کے معاوضہ میں پوپ پر حکمِ سزا کا فتوےٰ لگایا اور اپنے اینسائی کلیکل (اشتہاری) خط میں لاطینی کلیسیا کے خلاف (۸۶۷ء) میں یونانی کلیسیا کے اعتراضات کو ہیچ طور پر ظاہر کیا۔ یہ مباحثہ دونوں کلیسیاؤں کی مدامی جدائی میں ختم ہوا۔ یہ مشرقی کلیسیا کے معاملات میں پوپ کی منصبی مداخلت کی آخری مثال تھی *

II - نکولس اور لوتھیر

لورین کے بادشاہ اور شہنشاہ **لوتھیر** کے دوسرے بیٹے **لوتھیر** دویم نے اپنی جورو برگنڈی کی ٹیوٹ برگا کے ساتھ بدسلوکی کی اور آخرکار اُسے طلاق دے دیا اور اپنی حرم **والراڈ** کے ساتھ شادی کر لی جو ظاہراً تمام پوشاک اور شان و شوکت میں ملکہ کی طرح دکھلائی دیتی تھی۔ **نکولس** نے ضرر رسیدہ بیگم کی خبر یا دادرسی کر کے نکاح کی پاکیزگی کی بے خوف حمایت کی۔ اُس نے سنڈس

کے فیصلوں کو رد کر دیا اور کولون اور ٹریوز کے آرچ بشپوں کو اُن کے بادشاہ کی بد اخلاقی سے چشم پوشی کرنے کے باعث معزول کر دیا۔ اُس نے بادشاہ کو اگر وہ اپنی حرم نہ نکالے اور حقیقی جورو کو قبول نہ کرے فی الفور خارج کرنے کی دھمکی دی۔ جب ٹیوٹ برگا نے اغلباً مجبور ہو کر **نکولس** کے سامنے طلاق دینے کی درخواست دی تب بھی اُس نے اُس کو منظور کرنے سے انکار کیا۔ **لوتھیر** بہت سے ہیر پھیر کے بعد آخر کار (۸۶۵ء میں) مطیع ہو گیا۔ اس مباحثہ کے اولجھاؤ اور نفرت انگیز تذکروں کا بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔

III۔ نکولس اور ہنکمار

ہنکمار کے ساتھ اپنے مباحثہ میں **نکولس** میٹرپولیٹنس کے ظلم کے برعکس بشپوں اور ادنےٰ درجہ کے خادمانِ دین کا حامی تھا۔ **ریمز** کا آرچ بشپ **ہنکمار** فرانس کا نہایت زور آور پریلیٹ اور گیلی کن آزادگی کے اصول کا وکیل تھا۔ وہ سرگرم لیکن عالی حوصلہ اور متکبر تھا۔ وہ تین دفعہ اختیار کی نسبت پوپ کے ساتھ جھگڑا۔ **ہنکمار** بڑبڑاتا تھا لیکن اعلےٰ اختیار

کا مطبع ہوا۔

اِس مباحثہ میں **نکولس** نے سوڈو-اسیڈوری آن ڈیکریٹلس کا استعمال کیا جن کی ایک نقل اُس کے ہاتھ میں اغلباً رو تھڈ کے وسیلے سے آئی۔ یوں اُس نے اُن کو پوپانہ منظوری عطا کی۔ تاہم وہ جانتا تھا۔ کہ اس جعلی مجموعہ کا بہت بڑا حصہ گو پہلے پوپوں سے مرقوم ہونے کا دعوےٰ کیا جاتا تھا پوپوں کے پرانے کاغذات میں پایا جاتا تھا۔ ہنکمار نے نئے ڈیکریٹلس کی درستی اور فرانس میں اُن کے برتاؤ کے خلاف اعتراض کیا اور یہ اعتراض گیلی کن آزادیوں میں صدیوں تک جاری رہے حتےٰ کہ وہ آخرکار سنہ ۱۸۷۰ء کی ویٹیکن کونسل کی پوپانہ خود مختاری میں معدوم ہو گئیں۔

۶۲

باسٹھویں فصل

ہیڈری آن دوئم اور جان ہشتم سنہ ۸۶۷-۸۸۲ء

۱ تقریباً دوسو سال تک **نکولس** سے لے کر

ہلڈی برانڈ تک (۸۶۷ء سے لے کر ۱۰۴۹ء تک) پوپانہ مسند بجز چند ایک معمولی اور نالائق قابضوں سے معمور رہی ۔

ہیڈری آن دوئم (۸۶۷ء - ۸۷۲ء) اور **جان** ہشتم (۸۷۲ء - ۸۸۲ء) نے پوپانہ اختیار کی **نکولس** جیسی غیرت لیکن کم لیاقت - عظمت اور کامیابی کے ساتھ اور اتنا اخلاق کی بہتری کے لئے نہیں جس قدر کہ خود فرازی کے لئے حمایت کی۔ انہوں نے **کیرولینجی آنس** کے ملکی جھگڑوں میں مداخلت کی اور بادشاہی اور سلطانی تاجوں کو دینے اور لینے کے حق کا دعوے کیا ۔

۶۳ تریسٹھویں فصل

دسویں صدی میں پوپیت کا زوال

دسویں صدی تاریک زمانوں میں سے سب سے

زیادہ تاریک اور کلیسیا اور سلطنت میں جہالت اور بطالت - بد عملی اور جرم کی صدی ہے - گیارہویں صدی کا پہلا نصف حصہ کسی قدر بہتر تھا - دنیا کی بربادی نزدیک معلوم ہوتی تھی - سنجیدہ لوگ مسیحی سن کے پہلے ہزار سال کے خاتمہ پر عدالت کے ہولناک دن کی انتظاری کرتے تھے - اپنے دنیاوی کاروبار کو فراموش کر بیٹھے تھے اور کلیسیا کو یہ پُر معنی جملہ کہکر "کہ دنیا کا آخر نزدیک ہے" اپنی جائدادوں اور دیگر تحائف کے نذرانے گذرانتے تھے - بد اخلاقی سلطنت میں شروع ہوئی - کلیسیا تک آ پہونچی اور پوپیت میں اوج تک پہنچ گئی ۔

سوسائٹی کی دوبارہ تقریر نے بھی یہی راہ اختیار کی - مسیحی ممالک میں کوئی کلیسیا یا فرقہ کبھی بھی ایسی ادنٰے حالت تک نہیں پہنچا تھا جیسی حالت تک دسویں صدی میں لاطینی کلیسیا پہنچی تھی - پوپیت پرانے رومی معبود جینس کی مانند دو پہلو رکھتی ہے - ایک مسیحی - دوسرا مخالفِ مسیحی - ایک دوستانہ و مہربان دوسرا شیطانی اور بدخواہ - اِس (زیر بحث) زمانہ میں وہ تقریباً محض مخالفِ مسیحی پہلو ہی ظاہر کرتی ہے - اِن نفرت انگیز برائیوں کا بیان کرنا مورخ کے لئے ایک ناپسند کام ہے لیکن یہ ریفرمیشن کے سمجھنے

کے لئے جو بعد میں ہوئی ضروری ہے سچائی کا
بعد اُس کی تروتنی اور دلیری کی مفید نصیحتوں کے بیان
کیا جانا چاہیئے۔ تعلیم اور حکومت کا کوئی طریقہ بھی
کلیسیا کو زوال اور گھٹاؤ سے بچا نہیں سکتا ہے۔
انسانی طبیعت شیطانی شرارت کرنے کا امکان
رکھتی ہے۔ مخالفِ مسیح خدا کی ہیکل میں بھی چوری
سے آگھستا ہے اور بہت دفعہ کاہنی لباس پہنتا
ہے۔ لیکن خدا کبھی بھی تواریخ سے معدوم نہیں
ہے اور اُس کی غالب حکمت ہمیشہ آخرکار بدی
میں سے نیکی کو نکالتی ہے۔ اِس آدھی رات کی
تاریکی میں بھی ستارے فضا میں چمکتے تھے اور
اُس وقت بھی ایلیا نبی کے ایام کی طرح ہزاروں
تھے جن کے گھٹنے بعل کے سامنے نہ جھکے تھے
بعض کنونیٹس نے خرابی کے اُتار چڑھاؤ کا مقابلہ
کیا اور اُن شریفوں اور بادشاہوں کے لئے جو
دنیا کی ابتلاؤں سے متنفر تھے اور روزِ حساب کے
واسطے اپنے آپ کو تیار کرنے کے فکر مند تھے۔
خاموش خلوت گاہیں تھیں۔ نائلس۔ رومو آلڈ
اور کلونی کے منکس نے اونچے مکانوں کی شرارت
کے خلاف اپنی نمونہ اور آواز کو بلند کیا۔ سنڈس
نے بھی اسی طرح خادمانِ دین اور کلیسیا کے

عام شرکا کی بداخلاقی پر ماتم کیا اور ضابطۂ قوانین کو بحال کرنے کی کوششیں کیں۔ پانچویں صدی کی قوموں کی نقل مکانی کی طرح دسویں صدی کی درہم برہم ابتری بھی نئی پیدائیش کی محض درد اور تکلیف ہی ثابت ہوئی۔ اِس کے بعد پہلے تو اوتھو اعظم کے ماتحت سلطنت کی بحالی وقوع میں آئی اور بعد ازاں ہلڈی براند کے ماتحت پوپیت کی اصلاح ٭

I۔ ملکی بد انتظامی

زمانۂ متوسط کے ایام میں سوسائیٹی کی نصف وحشی حالت کے سبب سے کلیسیا اور سلطنت میں ترتیب رکھنے کے واسطے ایک قومی مرکزی قوت درکار تھی۔ شارلیمین اپنے ہمعصروں سے بڑھ گیا تھا اور اُس کی عمارت کسی مستحکم بنیاد پر مبنی نہ تھی۔ اُس کے جانشین نہ تو اُس کی سی لیاقتیں رکھتے تھے اور نہ ہی اُس کی سی قوت اور نا قابلیت اور عیاشی میں میروونجی آلنس کی طرح نادانستہ حالت میں غرق ہو گئے تھے ٭

برائے نام ممالکِ مسیحی کی حدود کے اندر بادشاہ اور اُمرا آپس میں جھگڑا کرتے رہتے اور لوگوں کو ستاتے

سے تھے اور بشپ بکس اور ایبیز (Abbeys) کو اپنے عزیزوں کے درمیان تقسیم کرتے تھے یا آمدنی کو اپنی جیب میں ڈالتے تھے۔ میٹروپولیٹنس بشپوں پر ظلم کرتے تھے اور بشپ قسیسوں اور قسیس کلیسیا کے عام شرکا پر۔ لٹیروں کے گروہ ملک میں گھومتے تھے۔ اور سزا کی پروا نہ کرتے تھے۔ جس کی تیغ اُسی کی دیگ تھی +

II۔ پوپیت کا بگاڑ

فرنگستان کی ملکی بدانتظامی نے کلیسیا پر اثر کیا اور نیکی کے لئے اُس کی کوششوں کو درہم برہم کر دیا۔ پوپیت خود تمام آزادگی اور شان و شوکت کھو بیٹھی اور حرص۔ تندی اور سازش کا شکار اور شیطان کا حقیقی عبادتخانہ بن گئی۔ وہ نہایت تاریک جُرموں کی دلدل میں سے گھسیٹی گئی اور اگر خدا اُسے بہتر ایام کے لئے نہ بچاتا تو وہ ضرور بالکل بے عزتی میں تباہ ہو جاتی۔ بہت جلد پوپ کے بعد پوپ برپا ہوا اور اُن میں سے بہتیروں نے اپنے دور کو معزدلی۔ قید اور قتل میں ختم کیا۔ ٹسکنی کے دولتمند اور زور آور اُمرا اور ٹسکولم کے اُمرا اور ٹسکولم کے افادیوں نے نصف

صدی سے زیادہ دیر تک روما کے شہر اور پوپیت پر اختیار حاصل کیا۔ اور اُس سے بدتر یہ کہ نہایت اعلےٰ درجہ اور نہایت ادنےٰ چال چلن والی تین دلیر اور زور آور عورتوں نے یعنی تھیوڈورا کے بزرگ (رومی سینیٹر کی جورو یا بیوہ) اور اُس کی دو بیٹیوں مروزیا اور تھیوڈورا نے اپنے یاروں اور حرامزادوں کو سینٹ پیٹر کی مسند پر مامور کیا۔ یہ رومی سنگنیاں (شہ زور عورتیں) شخصی خوبصورتی اور دولت کی مہلک فریفتگیوں کی سازش کے لئے ایک عجیب قابلیت اور اختیار اور عیاشی کے واسطے ایک دلسوز خواہش کے ساتھ مل گئیں۔ وہ دلیری اور برائی میں اپنی جنس سے اسی قدر بڑھ جانے کی شیطانی حرص رکھتی تھیں جس قدر جیروم کے ایام میں سینٹ پولا اور سینٹ یوسٹیکی ام نیکی اور پارسائی میں فوقیت رکھتی تھیں۔ اُنہوں نے سینٹ پیٹر کے گرجا کو چوروں کی کھوہ میں اور اُس کے جانشینوں کے مسکن کو حرم سرا میں تبدیل کیا۔ اور وہ اپنی شرم پر فخر کرتی تھیں۔ لہذا یہ خراب زمانہ پوپانہ "پورنا کریسی" یا "بیٹے را کریسی" کہلاتا ہے۔

اِس زمانہ کے بعض پوپ تقریباً ایسے ہی بُرے تھے۔ جیسے کہ بت پرست روما کے نہایت بُرے شہنشاہ

اور اُن سے کہیں کم معذور رکھے جانے کے قابل تھے ۔

۶۴
چونسٹھویں فصل

اوتھوِ اعظم کی مداخلت

بے حرمتی کی اِس حالت سے پوپیت تھوڑی مدت کے لئے اوتھوِ اول کی جو واجب طور پر اعظم کہلاتا ہے (۹۳۶ء سے ۹۷۳ء تک) مداخلت کے ذریعہ چھڑائی گئی۔ اُس نے ایلپز کو عبور کیا اور وہ جان دوازدہم[۱۲] کے ہاتھ سے ۹۶۲ء میں رومی شہنشاہ ممسوح کیا گیا ۔

اِس کے بعد روما کا شاہی تاج ہمیشہ جرمن قوم کے قبضہ میں رہا۔ لیکن "شہنشاہ" اور "آگسٹس" کے خطابوں کی شرعی قبولیت پوپ کے ہاتھ سے تاجپوشی کے عمل پر منحصر تھی ۔

اوتھو کی روانگی کے بعد دغا باز پوپ اسکے آقا کی فرمانبرداری کرنا ناپسند کرکے باغی ہوا اور اُس کے دشمنوں کے ساتھ سازش میں شریک ہوا۔ شہنشاہ روما میں واپس آیا اور اُس نے اطالی آن اور جرمن بشپوں کی سنڈ کو طلب کیا جس نے نہایت مشہور جرموں کے باعث تاہم بغیر کسی باقاعدہ مقدمہ کے (سنہ ۹۶۳ء) میں جان دوازدہم [12] کو اُس کی غیر حاضری ہی میں غصے کے ساتھ معزول کر دیا۔

شاہنشاہ اور سنڈ نے اُس کی جگہ پر ایک معزز یمین کو جو رومن سی (Bee) کا بڑا محرر تھا منتخب کیا۔ وہ بہت جلدی کے ساتھ ریڈر۔ سب ڈیکن۔ ڈیکن۔ قسیس اور بشپ کے درجوں میں سے ترقی دیا گیا اور بطور لیو ہشتم کے مخصوص کیا گیا لیکن پابند کلیسیائی عہدیداروں کی حکومت کے فریق سے قبول نہ کیا گیا تھا کیونکہ اُس نے پوپیت کی آزادگی کو سلطنت کے مطیع کر دیا تھا۔ رومیوں نے قسم کھائی کہ وہ پھر کبھی کوئی پوپ شہنشاہ کی منظوری کے بغیر منتخب نہیں کرینگے۔ لیو نے اِس کو باضابطہ طور پر لکھکر مستحکم کر دیا۔

یوں پوپیت اخلاقی طور پر بچ گئی لیکن اپنی خودمختاری کو نثار کرکے یا یوں کہو کہ اُس نے اپنی خانگی غلامی کو

اجنبی غلامی کے ساخته بدل دیا۔ اوتھو دوئم نے اُس
کو اُس کے پہلے مقبوضات جو اُس سے اطالی آن دست
اندازیوں کی اثنائے میں ضایع کر دیئے تھے پھر عطا
کر دیئے لیکن وہ پوپ اور رومیوں کو اپنی رعایا تصور
کرتا تھا جو جرمنس اور لومبارڈس کی طرح اُس
کی ویسی ہی دنیاوی اطاعت کے قرضدار تھے۔

پوپانہ بگاڑ کے خلاف اعتراض

پوپوں کی حیرت انگیز بد اخلاقیوں نے سخت اعتراضات
برپا کر دیئے اگرچہ اونہوں نے تعلیم کی رو سے ایمان
کو جنبش نہ دی تھی۔ ایک گیلی کن سنڈ نے ریمز کے
آرچ بشپ آرنلف کو پوپ کی طرف سے جواب کی
انتظاری کرنے اور سوڈو ہیاسیڈوری آن ڈیکریٹلس
کی (۹۹۱ء میں) پرواہ کرنے کے بغیر ہی بطور بادشاہ
ہیوگو کیپٹ کے بیوفا کے معزول کر دیا۔ سنڈ
کے سربراہ اور لینز کے بشپ آرنلف نے پوپانہ
عہدہ کی قباحت کے خلاف ایک دلیرانہ اظہار دیا۔

۶۵

پینسٹھویں فصل

اوتھو اول سے لے ہنری سویم تک پوپیت کی دوسری تنزلی

سنہ ۹۶۳ء سے سنہ ۱۰۴۶ء تک

پوپیت کی اصلاح محض عارضی تھی۔ اس کے بعد بے حرمتی کا دوسرا زمانہ آیا جو گیارھویں صدی کے نصف تک جاری رہا لیکن چند ایک ذی عزت پوپوں اور آئندہ ریفرمیشن کے انشاعات سے مزاحمت کیا گیا۔

گریگوری ششم

کچھ مدت تک تین حریف پوپ رہے بینیڈکٹ نہم (اپنے آخری اخراج سے پیشتر) لیٹیرن پہ قابض تھا۔

گریگوری ششم، میریا میجی اور ری پراونسر الجینیسٹر سوئم ۔ سینٹ پیٹرز اور ویٹیکن پر ۔

ان کے باہمی فساد انگیزی کی عام حالت کو ظاہر کرتے تھے روما کے گلی کوچے مزدوروں اور ڈیویوں سے بھرے ہوئے تھے اور تمام ملک ڈاکوؤں سے ۔ جاتریوں کی بھیڑ پر علانیہ طور پر الزام لگایا جاتا تھا ۔ گرجا گھر اور رسولوں کے مقبرے بھی خونریزی سے ناپاک کئے جاتے تھے ۔

پھر جرمن شاہنشاہ کو امن کی بحالی کی خاطر دست اندازی کرنی پڑی ۔

باب چھیالیسواں

ہنری سویم اور ششم کی سلطنتیں

حریف پوپوں کی معزولی ۔ سنہ ۱۰۴۶ء

فرینکونیا کے خاندان کے شہنشاہ ۔

ہنری سوئم کے سامنے اصلاح کے وکلاء نے اپیل
کی اور اُس نے کلیسیا کی افسوسناک حالت کو محسوس
کیا۔ وہ صرف بائیس سال کی عمر کا تھا لیکن عقل کا پختہ
اور قوت اور عزت سے معمور تھا اور سلطنت کے
زیر اختیار کلیسیا کی اصلاح کا قصد کرتا تھا جیسا کہ
بعد ازاں ہلڈبرانڈ نے پوپیت کے زیر اختیار
کلیسیا کی اصلاح کے واسطے محنت کی تھی۔

تاجپوشی کے لئے روما کی طرف اپنی راہ میں ۲۰ دسمبر
۱۰۴۶ء کو ہنری سوئم نے روما سے قریباً
پچیس میل شمال کی طرف ایک چھوٹے قصبہ بنام
سُتری میں اور چند دنوں کے بعد ایک سنڈ روما
میں منعقد کی جس نے کام کو مکمل کیا۔ گریگوری
ششم پہلے پہل میر مجلس تھا۔ تینوں حریف پوپوں
کے دعوؤں پر غور کیا گیا۔ بینیڈکٹ نہم اور
سلویسٹر سوئم بہت جلد الگ کر دیئے گئے۔
پہلے نے دو دفعہ استعفیٰ دیا اور دوسرا محض ایک
دست انداز تھا۔ گریگوری ششم بھی اسی طرح
پوپیت کے خریدنے یعنی سائمنی (کلیسیائی منصب
کو خریدنے) کے گناہ کے لئے معزول ہونے کا سزاوار
تھا۔ لیکن چونکہ اُس نے شہنشاہ کے حکم سے
سنڈ کو طلب کیا تھا اور یوں بھی ایک لائق آدمی تھا

اُسے اجازت دی گئی کہ وہ اپنے آپ کو معزول کرے یا اپنے عہدہ سے دست بردار ہووے ۔

لیکن اگر سائیمنی انتخاب کو بگاڑتی تھی تو دسویں صدی میں جبکہ روما میں ہر ایک شے خریدی ہوئی اور بِکی تھی اغلباً بہت تھوڑے ہی حقیقی پوپ تھے۔ علاوہ ازیں اِن بیہودوں میں سے کئی ایک کے نہایت بڑے جرموں کے مقابلہ میں رشوت کا گناہ بہت ہی چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ ہلڈی برانڈ نے گریگوری ششم کو اُس کی یادگاری کی تعظیم میں اُس کا پونٹی فیکل نام اختیار کر کے تسلیم کیا تو بھی اُس نے سائیمنی کے گناہ کے برخلاف ایک بے رحم لڑائی کی۔ اُس نے جلا وطنی میں اپنے سے پہلے بطور چیپلین کے خود معزول شدہ پوپ کی پیروی کی اور اُس کو دریائے رائن کے کناروں پر سلامتی کے ساتھ دفن کیا ۔

ہنری سوئم نے سُٹری کی سنڈ کو ایک نئے پوپ کے انتخاب کے واسطے (۲۳ و ۲۴ دسمبر ۱۰۴۶ء پر) روما میں سینٹ پیٹرز میں فراہم ہونے کے لئے برخاست کر دیا۔ یہ سنڈ انتخاب کرنے کے لئے تھی لیکن رومی خادمانِ دین میں سے کوئی بھی سائمنی اور حرامکاری" کی پلیدگی سے خالی نہ تھا۔

تب بادشاہ سنوڈ کی طرف سے شریفانہ سپرد ہوتا
اور انتخاب کرنے والوں کا کامل اختیار پاکر اپنے تخت
سے اترا اور اس نے ایک نیک چال چلن والے
شخص، بیمبرگ کے بشپ سوئیڈگر کو جماعت کے
بلند ہوشعنا کی آوازوں کے ساتھ خود سینٹ پیٹر کی
خالی مسند پر بٹھایا۔ اس نے پوپ ہونے پر کلیمینٹ
دوئم کا لقب اختیار کیا اور ہنری کو کرسمس (بڑا دن)
کے تہوار پر جس پر شاہنشاہت کی تاجپوشی کی گئی
تھی شہنشاہی تاج پہنایا۔ لیکن وہ اپنے انتخاب
کے بعد صرف نو ماہ تک زندہ رہا۔

شہنشاہ نے رومیوں کی درخواست پر ستمبر ۱۰۴۸ء
میں ٹول کے بشپ برونو کو روم میں پوپ کی مسند پر
مقرر کیا۔ وہ شریف خاندان، خوبصورت شکل، بہت
علم والے، راسخ چال چلن اور حقیقی پاکیزگی اور اصلاح
کی روح کے ساتھ بڑی کوشش سے زیادہ ہمدردی کا کامل
ہمدردی والا آدمی تھا۔ اس نے اس منصب کو رومی
نائبوں کے روبرو روم والوں کے قدیمانہ دینی اور
لوگوں کی منظوری سے مطیع ہو کر قبول کیا۔ اس نے
ملک برگنڈی میں ہلڈبرانڈ کو روما کی طرف اپنی جاترہ میں
اپنے ہمراہ جانے کی دعوت دی۔ ہلڈبرانڈ نے بھی پہلے
شروع میں انکار کیا کیونکہ وہ قانونی نہیں بلکہ دنیاوی

اور بادشاہی انتخاب سے منتخب کیا گیا تھا۔ لیکن وہ اُس کی پیروی کرنے کی ترغیب دیا گیا تھا۔

پھر وہ ماہ فروری ۱۰۴۹ء میں روما میں پہنچا اور ۱۲ فروری میں سینٹ پیٹر کے گرجا میں بطور لیو نہم کے مخصوص کیا گیا تھا۔ اُس نے پوپانہ خزانہ کو خالی پایا اور اُس کی اپنی آمدنی بہت جلد صرف ہو گئی۔ اُس نے پہلے ہی یہ ارادہ کیا تھا کہ ہلڈبرانڈ سب ڈیکن کو مستقل اور ہمراز صلاحکار کے طور پر منتخب کیا جو اُس وقت سے پوپانہ اصلاح کی جان تھا جب تک کہ وہ خود ۱۰۷۳ء میں پوپانہ مسند پر بیٹھا۔

ہم اِس موقعہ پر پاپیت کی نہایت گہری ذلت کے خاتمہ اور اُس کی نہایت اعلیٰ سرفرازی کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ ہنری سوم کی سنہ ۱۰۴۶ء اور لیو نہم کا عہدِ حکومت اتنا ہی اصلاح کا شروع ظاہر کرتے ہیں۔ سیمونی یا کلیسیائی درجوں کی خرید و فروخت اور نکولیٹ ازم یا خاندانی زندگی کے بد نتائج میں مثلاً داشتہ عورتوں کا رکھنا اور خلافِ طبیعت بدچالی شامل تھیں۔ نہایت سنجیدہ آدمیوں خاص کر کلونی اور رومو آلڈ کے شاگردوں کی نگاہوں میں کلیسیا کی عظیم بُرائیاں تھیں۔ اِس لئے ریفرمیشن زمانہ متوسط کے انتظامی موقف سے حقیقی طور پر اُن دو بُرائیوں کا دفعیہ تھی۔

چونکہ پوپانہ مسند میں بڑائی اوج تک پہنچ گئی تھی اِس لئے ریفرمیشن کو اُس سے پیشتر کہ وہ ممبروں تک پہنچے سر (پوپ) سے شروع ہونا پڑا۔ یہ خاصکر ہلڈبرانڈ یا گریگوری ہفتم کا کام تھا جس کے ساتھ دوسرا زمانہ شروع ہوتا ہے۔

پانچواں باب

مشرقی اور مغربی کلیساؤں کا جھگڑا اور اُن کی جدائی

۶۷
سڑسٹھویں فصل

ماخذ اور لٹریچر

I- یونانی تصنیفات :-
II- لاطینی تصنیفات :-
III- پروٹسٹینٹ تصنیفات :-
IV- پرانی کیتھولک تصنیفات :-

۶۸
اڑسٹھویں فصل

یونانی اور لاطینی کلیسیاؤں کے مابین اتفاق اور نفاق

آج کل دنیا میں کوئی سی دو کلیسیائیں بھی مشرقی

مغربی اور رومن کیتھولک کلیسا سے علیحدہ (۵)

یا یونانی یا مغربی یا رومی کلیسیاؤں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ایسی مشابہ اور ایک دوسرے کے ایسی برخلاف نہیں ہیں۔ وہ حقیقت میں آبائی زمانہ سے بطور میراث کا ایک سا مجموعۂ تعلیم۔ یکساں تادیب کے قوانین اور عبادت کا یکساں طریقہ رکھتی ہیں تاہم اُن کی مخالفت ناممکن الاصلاح معلوم ہوتی ہے۔ اُن کا رشتہ ہی حسد اور تفرقہ کو جنتا ہے۔ وہ یکساں تنہائی پسند ہیں۔

مشرقی کلیسیا یکتا آرتھوڈکسی کا دعوے کرتی اور مغربی مسیحیت پر بطور بدعتی کے نگاہ کرتی ہے۔ رومی کلیسیا یکتا کیتھلی سیتی کا دعوے کرتی ہے اور تمام دیگر کلیسیاؤں کو بطور بدعتی اور تفرقہ انداز فریقوں کے گنتی ہے۔ ایک تو اپنے عقیدہ پر فخر کرتی ہے اور دوسری اپنی حکومت کی وسعت پر۔ رومن ازم اور پروٹسٹنٹ ازم کے مابین مباحثہ کی تمام باتوں میں یونانی کلیسیا رومی کے بہت ہی نزدیک ہے اور تو بھی اُن میں روما اور جنیوا یا ماسکو اور آکسفورڈ کے درمیان ملاپ کی بہ نسبت، ملاپ کی کوئی زیادہ امید نہیں ہے۔ مسیحی ممالک میں پوپ اور زار (روس کا بادشاہ) دو سب سے زیادہ قوی "حریف حاکم" ہیں۔ جہاں یہ دونوں کلیسیائیں

بیت لحم اور یروشلم میں ہمارے نجات دہندہ کی حدیثی جلائے پیدائش اور قبر کی نسبت نہایت نزدیکی قرابت میں ملتی ہیں وہیں وہ ایک دوسری کو نہایت تلخکامی کے ساتھ حقیر جانتی ہیں۔ اور اُن کے جاہل اور متعصب منکس کو ترکی سپاہیوں کے وسیلہ سخت مُٹھ بھیڑ سے محفوظ رکھنا پڑتا ہے۔

I۔ پہلے ہم مختصر طور پر اُن کے اتفاق پر غور کریں گے۔ دونوں کلیسیائیں نائسین عقیدہ (سوائے بعد از فلیوکے کے) اور ۳۲۵ء سے لے کر ۷۸۷ء تک سات عالمگیر سنڈس کے تعلیمی فیصلوں کو جن میں مورتوں کی پرستش بھی شامل ہے اپنا جانتی ہیں۔

علاوہ ازیں وہ زمانہ متوسط کی تعلیمات میں سے اکثر میں متفق ہیں جن کے خلاف انجیلی ریفرمیشن نے اعتراض کیا۔ یعنی پاک نوشتوں کے ساتھ بطور مساوی دستور العمل کے کلیسیائی حدیث کا اختیار رکھنا۔ کنواری مریم۔ سینٹس۔ اُن کی تصویروں (نہ کہ مورتوں) اور تبرکات کی پرستش۔ بطور مشترکہ شرائط کے ایمان اور نیک اعمال سے تصدیق۔ نیک اعمال خاص کر رضامند کنوارہ پن اور غریبی کا ثواب۔ سات سیکرینٹس یا بھید رسم

استحکام آیکسٹریم آنکشن (آخری مسح) کے متعلق تھوڑے سے امتیاز کے) - اصطباغی نو زادگی اور نجات کے لئے پانی سے بپتسمہ کی ضرورت - ٹرانسبسٹینٹی ایشن اور اُس کے نتیجہ یعنی سیکریمینٹ کے عناصر کی پرستش - بعد مُردوں کے واسطے دعا کے - زندوں اور مُردوں کے لئے ماس کی قربانی - الٰہی اختیار کی بنیاد پر پریسٹس سے معافی پانا - خدمت کے تین عہدے اور پیٹریارکل درجہ تک عہدیداروں کی حکومت کی ضرورت اور بہت سے دینی دستورات اور رسومات۔

اعراف کی تعلیم کی نسبت یونانی کلیسیا کم واضح ہے تاہم پاکیزگی کی درمیانی حالت اور مُردوں کے لئے دعاؤں اور ماسیز (Masses) کی تاثیر کو تسلیم کرنے کی نسبت رومی کے ساتھ متفق ہے - ٹرانسبسٹینٹی ایشن کی تعلیم بھی یونانی عقیدہ میں ایسی صفائی کے ساتھ مرتب نہیں ہے جیسی کہ رومی میں ہے - لیکن فرق بہت ہی کم ہے - پاک نوشتوں کی بابت یونانی کلیسیا نے کبھی بھی ہر دلعزیز استعمال منع نہیں کیا اور روسی کلیسیا نے آتھارائزڈ (مستند) ذیسی ترجمہ کو پڑھنے کی اجازت دیتی ہے - لیکن یونانی کلیسیا کی

حدیثیں شخصی دریافت اور تفسیری ترقی کے خلاف ایسی ہی قوی باڑ ہیں جیسی کہ روما کی ✦

II- دونوں کلیساؤں کا نفاق مندرجہ ذیل باتوں میں پایا جاتا ہے :-

(۱) پاک روح کا مصدر- مشرقی کلیسیا صرف باپ ہی سے اکیلے مصدر کی تعلیم دیتی ہے لیکن مغربی (آگسٹین سے لے کر) باپ اور بیٹے (فیلی اوکوئے) سے دوہرے مصدر کی ✦

(۲) پوپ کا عالمگیر اختیار اور باتوں میں اس کی بے خطائی جس کا رومی کلیسیا دعوے اور یونانی کلیسیا انکار کرتی ہے ✦

(۳) کنواری مریمؑ کا بے عیب طور سے حمل میں پڑنا جس کا ۱۸۵۴ء میں پوپ نے بطور ایک تعلیم کے اشتہار دیا- جس کا مشرق نے انکار کیا مگر وہ مریم پرستی کے عمل میں مغرب کے بالکل برابر ہے ✦

(۴) ادنے درجہ کے خادمانِ دین کی شادی کے لئے مشرقی کلیسیا کی طرف سے اجازت دی گئی ہے اور رومی کلیسیا سے منع کی گئی ہے (تاہم متحد یونانی خادمانِ دین کے لئے پوپ نے اجازت دی ✦

(۵) عام شرکا سے عشاءِ ربانی کی رسم میں پیالہ کا باز رکھنا- یونانی کلیسیا میں کلیسیا کے تمام شرکا کو مخصوص

روٹی وائن میں تر کر کے ایک سنہری چمچہ کے ذریعہ دی جاتی ہے ۔

(۱۲) بہت سی چھوٹی چھوٹی رسومات خاص مشرقی کلیسیا ہی کی ہیں ۔ مثلاً بپتسمہ کے وقت تین دفعہ غوطہ دینا ۔ عشاء ربانی میں خمیری روٹی کا استعمال ۔ بچوں کی شراکت ۔ بیماری میں مقدس مسح کا تکرار ۔ مقدور

باوجود ان تمام تفرقات کے رومی کلیسیا ہمیشہ یونانی کلیسیا کو بطور حقیقی آرتھوڈکس اگرچہ تفرقہ انداز کے تسلیم کرنے کے لئے مجبور رہی ہے ۔

آج مورخہ 11/12/44

71 تک فصلیں پڑھو

۶۹

اُنسٹھویں فصل

جدائی کے اسباب

کلیسیا کی تواریخ دنیا کی تواریخ کی مانند سورج کے ساتھ ساتھ مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرتی

ہے۔ پہلی چھ صدیوں میں مشرقی یا یونانی کلیسیا کلیسیائی زندگی اور ترقی کی بڑی حامی تھی لیکن زمانۂ متوسط میں لاطینی کلیسیا نے خاص کر اُن نئی قوموں کے مسیحی اور شائستہ بنانے کا کام اختیار کیا جو برپا ہوئیں۔ یونانی کلیسیا کا عام معنوں کے لحاظ سے کوئی زمانۂ متوسط اور اس لئے کوئی ریفرمیشن نہیں ہوا ہے۔ اُس نے سلیوونک اقوام میں مسیحیت کو شروع کیا لیکن وہ نگستانی تواریخ کی ترقی سے علیحدہ کئے گئے تھے اور انہوں نے حقیقت میں کلیسیا کی تعلیم یا انتظام یا رسومات پر کوئی بڑا اثر نہیں کیا ہے۔ اُن کی تبدیلی ایک بیرونی وسعت تھی نہ کہ اندرونی ترقی۔

یونانی اور لاطینی کلیسیائیں کبھی بھی ایک حکومت کے ماتحت بوسیلہ اعضا ملائی نہ گئی تھیں۔ بلکہ وہ شروع ہی سے قوم زبان اور مختلف رسومات میں بہت متفرق تھیں مگر اِن تفرقات نے ایمان اور مسیحی زندگی کی تمام موافقت میں مداخلت نہ کی اور نہ ہی مشترکہ دشمنوں کے خلاف ملاپ کو روکا۔

یونانی کلیسیا چھٹی یا ساتویں صدی تک تھیالوجی (علم الٰہی) میں رہبر رہی اور لاطینی کلیسیا نے شکر گذاری کے ساتھ اُس سے سیکھا۔ تمام عالمگیر کونسلیں قسطنطنیہ

میں یا اُس کے نزدیک بیزنٹائن سلطنت کی حدود میں منعقد ہوئیں اور یونانی زبان میں اُن کی سب کارروائی کی گئی تھی۔ مقدس تثلیث اور کرسٹالوجی کے متعلق بڑے تعلیمی مباحثے مشرق میں کئے گئے تاہم زیادہ مستحکم اور عملی مغربی کلیسیا کی قوی مدد کے بغیر نہیں۔ ایتھاناسیس نے جبکہ وہ اسکندریہ سے جلاوطن کیا گیا تھا روما کے بشپ کے پاس پناہ اور سہارا پایا۔ لاطینی آباؤں میں سے نہایت عالم اور پوپ ڈیماسس کا دوست جیروم علم مشرق اور مغرب کے درمیان ایک حلقۂ تسلسل تھا اور اُس نے اپنی محنتوں کو بیت لحم میں سرانجام دیا۔ پوپ لیو اول وہ تھیولاجیکل "تاثیر گر" اُستاد تھا جس نے کیلسیڈن کونسل میں حکمرانی کی اور اُس نے وہ آرتھوڈکس کلمہ بنایا جس میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ مسیح میں ایک ہی شخصیت اور دو ماہیتیں ہیں۔ تاہم اسی پوپ نے اس کونسل کی کارروائی کے برخلاف بھاری اعتراض کیا جس نے دوسری عالمگیر کونسل کے ایک قانون کے موافق اُس کو قسطنطنیہ کے نئے بشپ کے مساوی کر دیا۔

اور یہاں پر ہم اُن کلیسیاؤں کی آخری جدائی اور لاعلاج مخالفت کے حقیقی سبب کو معلوم کر سکتے ہیں۔

یہ جدائی خاصکر ان تین وجوہات کے باعث ہے۔ پہلا سبب قسطنطنیہ کے پیٹریارک کی جس کا مددگار بیزنٹائن شاہنشاہ تھا روم کے بشپ کے ساتھ جس کی مدد پر نئی جرمن سلطنت تھی ملکی و کلیسیائی ہمسری ہے۔ دوسرا سبب پوپیت ہیں اور اس کے ذریعہ سے لاطینی کلیسیا کی روزافزوں کل سلطنت کو وسط میں لانا اور متکبر سلوک ہے۔ تیسرا سبب زمانۂ متوسط میں یونانی کلیسیا کا ساکن اور لاطینی کلیسیا کا ترقی ساز ڈھنگ ہے۔

سترویں فصل

پیٹریارک اور پوپ۔
فوٹی اس اور نکولس

روح القدس کے صادر ہونے کی نسبت تعلیمی

اختیار کے تھیولاجیکل مباحثوں کے متعلق باب میں غور کیا جاوے گا۔ اگرچہ یہ اختلاف پیشتر ہی سے موجود تھا تاہم اُس نے پیٹریارک اور پوپ کے مابین۔ قسطنطنیہ اور روما کے مابین زیادہ وسیع کلیسیائی اور ملکی جھگڑے ہی کے باعث عملی قدر پائی ۔

اِس جھگڑے کا پہلا بڑا ہنگامہ نویں صدی کے نصف کے بعد جبکہ حریف کلیسیاؤں کے نہایت لایق وکلا میں سے دو یعنی فوٹیس اور نکولس کی مڈبھیڑ ہوئی وقوع میں آیا۔ فوٹیس نہایت بڑے پیٹریارکس میں سے ایک ہے جیسا کہ نکولس نہایت بڑے پوپوں میں سے ایک ہے۔ پہلا علم میں فایق تھا دوسرا انتظام میں لیکن اخلاقی راستی۔ مذہبی تکبر اور ہٹ میں سوائے اِس کے کہ پوپ نہ اولوالعزمی پیٹریارکل مرتبہ سے اعلے تھی ہر دو خوب مساوی تھے۔ فوٹیس اپنے سے کسی کو اعلے نہ سمجھتا تھا اور نکولس کسی کو اپنا ہمسر نہ جانتا تھا۔ ایک تو کیلسیڈن کی کونسل کے فیصلہ پر تکیہ کرتا تھا دوسرا سوڈو- اسیڈوری ان ڈیکریٹلس پر ۔

یہ قضیہ پہلے آن میں شخصی تھا۔ قیصر باردس

کی بداخلاقی کو دھکانے کی خاطر اِگنیشیس کی بطور قسطنطنیہ کے پیٹریارک کے معزولی اور اُس کی بجائے (۸۵۸ء میں) فوٹی آس کا انتخاب جو اُس وقت محض ایک لیمین ہی تھا بے قاعدہ اور خلافِ قانون کام تھے جنہوں نے مشرق میں ایک عارضی جدائی ڈالی اور مشرق اور مغرب کے مابین ایک مستقل جدائی کے لئے راہ تیار کی۔ نکولس نے ہر دو فریقین (پہلے فوٹی آس کی جانب سے) کی طرف بطور درمیانی کے فریادرس ہوکر سوڈو۔ اسیڈوری آن ڈیکریٹیلس کی بنیاد پر سب سے اعلےٰ منصف کی متکبر اکثر بازی اختیار کی۔

نکولس نے ایک رومی سنڈ (۸۶۳ء) میں سیلے عیب اِگنیشس کے حق میں فیصلہ کر دیا اور فوٹی آس کے خلاف معزولی کا فتویٰ بعد حکم عدولی کی حالت میں اخراج کی دھمکی کے دیا۔ فوٹی آس نے اِس سلوک سے اور جہانگیری دَن مداخلت سے آگ بگولہ ہوکر ایک مخالفت سنڈ منعقد کی اور اُس کے صادر (۸۶۷ء میں) پیٹر کے جانشین (پوپ) کو معزول کر دیا۔ اپنے مشہور اشتہاری اور مشرقی پیٹریارکس

کی طرف دعوتی خط میں اُس نے تمام مغربی کلیسیا پر مندرجہ ذیل وجوہات کے باعث بدعت اور رخنہ اندازی کے الزام لگائے۔ بلگیری اُنس پر حکومت میں دست اندازی کرنے۔ سنیچر کے روز روزہ رکھنے۔ لینٹ کے ایام میں سے ایک ہفتہ گھٹانے چالیس روزوں کی اثناء میں دودھ۔ پنیر اور مکھن کھانے۔ خادمانِ دین کے کنوارے پن پر زور دینے۔ اور اُن قسیسوں کو جو پاک دامن شادی کی حالت میں رہتے ہیں حقیر جاننے اور سب سے بڑھکر لفظ "فیلی او کوئے" کی مداخلت سے نائیسین عقیدہ کو بگاڑنے اور اِس طرح مقدس تثلیث میں دو اصول جاری کرنے کے سبب سے ♦

یہ خط تمام تعلیمی اور رسمی تفرقات کو صاف صاف ظاہر کرتا ہے۔ جس سے یہ جدائی پیدا ہوئی اور آجتک جاری ہے۔ بعد ازاں ان کی تواریخ صرف انہیں الزاموں کی تجدید ہے جو یونانی کلیسیا کی بدبختیوں اور پرانے روما کے گھمنڈ اور تعصب سے سنگین کئے گئے تھے ♦

فوٹی اُس نے اپنی زندگی کے آخری پانچ سال ایک حجرے میں بسر کئے اور وہ ۸۹۱ء میں فوت ہو گیا۔ وہ علم۔ ہمت۔ مرتبہ اور رعب داب

کے لئے مشرقی مسیحیت کی تواریخ میں سب سے زیادہ مشہور اشخاص میں سے ایک ہے۔ اُس نے رخنہ اندازی کی تعلیمی بنیاد کو بعینہ لکھا۔ پوپانہ خود مختاری کو روک دیا۔ اور یونانی کلیسیا کی خود مختاری کو حاصل کیا۔ اُس نے ۸۶۶ء کے اشتہاری خط میں اعلان دیا۔ کہ "آئندہ تمام زمانوں کے لئے خدا کی تعریف ہو۔ روسیوں نے ایک بشپ پایا ہے اور مسیحی عبادت کے لئے ایک پُرجوش غیرت ظاہر کرتے ہیں"۔ رومی مصنف اُس کو لغو قرار دیتے ہیں لیکن تواریخ نے اس کو ایک ضروری حقیقت کی نبوت یعنی ایک نئی قوم (روسیوں) کی جو مشرقی کلیسیا کا خاص سہارا اور پوپیت کا نہایت ہولناک حریف ہونے والی تھی نومریدی ثابت کر دکھایا ہے۔

یونانی اور رومی مورخ اس جدائی کا جرم محض ایک ہی فریق پر اور دوسرے پر ناپاک اولوالعزمی اور سب ازش کا الزام لگانے کو تیار ہیں۔ لیکن آجکل ایک [illegible] نے اُس کے مقابلہ [illegible] کی راستبازی کو اور دوسری جانب فوٹی اس کی بہت سی نیکیوں کو جو بدبختی میں پوشیدہ ہو گئیں اور اُن کے ساتھ

اُس کی تھیالوجی - فلالوجی - فلاسفی اور تواریخ میں اُس کے منور علم کو تسلیم کرنا چاہیئے لیکن ہم اِس جدائی پر بطور ہر دو کلیسیاؤں کے گناہ اور ذلت کے افسوس اور ملامت کرتے ہیں؎

اے

اکتیسویں فصل

جدائی کی ترقی اور تکمیل

سیرولیری اَس

اب ہم اِس جدائی کی ترقی اور پختگی کا مختصر طور پہ بیان کریں گے:-

I - چوتھی شادی کی نسبت جھگڑا

شہنشاہ لیو فلاسفر (۸۸۶ء سے ۹۱۲ء تک) کی

چوتھی شادی سے جو یونانی کلیسیا کے قوانین میں منع تھی مشرق (سنہ ۹۰۵ء) میں ایک بڑی جدائی برپا کی پیٹریارک **نکولس میسٹی کس** نے سنجیدگی کے ساتھ اعتراض کیا اور (سنہ ۹۰۷ء میں) معزول کیا گیا۔ لیکن پوپ **سرجی آس** سوئم (سنہ ۹۰۴ء سے سنہ ۹۱۱ء تک) نے پوپ نکولس کی طرح ایذا رسیدہ نیکی کی طرف داری کرنے کی بجائے چوتھی شادی (جس کی مغرب میں مناہی تھی) اور دیانتدار پیٹریارک کی معزولی کو منظور کیا۔

لیو نے جبکہ وہ اپنے بستر مرگ پر تھا معزول شدہ پیٹریارک کو (سنہ ۹۱۲ء) میں بحال کیا۔ سنہ ۹۲۰ء میں قسطنطنیہ کی سنڈ نے جس میں پوپ **جان** دہم کی طرف سے وکیل بھیجا گیا تھا چوتھی شادی کو ناجائز قرار دیا اور پوپ کی راؤں کو قبول نہ کیا۔ **لیو** کے بیٹے شہنشاہ **کانسٹنٹائن** نے چوتھی شادی کو ایک فرمان سے منع کر دیا اور اس سے اپنی ہی پیدائش پر ایک ساکت الزام لگایا۔ یونانی کلیسیا شادی کو بطور ایک سیکریمینٹ اور نسل کے بڑھنے کے لئے ضروری وسائل کے تصور کرتی ہے لیکن اس کی طرف سے خادمانِ دین کے لئے دوسری شادی منع ہے اور کلیسیا کے

عام شرکا کے لئے بطور ایک شرعی جرم کے تیسری شادی کی اجازت دی گئی ہے اور چوتھی پر بطور ایک گناہ اور بُرائی کے فتوے لگایا گیا ہے۔

II- سیرولیری اس اور لیو نہم

میکا ایل سیرولیری اس نے جو ۱۰۴۳ء سے لے کر ۱۰۵۹ء تک پیٹریارک رہا کلیسیائی جدائی کو تازہ اور مکمل کیا۔ اس سے پہلے باہمی کلیسیائی لعنتیں صرف مخالف سرگروہوں اور اُن کے فریقوں کے خلاف ہی بھیجی جاتی تھیں لیکن اب کلیسیاؤں نے ایک دوسری کو کلیتہً خارج کر دیا۔

سیرولیری اس کل مشرقی کلیسیا کے عوض میں بولتا تھا اور لیو نہم کل رومی کلیسیا کے واسطے۔ لعنتیں اور اُن کے بر عکس لعنتیں ایک دوسرے پر بھیجی جاتی تھیں۔

سیرولیری اس کئی سال تک بشدّ زور رہا اُس نے ایک شہنشاہ کو تخت سے اُتار کر دوسرے کو تخت نشین کیا لیکن خود جلاوطنی (۱۰۵۹ء) میں فوت ہو گیا۔

اسکندریہ۔ انطاکیہ اور یروشلم کے پیٹریارکس

قسطنطنیہ کی کلیسیائی مسند کے مددگار رہے ۔ یوں مسیحی مشرق اور مغرب کے درمیان جدائی مکمل ہوئی۔ اُس وقت بشپوں کی تعداد ہر دو جانب تقریباً مساوی تھی لیکن چند سالوں کے بعد لاطینی کلیسیا مشرق کی بہ نسبت کہیں زیادہ ہو گئی۔

III ۔ مشرق میں لاطینی سلطنت

۱۲۰۴ء سے ۱۲۶۱ء تک

کروسیڈس (جہادی لڑائیوں) کے ایام میں یہ جدائی تسخیر قسطنطنیہ (۱۲۰۴ء) میں کی لوٹ میں فرانسیسی اور وینیشین سپاہیوں کی وحشیانہ بے رحمیوں ۔ لاطینی سلطنت کے قیام اور پوپ کیطرف سے یونانی علاقہ ہائے بشپ میں لاطینی بشپوں کے تقرر سے زیادہ گہری کی گئی ۔ اگرچہ یہ مصنوعی سلطنت صرف نصف صدی (۱۲۰۴ء سے ۱۲۶۱ء تک) بحال رہی تاہم وہ خوفناک ناپاکیوں اور بے شمار بے عزتیوں اور ظلموں کی یادگار ہیں جنہیں مشرق کو مغربی وحشیوں کی طرف سے برداشت کرنا پڑا۔

دلسوز نفرت ورثہ کے طور پر چھوڑ گئی۔ گرجے اور خانقاہیں لوٹیں اور ناپاک کی گئیں۔ یونانی عبادت پر تخول کیا گیا۔ خادمانِ دین ستائے گئے شائستگی کا ہر ایک قانون توڑا گیا۔ قسطنطنیہ میں "ایک فاحشہ پیٹریارک کے تخت پر بٹھائی گئی اور بلعال کی وہ بیٹی جیسی کہ وہ کہلاتی ہے مشرقیوں کے گیتوں اور لام ڈوروں پر ٹھٹھہ کرنے کے لئے گرجا گھر میں گاتی اور ناچتی تھی"۔ پوپ اِنوسینٹ سویم بھی جاتریوں پر الزام لگاتا ہے کہ وہ اپنی شہوت میں نہ تو عمر نہ جنس نہ دینی کام کی رعایت کرتے تھے اور کہ وہ دن دہاڑے حرامکاری۔ زناکاری اور ناجائز مباشرت کرتے تھے۔ تو بھی اِس بڑے پوپ نے بیزنیٹائن سلطنت کے کھنڈرات پر لاطینی کلیسیائی حکومت قائم کرنے سے مشرقی کلیسیا کو سیلے شکست دی گیا۔

بہترویں فصل

نئے اتحاد کی لاحاصل کوششیں

یونانی شہنشاہ خوفناک ترکوں سے جو اُن کے تخت کو برباد کرنے کی دہمکی دیتے تہے تنگ آکر وقتاً فوقتاً پوپ کے ساتھ عہد و پیماں کرنے سے مغرب کی زور آور مدد حاصل کرنے کی جستجو کرتے تہے۔ لیکن نئے اتحاد کی تمام تجاویز پوپانہ خود مختاری اور یونانی ہسٹ دھرمی کی چٹان سے چاک ہو جاتی تہیں۔

I۔ لائنس کی کونسل ۱۲۷۴ء

میکائیل پلیولاگس نے (سنہ ۱۲۶۱ء سے سنہ ۱۲۸۲ء تک) (جس نے لاطینیوں کو (۲۵۔ جولائی سنہ ۱۲۶۱ء کو) قسطنطنیہ سے نکالا تھا) یونانی عشر مبارک

کو بحال کیا لیکن وہ قسطنطنیہ کی دوبارہ فتح کی خاطر ایک نئی جہادی لڑائی کے خطرہ کو دفع کرنے کے واسطے پوپ اربن چہارم کے ساتھ عہد و پیمان میں شریک ہوا۔ ایک عالمگیر کونسل (لاطینیوں کی چودہویں کونسل) ۱۲۷۳ء اور ۱۲۷۴ء میں لائے آنس پر نیا اتحاد کرنے کے مقصد سے بڑی سنجیدگی اور شان و شوکت کے ساتھ منعقد کی گئی۔ پانچسو لاطینی بشپ۔ ستر ایبٹس اور قریباً ایک ہزار دیگر خادمانِ دین بمعہ انگلستان، فرانس۔ جرمنی اور دیگر ممالک کے ایلچیوں کے حاضر تھے۔ پیلیولاگس نے...... سفیروں کی ایک بڑی گروہ بھیجی لیکن جہاز شکنی سے صرف تین یعنی قسطنطنیہ کا ایکس پیٹریارک جرمینس۔ نائیسیہ کا میٹروپولی ٹن، تھیوفینس اور سلطنت کا چینسلر بچ نکلے تھے۔ پوپ نے ۷ مئی ۱۲۷۴ء کے روز بڑے ہائی ماس Mass کی رسم کو ادا کرنے سے اس سنوڈ کو شروع کیا اور اس کے منعقد ہونے کے یہ تین سبب بتائے یعنی یروشلم کی مدد، یونانیوں کے ساتھ ملاپ اور کلیسیا کی اصلاح۔ بوناوینچورا نے وعظ کیا۔ [illegible] لیکن میں سے سب سے مشہور یعنی طامس ایکوائنی ٹامس جس نے روح القدس

کے دو بہرے مصدر کی لاطینی رائے کی حمایت کی تھی حاضر ہونے کو تھا لیکن اپنی عمر کے انچاسویں[۴۹] سال میں (۷ مارچ ۱۴۷۲ء کو) لائے آنس کی طرف سفر کرتا ہوا فوت ہوگیا۔ بادشاہی ڈیلیگیٹس کی بڑی تعظیم کے ساتھ خاطر داری کی گئی اور انہوں نے جدائی کو چھوڑ کر پوپ کی اطاعت کی اور رومی کلیسیا کی خاص رائوں کو قبول کیا۔

لیکن مشرقی پیٹریارکس کا کوئی وکیل حاضر نہ تھا۔ قسطنطنیہ کے لوگ روما کے ساتھ ملاپ کو مکروہ جانتے تھے اور خود رائے میکائیل پلیولاگس کی موت (۱۲۸۲ء) لاطینی فریق کی ہی موت اور پوپ کی اطاعت کے فعل کی حقیقی تردید تھی۔

II۔ "فریرا۔فلورینس" کی کونسل

۱۴۳۸ و ۱۴۳۹ء

نئے اتحاد کی ایک اور کوشش ۔۔۔ جان ہفتم پلیولوگس سے فریرا کی کونسل میں کی گئی جو پوپ یوجینی آس چہارم سے بیبل کی

اصلاح ساز کونسل میں طلب کی گئی تھی۔ نئے اتحاد کی ایک دستاویز پر پوپ۔ شہنشاہ بہت سے آرچ بشپس اور بشپس اور سوائے قسطنطنیہ کے تمام مشرقی پیٹریارکس کے وکلاء کے دستخط کئے گئے۔

لیکن جب نئے اتحاد کی اطاعت کرنے والی شرائط ظاہر کی گئیں تو مشرق اور روس۔ لاطینی سازوں کے خلاف جو اُن کے نزدیک آرتھوڈکس عقیدہ سے باغی تھے مخالفت میں اُٹھ کھڑے ہوگئے رضامند پیٹریارکس علانیہ طور پر پھر گئے۔ اور قسطنطنیہ کا نیا پیٹریارک مینٹر افیٹینر استعفیٰ دینے پر مجبور کیا گیا تھا۔

قسطنطنیہ کی بربادی کے بعد

محمڈی ترکوں سے (۱۴۵۳ء میں) قسطنطنیہ کی تسخیر اور بیزنطائن سلطنت کی بربادی نے نئے اتحاد کی تمام ملکی تدابیر کا خاتمہ کر دیا۔ لیکن مشرق میں پوپانہ پروپاگینڈا ازم (ترقی کی کوشش) کے لئے راہ کھول دی۔ کلیسیا کی جدائی نے اُس صدمہ کو آسان کر دیا۔ جس نے نہایت عمدہ ممالک کو اِسلام کے غارتگر

دبدبے کے سپرد کر دیا اور وہ آج تک اسلام کو برقرار رکھتی ہے اگرچہ وہ آہستہ آہستہ گھٹ رہا ہے۔

اُنیسویں (۱۹) صدی میں یہ جدائی دو نئی تعلیمات یعنی مریم کے بے عیب طور سے حمل میں پڑنے (۱۸۵۴ء) اور پوپ کی بے خطائی (۱۸۷۰ء) کے قبول کرنے سے سخت کی گئی ہے۔ جب پائیس نہم (۹) نے مشرقی پیٹریارکس کو ویٹیکن کونسل میں حاضر ہونے کے لئے دعوت دی تو انہوں نے غصہ کے ساتھ انکار کیا اور پوپیت اور اُن کے نزدیک بدعتی لفظ "فیلی او کوئے" کی مخالف مسیحی دست درازی کے خلاف اپنے پرانے سخت اعتراض کو تازہ کیا وہ اپنی تمام تواریخ کو دیوانہ ظاہر کرنے اور اخلاقی خودکشی کرنے کے بغیر ویٹیکن فیصلوں کی اطاعت نہ کر سکتے تھے۔ جدا شدہ کلیسیاؤں کے نئے اتحاد کے لئے جو صرف بڑے بڑے واقعات اور خدا کی روح کی معجزانہ طاقت ہی سے کیا جا سکتا ہے پوپانہ خود مختاری اور مشرقی سکونت غیر مغلوب روکاوٹیں ہیں۔

چھٹا باب

اخلاق اور دین

---

۲۳ تیئسویں فصل

تصنیفات

۱۔ کلیسیائی ماخذ۔

II - کلیسیائی مورخ

۷۴
چوہترویں فصل

زمانۂ متوسط کے اخلاق کی عام خصوصیت

مغربی ممالک مسیحی کا زمانۂ متوسط اسرائیلی تواریخ میں قاضیوں کے زمانے کے مشابہ ہے جبکہ "سڑکیں غیر آباد تھیں اور مسافر پگڈنڈیوں سے سفر کرتے تھے" اور جبکہ "ہر ایک شخص جو کچھ اُس کی نظر میں بھلا تھا کرتا تھا"۔ یہ قومی اور مُلکی ہنگاموں اور چڑھائیوں اور اندرونی لڑائی اور اجنبی حملوں کا زمانہ تھا۔ سوسائٹی درہم برہم حالت میں اور غدر کے ساحل تک پہونچی ہوئی تھی۔ جس کی

ڈاٹھی اُسی کی ہیئیس تھی یا یہ سرحدی خونیوں۔ ڈاکوؤں بحری لٹیروں اور دلیر جانبازوں کا لیکن پرانے زمانہ کے جدوقن۔ اِفتاح۔ اسمسون اور سموائیل جیسے اعلیٰ ہمت حامیوں۔ لقیقی بہادروں اور قاضیوں کا بھی سنہری زمانہ۔ تھا۔ یہ زمانہ صفائی کے بنا تھا۔ مسیحی نیکیوں اور غیر قوم بدیوں۔ زاہدانہ خود انکاری اور بڑی شہوت پرستی کا مقابلہ کرتا ہے۔ خانگی نیکی اور خوشی کے نقلی قصے بھی کم نہ تھے جو قاضیوں کے زمانہ کی روت کی دلچسپ کہانی یاد دلاتے ہیں ؂

الغرض لوگ خلیق ہونے کی نسبت زیادہ تر دیندار تھے۔ ظاہری دینداری بہت دفعہ حقیقی نیکی سمجھی جاتی تھی۔ فوق العادت اور معجزانہ باتوں پر یقین عالمگیر تھا۔ دینی شک اور بےایمانی تقریباً نامعلوم تھے۔ لوگ اعراف اور دوزخ سے ڈرتے تھے اور بہشت کو حاصل کرنے کے لئے گرجے گھر۔ کنونٹس اور خیراتی مدارس بناء کرنے سے بڑی بڑی خود انکاریاں کرتے تھے۔ لیکن حاکموں اور لوگوں میں بہت سی خوفناک بداخلاقی پائی جاتی تھی۔ مشرق میں کلیسیا کو ضعیف ناشائستگی اور بگڑے ہوئے درباری گمائیوں کے

کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑا۔ اٹلی - فرانس اور ہسپانیہ میں پرانی رومی برائیاں جاری رہیں اور تازہ اور وحشیانہ نسل کی مداخلت سے مضبوط کی گئیں۔

کلیسیا پر گرد و نواح کی سوسائٹی کی حالت سے بہت بڑی تاثیر ہوئی اور بہت دفعہ رائج بداخلاقی کی دلدل میں بہائی گئی - تو بھی فی الجملہ وہ بدی کے خلاف ایک قوی روک تھی اور اس تاریک زمانہ میں تعلیم نیکی اور پاکیزگی کی بڑی (گو یکتا نہیں) ترقی کرنے والی تھی - وحشیانہ اور نیم وحشیانہ سامان سے اسے مسیحی شائستگی کی ہیکل تعمیر کرنی پڑی - اس نے نو مریدوں کو رسولوں کا عقیدہ - خداوند کی دعا اور دس احکام یعنی ایمان - دیانتداری اور فرض کے نہایت ہر دلعزیز خلاصے سکھائے - اس نے انہیں صلحکن زندگی کے حرفے بھی سکھائے - اس نے بدی کو روکا اور نیکی کی ہمت کو بڑھایا - سنڈوں کی قانون سازی تقریباً ہمیشہ درست راہ پر تھی - دعا - روزہ اور مسافر پروری - خیرات اور مہربانی کے کاموں اور مقدس جگہوں کی زیارتوں پر بہت زور دیا جاتا تھا - بہشت کی جزائیں اکثر نیک اور پاک زندگی بسر کرنے کے لئے بطور ترغیب کے داخل کی گئیں لیکن لوگوں کا دوزخ کے خوف اور بہشت

قوموں کی نقل مکانی کلیسیا کے ساکن کام کے لئے بہت ہی مضر تھی - پھر شارلیمین کی منور سلطنت بعد تعلیم اور دین کے لئے اُس کی شریفانہ کوششوں کے آئی لیکن اُس کے تھوڑی دیر بعد اُس کے کمزور جانشینوں کے ماتحت ایک اور تاریک زمانہ آیا جو بدتر ہوتا گیا۔ حتے کہ کلونی کی کنونٹ (خانقاہ) میں اخلاقی ریفرمیشن شروع ہوئی اور ہلڈ برانڈ کے زیر ہدایت پوپانہ سند تک پہنچی ؞

تاہم اگر ہم رومی جنتری میں سینٹس کی تعداد کا جو ذیل میں درج ہے ملاحظہ کریں تو ساتویں صدی جو نہایت تاریک صدیوں میں سے ایک ہے سوائے تیسری اور چوتھی صدیوں کے (جو شہیدوں سے مالا مال ہیں) پیشتر اور بعد کی صدیوں میں سے ہر ایک سے زیادہ زرخیز ہے ؞

نوٹ :۔ رومی جنتری میں داخل کئے ہوئے سینٹس کی تعداد تفصیلوار ہر ایک صدی میں یہ ہے :۔

پہلی صدی	۵۳	چھٹی صدی	۱۲۳
دوسری "	۴۳	ساتویں "	۱۷۴
تیسری "	۱۳۹	آٹھویں "	۷۸
چوتھی "	۲۱۳	نوویں "	۴۹
پانچویں "	۱۳۰	دسویں "	۲۸

گیارہویں صدی	۴۵	پندرہویں صدی	۱۷
بارہویں "	۵۴	سولہویں "	۲۴
تیرہویں "	۴۹	سترہویں "	۱۵
چودہویں "	۲۷	اٹھارہویں "	۲۰

17/1/48

Rev J. S. Lal

۷۵ پچھترہویں فصل

خادمانِ دین کے اخلاق

۱- سوشل حالت: زمانہ متوسط میں خادمانِ دین سوسائٹی کے سرگروہ ہوتے تھے اور لوگوں کی حکمرانی میں بادشاہوں اور امرا کے ساتھ شریک ہوتے تھے۔ وہ لوگوں کی روحوں اور ضمیروں کے نگہبان تھے اور آسمان کی بادشاہت کی کنجیوں کو استعمال کرتے تھے۔ وہ تقریباً تمام موجودہ علم پر قابض تھے

لیکن وہ اکثر محدود ہوتا تھا اور بغیر یونانی کے تھوڑی سی لاطینی کا پابند ہوتا تھا بعض قسیس شریف بلکہ بادشاہی خاندان کے ہوتے تھے اور بعض جو مانسٹیریز خانقاہوں سے تعلق رکھتے تھے غلاموں میں سے۔ وہ عام برد باریوں مثلاً جنگی خدمات اور محصول سے بہت سی آزادگیوں کا حظ اٹھاتے تھے۔ شارلیمین اور اس کے جانشینوں نے انہیں وہ تمام حقوق جو مشرقی شہنشاہوں نے کانسٹنٹائن کے عہدِ حکومت سے کہ ان کو عطا کئے تھے دیئے۔ ان پر ملکی کچہری میں نالش نہ کی جاسکتی تھی اور ان کی اپنی ایپسکوپل کچہریاں ہوتی تھیں۔ کوئی سرکاری منصف کسی خادم الدین کو اس کے بشپ کی اجازت کے بغیر گرفتار نہ کرسکتا تھا یا سزا نہ دے سکتا تھا۔

II۔ اخلاق۔ خادمانِ دین سے نیکی اور تعلیم میں فوقیت اور اپنے پاک کام میں ایک قابلِ نمونہ زندگی ظاہر کرنے کی توقع کی جاتی تھی۔ فی الجملہ وہ اپنے مقصد سے اعلیٰ تھے لیکن وہ بہت دفعہ اپنی ناگوار بداخلاقی سے اپنے عہدے کی بدنامی کرتے تھے۔ قدیم انتظام کے موافق ہر ایک قسیس اپنے تقرر کے وقت سوائے بُت پرست ممالک کے مشنریوں کے کسی خاص کلیسیا سے متوسل کئے جاتے تھے۔

لیکن بہت سے قسیس قوانین کا مقابلہ کرتے تھے اور فقیروں کی طرح ایک بے قاعدہ آوارہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اُن کو تلوار حمائل کرنا منع تھا لیکن بہت سے بشپ جنگ گاہ میں جان بحق ہوئے اور بعض پوپ بھی لڑائی میں مشغول ہوئے شراب خوری اور اوباشی اُن کی عام بُرائیاں تھیں +

خادمانِ دین کی بداخلاقی دسویں اور گیارھویں صدیوں میں جبکہ روما بدکاری میں غرق تھا اور پوپ خود نہایت بُرا نمونہ دیتے تھے نہایت ہی ادنےٰ حالت تک پہنچ گئی تھی۔ لیکن ہلڈبرانڈ کی آن پوپوں سے نئی اصلاح شروع ہوئی +

III۔ کینانیکل زندگی میٹز کے بشپ کروڈگینگ (۷۶۶ء) نے سینٹ آگسٹین کے نمونہ پر "کینانیکل" یعنی نصف مناسٹک (گوشہ نشین) زندگی کے جاری کرنے یا ترو تازہ کرنے سے خادمانِ دین کی اصلاح کی۔ بشپ اور اُس کے ماتحت کے دیگر خادمانِ دین کیتھیڈرل کے نزدیک ایک ہی گھر میں رہتے ایک ہی میز پر کھاتے اور منکس کے ایک خاندان کی طرح اکٹھے دعا مانگتے اور مطالعہ کرتے تھے اور اُن سے صرف لباس اور جائداد پر قبضہ رکھنے کے یا منصبی خدمات کے لئے فیس لینے کے حق میں متفرق

تھے - ایسی جماعت چیپٹر (Chapter) کہلاتی تھی اور اُس کے شریک کیننس (Canons)۔

IV - تجرّد - مشرق میں چھوٹے درجے کے خادمانِ دین کو شادی کرنے کی اجازت تھی اور صرف دوسری شادی منع تھی - مغرب میں تجرّد مقرری قانون تھا لیکن بہت سے خادمانِ دین یا تو حقیقی جوروؤں یا حرموں کے ساتھ رہتے تھے - ملان میں گیارھویں صدی کے نصف میں تمام قسیس اور ڈیکن شادی شدہ تھے - لیکن اُس زمانہ کے پابند مسلمان اخلاق کے نزدیک نفرتی تھے - ہیلڈرِی آن دوئیم پوپ بننے سے پیشتر شادی شدہ تھا۔

چھہترویں فصل

خانگی زندگی

خانگی زندگی کی پاکیزگی اور مبارکبادی عورت کی

(جو خاندان کی جان ہے) منزلت پر منحصر ہے۔ زنانہ ذلت پُرانی یونانی اور رومی شائستگی میں ایک نہایت ہی خراب دھبہ ہے۔ کلیسیا اِس رائج بدی کا مقابلہ کرنے میں بطور قطعی علاج کے از حد زاہدانہ زیادتی کی مخالف انتہا تک پہنچ گئی۔ خاندان کو پاک کرنے اور سرفراز کرنے کی کوشش کرنے کی بجائے اُس نے بطور پاکیزگی کے اعلےٰ درجے اور آسمان کی آسان راہ کے گوشہ نشین تجرّد کو قبول کیا۔

مغربی اور شمالی وحشیوں کے درمیان اُس نے مسیحی خانگی زندگی کے لئے اچھا موقعہ پایا۔ جرمن اور سکینڈی نیوی اُن فرقے زنانہ جنس کی طبعی طور پر تعظیم کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اُن میں الہامی نبوی اور راز دار کششیں موجود ہیں۔ اُن کی عورتیں مردوں کے کاموں اور خطروں میں شریک ہوتیں۔ اُن کو اُن کی تُند لڑائیوں میں دلیری دیتیں اور بے حُرمتی کروانے کی بہ نسبت خودکشی کرنے کو آمادہ ہوتی تھیں۔ تاہم جنہ رو بالکل اپنے شوہر کے اختیار میں ہوتی تھی اور خریدی، بیچی، ماری اور قتل کی جا سکتی تھی۔

مسیحی دین نے اُن کی شریف تواضعوں کو محفوظ رکھا اور مستحکم کیا اور اُن کو شولری (شجاعت) کی جوبیوں تک

ستہترویں فصل

غلامی

تواریخ اُن زنجیروں سے جو گناہ سے گھڑی تہیں آزادگی کی آہستہ لیکن مستقل ترقی ہے۔ غلامی کا ضابطہ زمانۂ متوسط میں یورپ کی تمام وحشی اور شائستہ اقوام میں عالمگیر تھا۔ یہ اُن کی اولاد کی ترقی۔ لڑائی اور بردہ فروشی کے سبب سے جو یورپ میں کم و بیش پندرھویں صدی تک اور امریکہ میں اٹھارہویں صدی تک جاری رکھی گئی تہی برقرار رہی۔ بہت سے آزاد لوگ قرض یا غریبی کے باعث اپنے آپ کو غلامی میں بیچ دیتے تھے۔ غلام کلیۃً طور پر اپنے آقاؤں کے زیر اختیار تھے اور اپنی بدنی احتیاج کو رفع کرنے کے علاوہ اور کسی شے پر دعوے نہ رکھتے تھے۔ وہ کچہریوں میں گواہی نہ دے سکتے تھے وہ دوسری جائداد کی طرح

اپنے بچوں سمیت خریدے یا بیچے جا سکتے
تھے۔ شادی کے عقد کی پرواہ نہ کی جاتی تھی اور
آزاد لوگوں اور غلاموں کے مابین شادیاں ناجائز اور
مردود تھیں۔ کچھ مدت کے بعد سخت غلامی کے
بدلہ میں سرفڈم آگئی جو زمین کے ساتھ ہی قرق کی
جاتی تھی۔ چھوٹے چھوٹے کسان بہت دفعہ اِس
حالت کو آزادگی پر ترجیح دیتے تھے کیونکہ وہ اُن
کے لئے لٹیروں اور حملہ آوروں کے خلاف ایک
زور آور شریف آدمی کی حفاظت حاصل کرتی تھی۔ مگر
زمانۂ متوسط میں سرفس (غلاموں) کی حالت سلیوز
(حلقہ بگوش غلاموں) کی حالت سے کچھ ہی بہتر تھی۔

زمانۂ متوسط کی کلیسیا نے غلامی کے متعلق آبائی
راؤں کو ورثہ میں پایا۔ کلیسیا اِس کو ایک ضروری برائی۔
اخلاقی برائی پر مبنی شرعی حق۔ اور گناہ کا نتیجہ اور واجبی
سزا خیال کرتی تھی۔ وہ اِسے لڑائی۔ جبر۔ وبا۔ قحط
اور دیگر برائیوں کے مجمع میں شمار کرتی تھی۔ لاطینی
کلیسیا کی نہایت بڑی تھیولاجیکل سند آگسٹین غلامی
کو بطور باقاعدہ حالت اور رشتہ کی رو کاوش کے
بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ خدا نے انسان کی
انسان پر حکومت نہیں بلکہ صرف حیوان پر ٹھہرائی
ہے۔ وہ اِس بات کا بھی معتقد ہے کہ یہ ضابطہ آخرکار

موقوف کیا جائیگا جبکہ تمام شرارت معدوم ہو جائیگی اور خدا سب میں سب کچھ ہوگا۔

کلیسیا نے اپنا بڑا اخلاقی زور اتنا غلامی کی موقوفی پر نہیں جتنا کہ اُس کے متعلق بُرائیوں کی اصلاح اور برطرفی پر لگایا۔ کسی پوپ نے کبھی بھی غلامی کو مسیحیت کے موافق نہیں بتلایا ہے۔ کلیسیا موجودہ انتظام کی بڑی محافظ تھی اور اُس نے کبھی بھی عالمگیر آزادگی کی طرف دیکھنے والی فتنہ انگیز یا تندوز حرکت کی ترغیب نہ دی تھی۔

لیکن برعکس اِس کے مسیحی روح خاموشی اور استقلال کے ساتھ اور ناقابلِ مقابلہ طور سے آزادگی کی سمت میں کوشش کرتی رہی۔ کلیسیا بطور اُس روح کے اوزار کے اُن خیالات اور اصولات کو مشتہر کرتی تھی جو اپنی ضروری کارروائی میں آخر کار غلامی اور ظلم دونوں کی بیخ کنی کریگی اور آزادگی۔ محبت اور سلامتی کی بادشاہت کو شروع کریگی۔ اُس نے آقا کو خاکسار کیا اور غلام کو سرفراز کیا اور دونوں کو اُن کی مشترکہ اصل اور انجام یاد دلاتی تھی۔ وہ اپنی تمام تعلیم میں غلاموں کے ساتھ مہربان اور منصفانہ سلوک کا حکم دیتی ہے اور مسیح کی محبت۔ انسان کی مشترکہ نجات اور اخلاقی برادری سے نکلے ہوئے قوی مقاصد

سے اُس کی تاکید کرتی ہے۔ غلام سبت کے
دن کام کرنے کے لئے مجبور نہ کیے جا سکتے
تھے۔ کسی مسیحی کو کلیسیا کے قوانین سے اجنبی
ممالک یا یہودیوں یا غیر قوموں میں غلام فروخت
کرنے کی اجازت نہ تھی۔ مالکوں کو ہمیشہ ترغیب
دی جاتی تھی کہ وہ اپنے غلاموں کو آزاد کریں
کیونکہ محبت کا ثوابی کام ہے اور خدا کا
پسندیدہ ہے۔

وقتاً فوقتاً اِس ضابطہ کے خلاف ایک
کمزور آواز اُٹھتی تھی۔ خاصکر اُن منکس سے جو تمام
دُنیاوی مقبوضات کے مخالف تھے اور سمجھتے
تھے کہ کنونیشن کا غلاموں کو رکھنا واجب نہیں
ہے۔ مسیحیت شائستگی۔ کفایت شعاری اور
ملکی خیالات کی مخلوط تاثیرات کے باعث بردہ
فروشی منع تھی اور حلقہ بگوشی رفتہ رفتہ سرفڈم (نرم
غلامی) میں تبدیل کی گئی اور آخرکار تمام فرنگستان
اور شمالی امریکہ میں موقوف ہو گئی۔ جہاں مسیح کی
روح ہے وہاں آزادگی ہے۔

۷۸ اٹھترویں فصل

فساد اور خانہ جنگیاں کا توقف

تمام وحشیوں میں دشمن ہی سے شخصی نقصان کا فوراً بدلا لیا جاتا ہے۔ اور وہ خاندان یا فرقہ جس سے فریقین تعلق رکھتے ہیں اپنے آپ کو جھگڑے پر متفق کرتے ہیں حتے کہ خون کی پیاس بجھ جاتی ہے اس لیے فساد۔ خانہ جنگیاں یا خاندانوں اور فرقوں کے درمیان خونریز جھگڑے ہوتے تھے۔ آجتک نجدی عربوں کے درمیان خودمادی اور بے لگام جوش کی ایسی ہی رسم رائج ہے۔

مسیحیت کی تاثیر ہی سے ہر ایک مجرم آپ ہی اپنے کام کا جواب دہ ہے۔ اور بدلہ لینا سرکار کا کام ہے اور کسی شخص یا خاندان کا نہیں۔ ٹولیڈو کی سولھویں (۱۶) سنڈ نے (سنہ ۶۹۴ء) مہلک کشتیوں اور خانہ جنگیوں کو منع کر دیا۔ پھر سنٹی الرس کی سنڈ نے (سنہ ۱۰۴۱ء میں) قرار دیا کہ اس کے بعد تمام

جھگڑوں کا فیصلہ سرکاری قانون کے وسیلہ ہونا چاہیئے نہ کہ زور سے۔ ان جا بجا کوششوں نے زمانۂ متوسط کے نہایت مہربان تقررات میں سے ایک موسوم بہ "خدا کی سلامتی" یا "خدا کے توقف" کے لئے راہ تیار کی۔ یہ فرانس کے آکیوی ٹینیا میں ۱۰۳۳ء کے خوفناک قحط میں یا اُس کے تھوڑی دیر بعد جس نے بھوک کی آسودگی کے لئے قتل کی تعداد کو بڑھا دیا اور لوگوں پر بے بیان مصیبت ڈالی برپا ہوا۔ تب بشپوں اور ایبٹس نے گویا کہ الٰہی الہام سے متحرک ہو کر (اس لئے یہ "خدا کا توقف" کہلاتا ہے)۔ اور مل کر مصمم ارادہ کر لیا کہ تمام یا بھی فساد بدھ کی شام سے لے کر پیر کی صبح تک بند رہنے چاہیئے۔

صلح کی ایسی تحریک تمام برگنڈی اور فرانس میں پھیلتی جاتی تھی اور بہت سی سنڈوں سے منظور کی گئی اور کلیسیا کا عام قانون بنائی گئی۔

۱۹
انیسویں فصل

آزمائش کے ذریعہ فیصلہ

بت پرستوں کی ایک اور رسم جس کے ساتھ کلیسیا کا سابقہ پڑا موسوم بہ خدا کی عدالت یا ... آورڈی آل یعنی قانونِ قدرت کے ذریعہ سے براہِ راست خدا ہی کے پاس فریاد سے جرم یا عصمت کا آزمائشی فیصلہ ہے۔ یہ دستور چین۔ جاپان ہندوستان۔ مصر (اور کسی قدر یونان اور روما) میں تمام فرنگستان کی وحشی نسلوں کے درمیان پھیلا ہوا تھا۔

یہ آزمائشی فیصلہ اس درست اصول کو کہ انسان جبتک کہ وہ مجرم ثابت نہ ہو بے گناہ سمجھا جاوے بدل دیتا ہے اور بجائے الزام لگانے والے کے ملزم پر ثبوت کرنے کا بوجھ ڈالتا ہے۔

یہ ایک باطل اور فرضی اعتقاد پر مبنی ہے کہ جہان کا الٰہی حاکم (خدا) کسی وقت جبکہ انسان اپنی

کمزوری کے باعث سے فیصلہ نہیں کر سکتا اور آسمان کو اپنی مدد کے لئے طلب کر کے ذمہ واری سے اپنے آپ کو چھوڑانا چاہتا ہے۔ انصاف کے ظاہر کرنے کے لئے معجزہ کرے گا +

زمانۂ متوسط میں معمولی آزمائشی فیصلے پانی اور آگ کے آزمائشی فیصلے تھے۔ ایک تو طوفان اور بحر قلزم میں فرعون کی سزا کو یاد دلاتا تھا اور دوسرا دوزخ کی آئندہ سزا کو۔ پانی کے آزمائشی فیصلے یا تو گرم پانی سے ہوتے تھے یا ٹھنڈے سے۔ اور آگ کے آزمایشی فیصلے یا تو گرم لوہے سے ہوتے تھے یا خالص آگ ہی سے۔ ملزم شخص یا وہ جس پر کسی جرم کا شک کیا جاتا تھا۔ موت کے خطرہ میں یا ان عناصر میں سے کسی ایک سے سخت ضرر کے خطرہ میں ہوتا تھا۔ اگر وہ بے ضرر بچتا یعنی اگر وہ کہنی تک اپنے بازو کو اُبلتے ہوئے پانی میں ڈبوتا یا گرم ہل کی پھالیوں پر ننگے پاؤں چلتا یا گرم لوہے کے گولے کو ہاتھ میں بے ضرر پکڑ لیتا تو وہ خدا کی معجزانہ توسط سے معصوم ظاہر کیا ہوا مانا جاتا تھا اور چھوڑ دیا جاتا تھا ورنہ اُس کو سزا دی جاتی تھی +

ان آزمایشی فیصلوں میں آزمائشی کُشتی

یا آزمائشی جنگ بھی شمار کیئے جاتے ہیں۔ یہ دستور اس پرانی باطل پرستی پر مبنی تھا کہ خدا ہمیشہ بے گناہ کو فتح دیتا ہے۔ یہ رسم سولھویں صدی میں معدوم ہو گئی۔

زمانۂ متوسط کی کلیسیا معجزات پر اپنے قوی ایمان کے ساتھ آزمایشی فیصلوں کا مقابلہ نہ کر سکی اور نہ ہی عموماً کرتی تھی۔ بلکہ اُس نے اُسی (فیصلہ) کو قبول کیا اور اُن جاہل اور باطل پرست لوگوں پر جن کے ساتھ اُس کا پالا پڑا اپنا اختیار جمانے کے لیئے ایک قوی وسیلہ بنایا۔ سینٹ برنارڈ نے بدعتیوں کی قائلیت کے لیئے ٹھنڈے پانی سے آزمایشی فیصلہ کو پسند کیا ہے۔ سنہ ۱۲۱۵ء تک بھی ماربرگ کے خونخوار محقق نے صرف سٹراسبرگ اکیلے ہی میں آسی اشخاص کے برخلاف جن پر ایسے جنسی اُن بدعت کا شک کیا جاتا تھا آزمایشی فیصلے کے لیئے گرم لوہے کو استعمال کیا۔

کلیسیا نے نئے آزمایشی فیصلوں کو جاری اور قایم بھی کیا جو پرانے بت پرست طریقوں سے کم مضر اور کم ظالمانہ تھے لیکن ہمارے خیالات کے موافق بہت ہی مکروہ تھے۔ خدا کی بے عزتی اور باطل پرستی آپس میں بہت ہی نزدیکی قرابت رکھتی

ہیں۔ یہ سنئے طریقے صلیب کے اور عشائے ربانی کے آزمائشی فیصلے ہیں وہ خاص کر خادمانِ دین سے استعمال کئے جاتے تھے ۔

صلیب کا آزمائشی فیصلہ صرف جسمانی قوت کی آزمائش ہے۔ واجبی دینی رسومات کے بعد مدعی اور مدعا علیہ دونوں صلیب کے سامنے جبکہ الٰہی عبادت کی جاتی تھی ہاتھ کھڑے کرکے کھڑے رہتے تھے اور فتحمندی برداشت کی طوالت پر منحصر تھی ۔

اس سے اور زیادہ خدا کی بےعزتی عشائے ربانی کی مخصوص روٹی کے آزمائشی فیصلہ میں پائی جاتی ہے۔ جب قاضی یہ قسم دلاتا تھا کہ وہ آج ہمارے خداوند یسوع مسیحؑ کا بدن اور لہو تیرے لئے فیصلہ کرے" جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ملزم قصوروار ہو تو وہ فوراً مر جاوے اور اگر بےقصور ہو تو زندہ رہے ۔

ایسے ہی معجزہ دکھانے والے تبرکات کی قسم بھی ایک قسم کا آزمائشی فیصلہ تھی جو کلیسیا کی طرف سے مقرر کی گئی تھی ۔

مگر مسیحیت کی حقیقی روح ان تمام آزمائشی فیصلوں کی ترقی کی بہ نسبت زیادہ تر موقوفی کی ترغیب دیتی

تھی۔ اسی کی تاثیر سے اور دنیاوی قانون سازی کی مدد سے یہ عقیدہ اکو آزمانے والے آزمائشی فیصلے بارھویں اور تیرھویں صدیوں میں رفتہ برفتہ معدوم ہوگئے لیکن ان کا بنیادی خیال اذیت دینے کے دستور میں دیر تک قایم رہا جس نے آزمائشی فیصلہ کی جگہ اختیار کی تھی ۔

۸۰ اسّیویں فصل

اذیت دینے کا دستور

اذیت دینا آزمائشی فیصلہ ہی کے سے خیال پر مبنی ہے یعنی جسمی تکلیف کے دینے سے جس کو خدا کی خاص مدد کے بغیر کوئی انسان برداشت نہیں کر سکتا عصمت یا جرم ثابت کرنے کی ایک کوشش ہے۔ جب آزمائشی فیصلہ کا دستور موقوف ہوگیا

تو اسکی جگہ میں اذیت دینا مقرر ہوا کیونکہ یہ زیادہ آسان طریقہ تھا اور زیادہ وسواسی لیکن ویسے ہی خود مختار اور متعصب زمانے کے لئے زیادہ مناسب حال تھا۔ یہ تواریخ کے نہایت تاریک ابواب میں سے ایک کا مضمون ہے۔ کئی صدیوں تک یہ نہایت برا طریقہ جو موسوی شریعت کا مخالف اور ہر ایک مسیحی اور مہربان رقت کے بالکل برخلاف تھا شائستہ مسیحی ممالک میں استعمال کیا گیا اور اس نے ہزاروں بے عیب اور گنہگار اشخاص کو موت سے زیادہ بری تکلیفات میں مبتلا کیا+

اذیت دینا قدیم یونانیوں اور رومیوں سے بھی بطور ایک باقاعدہ شرعی آزمایشی فیصل کے استعمال کیا جاتا تھا۔ نیرو نے مسیحیوں سے آتشزدگی کے جرم کا اقرار کروا لینے کے لئے اس بے رحم دستور کو استعمال کیا تاکہ وہ ایذا رسانی کے لئے عذر کر سکے جس کو اس نے بے عیب مظلوموں کو رال سے ڈھانپنے اور ان کو بطور مشعلوں کے اپنے باغات میں جلانے کی شیطانی ایجاد سے بڑھایا تھا۔ (دیکھو ٹیسیٹس) خصوصاً پلنی نے بطور شاہی حاکم کے بتھینیا میں مسیحیوں کو اذیت دی۔ ڈایوکلیشن اپنے ایک فرمان کے مطابق اس حقیر مذہب کے

تمام اقراریوں کو اِس ذلت آمیز آزمایشی فیصلے کے مطیع کرتا رہا - اذیت دینا رفتہ رفتہ ایک باقاعدہ طریقہ بنایا گیا اور جسٹینی آن کوڈ (مجموعہ قوانین) میں شامل کیا گیا۔

کلیسیا اپنی نرم دل خاصیتوں کے مطابق اوائل میں بالجبر شہادت کے اِس تمام طریقہ کی مخالف تھی۔ آؤنزیر کی سنڈ (۵۸۵ء یا ۵۹۰ء) نے خادمانِ دین کو اذیت کا دیکھنا بھی منع کر دیا۔ پوپ گریگوری اول نے کہا کہ ایسا اقرار جو قید اور بھوک کے باعث کیا جاتا ہے غیر معتبر ہے۔ نکولس اول نے بلگیریا کے نئے نومریدوں کو کوڑا مارنے اور نوکدار لوہا چبھونے کے سبب سے اقرار کرانے کو (۸۶۶ء میں) منع کیا کیونکہ وہ الٰہی اور انسانی کل شریعت کے برخلاف ہے۔

لیکن افسوس کی بات ہے کہ اِس کے بعد کے زمانہ میں بدعتیوں کے ساتھ سلوک کرنے میں خود کلیسیا نے اذیت کو استعمال کرنا منظور کیا۔ اور یوں اپنی نہایت شریفانہ خاصیتوں اور نہایت پاکیزہ رسالت کے برخلاف کام کیا۔ چوتھی لیٹرن کونسل (۱۲۱۵ء) نے البیجنسیز اور والڈینسیز

کے برخلاف بڑی ہولناک کروسیڈس کو شروع کیا۔ اور اِنکوِیزیشن کی نہایت بڑی کلیسیائی و ملکی کچہریوں کو قایم کیا۔ اِن کچہریوں نے اذیت کو بدعت کی سزا اور معدومیت کے لئے نہایت موثر وسائل پایا اور بت پرست روما کے ستانے والوں کے ظلم کی بہ نسبت زیادہ خالص ظلم کے نئے طریقوں کو جاری کیا۔ پوپ اِنوسینٹ چہارم[۴] نے ٹسکنی اور لومبارڈی کی اِنکوِیزیشن کی ہدایت کے لئے اپنے زمان میں ملکی منصفوں کو تمام بدعتیوں سے اذیت کے وسیلہ اُن کے جرم اور اُن کے جرم میں تمام شریکوں کے (سنہ ۱۲۵۲ء میں) پکڑوالنے کا اقرار کروالنے کا حکم دیا۔ یہ ایک بدشگون نظیر تھی جس نے پوپیت کی شہرت کا اُس سے زیادہ نقصان کیا تھا کہ بدعتیوں کی کسی تعداد کی معدومیت اُس کو فائدہ پہنچا سکتی تھی ہسپانیہ کی اِنکوِیزیشن پوپانہ منظوری سے (سنہ ۱۴۷۸ء میں) فرڈی ننڈ اور اِزے بیلا کی سلطنت میں قایم کی گئی خوفناک جنرل اِنکوِیزیٹر ٹورکویمیڈا (سنہ ۱۴۸۳ء سے) کے ماتحت اپنی ہولناک اوج کو پہنچی اور موُرس۔ یہودیوں اور بدعتیوں کو نیست و نابود

کرنے کی نسبت اپنی تحریرات میں ایسی ہیبت ناک زیادتیاں کیں کہ پوپوں نے بھی اُس کے اختیار کی بد استعمالی پر اعتراض کیا۔ اگرچہ اِس اعتراض کا اثر بہت ہی کم ہوا۔ اِس انکویزیشن نے اذیت کے طریقہ کو نہایت آخری انتہا تک پہنچا دیا۔ ریفرمیشن کے بعد بھی وہ جادوگری اور افسوں گری کی آزمایشوں میں استعمال کی جاتی تھی حتےٰ کہ اٹھارہویں صدی میں اکثر لوگوں کی رائے کا تغیر اُس کو بعد سزا کے ظالمانہ طریقوں سے بالکل معدوم کر گیا۔ یہ فتح انصاف۔ ہمدردی اور برداشت کے متحدہ رُعب داب کے باعث سے ہو گئی تھی ۔

۸۱ اکاسیویں فصل

مسیحی محبّت یا سخاوت

باطل پرستی اور تعصب کی بے رحمیوں کی طرف۔ ہم خوشی کے ساتھ مسیحی خوبیوں کی ملکہ یعنی "سخاوت کی نہایت عمدہ محنت کی طرف مراجعت کرتے ہیں جو جہاں کہیں کہ گنہگاروں کے لئے مسیح کی محبت کی کہانی بتائی جاتی اور اُس کا سنہری قانون دوہرایا جاتا کبھی بھی عمل میں لائے جانے سے بند نہ ہوئی۔ یہ "کاملیت کا بند" ہے جو مسیحی ممالک کے تمام زمانوں اور حصوں کو باہم پیوستہ کرتا ہے۔ اُس نے رومی سلطنت کو اُس کے بڑھاپے اور حالتِ نزع میں تسلی دی۔ اور اُس نے وحشی حملہ آوروں کی خونخواری کو رسدھایا۔ تمام زمانوں اور ملکوں میں اِس عظیم خوبی کے اِنکشاف پر

مسیح کی تعلیم اور نمونہ کی اور محبت کی نسبت **پولوس** کی بڑی تعریف کی اخلاقی تاثیر کا ٹھیک اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ ہم ادب کے ساتھ اُن مشنریوں۔ مشیوں۔ منکس۔ ننس۔ بادشاہوں۔ امیروں اور عام مردوں اور عورتوں۔ دولتمندوں یا غریبوں۔ مشہور یا غیر مشہور کے حقیقی رسولی سلسلہ کے سامنے جھکتے ہیں۔ . . . .

جنہوں نے مسیح کی شکر گذاری اور اپنے ہم جنسوں کے ساتھ خالص محبت کے باعث وحشیوں کو شائستہ اور مسیحی بنانے۔ بھوکوں کو کھلانے۔ پیاسوں کو پانی پلانے۔ مسافروں کی خاطرداری کرنے۔ ننگوں کو کپڑا پہنانے۔ بیماروں کی بیمار پرسی کرنے۔ قیدیوں کی خبرگیری کرنے اور مرنے والوں کو تسلی دینے کے لئے گھر۔ دولت صحت اور زندگی کو بھی نثار کر دیا ہے۔ . . . . .

. . . .

ہم اُن سنتوں کی بھی تعظیم اور تعریف کرتے ہیں جنہوں نے نجات دہندہ کی جوان دولتمند کو دی ہوئی نصیحت کی لفظی تعمیل یا غلط فہمی کے سبب سے اور یروشلم کے پہلے شاگردوں کی تقلید میں اپنے تمام مقبوضات کو فروخت کر ڈالا

اور اُنہیں غریبوں کو دیدیا تاکہ وہ کامل ہوویں۔ اگرچہ بہت سی حالتوں میں خود انکاری کے ساتھ بہت سی خود غرضی بھی ملی ہوتی تھی اور جبکہ زمین پر رضامند غریبی اختیار کرنے کے لئے آسمانی دولت خاص اور بڑی ترغیب ہوتی تھی۔ تو یہ تعریف البتہ گھٹ تو جاتی تھی لیکن برباد نہ ہوتی تھی۔

شروع ہی سے تمام وفادار پاسبانوں اور انجیل کے اُستادوں سے سچی سخاوت کے اعلےٰ فرض کی تاکید کی جاتی تھی۔ رسولی اور اینٹی نائیسین زمانوں میں یہ خداوند کے دن پر باقاعدہ چندوں سے اور خاص کر عشاء ربانی اور اُس کے ساتھ ملی ہوئی محبت کی ضیافتوں کے " موقعہ پر عمل میں لائی جاتی تھی۔ ہر ایک جماعت ایک خیر اندیشانہ مجمع ہوتی تھی اور اپنی بیواؤں۔ یتیموں۔ مسافروں اور قیدیوں کی خبرگیری کرتی تھی اور دُور دراز محتاج جماعتوں کی امداد کے لئے بھیجتی تھی۔

کانسٹنٹائن کے بعد جب لوگوں کے مجمعے گرجا گھر میں جمع ہوتے تھے تو خیرات نے ایک مقرری طریقہ اختیار کیا اور مسافروں۔

غریبوں۔ بیماروں۔ بوڑھوں اور یتیموں کے لئے ہسپتال اور پناہ کے گھر بنا دئے۔ وہ سب سے پہلے مشرق میں شروع ہوئے۔ لیکن اس کے بہت جلد بعد مغرب میں بھی فیبی اولا نے ایک ہسپتال روما میں۔ پیما کی آس نے ایک پورٹس رومانس میں اور پولی نس نے ایک نولا میں بنایا۔ گریگوری اول کے زمانہ میں کئی ایک ہسپتال روما میں تھے۔ وہ نیپلز۔ سسلی اور سارڈینیا کے ہسپتالوں کا بھی ذکر کرتا ہے۔

شخصی سخاوت کلیسیا میں روحانی زندگی کے درجہ کے مقدار کے موافق عمل میں لائی جاتی رہی۔ چوتھی اور پانچویں صدیوں کے بڑے آبا اور بشپ، سادہ زندگی اور اعلےٰ سوچ، خود انکاری اور فیاضی کا ایک منور نمونہ دیتے تھے۔ اور کبھی بھی اپنے وعظوں اور تصنیفات میں سخاوت کے فرض کی نصیحت دینے سے نہ جھجکتے تھے۔ بیسل خود قیصریہ میں اپنے بڑے ہسپتال کا اہتمام کرتا تھا۔ اور کوڑھیوں کے ساتھ چھونے سے نہ جھجکتا نہ تھا۔ گریگوری نیزی اینزن بجائیوں کو ور خدا کے رحم کی نقل کرنے سے بیکسوں کے

خدا لے بننے" کی نصیحت دیتا تھا کیونکہ" فیاضی جیسی اور کوئی الٰہی خوبی "نہیں ہے۔ **کریساسٹم** نے قسطنطنیہ میں کئی ایک ہسپتال بنوالئے۔ وہ ہمیشہ غریبوں کی خاطر دولتمندوں کے سامنے درخواست کرتا تھا اور اُس نے شریف بیوہ **اولپیی** اُس کی بہت سی بخششوں کے صرف کرنے کی ہدایت کی۔ **ایمبروز** نے جو ایک متکبر روحی اور ساتھ ہی اِس کے ایک حلیم مسیحی تھا مِلان کے مفلسوں کو تسلی دی اور ساتھ اس کے ایک شہنشاہ کو اُس کے ظلم کے سبب گھڑکی دی۔ نولا کا **پولی نس** اپنی جورو تھربیا کے ہمراہ ایک چھوٹے گھر میں رہتا تھا اور اُس نے اپنی بڑی دولت کو ایک مانسٹری (خانقاہ) بنانے۔ محتاجوں کی امداد کرنے۔ قیدیوں کا فدیہ دینے کے لئے استعمال کیا اور جب اُس کی جائداد خرچ ہو گئی تو اُس نے اپنے آپ کو ایک بیوہ کے بیٹے کے بدلے افریقہ میں لے جائے جانے کے لئے تبدیل کیا۔ بزرگ آگسٹین بطور ایک تحفہ کے کسی ایسے عمدہ کوٹ کو منظور نہ کرتا تھا جو وہ کسی محتاج بھائی کو نہیں دے سکتا تھا۔ **جیروم** نے بیت الحم میں

نے اپنے اسباب کی قیمت سے ایک مسافرخانہ بنوایا اور اعلےٰ خاندانوں کی رومی بیگمات کو غریبوں کی خاطر اپنے جواہرات ریشمی لباس اور محل فروخت کرنے اور زاہدانہ خود انکاری کی زندگی میں اپنی پُرتکلف آرام کی زندگی کو تبدیل کرنے کی نصیحت دی۔ یہ مثالیں زمانۂ متوسط کی تاریکی میں روشن ستاروں کی طرح چمکتی تھیں*

لیکن یہ بھی درج کرنا چاہیئے کہ انہیں آباؤں نے زمانہ متوسط کو بطور "بہت سے گناہوں کے ڈھکنے کے" سخاوت کی ثوابی خاصیت اور کفارہ دِہ تاثیر اور اعراف میں مُردوں پر بھی اُس کی اثر کی مضر تعلیم بھی پہنچائی ہے۔ ان غلطیوں نے اِس نیکی کو بہت ہی اُکسایا اور بگاڑا ہے اور آج تک ایسا ہی کرتی ہے*

ہم اقرار کرتے ہیں کہ اگرچہ سخاوت بہت دفعہ خود غرض تھی اور لینے والوں کے لئے غریبی کا باعث ہوئی کیونکہ وہ کام کرنے میں سست ہوگئے تو بھی بعض موقعہ پر سخاوت اچھی نیت سے کی جاتی تھی اور یہ کسی اَور دین میں پائی نہیں جاتی ہے*

آخرکار ہم کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ حقیقی

مسیحی سخاوت کی تواریخ بہت سی بغیر مرقوم رہتی ہے۔ اُس کا اثر البتہ ہر کہیں اور ہر روز محسوس کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ اپنے کام کو ثواب یا جزا کے خیال سے بغیر خاموشی کے ساتھ کرنے کو عزیز رکھتی ہے۔ وہ انسانی تکلیف کے پیچھے پیچھے اُس کے تمام چھپے ہوئے غموں میں تشفی ہمدردی اور امداد کے ساتھ جاتی ہے۔ اور اپنی خوشی کو دوسروں کی خوشی کے ترقی دینے میں پاتی ہے۔ نیکی کرنے ہی میں مبارکبادی ہے۔ خداوند کہتا ہے کہ "جب تو خیرات کرے تو جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے۔ اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔ تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دیگا۔" (متی ۶: ۳، ۴)

ساتواں باب

گوشہ نشینی

۸۲ بیاسیویں فصل

زمانۂ متوسط میں کنوینٹس کا استعمال و فائدہ

منکس کلیسیا کے روحانی اُمرا تھے اور لوگوں کے

خیال میں دُنیا سے بالکل علیحدگی اور خدا کی بادشاہت کے لئے تخصیص میں نیکی کی ایک اعلےٰ قسم کو ظاہر کرتے تھے۔ دیانتداری کی نسبت آبائی آئی ڈی آل (مطلوبہ خیال) زمانۂ متوسط میں داخل ہوا یہ نہ تو پاک نوشتوں کے موافق اور نہ ہی حال کا خیال ہے۔ بلکہ ایسا ہے جو مشین اور اردگرد کی بت پرستانہ بُرائی کی بہ نسبت اعلےٰ ہے۔ منکرش پاکیزگی دنیا پر فتح کی بہ نسبت زیادہ تر دنیا سے گریز۔ شادی کی تقدیس کی بجائے شادی سے پرہیز۔ قدرت کی ترتیب کے اندر کی بہ نسبت زیادہ تر باہر پاکیزگی۔ نفسانی جوش کی پاکیزگی اور محکوم کرنے کی بجائے اُس کا کامل دباؤ ہے۔ لیکن اِس نے وحشی نسلوں پر ایک قوی تاثیر ڈالی اور خاص فومرید بنانے والی اور شائستہ ساز کارگزاریوں میں سے ایک تھی۔ مشرقی منکس نے اپنے آپ کو کامل تصور اور گوشہ نشین فضولیوں میں جنہیں مغربی آب وہوا نے ناممکن بنایا ضایع کر دیا۔ کار آمد اور مفید تھے۔ آئیرش اور سکاچ کنوینٹس اپنی مشنری غیرت کے لئے مشہور ہو گئے اور کلیساؤں کے بانی اور لوگوں کے

مربی سینٹس مہیا کرتے تھے۔

جتنی جلدی کہ مسیحیت نے ترقی کی اتنی ہی جلدی یورپ کی تمام وحشی اقوام کے درمیان مشنریوں سے کنونیٹس قایم کئے گئے۔ انہوں نے شہزادوں۔ امیروں۔ پوپوں اور بشپوں سے خاص حقوق اور عطیات حاصل کئے۔ وہ اُن مردوں اور عورتوں کے لئے جو زندگی کے شوروفساد سے تھکے ہوئے یا مال و دولت یا سیرت کی جہاز شکنی سے صدمہ رسیدہ تھے اور اپنے روحوں کو بچانے کے سوائے کسی شئے کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور ایک ساکن خلوت گاہ پیش کرتے تھے۔ وہ اجنبیوں اور مسافروں کی مہماں نداری کرتے تھے اور اُن ایام میں جبکہ سفر کرنا دشوار اور خطرناک تھا ایک بڑی برکت تھے۔ وہ زاہدانہ نیکی کے ٹریننگ سکولس (تربیتی مدارس) اور سینٹس کی تربیت گاہ تھے۔ اُنہوں نے آئندہ استعمال کے لئے قدیم شائستگی کے بقیات کو محفوظ رکھا۔ ہر ایک بڑے کنونیٹ میں ایک لائبریری (کتب خانہ) اور ایک مدرسہ ہوتا تھا۔ قدیم کلاسیکل تصنیفات بائیبل اور آباؤں کی تصنیفات کے نسخوں کی نقل

کرنے میں فقیہہ لوگ لگائے ہوئے تھے۔ قدیم زمانہ کے قریباً تمام دینی اور دنیاوی علم کی محافظت اور ارسال کے لئے ہم اِن ساکن فقیہ منکس کے احسان مند ہیں۔ اگر وہ کچھ بھی اور کام نہ کرتے تو بھی وہ کلیسیا اور دنیا کی ابدی شکر گذاری کے حقدار ہوتے +

لوٹیں اور دسوئیں صدیوں کی وحشیانہ ہل چل اور ابتری میں مناسٹک (گوشہ نشین) انتظام میں زوال آ گیا۔ بہت دفعہ کنونیٹس کی دولت ہی جو دستکاری اور نیکی کا معاوضہ تھی ایک جال اور بدی کی جڑ بن گئی۔ حریص لیمین نے اختیار حاصل کیا اور اُس کو اپنے خاندانوں میں دائمی بنایا۔ شہزادیوں نے بھی ابیسیز (Abbesses) کے خطاب اور آمدنیوں کو حاصل کیا +

۸۳ فصل

تراسیویں فصل

بینیڈکٹ۔ نائی لس یوموآلڈ

تاہم اس تاریک زمانہ میں بھی چند ایک چمکیلے چراغ رہتے ۔

آینی آینی کا بینیڈکٹ (سنہ ۷۵۰ء سے سنہ ۸۲۱ء تک) جو فرانس کے جنوب میں ایک مشہور خاندان سے تھا۔ شارلیمین کے دربار میں نوکری کرنے کے بعد دنیا سے متنفر ہو گیا ایک کنوینٹ (خانقاہ) میں داخل ہو گیا۔ اُس نے نرسیا کے بینیڈکٹ کے سخت ضابطہ کے نمونہ پر اینی آینی میں ایک نئے کنوینٹ کی بنا ڈالی۔ ایک لائبریری فراہم کی۔ وہ خاصکر ایام قحط میں سخاوت کرتا تھا۔ اور گوشہ نشینی کی اصلاح کے لئے محنت و کوشش کرتا تھا ۔

یونانی نسل کا نائی لس خورد کیلیبریا کے

روسینو میں پیدا ہوا اور اُس نے دسویں صدی کی تیرگی کو روشن کیا۔ اُس نے ۹۷۰ء کے قریب اپنی جورو کی وفات کے بعد اپنے آپ کو اینتھنی اور ہلیری اَن کے نمونہ کی تقلید کرکے گوشہ نشین زندگی کو مخصوص کیا اور جنوبی اٹلی میں کئی ایک کنونیتش کی بنیاد ڈالی۔ معزز پادری اکثر اُس کی صلاح لیتے تھے اور وہ اینتھنی کی طرح بغیر شخصی طرفداری کے جواب دیتا تھا۔

کیملڈولی کے طریقہ کا بانی رومو آلڈ دسویں صدی کے شروع میں ریوانہ میں ایک دولتمند اور شریف خاندان سے پیدا ہوا اور اپنے بیسویں سال میں کلاسیس کی نزدیکی بینیڈکٹن کنوینٹ میں داخل ہوا تاکہ ایک خون کے واسطے جو اُس کے باپ نے جائداد کے متعلق ایک رشتہ دار کے خلاف جھگڑا میں کر ڈالا تھا چالیس دنوں کی سخت تپسیا کے ذریعہ سے کفارہ دیوے۔ وہ تقریباً نت دعا مانگتا اور روتا تھا۔ اُس نے اِس کنوینٹ میں تین سال صرف کئے۔ بعد ازاں ایک سیاح ہرمٹ کی طرح زندگی بسر کی۔ اُس نے شیطان کی آزمائشوں پر غلبہ پانے کے لئے اپنے اوپر تمام طرح کی خود ضبطی کو سہا۔

ڈیمی آینی کے بیان کے موافق جس نے اُس کی موت کے پندرہ سال بعد اُس کی سرگذشت لکھی رومو آلڈ ایک سو بیس (۱۲۰) سال تک زندہ رہا۔ یعنی بیس تک دنیاداری میں تین سال تک ایک کنوینٹ میں اور ستانوے (۹۷) سال تک بطور ایک ہرمٹ کے۔

۸۴ فصل

چوراسیویں فصل

کلونی کا کنوینٹ

فرانس کی خانقاہ

نویں اور دسویں صدیوں میں مناسٹیک (گوشہ نشین) انتظام کے زوال کے بعد برگنڈی کے کلونی کے کنوینٹ سے اصلاح صادر ہوئی اور تمام کلیسیا پر کارگر ہوئی۔

سنہ ۹۱۰ء میں بینیڈکٹ کے طریقہ کے موافق پطرس اور پولوس رسولوں کی تعظیم میں آکیوی ٹانیا کے زاہد ڈیوک ولیم سے اس کی بنا ڈالی گئی تھی۔ گونٹ برونو رجو سنہ ۹۲۷ء میں فوت ہوا) اس کا پہلا ایبٹ تھا اور اس نے سخت انتظام شروع کیا۔ اس کا جانشین اوڈو (سنہ ۹۲۷ء سے سنہ ۹۴۲ء تک) جو پہلے ایک سپاہی بعد ازاں علم حکمت اور دیندار سیرت والا خادم الدین تھا۔ کیی ایک بینیڈکٹن کنوینٹس کا اصلاح ساز ہوا۔ ٹی اینڈ۔ مسیحی زندگی کے متعلق اس کے منور خیالات اور مسیحیت کی معجزانہ قدرت کی بہ نسبت اس کی اخلاقی قوت کے بارے میں اس اعلیٰ اندازہ کی تعریف کرتا ہے۔ ایمرڈس (سنہ ۹۴۱ء سے سنہ ۹۴۸ء تک) جس نے اندھا ہو کر استعفاء دیدیا میجولس (سنہ ۹۹۴ء تک) جس نے پوپانہ تاج سے انکار کیا۔ اوڈیلو جسکا لقب "نیک" تھا (سنہ ۱۰۴۸ء تک) اور ہیوگو (سنہ ۱۱۰۹ء تک) ایبٹ کے کام میں برقرار رہے۔ آخری دو نے شہنشاہوں اور پوپوں پر بڑی تاثیر ڈالی اور پوپیت اور کلیسیا کی اصلاح کا دم بھرا۔ کلونی ہی میں ہلڈی براند نے ٹوُل کے بشپ برونو (لیو نہم) کو

جو ہنری سوئم سے پوپ منتخب ہوا تھا پہلے روما میں خادمانِ دین سے باقاعدہ انتخاب کی جستجو کرنے کی نصیحت کی اور یوں بادشاہی اختیار کے ساتھ اپنے آئندہ جھگڑے کا پیشتر سے عکس ڈالا۔ اوڈیلو نے ٹروگاڈی آئی (خدا کا توقف) اور تمام روحوں کا تیوہار جاری کیا۔ ہلڈی برانڈ کے دوست ہیوگو نے ساٹھ سال تک حکمرانی کی اور اس کنونیٹ کی شہرت کو اوج تک پہنچا دیا۔

کلونی اصلاح یافتہ بینیڈکٹن کنونیٹس کا مرکز تھا اور اس کا سردار سب سے بڑا ایبٹ تھا اس نے کلیسیا کو بہت سے نامور بشپ اور تین پوپ (گریگوری ہفتم۔ اربن دوئم اور پاسکل دوئم) دیئے۔ اپنے نہایت اعلےٰ ایام (قریباً لمسندی میں وہ دو ہزار مناسٹک (گوشہ نشین) خانقاہوں پر حکمران تھا۔ روزانہ زندگی کی تفصیل ترتیب وار کی گئی تھی۔ دن کے بہت بڑے حصے میں خاموشی مقرر کی گئی تھی جس میں منکس صرف اشارات ہی سے بات چیت کرتے تھے۔ اندر سخت فرمانبرداری حکمران تھی۔ غریبوں اور اجنبیوں پر جو عموماً منکس کی تعداد سے بڑھ جاتے تھے۔ فیاضی کے ساتھ

مہمان نوازی اور مہربانی کی جاتی تھی۔ سخت قحط سالی کے ایام میں اوڈِیلو نے کنوینٹ کے ذخیرہ کو صرف کر دیا اور مقدس باسنوں کو بھی پگھلایا اور گرجاگھر کے جواہرات کو اور ایک تاج کو جو ہنری دوئم[2] نے جرمنی سے اُس کے پاس بھیجا تھا بیچ ڈالا۔ یہ کنوینٹ براہِ راست پوپ کے زیرِ اختیار رکھا اور امداد اور حقوق سے بڑا ہی موردِ لطف تھا۔ اِس کے متعلق گرجاگھر فرانس میں (شائید تمام فرنگستان میں) نہایت بڑا اور نہایت دولتمند تھا اور اُس کے عجیب[2] مذبحوں، اُس کے گھڑیالوں، اور اُس کی قیمتی دستکاریوں کے لئے اُس کی بہت تعریف کی جاتی تھی۔ ہیوگو سے اُس کی بنیاد ڈالی گئی تھی اور وہ اِس کے ستر سال بعد پوپ اِنوسینٹ دوئم[2] سے پیٹر معزز کے عہدِ حکومت (۱۱۳۲ء) میں مخصوص کیا گیا تھا۔

کلونی کے نمونہ سے دیگر مناسٹک (گوشہ نشینانہ) طریقوں کو برپا کر دیا۔

لیکن کلونی کی شہرت اور اقبالمندی ہی مغرور کر اور اُس کے زوال کا سبب ثابت ہوئی۔ ایک نالائق ایبٹ پونتی اُس نے فنڈس (ذخیرہ) کو ضائع کر دیا اور آخرکار پوپ سے بطور گرجاگھر کے ایک چور کے معزول اور خارج کر دیا گیا۔ سینٹ برنارڈ کے

دوست اور بدبخت ایبے لارڈ کے مہربان مربی پیٹر معزز نے کلونی کو اپنی دانایانہ اور طویل حکومت (۱۱۲۲ء سے ۱۱۵۶ء تک) سے نئی زندگی اور اقبال کی بلندی تک اُٹھایا۔ اُس نے منکس کی تعداد کو دو سَو [۲۰۰] سے چار سو ساٹھ [۴۶۰] تک بڑھا دیا اور اس بڑی خانقاہ کے ساتھ تین سو چودہ [۳۱۴] کنوینٹس کو متوصل کردیا۔ ۱۲۴۵ء میں پوپ اِنوسینٹ چہارم [۴] بمع بارہ کارڈینلس اور اُن کے خادمانِ دین کے دو پیٹریارکس۔ تین آرچ بشپس۔ گیارہ بشپس۔ فرانس کے بادشاہ۔ قسطنطنیہ کے شہنشاہ اور بہت سے ڈیوکس۔ کونٹس اور نائیٹس کی بمع اُن کے ماتحتوں کے کلونی کی عمارتوں میں خاطر داری کی گئی تھی۔ یہی اُس کی اقبالمندی کا انجام تھا۔ ایک اور زوال آیا جس کے سبب کلونی پھر کبھی بحال نہ کی گئی۔ آخری ایبٹس محض برائے نام ہی تھے آمدنی کی دو تہائی (⅔) فرانس کے دربار میں ضایع کردیتے تھے ۱۷۸۹ء کے فرنچ ریوولوشن (فرانسیسی انقلاب) نے اِس خانقاہ کو ہستی ہی سے مٹا دیا اور یکبار مشہور عمارتوں کو کھنڈرات بنا دیا لیکن اُس کے بعد سے کچھ کچھ بحالی کی گئی ہے۔

مناسٹیک اِزم (گوشہ نشینی) اور خادمانِ دین کی ایک ایسی ہی اصلاح کی انگلستان میں ڈنسٹن سے (۹۲۵ء سے ۱۹ مئی ۹۸۸ء تک) جو پہلے گلاسٹن برگ کا ایبٹ۔ پھر

ونچیسٹر اور لنڈن کا بشپ اور آخر کار کینٹربری کا آرچ بشپ (سنہ ۹۶۱ء) اور بادشاہت کا حقیقی حاکم تھا کوشش کی گئی اور کسی قدر انجام کو پہنچائی گئی - نہایت سخت طریقہ کا منک اور سخت مرضی والا چیمچلین (Chamchman) (انگریزی کلیسیا کا پیرو) ہوکر اُس نے بینیڈکٹن طریقہ کی تاکید کی - بڑے بڑے کلیسیائی عہدوں اور بڑی بڑی تنخواہوں پر بینیڈکٹنز کو مامور کر دیا - خادمانِ دین کی شادی (جو اُس وقت منتقلے کی بہ نسبت زیادہ تر دستور تھا) کے خلاف سخت لڑائی کی قسیسوں کی بداخلاقی کو اُنہیں دنیا سے باز رکھنے کے باعث درست کرنے کی اُمید کی - اور کلیسیا کے الٰہی حکومت کے طریقہ کو آئیڈی اور آئیڈگر بادشاہوں کے ایام میں ملکی اختیار پر فضیلت دی لیکن اُس کی زیادتیوں نے انگلستان میں منکس اور دنیاداروں کے مابین شدید جھگڑا برپا کر دیا - وہ بڑی بڑا اندا اور ٹامس لے - بیکٹ کا پیشرو تھا ❖

صلح کا مرکز کلونی کا کانونٹ

۸
آٹھواں باب
کلیسیائی انتظام

۸۵ فصل
پچاسویں فصل

توبہ کے متعلق کتابیں

کیتھولک کلیسیا کا انتظام اُن کنجیوں کے اختیار پر

جو رسولوں اور اُن کے جانشینوں کے سپرد کی گئی ہیں مبنی ہے اور تقصیروار بشر کا اخراج اور اُن کی بحالی کو شامل کرتا ہے یہ شروع میں بالکل روحانی حکومت تھی لیکن مسیحیت کے بطور قومی مذہب کے قیام کے بعد اُس نے سزا کے سزاواروں کی ملکی اور دنیاوی حالت پر بھی اثر کرنا شروع کیا۔ اُس نے زمانۂ متوسط کے اِس عالمگیر اعتقاد سے کہ دیدنی کلیسیا جس کا مرکز رومی پوپیت میں ہے الٰہی تقرر سے ابدی نجات کی تقسیم کرنے والی ہے اور کہ اُس کی شراکت سے اخراج جب تک توبہ اور بحالی نہ ہو ابدی حکم سزا ہے عام لوگوں کے دلوں پر سخت قبضہ حاصل کیا۔ کسی بدعت یا فرقہ نے کبھی بھی اِس اختیار کا دعویٰ نہیں کیا ہے؎

اِنتظام وحشی نسلوں کی ناشائستہ اور خود مختار روح کے لئے بہت مکروہ تھا۔ یہ سناڈیکل اجلاس کے ذریعہ سے جو شارلیمین کے عہد حکومت میں نیک اخلاق کی ترقی کے لئے ہر سال منعقد کئے جاتے تھے بشپ سے عمل میں لایا جاتا تھا۔ شارلیمین نے بشپوں کو اُن کے پیرشیز (یعنی گرجوں) میں سال میں ایک دفعہ جانے اور ناجائز مباشرت۔ پدرکشی۔ برادرکشی۔ زناکاری اور خدا کی شریعت کے خلاف دیگر برائیوں کے مقدمات

کی تحقیقات کرنے کا حکم دیا تھا - سنڈس سے ایسی ہی ہدایات ہسپانیہ اور انگلستان میں بھی دی گئی تھیں ہر دو کلیسیائی اور ملکی قصوروں کی سزا فوراً تاوان - روزہ - زیارت - گھڑکی اور قید سے دی جاتی تھی - ملکی حکام بشپ کو تادیب کے عمل میں امداد دیتے تھے ظاہری قصوروں کی ظاہری توبہ کرنی پڑتی تھی - پوشیدہ قصوروں کا قسیس کے سامنے اقرار کیا جاتا تھا جو فی الفور خاص شرائط پر مغفرت عطا کر دیتا تھا +

زمانۂ متوسط میں لاطینی کلیسیا کا انتظام موسوم بہ "توبہ کے متعلق کتابوں" میں مندرج ہے - وہ استغفار کے طریقہ کی ترتیب بتاتیں تھیں اور اُن میں بعض گناہوں مثلاً شراب خوری - بدکاری - طمع - حلف دروغی - مردم کشی - بدعت اور بُت پرستی کے لیئے خاص سزائیں مندرج ہیں - وہ جسم کے گناہوں کی بہت تاریک تصویر پیش کرتی ہیں - وہ خدا کی اخلاقی حکومت کے مطلب کو برقرار رکھتی ہیں جو اپنی شریعت کی ہر ایک عدولی کی سزا دیتا ہے + لیکن اُنہوں نے اس مُہلک خیال کو پالنے سے کہ گناہ بناوٹی کاموں اور روپیہ کی رقمیں ادا کرنے سے مِٹ سکتا ہے جُرم کے اصلی مطلب کو گھٹا دیا +

ایسی بہت سی برٹش - آئرش - فرینکش - سپینش

اور رومی کتابیں تھیں۔ ساتویں اور آٹھویں
صدیوں کی اینگلو سیکسن توبہ کے متعلق کتابیں
خاصکر کینٹربری کے آرچ بشپ **تھیوڈور**
(۶۶۹ء سے ۶۹۰ء تک) کی نہایت مشہور رہیں۔
وہ پیدائش سے یونانی۔ سیلیشیا کے ترسس
کا باشندہ تھا اور اُس نے مشرق اور مغرب
کے انتظامی قوانین کو گھٹا کر ایک طریقہ بنا دیا۔
وہ اُس کتاب کا جو اُس کے نام سے نامزد ہے۔
حقیقی مصنف نہ تھا پر وہ اُس کی زیر ہدایت لکھی
گئی اور اُس کے اختیار سے اُس کی عینِ حیات
میں شایع کی گئی۔ اور متفرق سوالات کے جواب میں اُس
کے فیصلوں کو مشتمل کرتی تھی ؂

نہایت قدیم فرینکش توبہ کے متعلق کتاب آئرش
مشنری **کولمبن** (جو ۶۱۵ء میں فوت ہوگیا۔) کی
تصنیف ہے۔ وہ سخت مناسٹک (گوشہ نشین)
منتظم تھا اور اُس نے قصوروں کی سزاؤں کے
درمیان جسمی سزا کو ترجیح دی ہے ؂

۸۶
چھیاسیویں فصل

کلیسیائی سزائیں کلیسیا سے اخراج لعنت انٹرڈِکٹ

کلیسیا کی نہایت سخت سزائیں اخراج لعنت اور انٹرڈِکٹ تھیں۔ وہ زمانہ متوسط میں جبکہ یہ یقین کیا جاتا تھا کہ کلیسیا نجات کی محافظت کرتی ہے۔ اور جبکہ ملکی حکومت شریعت کے قوی بازو سے اپنے احکام کو جاری کرتی تھی کلیسیائی انتظام کے ہاتھ میں خوفناک ہتھیار تھیں۔ یہ سزا توبہ سے ختم ہوتی تھی جس کے بعد معافی ملتی تھی۔ معافی کا فیصلہ اُسی بشپ سے کیا جاتا تھا جس سے اخراج کا فتویٰ دیا جاتا تھا لیکن موت کے وقت ہر ایک قسیس (پریسٹ) بحالی کی حالت میں فرمانبرداری کی شرط پر

معاف کر سکتا تھا۔

I- اخراج ایکسکمیونیکیشن تھا عشاء ربانی سے علیحدگی تھی۔ شارلیمین کی سلطنت میں اُس کے ساتھ ملکی ناقابلیتیں مثلاً دنیاوی کچہری سے علیحدگی مع قید اور جائداد کے ضبط کے ملائی جاتی تھیں۔ بشپ ہر کسی کو جو قانونی فرمانبرداری سے انکار کرے خارج کر سکتا تھا۔ لیکن بشپ صرف پوپ ہی سے خارج کیا جا سکتا تھا اور پوپ زمین پر کسی سے بھی نہیں۔ اِس فتوٰی کے ساتھ بہت دفعہ خوفناک لعنتیں مجرم کے جسم اور روح پر کی جاتی تھیں۔ پوپ چونکہ معمولی بشپوں سے اعلٰے تھے اِس لئے وہ لعنت کرنے کے کام میں بھی اُن پر افضل تھے اور اُس کو حیرت انگیز تحقیر کے ساتھ عمل میں لاتے تھے۔

لی (رسٹگ) کہتا ہے کہ سخت گنہگار ایسی لعنتوں کو حقیر جان سکتے تھے لیکن ایمانداروں پر اُن کی تاثیر ضرور لا بیان ہوتی تھی۔

II- لعنت عموماً اخراج یا کلیسیا کی شراکت اور کلیسیائی حقوق سے علیحدگی ہی کے معنوں میں استعمال کی جاتی تھی۔ لیکن رفیق معنوں کی رُو سے اِس کا مطلب "بڑا" اخراج ہے جو تمام مسیحی راہ و رسم سے علیحدہ کرتا ہے اور مجرم کو ایک خارجی بناتا ہے۔ جبکہ چھوٹا اخراج صرف سیکرمنٹ ہی سے خارج کرتا ہے۔

III- انٹرڈکٹ۔ تمام قصبہ یا ڈائیوسیس یا ضلع یا صوبہ پر پہنچتا تھا اور سب عیب کو مجرم کے ساتھ اٹھاتا تھا۔ یہ عام برتاؤ

میں دین کی معزولی تھی جس میں شادی اور دفن کی رسومات بھی شامل تھیں۔ صرف بپتسمہ اور آخری مسح دیئے جاتے تھے اور وہ بھی دروازے بند کر کے۔ یہ تجہیز و تکفین کے ملال کو تمام ملک پر ڈال دیتا اور لوگوں کو آخری عدالت کی انتظاری میں سزا دیتا تھا۔ یہ خوفناک سزا کسی قدر پانچویں صدی میں شروع ہوئی +

انٹرڈکٹ کے عمل کی پہلی مشہور مثالیں فرانس میں واقع ہوئیں بے آوز کے بشپ لوڈاوالڈ نے اپنے بھائی بشپوں کے ساتھ مشورت کرنے کے بعد ۵۸۶ء میں روون کے تمام گرجا گھروں کو بند کر دیا اور لوگوں کو دین کی تسلیوں سے محروم رکھا جبتک کہ روون کے بشپ پریٹیکس ٹیٹس کا قاتل جو مذبح کے اوپر وحشی ملکہ فریڈیگنڈا کے ایک مزدور سے قتل کیا گیا تھا معلوم نہ ہو جاوے۔

پوپوں نے نافرمانبردار بادشاہوں کے خلاف اس خوفناک اوزار کو استعمال کیا اور تمام اقوام کی روحانی تسلی کو اپنی کلیسیائی انتظام کے متعلق الوالعزمی پر قربان کر دیا۔ گریگوری ہفتم نے تیسن کے صوبہ پر انٹرڈکٹ دیدیا کیونکہ بادشاہ بولیسلا دوئم نے کریکاؤ کے بشپ سٹینیسلوس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا تھا۔ الیگزینڈر دوئم نے اس کو سکاٹلینڈ (۱۱۸۰ء) میں جاری کیا۔ کیونکہ بادشاہ نے پوپانہ بشپ کو نہ منظور کیا اور ملک سے نکال دیا تھا۔ انوسینٹ سوئم نے اس کو ۱۲۰۰ء میں فرانس پر پھیلا دیا کیونکہ فلپ آگسٹس اپنی شرعی جورو کو علیحدہ کر کے ایک حرم کے ساتھ رہتا تھا۔ اسی پوپ نے انگلستان پر (۲۳۔ مارچ ۱۲۰۸ء کو) بادشاہ جان وانگلینڈ کو مطیع

کرنے کی اُمید سے یہی سزا اُٹھائی ۔ انگریزی انٹرڈکٹ چھ سال تک جاری رہا جس عرصہ میں تمام دینی رسومات سوائے بپتسمہ ۔ اقرار اور توشہ کے منع کی گئی تھیں ۔

انٹرڈکٹ صرف زمانۂ متوسط ہی میں جبکہ کلیسیا کا اختیار غیر محدود تھا ممکن تھے ۔ اُن کی کثرت اور پوری تعمیل کے غیر امکان نے اُن کے زور کو گھٹا دیا حتےٰ کہ مختصر ہوئے اور جوں جوں فرنگستان کی اقوام پادریوں کے فریب کے انتظام سے سبقت لے گئیں اور آدمیت کی تمیز تک پہنچ گئیں ہستی سے معدوم ہو گئے ۔

۸۷ ستاسیویں فصل

پینینس اور انڈلجینس

لفظ توبہ مقابلہ کے یونانی لفظ میٹانُیا کا غیر مساوی ترجمہ ہے جس کا مطلب دل کی تہ دوز تبدیلی یا گنہگار زندگی سے خدا پرست زندگی میں تبدیلی ہے اور نفیاً گناہ کی طرف سے حقیقی افسوس کے ساتھ مراجعت کو اور اثباتی طور پر ایمان کے وسیلہ مسیح کی طرف اُس کی پیروی کرنے کے ارادہ کے ساتھ مراجعت کو مشتمل کرتی ہے ۔ اس مطلب سے توبہ کرنے کی بلاہٹ ہر دو یوحنا اصطباغی اور

یسوع مسیحؑ کی منادی کا شروع تھی ۔

لاطینی کلیسیا میں توبہ کا خیال بیرونی بنایا گیا تھا اور خود انکساری یا گناہوں کے دفیعہ کے لیئے خود سزائی کے چند ایک بیرونی اعمال کے موافق بنایا گیا تھا۔ کلیسیا کے سامنے عام توبہ یا اقرار سوائے بہت سخت گناہوں کے لیئے ساتویں اور آٹھویں صدیوں میں استعمال سے جاتا رہا۔ اور اس کی بجائے شخصی و پوشیدہ توبہ۔ اقرار مقرر کیئے گئے ۔

پینینس جس میں زبانی اقرار (وہ اقرار جو پریسٹ کے کان میں کیا جاوے) اور پریسٹ کی طرف سے مغفرت شامل تھی۔ بپتسمہ کے بعد کے گناہوں کے لیئے ایک سیکریمنٹ کے درجہ تک سرفراز کی گئی تھی ۔

پینینس اور پریسٹ کی طرف سے مغفرت کے سیکریمنٹ میں تین اجزا شامل ہیں دلی افسوس۔ منہ سے اقرار اور نیک اعمال کے وسیلہ تسکین۔ ان شرائط پر پریسٹ نہ صرف لفظی طور پر بلکہ عدالتی طور سے معافی عطا کرتا ہے۔ مطلوبہ نیک اعمال خواہ کر روزہ اور خیرات ہیں۔ زیارتیں بھی بہت دفعہ معافی حاصل کرنے کے لیئے مقرر ہوتی تھیں۔ ان زیارات ہی میں عام لوگوں کی سمجھ کے مطابق پینینس پورا ہوتا تھا۔ پادریوں کی سیرت کی خاصیت کی بہ نسبت زیادہ تر ایسے نیک اعمال کی تعداد کے موافق اندازہ لگایا جاتا تھا ۔

اِس موقعہ پر زمانہ متوسط کے ایک آور دستور کا ذکر کرنا چاہیئے۔ جو پینینس کے ساتھ بہت ہی متوصل ہے۔ مغربی کلیسیا نے جبر اور خونریزی کے روکنے کی خاطر اپنی غیرت میں کسی قصور کی سزا کے لیئے روپیہ کے عوضانہ کو مقرر کرنے کے متعلق وحشیوں کی رسم کو

واجبی طور پر قبول کیا لیکن اُس رسم کو غلطی کے ساتھ دینی باتوں میں داخل کیا۔ یوں روپیہ روزہ اور دیگر مکافات کے بدلہ میں دیا جاتا تھا اور ایک کفارہ وہ تاثیر سے ملبوس تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم انگلستان کی کلیسیا سے شروع ہوئی اور بہت جلد براعظم میں پھیل گئی۔ یہ بگڑ کر ایک عام تجارت بن گئی اور کلیسیائی اور مشائخ کی جائداد کی ترقی کا بڑا چشمہ تھی۔

یہی اُس دستور کا ماخذ ہے جو انڈلجینس کہلاتا ہے یعنی واجب العفو گناہوں کی روپیہ کی ادائیگی اور پشیمانی اور دعا کی شرط پر مغفرت ہے۔ یہ عمل اِس سکولیسٹیک رائے سے جائز ٹھہرایا گیا تھا کہ سینٹس کے زائد الفرض اعمال زاید الثواب اور زاید الانعام خزانہ بنتے ہیں جو پوپ کے زیر اختیار ہے۔ اس لئے لفظ انڈلجینس نے سینٹس کے زائد الفرض ثوابوں کے خزانہ کے وسیلہ گناہوں کے لئے پوپانہ انتظام یا معافی کے خاص معنوں کو اختیار کیا اور یہ اختیار اُن مردگان کے فائدے کے لئے بھی جو اعراف میں تھے استعمال کیا گیا تھا۔

انڈلجینس بشپوں یا آرچ بشپوں سے اُن کی اپنی اپنی ڈائیوسیز میں عطا کی جاسکتی تھی۔ اور پوپ سے تمام کیتھلک کو۔ پہلے تو اِس کو تھوڑا تھوڑا کر کے عطا کرتے تھے اور موخر الذکر یکمشت۔ پوپانہ انڈلجینس کی پہلی مثالیں نویں صدی میں وقوع میں آتی ہیں پوپوں نے اِس کو اپنے اختیار کے بڑھانے اور اپنے خزانہ کے بھرنے کا ایک آسان ذریعہ پایا۔ یوں انڈلجینس کا عطا کرنا ایک مقرری آئین ہو گیا۔ اس کی برائیاں سینٹ پیٹرز چرچ کے فائدے کے لئے لیو دہم کے زیر

اختیار ٹیشیٹریل کی مکروہ اور شرمناک تجارت میں اوج تک پہنچ گئیں لیکن ریفرمیشن اور توبہ کے متعلقہ بائیبل خیال کی طرف مراجعت کے لئے خدا کی پروردگاری کی محکوم تھیں ؛

نواں باب

کلیسیا اور سلطنت

۴۸ اٹھائیسویں فصل

قانون سازی

زمانۂ متوسط کی مسیحیت بُت پرست حکومت کے ساتھ عداوتی مخالفت میں اینٹی نائیسین مسیحیت کی برابر عداوت نہیں ہے بلکہ ایک برائے نام مسیحی حکومت کے ساتھ دوستانہ یگانگت میں پوسٹ نائیسین مسیحیت کی ہے۔ مشنریوں نے اوائل میں مغربی اور شمالی یورپ کی وحشیانہ

نسلوں کے حکام کی مسیحیت میں تبدیلی کا قصد کیا۔ حکام مسیحی ہو کر فوراً کلیسیا کے جو اُن کی رعایا کے درمیان قایم کی گئی تھی مربی بن گئے۔

زمانۂ متوسط کے ملکی اور کلیسیائی تعلقات باہم ایسی قرابت کیساتھ مخلوط ہیں کہ ایک کا جاننا یا سمجھنا دوسرے کے بغیر ناممکن ہے۔ مثلاً ہسپانیہ میں ٹولیڈو کی سنڈس کلیسیائی کونسلیں اور شاہی پارلیمنٹیں دونوں تھیں اُس کے بعد کہ کلیسیا کے معاملات طے ہو چکتے تھے۔ بشپ اور اُمرا اُن ملکی قوانین کے اجرا کے لئے جو بادشاہ سے منظور کئے جاتے تھے فراہم ہوتے تھے۔ شارلیمین کے عہد حکومت میں منعقدہ سنڈس اور ڈائیٹس (ایک قسم کی بڑی مجلس کا نام ہے) کی بھی اسی طرح دو خاصیتیں ہوتی تھیں۔ انگلستان میں بشپ ہاوس آف لارڈس کے شریک تھے اور ابتک ہیں اور اکثر کیبی نٹ یعنی مشیران سلطنت میں کارڈینل وُولسے کے زمانہ تک جو یارک کا آرچ بشپ اور انگلستان کا چیف جسٹس تھا مذہبی تھے۔ زمانۂ متوسط کی ابتدا اور بانیان کلیسیا اور حکومت کا مشترکہ نام تقنین۔

اِس اتحاد کا ایک پہلو روشن اور دوسرا تاریک ہے۔ یہ وحشیانہ نسلوں کے لئے ایک عمدہ ٹریننگ سکول (تربیتی مدرسہ) تھا۔ اُس نے حکومت کو نرم اور شریف مزاج بنایا۔ لیکن اُس نے کلیسیا اور خادمانِ دین کو دنیا دار بنا دیا۔ اور خود مختار اختیار کے جوئے سے عقل کو آزاد کرنے کے لئے تمام کوششوں کو رد کرنے سے آزادگی کی ترقی کو بند کر دیا۔ کلیسیا نے دنیا پر فتح تو پائی لیکن دنیا نے بھی کلیسیا پر فتح پائی۔

زمانۂ متوسط میں قانون دانی کے تین طریقے تھے یعنی رسمی قانون

وحشیانہ قانون اور قانون شرع۔ پہلے دو ملکی حکومت کی طرف سے اور تیسرا کلیسیائی حکومت کی طرف سے صادر ہوئے۔ ملکی قانون شہنشاہوں اور بادشاہوں کے کاغذات اور احکام اور ڈائیٹس اور پارلیمنٹس کے قوانین اور کچہریوں اور منصفوں کے فیصلوں کو شامل کرتا ہے۔ کلیسیائی قانون کونسلوں کے قوانین اور پوپوں کے فرمانوں کا مجموعہ ہے پہلا اصل کے لحاظ سے تو غیر اقوام کا ہے لیکن مسیحیت سے ترقی یافتہ اور تبدیل شدہ ہے۔ موخر الذکر براہِ راست کلیسیا کی ایجاد ہے تو بھی زمانۂ متوسط کی سوسائٹی کی حالت سے متحرک ہے۔ ہر دو کلیسیا اور سلطنت کے اتحاد پر مبنی ہیں۔ اور باہم ایک دوسرے کو سنبھالتے ہیں۔ لیکن مشکل تھا کہ اُن کے مابین امتیاز کیا جاتا اور اختیار کی نسبت اُن کے گاہ بگاہ جھگڑوں کو روکا جاتا۔

۸۹

نواسیویں فصل

رومی شرع یا قانون

جسٹینی اَن کوڈ (مجموعہ قوانین) (۵۲۷ء سے ۵۳۴ء) نے زمانۂ متوسط تک جمہوری اور بادشاہی روما کی قانون ساز دانائی اور تجربہ کو اور نیز ایک فلاسفی اور مسیحی دین کی ملائم ترمیم کو اور ساتھ اس کے

اور تھیوڈوسس کیتھولک عقیدہ ہے جو سلطنت کے اکیلے دین کے طور پر قبول کیا اور محفوظ رکھا جاتا تھا ہر ایک روگردانی کے خلاف مستوجب سزا قوانین کو پہنچایا۔

بارھویں صدی میں رومی شرع یا قانون کا بڑی سرگرمی کے ساتھ مطالعہ ہونا شروع ہوا۔ ملکی قانون کا ایک مشہور مدرسہ بلونا میں قایم کیا گیا تھا۔ پیرس۔ نیپلز۔ پیڈوا اور دیگر شہروں کی یونیورسٹیوں کے متعلق ایسے ہی مدارس برپا ہوئے۔

یوں روما نے تلوار کی بجائے قانون مقرر کر کے دنیا پر ایک اور بار صدیوں تک حکومت کی اور اُن وحشیوں ہی کی اولاد کو جنہوں نے اُس کی سلطنت کو برباد کیا تھا مطیع کیا۔ مفتوح نے فاتح کو قانون دیئے

نویں فصل

شارلیمین کے مجموعہ قوانین

جرمینک قوم کا پہلا اور سب سے بڑا قانون ساز مقدس رومی سلطنت کا بانی شارلیمین (۷۴۲-۸۱۴ء) ہے۔ اُس نے اپنے لئے اس بہت بھاری کام کی تجویز کی کہ وہ اپنی وسیع سلطنت کے تمام وحشیانہ دستورات کو ترتیب دیوے۔ شائستہ اور مسیحی

بنا دے اور اُس نے اِس کو عجیب دانائی کیساتھ انجام تک پہنچایا۔
اُس کے قوانین کیپی چولیٹرا یعنی ابواب میں منقسم قوانین میں مشتمل
ہیں۔ وہ فرانسیسیوں اور جرمنیوں کی پہلی بڑی قانونی کتاب ہے۔
اس میں کلیسیا اور مسیحی دین کی تاثیر رومی کوڈ (مجموعہ قوانین) کی بہ نسبت زیادہ
صفائی اور وسیع ہے اور اس کو ایک الٰہی حکومت کا سا اصول عطا کرتا ہے
جس کے باعث وہ مجوسی قانون سازی کے بہت موافق ہے۔

اُس کی قانون سازی خادمانِ دین۔ خانقاہوں، یتیموں، اخلاق اور دین
کے معاملہ کی طرفدار ہے۔

یہ قانون سازی شارلیمین کے کمزور جانشینوں کے عہد میں
بہت فراموش کی گئی لیکن اُس کے مقاصد کی ایک شریفانہ یادگار رہی ہے۔

اِکانویں فصل

انگریزی قانون سازی

انگلستان نے رومی ملکی قانون کو تو کبھی بھی قبول نہ کیا اور کلیسیا کی
شرع کو صرف کسی قدر یہ جزیرہ اپنی علیحدگی میں اجنبی تاثیر اور اپنے
حاسدوں کے خلاف سمندر کے ذریعہ سے محفوظ رہا۔ اُس نے
اینگلو سیکسن عادات اور دستورات کی بنیاد پر قانون سازی کا اپنا ہی
طریقہ قائم کیا۔ انگریزی ملکی قانون یا عام قانون اور کلیسا کے مجموعہ قانون

ہیں منقسم ہے عام قانون میں انگریزی لوگوں کے قدیم اور عام مقامی دستورات پائے جاتے ہیں جو قدیم زمانہ سے زبانی الفاظ کے ذریعہ سے پہنچے تھے اور بعد ازاں اُن منصفوں کے فیصلوں میں لکھے گئے تھے جو تشریح اور لگاؤ کی نسبت زندہ آوازِ غیب کے طور پر تصور کئے جاتے تھے اور جن کے فیصلوں کی ایسے جھگڑوں میں پیروی کرنا ضرور ہے۔ وہ اصل سے تو اینگلو سیکسن ہے اور عدل اور انصاف کے متعلق مسیحی اصولات کی زیر تاثیر نارمن قانون دانوں سے ڈھالا گیا ہے۔ انگریزی قانون کا یقینی مفسر بلیک سٹون کہتا ہے۔ کہ "مسیحیت انگلستان کے عام قانون کا ایک حصہ ہے" اس لئے وہ دینی قصوروں مثلاً کفر، غیر متبرک قسمیں کھانے، خداوند کے دن کو ناپاک کرنے، مسیحیت سے انکار اور بدعت کے خلاف قوانین ہیں۔

انگریزی قانون سازی کی خاصیت اکثر کر کے اینگلو سیکسن بادشاہوں کی پارسائی کے سبب سے ہے خاص کر الفریڈ اعظم (۸۷۱ء تا ۹۰۱ء) اور ایڈورڈ سوئم کنفیسر کی (۱۰۴۲ء تا ۱۰۶۶ء) تک جو ایلیگزینڈر سوئم سے (۱۲۷۲ء میں) سینٹس کی فہرست میں داخل کیا گیا تھا۔ اور جس نے سلطنت کے قوانین کے مجموعے تیار کئے تھے۔ اُن کی پارسائی البتہ نامدانہ اور مناسک (گوشہ نشین) تھی لیکن اُن کے زمانہ کی بہ نسبت زیادہ منور تھی اور انصاف اور محبت کی خاصیت سے بھرپور تھی۔

الفریڈ انگلستان کے لئے ایک ایسا ہی مسیحی حاکم، قانون ساز

اور اپنے لوگوں کا اُستاد تھا جیسا کہ شارلیمین فرانس اور جرمنی کے لئے تھا۔ اِس کی بطور ایک نہایت دانا اور اچھے اور بڑے بادشاہ کے جس نے انگلستان میں حکومت کی تھی" توقیر کی جاتی ہے۔ اگرچہ اُس نے مرگی یا کسی ایسی ہی جسمانی مرض سے جو اُس کو گاہے بگاہے اچانک آپکڑتی تھی اور اُس کو زندگی سے مایوس کر دیتی تھی بہت دُکھ اُٹھایا تو بھی اُس نے پولوس رسول کی طرح باوجودیکہ اُس کے جسم میں ایک کانٹا تھا بے قیاس کام کیا اُس کے لوگوں کی شکر گذار یادگاری نے ضوابط اور قوانین۔ حقوق اور استحقاق کو جو اُس کے ایام سے پیشتر موجود تھے اُس سے منسوب کیا ہے لیکن بہت سے معاملات میں وہ اپنے زمانہ سے کہیں بڑھکر تھا۔ جب وہ تخت نشین ہوا تو "دریائے ٹیمز سے جنوب کی طرف مشکل سے کوئی ایسا تھا جو کلیسیا کی دینی رسومات کو سمجھ سکتا یا کسی لاطینی خط کا ترجمہ کر سکتا تھا۔" اُس نے عام قومی تعلیم کی بڑی تجویز سوچی اِس مقصد سے اُس نے گرجا گھروں اور خانقاہوں کو جو ڈینز سے برباد کی گئی تھیں پھر تعمیر کیا۔ نئے بھی بنوائے۔ روما سے کتابیں بھی منگوائیں۔ اپنے دربار میں بر اعظم سے عالم بلوائے اُن کی مدد سے لاطینی تصنیفات کا اینگلو سیکسن میں ترجمہ کیا۔ ملک کے قوانین کو جمع کیا اور اپنی بادشاہت کے ملکی اور کلیسیائی انتظام کو نئی ترکیب دی۔

اِس کے کوڈ (مجموعۂ قوانین) کے شروع میں دس احکام اور بائبل کے دیگر قوانین پائے جاتے ہیں۔ وہ مصر میں اسرائیل کی غربت

کی یادگاریں اجنبیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ مسیحی غلاموں کو ساتویں سال میں آزادگی عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ موسوی شریعت یہودی غلام کے لئے کرتی تھی۔ وہ مزدوروں سے سبت کے آرام کی حفاظت کرواتا ہے۔ وہ مجرموں کے لئے جرمانے مقرر کرنے سے بدلہ لینے کے خونخوار جوش کو روکتا ہے۔ وہ سنہری قانون کا منفی صورت میں حکم دیتا ہے۔ یعنی کسی آدمی کے ساتھ وہ سلوک نہ کرنا جیسا کہ ہم اپنے ساتھ نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

دسواں باب

عبادت اور رسومات

پانچویں فصل ۹۲

ماس

عام عبادت کا مرکز ماس کا منانا تھا جو دنیا کے گناہوں کے لیے مسیح کی قربانی کا ایک (حقیقی اگرچہ خون آلودہ نہیں) دہراؤ سمجھا جاتا تھا۔

اس معاملہ میں مشرقی اور مغربی کلیسیائیں آج تک بہت متفق ہیں۔ وہ اس رسم کو رازدار علامتی سنجیدگی سے محاصرہ کرتے تھے۔ وہ صرف چھوٹی چھوٹی باتوں میں متفرق ہیں۔

پوپ گریگوری اول نے لاطینی نماز نامہ کو ترقی دی اور اس کو وہ صورت دی جو وہ رومی کلیسیا میں درحقیقت بحال رکھتا ہے۔

گریگوری نے اعراف کی تعلیم کے متعلق جس کو اس نے ترقی دی اور ہردلعزیز بنایا تھا مُردوں کے لئے [illegible] ماسیز جاری کئے۔ وہ رحلت کردہ لوگوں کے لئے دعا مانگنے کی پرانی رسم پر مبنی تھے اور اُن کی سزائی تکلیفات کو ہلکا کرنے اور گھٹانے کا مقصد رکھتے تھے۔ جو موت کے وقت حقیقی ایماندار تو تھے لیکن باقی کمزوریوں کے باعث پاکیزگی میں قاصر تھے۔ اور صفائی کے محتاج تھے۔ بہت ہی کم پختہ اس بہشت کے لئے تیار سمجھے جاتے ہیں۔ اور اس لئے مرنے والوں سے ایسے ماسیز کا پیشتر ہی سے حکم دیا جاتا تھا یا وہ اُن کے دوستوں سے مہیا کئے جاتے تھے۔ وہ قسیسوں کے لئے بہت بڑی آمدنی مہیا کرتے تھے۔

اس سیکرمینٹ کی تاثیر کی اعلیٰ تعظیم نے خلوتی ماسیز کی ایجاد کی طرف بھی رہنمائی کی جن کو قسیس بغیر مددگاروں کے مناتا تھا۔

عشاء ربانی کی رازدار خاصیت ٹرانسبسٹینشی ایشن (مسیح کے جسم و خون کا روٹی اور وائن بن جانا) کی تعلیم کو زیادہ قبول کرنے کے سبب سے معجزانہ اور طلسمانہ تاثیر میں تبدیل کی گئی۔ لیکن اس تعلیم پر اس سے پیشتر کہ اُس نے گیارھویں صدی میں فتح پائی دو مباحثوں میں اعتراض کیا گیا تھا۔

تھے۔ اور مشکل سے لاطینی نماز ناموں کو بھی سمجھ سکتے تھے ؎ اس لیے سب سے اچھا کام جو قسیس اور ڈیکن اور ربیٹ سے بشپ کر سکتے تھے وہ آباؤں کے وعظ پڑھنا تھا۔ آگسٹین نے یہی نصیحت اُن کو دی تھی جو وعظ تیار کرنے کے قابل نہ تھے۔ یہ فرانس اور انگلستان میں ایک عام دستور ہو گیا۔ اس لیے اناجیل کے متعلق اور سبقوں اور مقدس دنوں کے لیے مقرری خطوط کے متعلق وعظوں کا مجموعہ بن گیا۔ وہ اکثر کرکے آباؤں کی تصنیفات سے منتخب باتیں ہیں ؎

مگر سولھویں صدی کے ریفرمیشن (اصلاح) تک وعظ اور تعلیمی حصّہ بحال نہ کئے گئے اور اپنی منزلت اور قدر میں بطور عام عبادت کے باقاعدہ اور لازمی حصّوں کے پورے طور پر قبول نہ کئے گئے تھے۔ میں لفظ "عبادت" کو استعمال کرتا ہوں کیونکہ اُس میں واعظ اور سننے والے دونوں کے لئے خدا کے کلام کی تفسیر کرنا اور اُس تفسیر کو سنجیدگی کے ساتھ سننا ایسے ہی ہیں جیسا کہ دعا مانگنا اور گانا ہے ؎

۹۴ چورانویں فصل

کلیسیائی نظم یونانی بھجن اور بھجن ساز

یونانی کلیسیائی نظم کا کلاسیک زمانہ قریباً ۶۵۰ء سے لیکر ۸۲۰ء تک

ہے اور بت شکن مباحثہ پر تقریباً منطبق ہوتا ہے سینٹس اور تصاویر کی پرستش کے لئے سرگرمی نے ایک نظمی شوق پیدا کیا اور اُس عبادت کے خاص حامی خاص بھجن ساز بھی تھے۔ مشرقی کلیسیا میں اُن کی یادگاری پاک سمجھی جاتی ہے۔ اُن کی تصنیفات رسمی کتابوں میں داخل کی گئی ہیں۔ بہت سی ابتک خانقاہی کتب خانوں میں غیر مطبوع اور محفوظ پڑی ہیں۔ وہ پاک تثلیث اور تجسم بڑے بڑے تیوہاروں اور خاصکر کنواری مریم سینٹس اور شہیدان اور مقدس مورتوں کی بھی تعریف کرتی ہیں ۔

! یونانی کلیسیائی نظم باوزن اور قافیہ دار نہیں ہے بلکہ مزامیر کی طرح گانے کے لئے وزن دار نثر ہے ۔

یہ نظم نیل کے بیان کے موافق یونانی عبادتی کتابوں کے $\frac{4}{10}$ یا $\frac{2}{5}$ سے زیادہ میں پائی جاتی ہے ۔

یونانی بھجن سازوں میں سے سب سے اعلےٰ دمشق کا جان ہے جس کا لقب کیفسر ہے (جو ۷۸۰ء کے قریب بہت بڑھاپے کی حالت میں فوت ہوا) وہ مشرقی کلیسیا کا سب سے بڑا باترتیب لکھنے والا تھیولوجی آن اور بت شکنی کے خلاف تصویر پرستی کا بڑا حامی ہے ۔

اُس سے دوسرے درجہ پر اور بیشتر یونانی منصفوں کے قیاس میں بھی ... کی نسبت اس سے بھی ... کا ... ہے جو ... کہلاتا ہے ۔

تیسرے درجہ پر تھیوفینیز ہے جس کا لقب بریڈ یڈ (داغدار) ہے اور جو نہایت بار آور شاعروں میں سے ایک ہے۔

قسطنطنیہ کا پیٹریارک جرمینس (سنہ ۶۳۴ء - سنہ ۷۳۴ء) بھی بت و تصویر پرستی کا بڑا حامی تھا ایک بھجن ساز تھا۔

۹۵ پچانویں فصل

لاطینی بھجن سازی تصنیفات

I۔ لاطینی مجموعہ۔

II۔ نواریجی اور بیا نیہ۔

III۔ انگریزی ترجمے۔

IV۔ جرمن یا عالمانہ ترجمے۔

چھیانویں فصل ۹۶

لاطینی بھجن اور بھجن ساز

زمانۂ متوسط کی لاطینی کلیسیائی نظم سے یونانی کی بہ نسبت ہم بہت اچھی طرح سے واقفیت رکھتے ہیں۔ اور آج تک رومی کلیسیا میں اور جہاں تک شاعرانہ ذکاوت اور دینی سرگرمی کی قدردانی کی جاتی ہے وہ عبادت کا ایک عمدہ ماخذ بنتی ہے۔ نہایت عمدہ لاطینی بھجن بریوی اری اور مسل (یعنی نماز کی کتاب) میں داخل ہو گئے مگر حقیقی کلاسیکل بھجنوں کی تعداد جو مسیح کے ساتھ خالص محبت کے باعث لکھے گئے اور ہر ایک فرقہ کے مسیحیوں سے فائدہ مندی کے ساتھ استعمال کئے جا سکتے تھے اوروں کی بہ نسبت کم ہے۔ لاطینی کلیسیا کی نظم یونانی کلیسیا کی نظم کی طرح مریم پرستی اور سینٹ پرستی سے بھرپور ہے۔

یونانیوں کی طرح لاطینی بھجن ساز قریباً سب کے سب مسیحی تھے لیکن ایک شہنشاہ اور ایک بادشاہ (فرانس کا لوئی ۱۴) اُن میں تنظیم کی جنگ کا دعویدار ہے۔

لاطینی کلیسیا کی دینی نظم تین زمانوں میں منقسم کی جا سکتی ہے۔

(۱) آبائی زمانہ تفسیری (جو ۵۴۰ء میں ختم ہوتا ہے) اس میں امبروز جو

(جو ۳۶۹ء میں فوت ہوا) سے لیکر وینینشی آس فارچونیٹس (جو ۶۰۹ء کے قریب فوت ہوا) اور گریگوری اول (جو ۶۰۴ء میں فوت ہوا) تک ہے

(۲) تاریک زمانہ متوسط پیٹر ڈیمی آنی (جو ۱۰۷۲ء میں فوت ہوا) تک۔

(۳) کلاسیکل زمانہ تیرھویں صدی تک ہے۔ یہ زمانہ کا اہم ایک گذشتہ جلد میں ختم کر چکے ہیں۔ تیسرا زمانہ نہایت بزرگ لاطینی بھجن ساز دی کلونی کے برنارڈ (جو ۱۱۴۵ء کے قریب کلونی کا منک تھا) کلیر وو کا برنارڈ (جو ۱۱۵۳ء میں فوت ہوا) سینٹ وکٹر کا آدم (جو ۱۱۹۲ء میں فوت ہوا) بوناونچورہ (جو ۱۲۷۴ء میں فوت ہوا) تھامس اکوائناس (جو ۱۲۷۴ء میں فوت ہوا) تھامس اے سیلینو (۱۲۵۵ء کے قریب) اور جیکوپون (جو ۱۳۰۶ء میں فوت ہوا) پر مشتمل کرتا ہے۔ اس جلد میں ہمارا واسطہ دوسرے زمانہ سے ہے۔ اس زمانہ کے بیانات مندرجہ ذیل بھجن سازوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ (۱) ۶۰۰ء کے قریب فارچونیٹس جو پوٹیئرز کا بشپ اپنے ایام میں ایک مہذب شاعر تھا۔ گریگوری اول (جو ۶۰۴ء میں فوت ہوا) جو کلیسیائی نظم اور کلیسیائی علم موسیقی میں ایک اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ ربینس مورس جو دریائے رائن کے متصل مینز میں پیدا ہوا اور الکوین کا شاگرد تھا۔ وہ فلڈا کی خانقاہ کا منک اور ایبٹ تھا اور ۸۴۷ء سے ۸۵۶ء تک مینز کا آرچ بشپ رہا۔ نانکر جو سوئٹزرلینڈ میں ایک شریف خاندان سے پیدا ہوا تھا۔ پیٹر ڈیمی آنی (جو ۱۰۷۲ء میں فوت ہوا) جو ہلڈی برانڈ کا دوست اور اس کی کلیسیائی اصلاحوں کا ترقی دینے والا تھا۔

لاطینی بھجنوں کا مجموعہ صرف پریسٹس اور منکس یعنی درویش چند اشخاص کے لئے تھا جو لاطینی زبان کو سمجھتے تھے۔

۹۷
ستانویں فصل

سات سیکریمینٹ

زمانہ متوسط کی مسیحیت نہایت سیکریمینٹل کاہنی اور کلیسیائی عہدیداروں کی حکومت سے متعلق تھی۔ کاہن ربانی اور مذہب کے خیالات بہت ہی متوسل ہیں سیکریمینٹس بطور ہر ایک طرح کے فضل کے وسائل اور روح کی خاص خوراک سے سمجھے جاتے تھے وہ انسانی زندگی کے پنگوڑے سے لے کر قبر تک سارا عقیدہ دیتے تھے۔ بچہ کو اس دنیا میں بپتسمہ کے سیکریمینٹ کے ذریعہ سے قبول کیا جاتا تھا۔ جیسے آدمی کے لئے دوسرے جہان کی طرف رجعت کرنے کی خاطر ایک آخری سیکریمینٹ سے راہ کھولی جاتی تھی۔

جیسے سیکریمینٹس میں بپتسمہ اور عشاء ربانی تھے بپتسمہ بطور نئی پیدائش کے سیکریمینٹ کے تصور کیا جاتا تھا جو آسمان کی بادشاہت کے دروازہ کھولتا ہے عشاء ربانی بطور تقدیس کے سیکریمینٹ کے سمجھا جاتا تھا جو نئی زندگی کی بحال رکھتا اور پالتا ہے۔

ان دو سیکریمینٹس کے علاوہ کئی ایک اور رسومات کو بھی اُن کے برابر نام و درجہ دیا جاتا ہے لیکن سکولسٹک زمانہ سے پیشتر ان کی تعداد

کی نسبت کوئی متفق رائے نہ تھی۔ (۵) استحکام (۶) پینیٹنس (جس میں اقرار اور بدنی ریاضت اور معافی شامل ہیں) شادی (نکاح)۔ تقرر اور آخری مسح ہیں ۔

استحکام ایک قسم کے ضمیمہ کے طور پر بپتسمہ کیساتھ بہت ہی متوصل تھا۔ مصطبغ بچوں کی نسبت یہ سیکریمنٹ بپتسمہ کیساتھ بہت نزدیکی رشتہ نہ رکھتا تھا اور دیر بعد عمل میں لایا جاتا تھا یہ یونانی کلیسیا میں ہر ایک قسیس سے انجام دیا جاتا تھا لیکن لاطینی میں صرف بشپ ہی سے ۔

بپتسمہ کے بعد کے گناہوں کے لئے پینیٹنس ضروری سمجھی جاتی تھی ۔

تقرر کلیسیائی عہدیداروں کے لئے خاص سیکریمنٹ ہے اور کلیسیا کی حکومت کے واسطے لازمی ہے ۔

شادی کلیسیا اور سلطنت میں خاندان اور سوسائٹی کی بنیاد ہے اور کلیسیا نے طلاق کی سہولیت کے خلاف اور مخلوط شادیوں اور نزدیکی رشتہ داروں میں شادیوں کے خلاف نہایت پابندی کیساتھ مخلوط تھی دعا کیساتھ آخری مسح (جس کا پہلے پہل ۸۵۲ء میں پوپ یاکی سینڈ اور ڈیمی ایپنی سے سیکریمنٹس کے درمیان ذکر کیا گیا ہے) دوسری دنیا میں رحلت کے لئے راہ کھولتا تھا اور یعقوب ۵ باب ۱۴-۱۵ (مقابلہ کرو مرقس ۶ باب ۱۳ و ۱۶ باب ۱۸) کی ہدایت پر مبنی تھا ۔

۹۸ اٹھانویں فصل

اورگن (ایک قسم کا باجا) اور گھڑیال

اورگنس کا گرجا گھروں میں استعمال پوپ وٹیالی آن (سنہ ۶۵۷ تا ۶۷۲ء) سے منسوب کیا جاتا ہے۔ کانسٹینٹائن کپرونی مس نے بمع دیگر تحایف کے ایک اورگن (بڑا باجا) سنہ ۷۵۷ء میں فرانس کے بادشاہ پیپن کے پاس بھیجا۔ شارلیمین نے بطور تحفہ کے ایک (باجا) خلیفہ ہارون الرشید سے پایا اور اُسے ایکس لاشپیل کے کیتھیڈرل (بڑے گرجا گھر) میں رکھوایا۔

اورگن کی نسبت کلیساؤں کا خیال و استعمال متفرق ہے۔ یہ کسی قدر مورتوں کی طرح خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن وہ کبھی پرستش کی شے نہ ہوا۔ یونانی کلیسیا اورگنز کے استعمال کو نا منظور کرتی ہے۔ لاطینی کلیسیا نے اُس کو اکثر شروع کیا لیکن بعض نامور آدمیوں نے اعتراض کیا یہاں تک کہ ٹرینٹ کی کونسل میں بھی یہ رائے پیش ہوئی اگرچہ منظور نہ کی گئی تھی۔ کہ اورگن کیا جاوے خاصکر ماس کی رسم کو ادا کرنے کے وقت لوتھرن کلیسیا نے اُس کو بحال رکھا اور کیلوینسٹک کلیسیا نے اُس کو رد کیا خاصکر سوئٹزرلینڈ اور سکاٹ لینڈ میں۔ لیکن موجودہ ایام

میں مخالفت اکثر بند ہو گئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ گھڑیال کمپینیا میں نولا کے پولی نس سے (جو سنہ ۴۳۱ء میں فوت ہوا) بجال کیا گیا تھا لیکن وہ گرجا گھروں کے متعلق اپنے بیان میں اس کا ہرگز ذکر نہیں کرتا ہے۔ کانسٹنٹائن اعظم کے عہد سے عام عبادت کے شروع ہونے کا اعلان دینے کے لئے متفرق آواز دار اوزار استعمال کئے جاتے تھے۔ شارلیمین کے عہدِ حکومت میں گھڑیالوں کا استعمال سلطنت میں عام تھا۔ مشرق میں گرجا گھروں کے گھڑیالوں کا ذکر نویں صدی کے اختتام سے پیشتر نہیں کیا گیا ہے۔

گرجا گھر کے باقی سامان کی طرح گھڑیال بھی پاک استعمال کے لئے برکت دینے کے رسمی طریقوں سے مخصوص کئے جاتے تھے۔ بعض اوقات اُن کو بپتسمہ بھی دیا جاتا تھا لیکن شارلیمین سنہ ۷۸۹ء کے ایک مجموعہ قوانین میں اس بد استعمالی کو منع کرتا ہے۔

ننانویں فصل ۹۹

سینٹس کی پرستش

سینٹس کی پرستش جو ناشین زمانہ سے پہنچائی گئی تھی غیراقوام کی بت پرستی اور بہادر پرستی کی بجائے مسیحیوں سے مقرر کی گئی تھی۔ اور وحشی نسلوں کے ذوق اور پہلے دستورات کے بہت موافق تھی۔ لیکن مہذب یونانیوں میں بھی ویسی ہی ہر دلعزیز تھی ؛

سینٹس اور اُن کے تیوہاروں کی تعداد بہت جلد بڑھ گئی۔ ہر ایک قوم۔ ملک۔ صوبہ یا شہر نے اپنا مُربی سینٹ چُنا۔ اوایل میں سینٹ شپ (درجہ سینٹ) کی حقیقت کا لوگوں کی آواز سے جسکی بطور خدا کی آواز کے فرمانبرداری کی جاتی تھی فیصلہ کیا جاتا تھا ؛

اِس سوال نے کہ سینٹ اور کنواری مریم کس طرح سے اتنی ہزار دعائیں جو اُن کے سامنے اتنی متفرق جگہوں میں ایک ہی موقع پر پیش کیجاتی تھیں ہمہ دانی اور حاضر ناظری کے الٰہی اوصاف سے ملبوس ہونے کے بغیر سُن سکتے تھ

لوگوں کے ایمان میں خلل نہ ڈالا۔ سکولیسٹک (عالموں) نے عموماً اس فرضی بات سے اسکو حل کرنے کی کوشش کی کہ سینٹ اُن دعاؤں کو خدا کے ہمدان دل کو پڑھ سُناتے ہیں۔ تو کیوں براہ راست خدا ہی کے سامنے پیش نہ کریں؟

خاص سینٹس کی یادگاری کے ایام کے علاوہ تمام مرحوم اشخاص کی یادگاری کے لئے دو تیوہار مقرر کئے گئے تھے۔

اور وہ یہ ہیں:-

تمام سینٹس کا تیوہار جو مغرب میں پوپ بونی فیس سے روما میں پینتھیون کی تخصیص کے موقع پر جاری کیا گیا تھا اور تمام ارواح کا تیوہار جو تمام سینٹس کے تیوہار کے لئے ایک قسم کا ضمیمہ ہے۔ اور اُسکے ایک دن بعد (۲-نومبر) کو مانا جاتا ہے۔

نویں فصل

تصاویر کی پرستش - تصنیفات - متفرق خیالات

سینٹس کی پرستش سے دُوسرے درجہ پر اُن کی تصاویر اور تبرکات کی پرستش ہے اور اُس پر مبنی بھی ہے۔ مو خرالذکر

پہلی کا ایک واجبی حصّہ ہے۔ لیکن اگرچہ زمانۂ متوسّط کی مشرقی اور مغربی کلیسیائیں ماسوائے چند ایک معترض کے سینٹس کی پرستش پر متفق الرائے تھیں۔ تاہم مُورتوں اور تصویروں کی نسبت ایک شدید مباحثہ برپا ہُوا۔ جس نے مشرقی کلیسیا کو ایک صدی (۷۲۶ء سے ۸۴۲ء تک) سے زیادہ عرصہ تک گڑبڑی میں ڈالے رکھا۔ اور بیزینٹائین سلطنت کے زوال میں جلدی کی ❊

تصاویر کے استعمال کا سوال عبادت اور ہنر و فن کے باہمی علاقہ کے عام مضمون کے ساتھ متوصّل ہے ❊

لیکن سنگار۔ تعلیم اور خوشی کے لئے تصاویر کے استعمال اور تصاویر کی پرستش میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور تجربہ اِس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ پہلی بات پچھلی کے نام و نشان کے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔ مگر زمانۂ متوسّط میں سینٹ پرستی کے رائج ہونے کے سبب سے یہ دونوں ناممکن التفریق تھیں۔ گرجا گھروں میں تصاویر بطور ہُنرمندی کے کاموں کے داخل نہ کی گئی تھیں۔ بلکہ بطور عبادت کی امداد اور اشیاء کے۔ اِس لئے تصاویر کے متعلق مباحثہ عبادت ہی کی نسبت تھا نہ کہ ہُنرمندی کی نسبت۔ ناشائستہ اشخاص کے لئے ایک خوبصورت تصویر کی بہ نسبت ایک بدصورت تصویر ہی عبادت کے مقصد کو بہتر طور پر پُورا کر سکتی ہے۔ صرف زمانۂ متوسّط کے اختتام ہی پر مسیحی مصوّروں کا ہُنر اسقدر

درجہ تک پہنچا۔ علاوہ بریں تصاویر کے متعلق مباحثہ دس[1] احکام میں سے دوسرے حکم کے ساتھ اُلجھا ہُوا تھا۔ جو بڑی صفائی اور دانائی کے ساتھ اگرچہ معبودوں کے ہر قسم کے مُورتی نمونوں کو نہیں تو بھی کم از کم تصاویر کے ہر ایک بُت پرستانہ اور باطل پرست استعمال کو منع کرتا ہے۔ یہ ایک مشکل سے بھی محصُور تھا۔ کہ ہمارے پاس مسیح۔ میڈونا اور رسُولوں یا بائیبل کے کسی دوسرے شخص کی اصلی تصاویر نہیں ہیں ✦

ہم تین رائوں میں امتیاز کر سکتے ہیں۔ جن میں سے دو[2] بظاہر مخالف تھیں۔ اور ۸۴۲ء تک باہم مباحثہ کرتی رہیں ✦

I ۔ مُورت پرستی کی نسبت رائے۔ یہ اورتھوڈکس (با بنائے شرع) رائے ہے۔ جو مخالفوں سے بطور بُت پرستی کی ایک قسم کے مُرتد کی گئی ہے۔ لیکن لوگوں۔ منکس۔ شاعروں۔ عورتوں۔ ملکہ آئی رینی اور تھیوڈورا سے بڑے زور کے ساتھ حمایت کی گئی۔ ساتویں عالمگیر کونسل (۷۸۷ء) اور پوپس (گریگوری دوئم۔ گریگوری سوئم اور ہیڈری اَن اوّل) سے منظور کی گئی ہے۔ اِس نے مسیح۔ کنواری مریم اور سینٹس کی تصاویر کو استعمال کرنے اور پُوجنے کے حق اور فرض کی تاکید کی۔ لیکن بُت پرستی کے الزام کو خفگی کے ساتھ ردّ کیا۔ اور تصاویر کی واجب محدود تعظیم اور اکیلے خدا کی واجب و حقیقی پرستش میں امتیاز کیا ہے (جسکی نسبت عملاً اکثر

بے پرواہی کی جاتی تھی) ÷

اِس رائے کے خلاف سب سے بڑی دلیل دُوسرا حکم تھا۔ اِسکا متفرق طرح سے جواب دیا جاتا تھا۔ یہ مناہی مسیح کے ظہور تک محض ایک عارضی یا صرف کندہ مورتوں یا بُت پرستانہ مقاصد کے لئے تصاویر کے بنانے کے متعلق سمجھی جاتی تھی ÷

علاوہ ازیں اُن سے صندوق کے اُوپر کروبیم اور دشت میں پیتل کے سانپ، کا بطور موسوی عبادت میں ظاہری علامات کے نمونوں کے حوالہ دیا جاتا تھا۔ اور اُن کے نزدیک خدا کے بیٹے کے تجسّم نے مسیح کی تصاویر کے لئے ایک اِلٰہی سند مہیا کی ہے۔ چونکہ مسیح نے اپنے آپ کو انسانی صورت میں ظاہر کیا ہے۔ اِسلئے اُس صورت میں اُسکو ظاہر کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اُسکے شخصی خط وخال کی نسبت اناجیل کی پُرمطلب سکوت مصنوعی تصاویر سے مہیا کی گئی ÷

اِسکا بھی ذکر کرنا چاہئیے۔ کہ مشرقی کلیسیا مسطح تصاویر کو استعمال کرتی ہے۔ لیکن کندہ کی ہوئی یا تراشی ہوئی مُورتوں کو استعمال نہیں کرتی۔ مگر رُومی کلیسیا دونوں کو استعمال کرتی ہے ÷

.II- اِسکی مخالف انتہائے پر بُت شکن رائے ہے۔ اِسکے حامی مُورت (یا بُت) شکن کہلاتے تھے۔ یہ سرگرم یونانی شاہنشاہوں لیوسوئیم اور اُسکے بیٹے کانسٹنٹائین کو

(جس نے ڈگمگاتی ہوئی سلطنت کو سیراسنس (محمدیوں) کے حملہ سے بچایا تھا) برقرار رکھی گئی تھی - یہ فوج میں ہر دلعزیز تھی - اور اس نے سنہ ۷۵۴ء کی قسطنطنیہ کی سنڈ میں منظوری حاصل کی - اس نے اپنی حمایت کے لئے شروع سے آخر تک دش احکام میں سے دوسرے حکم کا اُسکے صاف معنوں میں جو یہودیوں اور قدیم مسیحیوں سے سمجھے جاتے تھے حوالہ دیا - یہ کسیقدر محمدیوں کی کامیابیوں سے مستحکم کی گئی تھی - جنہوں نے یہودیوں کی طرح مسیحیوں پر بُت پرستی کے بڑے گناہ کا الزام لگایا - اور باوجود مقدس مُورتوں کے جن پر محافظت اور معجزانہ سفارش کا بھروسہ کیا جاتا تھا شوریا - فلسطین اور مصر کے شہروں کو فتح کر لیا - سنہ ۷۵۴ء کی بُت شکن سنڈ نے تصویر پرستی کو بطور غیر اقوام کی بُت پرستی میں مُراجعت کے رد کیا جسے شیطان نے رُوح اور راستی کے ساتھ صرف خدا کی عبادت کی بجائے کلیسیا میں چوری سے داخل کر دیا ہے ۔

مگر بُت شکن فریق اپنی رائے پر ثابت قدم نہ تھا - کیونکہ وہ سینٹ پرستی کا پیرو رہا - جو مُورت پرستی کی جڑ ہے - اور بجائے تمام دینی علامات کو رد کرنے کے اُس نے صلیب کے نشان کو بمعہ اُسکے تمام باطل پرست استعمالات کے برقرار رکھا - اور اس منشاء کو صلیب کی تاثیر کی نسبت پاک نوشتوں کے جملوں سے جائز رکھا اگرچہ وہ صلیب

کی قربانی کو ظاہر کرتے ہیں نہ کہ نشان کو۔

بُت شکنی کا خاص نقص اور اُسکی ناکامیابی کا سبب اُسکی منفی خاصیت تھی۔ اُس نے مُورت کی بجائے کچھہ بھی مہیا نہ کیا۔ اور سوائے خالی دیواروں کے کچھہ بھی نہ رہنے دیا۔ جو یونانی نسل کی دینی احتیاج کو آسُودہ نہ کرسکیں۔ یہ انجیلی ریفرمیشن کی اُس بُت شکنی سے (جِسنے مُورتوں کی بجائے خدا کے کلام سے زیادہ عمدہ عقلی اور روحانی تعلیم کو جگہ دی) بہت ہی متفرق تھی۔

III۔ معتدل رائے نے مُورت پرستی اور مُورت سے نفرت کے مابین نشان اور شئے اور استعمال اور بداستعمال کے بیچ میں فرق کرکے درمیانی راستہ کی جستجو کی۔ اُس نے مسیح اور سینٹس کی تصاویر کی بطور عبادت میں مددگاروں کے (جو اشخاص اور واقعات کو گویا آنکھوں کے سامنے یاد دلاتی تھیں) اجازت۔ پوپ گریگوری اوّل نے ایک ہرمٹ کو اُسکی خواہش کے موافق مسیح۔ حریکم اور پطرس رسُول اور پولوس رسُول کی تصویریں بطور تحفہ کے دیں اور ایک خط بھی دیا۔ جس میں وہ تعظیم اور محبت کی کسی شئے کی دیدنی یادآوری کو رکھنے کی قدرتی خواہش کی تعریف کرتا ہے لیکن ساتھ ہی اِسکے باطل پرستی کے استعمال کے خلاف آگاہ کرتا ہے۔

ساتویں عالمگیر کونسل کے بعد مُورت پرستی میں لاطینی

کی تواریخ کو سکھلانے کے واسطے تصویریں چھاپی گئی ہیں اور بڑے بڑے دینی مصوّروں کی اعلےٰ تصویریں خانگی زیورات بن گئی ہیں۔ لیکن پھر کبھی اُس پرستش کی اشیاء نہ ہو جائینگی۔ جو صرف خدا ہی کے شایاں ہے ❊

۱۰۱

ایکسو پہلی فصل

بُت شکن جنگ اور ۸۴۲ء کی سنڈ

تصاویر کے متعلق مباحثہ کی تواریخ میں تین زمانے شامل ہیں۔ (۱) تصاویر کے باعث جنگ اور قسطنطنیہ کی کونسل (۷۲۶ء سے لیکر ۷۸۷ء تک) سے مُورت پرستی کی موقوفی۔ (۲) مُورت پرستی کی طرفداری میں مزاحمت اور تائید کی دُوسری کونسل (۷۸۷ء سے لیکر ۸۴۲ء تک) سے اُسکی سنجیدہ منظوری۔ (۳) ہر دو فریقین کا از سرِ نَو جھگڑا اور مُورت پرستی کی آخری فتح۔ ۸۴۲ء مُورت پرستی بعد سینٹس کی پرستش کے پھیل

گئی تھی۔ اور مشرقی کلیسیا میں لوگوں کے درمیان ایک عام دستور بن گئی تھی۔ یہانتک کہ مسیحی عذرخواہوں کو بُت پرستی کے الزام کے خلاف جو متواتر اُن پر نہ صرف یہودیوں ہی سے بلکہ اہلِ اسلام سے بھی لگایا جاتا تھا جو بُت پرستی کی ہر ایک قسم کی نسبت اپنی نفرت کی حمایت میں اپنی تیز رَو کامیابی کی طرف اشارہ کر سکتے تھے۔ اپنی رائے اور دستور کو دلایل کے وسیلہ بحال رکھنے کیواسطے بڑی مشکلات درپیش آئیں۔ مُورت پرستی کی ایسی زیادتیوں نے قدرتاً ایک مزاحمت کو برپا کر دیا*

لیو سوئم نے جو اسوریئن کہلاتا ہے (۷۱۶ء سے لیکر ۷۴۱ء تک) اپنے آپ کو بطور یوسیاہِ ثانی کے بُت پرستی کی بربادی کے لئے اپنے اختیار کو استعمال کرنے کے واسطے بُلایا ہُوا تصوّر کیا۔ **لیو** فرُوگیہ کے نکولیا کے ایک خاص بشپ **کانسٹنٹیئس** سے اور مسیحیوں کے خلاف محمّدیوں کے الزام کی قوّت کو توڑنے کی خواہش سے متاثر ہُوا۔ اپنی سلطنت کے دسویں سال (۷۲۶ء) میں اُس نے تصاویر کے برخلاف جنگ شروع کیا۔ اوایل میں اُس نے صرف اُن کی پرستش کو منع کیا۔ لیکن اپنے دُوسرے فرمان (۷۳۰ء) میں اُس نے تمام تصاویر کی گرجا گھر سے علیحدگی یا بربادی کا حکم دیا۔ منقّش دیواروں پر سفیدی پھروا دی۔ اُس نے

شاہی محل کے پھاٹک کے اُوپر مسیح کی ایک عالیشان تصویر کے بدلہ میں ایک سادہ صلیب لگوا دی ۔

اِن فرمانوں نے خادمان دین ۔ منکس اور لوگوں کی جو اس کو دین ہی پر ایک حملہ سمجھتے تھے شدید مخالفت کو برپا کر دیا ۔ وہ نوکر جنہوں نے محل کے پھاٹک پر سے تصویر کو اُتارا تھا بھیڑ سے مار ڈالے گئے ۔ دمشق کا جان اور جرمینس جنکو ہم پہلے ہی بطور بھجن سازوں کے جانتے ہیں سب سے بڑے مخالف تھے ۔ پہلا لیو کے علاقہ سے باہر تھا ۔ اور اُس نے تین فصیح تقریریں مُورت پرستی کی حمایت میں لکھیں ۔ ایک تو جرمینس کے مجبوراً استعفا دینے سے پیشتر اور دو اُس کے بعد ۔ اور اُن میں تمام ممکن دلایل کو پیش کیا ۔ آرکی پیلیگو کے اہل جزایر جو منکس کے زیر حکومت تھے علانیہ بغاوت میں اُٹھے ۔ اور تخت کے لئے ایک جھوٹے دعوے دار کو کھڑا کر دیا ۔ لیکن وہ مغلوب کئے گئے ۔ اور اُن کے سرگروہ قتل کئے گئے ۔

لیو نے مشرقی سلطنت کی حدود کے اندر فرمانبرداری کی تاکید کی ۔ لیکن مخدیوں کی مسیحی رعایا میں اور روما اور ریوانہ میں بھی ۔ جہاں اُس کے اختیار کا علانیہ مقابلہ کیا گیا تھا اُسکا کچھ زور نہ چلا ۔ پوپ **گریگوری** دوئم نے اُسکو (۷۲۹ء کے قریب) ایک تحقیر آمیز خط میں کہا کہ ابتدائی مدارس کے بچے بھی اپنی تختیاں اُس کے سر پر پھینک

مارینگے اگر وہ اپنے آپ کو تصویروں کا برباد کرنے والا ظاہر کریگا - اور نادان اُسکو وہ بات سکھائیں گے جو اُس نے داناؤں سے سیکھنا نا منظور کیا ہے - اِسکے نٹّر سال بعد مغرب نے روما کے بشپ کی نزدیکی قرابت میں ہوکر اپنی علیحدہ سلطنت کو قایم کر لیا ❊

کانسٹنٹائین پنجم نے جسکا لقب کپرونی مس تھا اپنی چونتیس ۳۴ سالہ طویل عہدِ حکومت (سنہ ۷۴۱ء سے لیکر سنہ ۷۷۵ء تک) میں اپنے باپ کی حکمتِ عملی کو لیاقت - قوّت اور بے رحمی کے ساتھ عوام کے شور و غل - فساد اور سازش کے برخلاف برقرار رکھا ❊

اُس نے سنہ ۷۵۴ء میں قسطنطنیہ میں ایک بُت شکن کونسل طلب کی - جو ساتویں عالمگیر کونسل ہونے کو تھی - لیکن بعد ازاں بطور بدعتیوں کی جھوٹی سنڈ کے شمار نہ کی گئی تھی اِس میں تین سو تینتیس ۳۳۸ شاہنشاہ کے محکوم بشپوں کی تعداد تھی - اور چھہ ماہ تک جاری رہی - اِس کونسل نے بُت پرستی کی تردید میں دوسرے حکم اور پاک کلام کے دیگر جملوں (رومیوں ۱ : ۲۳ و ۲۵ و یوحنا ۴ : ۲۴) اور آباؤں (ایپیفینیس یوسیبی اس - گریگوری نیزی آنیزن اور کریساسٹم وغیرہ) کی راؤں کا حوالہ دیکر مقدّس تصاویر کی عام و شخصی پرستش کو معزولی اور اِخراج کی سزاء کا فتوے دیکر منع کر دیا - اُس نے مصوّر اور سنگ تراش کی تمام دینی تصاویر

اور مورتوں کو بطور متکبرانہ۔ وحشیانہ اور بُت پرستانہ کے رد کر دیا۔ وہ جو نجات دہندہ کی تصویریں بناتے ہیں۔ جو ایک ہی ناممکن التفریق وجود میں خدا اور انسان بھی ہے۔ یا بے انتہا خدا کو مخلوق جسم کی حدود سے محدود کرتے ہیں یا اُسکی دو ذاتوں کو خلط ملط کر دیتے ہیں۔ اور وہ جو ایسی تصویر کی پرستش کرتے ہیں ایسی ہی بدعت اور کفر کے مجرم ہیں۔ صرف عشاء ربانی ہی مسیح کی حقیقی تصویر ہے۔ مُورت پرستی کے حامیوں پر تہری لعنت بھیجی جاتی تھی۔

شاہنشاہ نے اِس حکم کو جہاں تک اُسکا اختیار تھا جاری کیا۔ اور بڑے زور کے ساتھ اُس پر عمل کروایا۔ مقدس تصویریں بے رحمی کے ساتھ برباد کی گئیں۔ اور اُن کی بجائے سفیدی یا درختوں پرندوں اور جانوروں کی تصویریں بنائی گئی تھیں۔ بشپوں اور خادمانِ دین نے تو اطاعت کی۔ لیکن منکس (جو یہ تصویریں بناتے تھے) شاہنشاہ کو محمدؐ ثانی اور کافروں کا سردار اور تمام بُت شکنوں کو بدعتی۔ ملحد اور کافر کہتے تھے۔ اور اور وہ اِس سبب سے قید۔ سزا کے تازیانہ۔ قطع عضو۔ اور تمام قسم کی بیحرمتی تاں موت کے بھی مستیح ہوئے۔

۱۰۲
ایکسو دوسری فصل

ساتویں عالمگیر کونسل (سنہ ۷۸۷ء) سے مورت پرستی کی بحالی

لیو چہارم نے جو کازرس کہلاتا ہے (سنہ ۷۷۵ء سے لیکر سنہ ۷۸۰ء تک) تصاویر کے خلاف قانون کی محافظت کی اگرچہ زیادہ اعتدال کے ساتھ۔ لیکن اُسکی جورو ایتھنیز کی آئی رینی جو خوبصورتی۔ لیاقت۔ اولوالعزمی اور سازش کے لئے معروف تھی دل سے مورت پرستی پر فدا تھی۔ اور اُسکی موت کے بعد اور اپنے بیٹے کانسٹنٹائن چہارم کی سن صغیری میں اسکی بحالی کے لئے (سنہ ۷۸۰ء سے لیکر سنہ ۸۰۲ء تک) چترائی اور استقلال کے ساتھ کوشش کرتی رہی۔ اوائل میں تو اُس نے دونوں فریقین کا جواز مشتہر کیا۔ جسکو بعد ازآں اُس نے بُت شکنوں کے لئے منع کردیا۔ اُس نے مظلوم منکس کو نہایت اعلےٰ

مراتب پر ممتاز کیا۔ اور اپنے سیکریٹری (محرر) ٹراسی اس کو پوپ ہیڈرین کی اُن کی منظوری سے قسطنطنیہ کی پیٹریارکل مسند پر سرفراز کیا۔ اُس نے بت شکن شاہی گارڈ (محافظ فوج) کو ہٹا دیا اور اُسکی بجائے ایک کو جو اُسکے خیالات کی خیر خواہ تھی۔ مقرر کیا ❊

لیکن سب سے بڑا وسیلہ صرف ایک عالمگیر کونسل تھی جو ۷۵۴ء کی بت شکن کونسل کے اختیار کو دور کر سکتی تھی ۷۸۶ء میں قسطنطنیہ میں ایک ایسی کونسل کو فراہم کرنے کے لئے اُسکی پہلی کوشش بالکل ناکامیاب ہوئی۔ دوسری کوشش زیادہ ہوشیاری کے ساتھ کی ہوئی تیاریوں کے باعث کامیاب ہوئی ❊

آئرینی نے ۷۸۷ء میں نائسیہ میں ساتویں عالمگیر کونسل فراہم کی۔ جہاں قسطنطنیہ کی بہ نسبت بت شکن لوگوں کی دست اندازی کا خوف کم تھا۔ اور یہ جگہ شاہی دربار کے نزدیک تھی۔ اور پہلی اور سب سے زیادہ قوی عالمگیر کونسل کی جگہ ہونے کے سبب مشہور تھی۔ اِس میں قریباً تین سو پچاس ۳۵۰ بشپ حاضر تھے۔ جن کا میرِ مجلس ٹراسی اس تھا۔ اور اُس کے صرف آٹھ اجلاس منعقد ہوئے ❊

اِس نائسیائین کونسل نے قسطنطنیہ کی بت شکن سنڈ کے فیصلوں کو باطل کر دیا۔ اور سنجیدگی کے ساتھ تقدیس

کی ایک محدود پرستش کو منظور کیا ✤

ان تصاویر میں صلیب کا نشان اور مسیح۔ کنواری مریم۔ فرشتگان اور سینٹس کی تصاویر پائی جاتی تھیں۔ وہ رنگ میں کھینچی جاسکتی ہیں۔ یا پچی کاری سے یا دیگر مناسب سامان سے بنائی جاسکتی ہیں۔ اور گرجا گھروں۔ گھروں کوچوں میں رکھی جاسکتی ہیں۔ یا دیواروں اور میزوں۔ مقدس برتنوں اور لباس پر بنائی جاسکتی ہیں۔ ان کی تعظیم و عبادت۔ انہیں بوسہ دینے۔ اُن کے آگے سجدہ کرنے۔ خوشبوئی چھڑکنے۔ بتیاں جلانے اور دعائیں پیش کرنے سے کیجاسکتی ہے۔ ایسی تعظیم آسمانی زندہ اشخاص کے شایاں تھی۔ جن کا یہ مورتیں نمونہ تھیں۔ انجیلی کتاب اور شہیدان کے تبرکات بھی اشیاء تعظیم میں مذکور تھے ✤

یہ فیصلہ کروپیم کے متعلق پاک نوشتوں کے چند ایک جملوں (خروج ۲۵/۱۷-۲۲ و حزقی ایل ۴۱/۱ و ۱۵ و ۱۹ و عبرانیوں ۹/۱-۵) سے اور بہت سی حقیقی اور جعلی آبائی گواہیوں سے اور مورتوں کے ذریعہ سے دکھائے ہوئے مشتہر معجزات سے مستحکم کیا گیا تھا ✤

سنڈ کے فیصلے آئی رینی اور اُسکے بیٹے کے روبرو قسطنطنیہ میں آٹھویں اجلاس میں مشتہر اور اُن سے دستخط کئے گئے تھے۔ جس پر بشپوں نے سب لوگوں

اور سپاہیوں کے معمولی طرز پر نعرہ مارا کہ اور تھیوڈکس ملکہ مختار سلطنت زندہ رہے"۔ ملکہ نے لشپیوں کو بہت سے تحایف دیکر انکے گھروں کی طرف روانہ کیا ۔

نائیسہ کی دوسری کونسل اخلاقی منزلت اور تعلیمی توقیر کے لحاظ سے پہلی سے کہیں ادنےٰ درجہ پر ہے اور ساتوں عالمگیر سنڈس میں سب سے ادنےٰ درجہ پر ہے لیکن اس نے مشرقی کلیسیا میں تمام آیندہ زمانہ کے لئے عبادت کے ڈھنگ کو ٹھیرا دیا اور اسی میں اسکی ناموری پائی جاتی ہے۔ اسکا فیصلہ رومی کلیسیا پر بھی ماننا فرض ہے جس نے اس میں دو پاپانہ وکلا بھیجکر حصہ لیا تھا اور پوپ ہیڈریان کی جانب سے شاہنشاہ شارلیمین کے نام خط کے وسیلہ اسکی حمایت کی تھی۔ پروٹسٹنٹ کلیسیائیں اس کونسل کی پرواہ نہیں کرتی ہیں کیونکہ وہ مُورت پرستی کو بطور بُت پرستی کے ایک مہذب طریقہ کے اور باطل پرستی کے بطور ایک بار آور ماخذ کے ملزم ٹھیراتی ہیں اور انکی راستی کی دوسرے حکم کے واضح مطلب۔ قدیم یہودیوں کی راؤں اور یقیناً باطل پرستوں کے تجربہ مُورت پرستی کی تواریخ کے ساتھ ساتھ انیسویں صدی کے معجزہ دکھانیوالی میڈوناز (دکھواریوں) تک چلی آئی ہیں حمایت کی گئی ہے ۔

ایکسو تیسری فصل ۱۰۳

بُت شکنی کی مزاحمت اور مُورت پرستی کی آخری فتح سنہ ۸۴۲ء

آئی رینی کے بعد کی پانچ بادشاہتوں یعنی اٹھائیس سال کے زمانہ میں مورتوں کے متعلق جنگ متفرق حالات کے ساتھ جاری رہا۔ سپاہی

اکثر کے بُت شکن تھے مینکس اور لوگ مُورت پرستی کے طرفدار تھے ۔ اُن میں یہ شخص شامل تھے ۔ سٹوڈیم کا تھیوڈور جو لیو پنجم کے عہدِ حکومت میں بیخوف حمایت اور ظالمانہ ایذارسانی کی برداشت کے سبب سے اور آرمینی اُن (سنہ ۸۱۳ء ۔ سنہ ۸۲۰ء) جو منبح کے پاس قتل کیا گیا بہت مشہور ہے تھیوفیلس (سنہ ۸۲۹ء ۔ سنہ ۸۴۲ء) بُت شکن شاہنشاہوں میں سے آخری اور سب سے زیادہ بیرحم تھا ۔ اُس نے منکس کو قید جسمی سزا اور قطع عضو سے ستایا ✤

لیکن اُسکی بیوہ تھیوڈورا نے (جو ماسوائے اُسکی بُرائیوں کے آئی ریئنی ثانی تھی) میکائیل شرابی کی سن صغیری میں اپنے عہدِ سربراہی کے تیرھویں سال میں دانایانہ اور قطعی تدابیر سے مورت پرستی کی آخری اور مستقل فتح حاصل کی ✤ ۱۹ ۔ فروری سنہ ۸۴۲ء کو قسطنطنیہ کے گرجاگھروں میں تصاویر پھر داخل کردی گئیں ✤

۱۰۴ ایکسو چوتھی فصل

مُورت پرستی کی متعلق کیرولائین کتابیں اور فرانسیسی کلیسیا کی رائے

روما کی کلیسیا نے پوپس کی زیرہدایت ساتویں عالمگیر کونسل کو منظور کیا اور اُسکی حمایت کی ۔ اور آخر کار کندہ اور منقش مورتوں کی پرستش کی اجازت دینے میں مشرقی کلیسیا کی بہ نسبت بھی آگے بڑھ گئی ۔ لیکن کلیسیا نے شارلیمین کے عہدِ حکومت میں جو ملکہ آئی رینی کے ساتھ متفق نہ تھا ۔ مُورت پرستی اور بُت شکنی کی درمیانی رائے اور دستور کو اختیار کیا ✤

اپنے چیپلینس خاصکر ایلکوین کی مدد سے شارلیمین نے نائسین کونسل کے تین سال بعد مورت پرستی پر ایک تاثیر گر کتاب تیار اور شایع کی۔ وہ ۷۵۴ء کی بت شکن سنڈ اور ۷۸۷ء کی مخالف بت شکن سنڈ دونوں کے ساتھہ اور زیادہ تر موخرالذکر کے ساتھہ جسکا وہ بڑی بیرحمی سے ذکر کرتا ہے مخالفت ظاہر کرتا ہے۔ وہ مورت پرستی کی بالکل تردید کرتا ہے لیکن سجاوٹ اور عبادت کے لیئے تصاویر کے استعمال کی اجازت دیتا ہے اور اپنی رائے کی پاک نوشتوں اور آبائی اقتباسات سے حمایت کرتا ہے۔ اِس کتاب کا مطلب اور مقصد تقریباً پروٹسٹینٹ ہے۔

مگر کیرولائین کتابوں کا مصنف صلیب کے نشان اور سینٹس کے تبرکات کی طرفداری میں مستثنے بنے سے مشرقی بت شکنوں کی سی اپنے ساتھہ ناموافقت ظاہر کرتا ہے۔ صلیب ایک جھنڈا کہلاتا ہے جو دشمنوں کو بھگا دیتا ہے اور تبرکات کی تعظیم کرنا پاکیزگی کو بڑھانیکا ایک بڑا وسیلہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ سینٹس مسیح کیساتھہ بہشت میں سلطنت کرتے ہیں۔ اور اُن کی ہڈیاں جلال میں اُٹھائی جائینگی۔ اگرچہ مورتیں آدمیوں کے ہاتھوں سے بنی ہوئی ہیں اور خاک ہو جاتی ہیں۔

شارلیمین کے عہدِ حکومت میں ۷۹۴ء میں فرینکفورٹ میں منعقدہ نہایت مشہور سنڈ نے جس میں فرانس اور جرمنی کی کلیسیا کے وکلا و حاضر تھے دو پوپانہ وکلا کے روبرو کیرولائین کتابوں کی تعلیم کو منظور کیا۔ ہر طرح کی مورتوں کی پرستش پر فتوے لگایا۔ اور ساتویں عالمگیر کونسل کو رد کیا۔ ایک پرانی حدیث کے موافق انگریزی کلیسیا اِس فیصلہ پر متفق ہوئی۔

تصنیفات سے متاثر ہوئے مگر اتنا فرق تھا۔ کہ پولوس فریقین اور عملی طریقوں سے بہت اعلےٰ مرتبہ رکھتا ہے۔ اور آگسٹین باوجود اپنے تمام مخالف بیلاجی اپنی اصولات کے کلیسیا اور کلیسیائی ترتیب کے کیتھولک خیال کا ایک مدلل حامی تھا ؂

ایگوبارڈ جو ہسپانیہ میں لیکن گیتلاگ والدین سے پیدا ہوا اور لے انس کا آرچ بشپ (سنہ ۸۱۶ء سے ۸۴۰ء) تھا تو بیس پائے اس کی سلطنت میں فرانس کی ملکی اور کلیسیائی حکومت میں بہت مشہور تھا۔ ہم اسکو پہلے ہی بطور اور ڈیل (ایک قسم کی آزمایش)۔ عدالتی لڑائیوں اور دیگر بُت پرستانہ رسومات کے مخالف کے جانتے ہیں۔ اسکی خاصیتوں میں ایک عجیب اختلاف پایا جاتا ہے۔ وہ پابند اور راسخ کلیسیائی عقیدہ دار تھا۔ اور تعلیم کی نسبت (سوائے اسکے کہ وہ پاک نوشتوں کے لفظی الہام کا انکار کرتا ہے) بالکل آرتھوڈکس تھا۔ لیکن وہ برعکس اسکے تمام باطل پرستی کا جانی دشمن اور عبادت کے معاملات میں آزادرائی کا حامی بھی تھا۔ اس نے مورت پرستی کے خلاف ایک کتاب لکھی۔ وہ اس کشمکش کی جڑ یعنے سینٹس کی پرستش تک پہنچا۔ وہ ایسی پرستش کے لئے کوئی سند نہ پاسکا۔ سینٹس بذات خود اسکے انکاری ہیں۔ یہہ سینٹس کی تعظیم ظاہر کرنے کے بہانہ سے کلیسیا میں غیر اقوام کی بُت پرستی کو پوشیدہ طور سے داخل کرنیکے لئے شیطان کی ایک روباہ بازتدبیر ہے۔ یہ وہ آدمیوں کو روحانی عبادت سے نفسانی عبادت میں لیجاتا ہے۔ صرف خدا ہی کی تعریف کرنی چاہئے۔ ہمیں صرف اُسی اکیلے کے سامنے شکستہ اور مغموم دل کی قربانی پیش کرنی چاہئے۔ فرشتگان اور مقدسین جو فتح مندی کے ساتھ

تاج پہنے ہیں اور اپنی شفاعت سے ہماری مدد کرتے ہیں پیار اور تعظیم کیئے جا سکتے ہیں لیکن پرستش نہیں "لعنت اُس انسان پر ہے جو انسان پر بھروسہ رکھتا ہے" (یرمیاہ ۱۷:۵)- ہم خوشی کیساتھ اُن کی تصاویر کو دیکھ سکتے ہیں لیکن صلیب کے سادہ نشان سے آسودہ ہونا بہتر ہے (گویا کہ وہ بُت پرستی کی طرف رہنمائی نہیں کرتی)- اگیوبارڈ اپنی رائے قانون کو منظور کرتا ہے- جس نے تصاویر کے استعمال کو بالکل منع کر دیا تھا- وہ نتیجہ کے طور پر کہتا ہے کہ چونکہ کوئی انسان سوائے ہمارے نجات دہندہ یسوع کی ذات کے خدا نہیں ہے اِسلئے ہم جیسا کہ پاک کلام فرماتا ہے صرف اُسی اکیلے کے نام پر اپنے گھٹنے ٹیکینگے- کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم یہ تعظیم کسی دوسرے کو دینے سے خدا سے دور کیئے جاویں- اور آدمیوں کی تعلیمات اور حدیثوں کی پیروی کرنے کے لئے اپنے دلوں کی رغبت کے موافق چھوڑ دیئے جاویں"۔

ٹورن کا بشپ کلاڈئی اُس (۸۱۴ء-۸۳۹ء) ہسپانیہ میں پیدا ہوا تھا- لیکن اُس نے لوئیس پائے اُس کے دربار میں بطور چیپلین کے تین سال صرف کیئے تھے اور اُس سے ٹورن کے ڈایوسیس میں بھیجا گیا تھا- اُس نے خاندان دین کی تعلیم کے لئے شاہنشاہ کی درخواست پر بائیبل کی تقریباً تمام کتابوں پر عملی تفاسیر لکھیں- وہ اکثر کرکے آگسٹین جیروم اور دیگر لاطینی آبائوں کی تصنیفات سے منتخب کی گئی تھیں اب صرف اُن کے چھوٹے چھوٹے حصّے باقی ہیں- وہ آگسٹین کا بڑا مدح خوان تھا- لیکن اُسکی سی دانائی اور بُردباری میں قاصر تھا۔

اُس نے اٹالئین گرجا گھروں کو تصاویر اور تصویر پرستوں سے معمور پایا- اُسکو بتایا گیا تھا کہ لوگوں کا مطلب مورتوں کی پرستش

نہیں بلکہ سینٹس کی پرستش ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ غیر اقوام بھی اسی دلیل سے اپنے بُتوں کی پرستش کی حمایت کرتی ہیں اور محض نام تبدیل کرنے سے مسیحی بن سکتی ہیں۔ اُس نے مُورت پرستی اور سینٹ پرستی کو بیلا جی آن میلان سے منسوب کیا۔ اور اُس نے الٰہی فضل کی شاہنشاہی کی نسبت آگسٹینی آن رائے کے ساتھ اسکا مقابلہ کیا۔ وہ کہتا ہے کہ پولس انسانی ثوابوں کو جن پر منکس بہت فخر کرتے ہیں پست کرتا ہے اور خدا کے فضل کو سرفراز کرتا ہے۔ ہم ایمان سے بچائے گئے ہیں نہ کہ اعمال سے ہمیں خالق کی پرستش کرنی چاہیئے نہ کہ مخلوق کی۔ "جو کوئی کسی آسمانی یا زمینی مخلوق سے نجات کی تلاش کرتا ہے جبکی اُسے صرف خدا ہی سے تلاش کرنی چاہیئے بُت پرست ہے۔" مرحوم مقدسین بذاتِ خود ہم سے پرستش کرانا نہیں چاہتے ہیں اور نہ ہی وہ ہماری مدد کرسکتے ہیں۔ جبتک ہم زندہ ہیں ہم دعاؤں سے ایک دوسرے کی مدد کرسکتے ہیں لیکن موت کے بعد نہیں۔ اُس نے شارلیمان اور ایگوبارڈ سے بڑھ کر صلیب کے نشان کے باطل پرست استعمال پر بھی حملہ کیا۔ اُس نے اُسکے بیہودہ نتایج دکھلانے سے اُسکی حمایت کا مقابلہ کیا ہمیں صلیب اُٹھانا چاہیئے نہ کہ اُسکی عبادت کرنا چاہیئے۔ اُس نے باطل پرستی کو شکست کرنیکا یہی اکیلا طریقہ سمجھکر گرجا گھروں سے تصویروں، صلیبوں اور مسیح مصلوب کی مُورتوں کو خارج کردیا اُس نے زیارتوں کی بھی بڑے زور کے ساتھ مخالفت کی ؎

کلاڈی اُس اپنی مسند پر قایم رہا۔ لیکن جیساکہ وہ خود کہتا ہے اُس نے لوگوں سے کوئی ہمدردی نہ پائی اور " اپنے ہمسایوں کے

نزدیک حقارت کی شئے" بن گیا۔ جو اُسکا بطور "ایک ہولناک بھوت کے" نشانہ کرتے تھے۔ بعض مصنفوں نے بلا ثبوت اُسکے اور پیڈمانٹ کے والڈنیسیز کے مابین جو بہت پیچھے کے ہیں ایک راہ و رسم کا سُراغ لگانے کی کوشش کی ہے۔

اور لیونز کا جوبش۔ رائمز کا ہنکمار اور والفرڈ سٹرابو درحقیقت کیرولائین کتابوں کی معتدل وضع کو بُت شکنی اور مورت پرستی کی انتہاؤں کے مابین بحال رکھتے تھے۔ لیکن پوپوں کی نہایت زور آور تاثیر۔ زمانہ کی نفسانی رغبت اور سادہ لوحی۔ خادمانِ دین کی جہالت اور عام لوگوں کی زیادہ جہالت فرانس میں بھی مورت پرستی کی آخری فتح حاصل کرنے کے لئے متحد ہوگئیں۔ کیرولنجی اُن زمانہ کا طلوع ہوتا ہوا آفتاب دسویں صدی کی تیرگی سے چھپایا گیا۔

گیارہواں باب

تعلیمی مباحثے

۱۰۶

ایکسوچھٹی فصل

عام ملاحظہ

یہ زمانہ (جس کا بیان کر رہے ہیں) تعلیمی قدر کے لحاظ
سے گذشتہ آبائی زمانہ اور آئندہ سکولیسٹک (عالمانہ)

زمانہ سے کہیں ادنےٰ ہے۔ لیکن وہ آباؤں کے خیالات کو سکولمین کی تیز فہم تفصیل تک پہنچانے کے باعث اُن کے مابین درمیانی بن جاتا ہے۔ اور کیتھلک طریقہ کے انکشاف میں ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ اُس میں سات تھیولاجیکل مباحثے برپا ہوئے جن کو شوق کے ساتھ بیان کریں گے:۔

I۔ مباحثہ روح القدس کے اکہرے یا دوہرے مصدر کی نسبت مباحثہ۔ یہ تثلیث کی تعلیم سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس کا فیصلہ نہ کیا گیا تھا۔ بلکہ آج تک یونانی اور لاطینی کلیسیاؤں میں رخنہ ڈالتا ہے۔

II۔ مونوتھیلیٹک (یک مرضی کے متعلق) مباحثہ پیشین زمانہ کے یوٹیکی آن اور مونوفی سائٹ (یک ذات کے متعلق) مباحثوں کی مداومت ہے۔ یہ مونوتھیلیٹزم (یک مرضی کا خیال) کے فتوے اور کیلسیڈونی آن کرسٹالوجی کے بڑھانے (یعنی اُس تعلیم کی زیادتی کے ساتھ کہ مسیح میں دو مرضیاں اور دو ذاتیں ہیں) پر ختم ہؤا۔

III۔ اَیڈاپشنسٹ مباحثہ نیسطوری آنزم کی مداومت ہے۔ ایڈاپشن ازم پر فتوے لگایا گیا۔ اس واسطے کہ وہ مسیح میں دو ماہیتوں کے شخصی اتحاد کے ساتھ ناموافق ہے۔

IV اور V۔ عشاء ربانی کے متعلق دو مباحثے ٹرانسبسٹینی ایشن (عناصر کے مسیح کا جسم ہونے) کی تعلیم کے عام رواج میں ختم ہوئے۔

VI - پریڈیسٹی نیری آن دتقدیر وبرگزیدگی کے متعلق مباحثہ مابین گاٹشاک اور ہنکمارجس کا مدعا آگسٹینی آن طریقہ کی تاثیر کو کمزور کرنا اور سیمی پیلاجی آن خیالات اور دستورات کو ترقی دینا تھا +

VII - مورتی مباحثہ جو تھیالوجی کی بہ نسبت زیادہ تر عبادت کی تواریخ سے تعلق رکھتا ہے - اور جس کا ذکر گذشتہ باب میں کیا گیا ہے +

پہلے دوسرے اور ساتویں مباحثوں نے مشرق اور مغرب کو راجع کیا - آئیڈاپشینیٹ - عشار بانی کے متعلق دو آور پریڈیسٹی نیری آن مباحثے صرف مغرب ہی میں کیئے گئے اور مشرق میں نہیں +

۱۰۷

ایکسوساتویں فصل

روح القدس کے صادر ہونیکی نسبت مباحثہ

فلیو اوکوئے" مباحثہ روح القدس کے ازلی صادر ہونے
کی نسبت ہے۔ اور نائسین زمانہ ٹرینی ٹیریَن (تثلیثی)
مباحثوں کی مداومت ہے۔ یہ یونانی اور لاطینی کلیسیاؤں
کے مابین سب سے بڑے تعلیمی فرق کو ظاہر کرتا ہے۔
اور کوئی اور قابلِ ذکر فرق نہیں ہے۔ یہ اُس تھیالوجی سے
تعلق رکھتا ہے۔ جو صرف خیال ہی میں پائی جاتی ہے۔
اور آدمیوں کے دلوں میں روح القدس کے سرِ نو پیدا کرنے
اور پاک کرنے کے کام کی بہ نسبت کہیں کم عملی قدر رکھتا
ہے۔ لیکن یہ تواریخ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اور اس نے
مسیحی ممالک میں نہائت بڑا رخنہ ڈالا۔ عمیق کیا اور جاری
رکھا ہے۔ یہ اکیلا لفظ "فلیو اوکوئے" (اور بیٹے سے) نہائت
قدیم نہائت بڑی اور نہائت نزدیکی کلیسیاؤں کو
نویں صدی سے لیکر اب تک ایک دوسرے سے
جُدا رکھتا ہے۔ اور ابھی تک دوبارہ ملاپ کا مانع ہے۔
مشرقی کلیسیا اکہرے مصدر کی تعلیم کو بطور آرتھوڈوکسی
کے کونے کے پتھر کے تصور کرتی ہے۔ اور دوہرے مصدر
کی تعلیم کو بطور تمام بدعتوں کی ماں کے اُس نے چوتھی
صدی سے اپنی اِس رائے کو نہائت مضبوطی سے قائم
رکھا ہے۔ اور اغلب نہیں ہے کہ کبھی اس کو چھوڑ دیوے
نہ ہی رومی کلیسیا (پوپ کی) بے خطائی کے اصول
کو نثار کرنے کے بغیر اپنی دوہرے مصدر کی نسبت

تجویز کی تواریخی تکمیل میں تثلیث کے بیرونی اظہار سے تعلق رکھتی ہے۔ اِس تشریح میں یونانی اور لاطینی کلیسیائوں کے آرتھوڈکس تھیولوجی اِن متفق ہیں۔ وہ صادر ہونے کے ماخذ کی نسبت متفرق ہیں۔ لیکن رسالت کی بابت نہیں +

موجودہ مفسر جو باقاعدہ طور سے اس کے مطلب کی زیادہ پیروی کرتے ہیں۔ اور تعلیمی طریقوں کے محکوم نہیں ہیں۔ اکثر اِس خیال پر مائل ہیں۔ کہ اُن فقرات میں کوئی ایسا امتیاز مفہوم نہیں ہے۔ اور کہ باپ سے روح القدس کا صادر ہونا اور باپ اور بیٹے کی طرف سے روح القدس کی رسالت ایک ہی تواریخی ناجرہ اور نجات بخش کام یعنی پنتیکوست کے دن روح القدس کا نازل ہونے اور کلیسیا میں اور ایمانداروں کے دلوں میں اُس کے مسلسل کام کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ روح جب کہ وہ بیٹے کو جلال دینے اور نجات کو آدمیوں تک پہنچانے کے لئے آئی رسالت پر "بھیجی جاتی ہے" تو وہ "صادر ہوتی ہے"۔ نجات دہندہ روح القدس کے وجود اور ذات کی بہ نسبت زیادہ تر اُس کے کام کا ذکر کرتا ہے۔ تاہم اس میں ایک فرق ہے۔ جس کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ صادر ہونے میں روح فاعل ہے۔ رسالت میں وہ مفعول ہے۔ صادر ہونے کا ذکر بطور ایک موجودہ کام کے زمانۂ حال میں کیا گیا ہے۔ اور رسالت کا بطور ایک آئندہ کام کے زمانۂ مستقبل میں گویا کہ اول الذکر ذات کی ازلی تثلیث سے تعلق رکھتا ہوا اور موخر الذکر

اظہار کی تواریخی یا انتظامی تثلیث سے تعلق رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اب البتہ خدا جیسا کہ وہ ہے۔ اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لیئے ہم روح القدس کے الٰہی کام سے اُس کی الٰہی ذات کو اور اُس کے عارضی کام سے اُس کے ازلی رشتہ کو قبول کر سکتے ہیں۔ تاہم اس پر یہ سوال لازم آتا ہے۔ کہ آیا پاک کلام کے صاف صاف ثبوت کے نہ ہونے کے علاوہ کوئی اور ثبوت بھی کہ جس سے دو قسم کے صادر ہونے کی تعلیم کو قبول کیا جاوے +

II ۔ نائسین عقیدہ ۳۲۵ء کی اپنی اصلی صورت میں دفعۂ اس بات کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔ کہ اور (ہم ایمان رکھتے ہیں) روح القدس پر"۔ اس عقیدہ کی وسیع صورت میں (جو عموماً ۳۸۱ء کی قسطنطنیہ کی کونسل سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اور اُس کے قوانین میں ۴۵۱ء سے ملایا جاتا ہے۔ لیکن اس سے پیشتر وہ ایپی فینی اَس (۳۷۴ء) میں اور یروشلم کے سیرل ۳۶۲ء میں پایا جاتا ہے) ہم یہ زیادتی پاتے ہیں۔ "خداوند اور زندگی بخشنے والا جو باپ سے صادر ہوتا ہے" وغیرہ۔ یہ صورت عموماً کیلسیڈن کی کونسل ۴۵۱ء کے وقت سے جس میں دونو صورتیں پڑھی اور مستحکم کی گئی تھیں۔ مشرقی کلیسیاؤں میں قبول کی گئی۔ اور وہاں آج تک بلا تغیر رائج ہے۔ یہ بغیر کسی زیادتی کے پاک کلام کے محاورہ کو مانتا ہے۔ اور یونانی کلیسیا کے "وہ اکیلے"

یا لاطینی کلیسیا کے اور بیٹے سے پر زور نہیں لگاتا۔ یونانی کلیسیا اس جملہ کو یعنی باپ سے صادر ہوتا ایک بلا شرکت غیر کے مطلب میں سمجھتی تھی۔ اور لاطینی کلیسیا آگسٹین اور لیو اول کے ایام سے ایک غیر مکمل معنوں میں +

لاطینی کلیسیا کا یونانی کلیسیا کے جاننے اور اُس کی منظوری کے بغیر جس نے اُس کو بنایا تھا۔ ایک عالمگیر عقیدہ کو بدلنے کا کوئی حق نہ تھا کیونکہ نائیسیہ اور قسطنطنیہ کی عالمگیر کونسلوں میں مغربی کلیسیا کے وکیل شاذونادر ہی تھے۔ نائیسیہ کی کونسل میں صرف ایک بشپ (ہسپانیہ کا ہوسی اُس) حاضر تھا۔ اور دوسری کونسل میں کوئی بھی نہ تھا۔ اور کیلیسیڈن کی کونسل میں پوپ لیو اول کے وکلا نائسین عقیدہ کی یونانی بڑھائی ہوئی صورت پر "فیلی او کوئے" کے علاوہ جس کا اُس وقت کوئی خیال بھی نہ تھا۔ اگرچہ مغرب میں اُس وقت دو قسم کے صادر ہونے کی تعلیم رائج ہو چکی تھی بالکل متفق تھے۔ ایک نئی زیادتی کے باعث نہائت بڑی عالمگیر کونسل کے اس مشترکہ عقیدہ سے دوسرے فریق کی مرضی کے بغیر انحراف نے لازوال جھگڑوں کے دروازہ کو کھول دیا +

نائسین عقیدہ کا بڑھایا جانا

ہسپانیہ کے ٹولیڈو کی تیسری ملکی سنڈ نے جو ۵۸۹ء میں کیتھلک ایمان میں شاہ ریکارڈ کی تبدیلی کے بعد منعقد ہوئی تھی۔ ایری آن بدعت کے خلاف جو اُس ملک میں بہت دیر تک جاری رہی تھی۔ مسیح کی الوہیت کے لئے اپنی غیرت میں اور مشرقی کلیسیا کی کسی طرح کی بے حرمتی کا خیال نہ کر کے پہلے پہل نائسین عقیدہ کے لاطینی ترجمہ میں جملہ "فیلی اوکوئے" کو داخل کیا۔ ٹولیڈو کی دیگر سپینش سنڈوں نے بھی ایسا ہی کیا +

ہسپانیہ سے یہ جملہ فرانسیسی کلیسیا میں بھی داخل ہوا۔ نویں صدی کے بعد "فیلی اوکوئے" رفتہ رفتہ تمام مغرب میں نائسین عقیدہ میں داخل کیا گیا۔ اور پوپوں نے بھی باوجود اپنی بے خطائی کے اُس کو جسے اُن کے متقدمین نے جھوٹا ٹھیرایا تھا منظور کیا +

مغرب میں نئی رومی سلطنت کی بنیاد ڈالنے کے ساتھ "فیلی اوکوئے" کی فتح کی مطابقت قابلِ غور ہے کیونکہ

(۳) پنتیکوست کے دن سے شروع کر کے باپ اور بیٹے سے روح القدس کی عارضی رسالت جو پنتیکوست کے دن سے شروع ہوتی اور آج تک کلیسیا میں جاری ہے۔

II۔ وہ روح القدس کے ازلی صادر ہونے کے ماخذ کی نسبت متفرق خیال رکھتے ہیں۔ خواہ وہ صرف باپ ہو یا باپ اور بیٹا۔ دو نو یونانی لوگ بیٹے اور روح القدس کو باپ پر جو اُن کے نزدیک الوہیت کا واحد اور اکیلا ماخذ ہے۔ مساوی منحصر بناتے ہیں۔ لاطینی لوگ ذات کی نسبت تثلیت کے تین اقانیم کی حقیقی ہمسری سکھلاتے ہیں۔ لیکن مرتبہ اور کام کی نسبت ایک قسم کی اطاعت یعنی بیٹے کی باپ کے سامنے اور روح القدس کی دونو کے سامنے اطاعت کو قبول کرتے ہیں۔ یونانی لوگ لاطینیوں کے ساتھ اس بات کے قبول کرنے میں متفق ہیں کہ روح بیٹے کی راہ سے باپ سے صادر ہوتی ہے۔ (یہ اسکندریہ کے سیرل اور دمشق کے جان کی تعلیم تھی) لاطینی لوگ یونانیوں کے ساتھ اس بات کے قبول کرنے میں متفق ہیں۔ کہ روح خاصکر باپ سے صادر ہوتی ہے (آگسٹین)۔ لیکن اس اتفاق سے کچھ بھی نہیں یا بہت تھوڑا فائدہ حاصل ہوا۔ حقیقی سوال یہ ہے کہ آیا الوہیت کا ماخذ صرف باپ ہی ہے یا نہیں اور آیا بیٹا اور روح باپ کے ہمسر ہیں یا

باپ پر اپنے انحصار کی نسبت اُس کے مطیع ہیں +

(۱) یونانی تعلیم اپنی موجودہ صورت میں یہ ہے کہ روح القدس صرف باپ ہی سے بطور الوہیت کے ابتدائی سبب یا جڑ اور ماخذ کے صادر ہوتی ہے نہ کہ بیٹے سے +

دمشق کا جان جس نے فوٹی آس اور نیکولس کے مابین مباحثہ سے ایک سو سال پیشتر سنہ ۷۵۰ء کے قریب یونانی آباؤں کی تعلیم کو اُس کی باترتیب صورت دی اس بات کا حامی تھا۔ کہ یہ صادر ہونا صرف باپ ہی سے ہے لیکن بیٹے کی راہ سے کیونکہ وہ درمیانی ہے لیکن فوٹی آس اور بعد ازاں کے مشرقی مباحثہ کرنے والوں نے "پر فیلی اُم" (بیٹے کی راہ سے) کو رد کیا۔ اس بات کو سمجھکر کہ ایسا محاورہ "ایکس فیلیو" یا "فیلی او کوے" یعنی (بیٹے سے) کے برابر ہے +

یونانی تعلیم کے دلائل ذیل میں درج کئے جاتے ہیں +

(۱) مسیح کے الفاظ یوحنا ۱۵/۲۶ ایک بلا شرکت معنوں میں سمجھے گئے۔ چونکہ بائیبل میں صرف یہی ایک جملہ ہے۔ جس میں روح کے صادر ہونے کی صاف صاف تعلیم دی گئی ہے۔ اس لئے یونانی لوگ اس کو بطور ایک کافی دلیل کے سمجھتے ہیں +

کسی قسم کی اطاعت نہیں ہو سکتی۔ وہ قسم کے صادر ہونے کی خواہاں ہے۔ باپ کی روح بیٹے کی روح بھی ہے اور مسیح کی روح کہلاتی ہے +

(ج) روح کی عارضی رسالت اُس کے ازلی صادر ہونے کا ایک عکس ہے۔ پاک کلام کی تثلیث ہی ذات کی تثلیث کی نسبت ہمارے تمام تصورات کی بنیاد ہے ہم موخر الذکر کو صرف اول الذکر ہی کے باعث جانتے ہیں +

(د) نائسین عقیدہ اور نائسین آباؤں نے باپ سے صادر ہونے کو ایک بلا شرکت غیر کے معنوں میں نہیں بلکہ اُن کی مخالفت میں جو روح القدس کی الوہیت کا انکار کرتے تھے سمجھا تھا +

(س) لاطینی آبا خاص کر ایمبروز۔ آگسٹین۔ جیروم۔ لیواول اور گریگوری اول "فیلی اوکوئے" کے طرفدار ہیں +

(ص) "فیلی اوکوئے" کی مداخلت بجز رسولی عقیدہ اور ۳۲۵ء کے اصلی نائسین عقیدہ کی دیگر اور بڑی زیادتیوں کی طرح واجب ہے۔ اور یونانی کلیسیا سے بآسکین قبول کی گئی تھی۔ کم از کم اس پر اعتراض نہ کیا گیا تھا۔ حتے کہ قسطنطنیہ کے پیٹریارک کی رہبری نے اس کو روما کے پوپ کے خلاف ایک حجتی اوزار بنا دیا +

۱۰۹

ایکسونویں فصل

مانوتھیلیک مباحثہ

لٹریچر

I ۔ اصلی ماخذ۔

II ۔ تواریخی ماخذ۔

۱۱۰

ایکسو دسویں فصل

مسیح میں دو مرضیوں کی تعلیم

مانوتھیلیک (یا ایک مرضی کے متعلق) مباحثہ پوسٹ نائسین

زمانہ کے کرسٹالوجیکل مباحثوں کی مداومت ہے۔ اور مانوتھیلائیٹک (مسیح میں ایک ماہیت کی نسبت) مباحثہ سے بہت تعلق رکھتا ہے۔ یہ مسئلہ قدیم آباؤں اور کونسلوں سے طے نہ کیا گیا تھا۔ اور ہر دو فریقین کی جانب سے اُن کی تصنیفات سے جلے اقتباس کئے گئے تھے۔ لیکن علمِ الٰہی کی ترقی کے ذریعہ سے ضرور کسی وقت اِس پر بحث کرنی پڑے گی۔ اور کونسلوں کے وسیلے ختم کیا جاوے گا۔

اِس مباحثہ کی دو صورتیں تھیں۔ یعنی عقلی اور عملی:- عقلی وضع یہ ہے کہ مسیح کی مرضی اُس کی ماہیت اور شخصیت کے ساتھ کیا علاقہ رکھتی ہے؟

مانوتھیلائیٹ ازم (عقیدہ متعلقہ یک مرضی) کہتا ہے کہ مرضی شخصیت کی ایک صفت ہے۔ اور ڈُوادتھیلائیٹ ازم (عقیدہ متعلقہ دو مرضی) کہتا ہے کہ یہ ماہیت کی ایک صفت ہے ممکن ہے کہ ہم کسی بے مرضی ماہیت کا خیال کریں۔ تو بھی مشکل ہے کہ ہم ناطق انسانی ماہیت کو خیال کریں جس میں حرکت اور مرضی نہیں ہے۔ لیکن ممکن نہیں ہے کہ ہم کسی انسانی شخصیت کا خیال کرسکیں جس میں مرضی نہیں ہے۔ عقل اور مرضی ایک ساتھ جاتی ہیں۔ اور شخصیت کی ضروری بنیاد بنتی ہیں۔ دو مرضیاں ایک عام انسانی شخصیت میں ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں۔ لیکن چونکہ مسیح کی شخصیت مرکب یا "الٰہی انسانی" ہے اس لئے اُس کی بابت خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ وہ دو عقلیں

ہست الٰہی مرضی کو تجسم اور کفارہ کا مؤثر موجد بتاتے تھے۔ اور مسیح کی انسانی ماہیت کو بطور محض ایک اوزار کے سمجھتے تھے۔ جس سے کہ وسیلہ وہ کام کرتا ہے۔ اور دکھ اٹھاتا ہے۔ جیسا کہ ناطق روح جسم کے آلہ کے ذریعہ سے کام کرتی ہے۔ اُن میں سے بعض کا یہ عقیدہ بھی تھا۔ کہ کاملیت کی حالت میں ایماندار کی انسانی مرضی الٰہی مرضی میں بالکل غرق ہو جاوے گی۔ جو انسانی شخصیت کے الٰہی شخصیت میں پینتھی ایسٹک (ہمہ اوستی) جذبہ کے قریباً موافق ہے۔

برعکس اس کے ڈواو تھیلیٹ (دو مرضی) کے حامی دعویٰ کرتے تھے۔ کہ تجسم کو کامل ہونا چاہئے تاکہ وہ کامل کفارہ دے سکے۔ کہ کامل تجسم میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ انسانی مرضی لوگاس (کلام) کی پیشیت الٰہی مرضی کے ساتھ متحد ہو جاوے۔ کہ انسانی مرضی گناہ اور جرم کا اصلی موجد ہے اور ضرور ہے کہ وہ خلاصی پاوے۔ پاک کی جاوے اور مقدس بنائی جاوے۔ کہ مسیح انسانی مرضی کے بغیر پورا انسان نہیں ہو سکتا تھا۔ نہ ہی نیکی اور بدی میں اختیار و انتخاب کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی کسی اخلاقی اور جوابدہ کام کو کر سکتا تھا۔

پاک کلام کے وہ حصے جن کا اقتباس اگیتھو اور دو مرضی کے متعلق تعلیم کے دیگر وکلاء نے کیا ہے

یہ ہیں۔ متی ۲۶/۳۹ ۔ لوقا ۲۲/۴۲ ("میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو")۔ یوحنا ۶/۳۸ ("میں آسمان سے اِس لئے نہیں اُترا کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق") انسانی مرضی کے لئے ان کا اقتباس کیا گیا تھا۔ لوقا ۲/۵۱ ("وہ اپنے والدین کی تابعداری کرتا رہا") فلپیوں ۲/۸ "موت تک فرمانبردار"۔ یوحنا ۱۴/۳۱ ق ۱۷/۴ ق ۱۹/۲۸ ذ متی ۲۳/۳۷ بھی الٰہی مرضی کے لئے۔ لوقا ۱۳/۳۴ ذ یوحنا ۵/۲۱ +

پاک کلام کے یہ حصے ضرور اِس مباحثہ کا فیصلہ کرتے ہیں۔ صریحاً یسوع کی انسانی مرضی کے ہونے کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن دوسری مرضی جس سے اُس کا امتیاز کیا گیا ہے اُس کے آسمانی باپ کی مرضی ہے۔ جس کا وہ موت تک فرمانبردار رہا۔ آرتھوڈکس تعلیم مسیح کی الٰہی مرضی کی خدا باپ کی مرضی کے ساتھ یکسانیت ظاہر کرتی ہے۔ اور قبول کرتی ہے کہ الٰہی تثلیثی وجود میں صرف ایک ہی مرضی ہے۔ وہ مسیح میں دو ماہیتوں اور ایک ہی شخصیت کی تعلیم دیتی ہے۔ لیکن خدا میں تین شخصیتوں اور ایک ہی ماہیت کی۔ لیکن الوہیت کے لئے لفظ شخصیت ایک خاص معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ جن کی تعریف کرنا بہت مشکل ہے اس لئے ہم خدا کی شخصیت کے بدلے لفظ اقنوم کو

استعمال کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خدا میں تین اقانیم ہیں
اور صرف ایک ہی ماہیت یا ذات +

ویلیل کی تُوتحت سنے اور کیلسیڈونی آن ڈُواو
فیزٹ اِزم کی بنیاد پر جس کو ہر دو فریقین سنے منظور
کیا تھا منطقی موافقت نے دو مرضیوں کے متعلق تعلیم
کی طرفداری میں فیصلہ کیا۔ مشرقی اور مغربی کیتھلک
کلیسیا نے مانو فیزٹ اِزم کے موافق نہونے کے
باعث مانو تھیلیٹ اِزم پر بھی بطور ایک بدعت کے فتوےٰ
لگایا۔ ۶۸۰ء میں چھٹی عالمگیر کونسل نے آخری فیصلہ کیا +

یہ تھیولاجیکل مباحثہ خاص کر مشرقی کلیسیا میں
جاری رہا۔ جس میں وہ علم اور عقلی استعداد موجود تھے۔
جو اُس کام کے لئے ضروری تھے۔ لیکن آخری فیصلہ رومی
اختیار کے زور اور طرفداری سے طے کیا گیا۔ اور پوپ
اگیتھو نے اپنے تعلیمی خط سے چھٹی عالمگیر کونسل پر ایسا
ہی غالب اثر ڈالا جیسا کہ پوپ لیو اول نے چوتھی
پر ڈالا تھا +

کرسٹالوجی کی نسبت ڈُواو تھیلیٹک فیصلہ سے
یونانی اور رومی کلیسیاؤں کا مباحثہ ختم ہوا۔ اور اُن سے
گذر کر پروٹسٹینٹ کلیسیاؤں میں داخل ہوا +

۱۱۱

ایکسو گیارھویں فصل

مانو تھیلیٹ ازم (یک مرضی)

اور ڈوا و تھیلیٹ ازم (دو مرضی)

کی تواریخ

ڈوا و تھیلیٹ ازم (دو مرضی) کا غلبہ تقریباً پچاس سال (۶۳۳ء تا ۶۸۰ء) کے تلخ جھگڑے کا تتمہ تھا۔ مانوفیزٹ ازم (یک ذات) کے تھیولاجیکل حامی یہ تھے۔ عربیہ کے فران کا بشپ تھیوڈور جس کو ہم صرف اُس کی تصنیفات کے چند ایک اجزا کے باعث جانتے ہیں۔ سرجی اُس اور قسطنطنیہ کی پیٹریارکل سی ہیں اُس کے جانشین پیرہس اور پولوس اور اسکندریہ کا پیٹریارک سائیرس اور سرکاری

فراہم ہوئی اور ۷ نومبر ۶۸۰ء سے لیکر ۱۶ ستمبر ۶۸۱ء تک
اُس کے اٹھارہ اجلاس منعقد ہوئے۔ یہ چھٹی عالمگیر اور محل
کے ہال یا چیپل کے نام پر پہلی ٹرلن سنڈ بھی کہلاتی
ہے ۔

ہر دو جانب سے اِس مضمون پر پوری بحث کے بعد
اِس کونسل نے اٹھارہویں یعنی آخری اجلاس میں دو مرضی
کے متعلق تعلیم کو تقریباً شاہنشاہ کی طرف پوپ اگیتھو
کے خط ہی کے الفاظ میں تشریح کر کے منظور کیا۔ اسکندریہ
کا پیٹریارک میکیری اَس جو مانو تھیلیٹ ازم پر برقرار
رہا معزول کیا گیا تھا ۔

اگیتھو کا خط کیلسیڈون آن کونسل کی طرف لیو
کے خط کا ایک لائق نتیجہ ہے۔ اور آرتھوڈکس رائے
کے بیان کرنے میں ویسا ہی واضح اور صاف ہے۔ یہ
اُس اعتبار کے لئے کتنی قابل غور ہے کہ جس سے وہ باوجود
پوپ ہنوری اَس کی مانو تھیلائیٹ بدعت کے بھی
کلیسیا کی بے خطائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اگیتھو
مسیح کے پطرس سے ساتھ کلام لوقا $\frac{۲۲}{۳۱-۳۲}$ کا پاپانہ
بے خطائی کی طرفداری میں حوالہ دیتا ہے۔ اور یوں
۱۸۷۰ء کے ویٹیکن فیصلہ کی پیش بینی کرتا ہے ۔

لیکن اگرچہ کونسل نے اگیتھو کی ڈاگمیٹک تھیولوجیکل
رائے کو پورے طور پر منظور کر لیا۔ اور اُس کو عالمگیر

اختیار سے ملبس کر دیا۔ تو بھی اُس کا کوئی خیال نہ تھا۔ کہ پوپ یا نہ بے خطائی کے لئے اگیتھو کا دعوے منظور کرے۔ بلکہ برعکس اس کے اُس نے پوپ ہنوریئس اول اور سرجی اُس۔ سائرس۔ پیرہس۔ پولوس۔ پیٹرس اور فاران کے تھیوڈور پر ماتو تھیلیٹک بدعت کا فتوے لگایا +

اِس کونسل کے خاتمہ کے بعد ہی شاہنشاہ نے اِس فیصلہ کو شائع کیا۔ اور ایک فرمان کے ساتھ اُس کی تاکید کی۔ اور شمعون جادوگر سے لیکر فاران کے تھیوڈور۔ سرجی اُس۔ پوپ ہنوریئس تک جو اُن تمام باتوں میں اُن کا پیرو اور رفیق تھا۔ اور جس نے اِس بدعت کو مستحکم کیا تھا۔ تمام بدعتیوں پر لعنت کی۔ یہ فرمان ہر ایک کو اُس کے بعد ایک مرضی کی تعلیم سکھلانے سے معزولی منصبی اور جلاوطنی کی سزا کی دھمکی دیکر منع کرتا ہے +

پوپ اگیتھو مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۶۸۱ء کو فوت ہوا۔ اور اُس کے جانشین لیو دوئم نے جو اُسی سال کی ۱۷ اگست کو مخصوص کیا گیا تھا۔ چھٹی کونسل کو مستحکم کیا۔ اور تمام بدعتیوں پر لعنت کی۔ جن میں اُس کا متقدم ہنوریئس (جس نے رسولی مسند کو آراستہ کرنے کی بجائے ناپاک بغاوت سے اُس کے بیعیب ایمان کو آلودہ کرنے

کی جرأت کی) اور وہ سب بھی جو اس غلطی میں فوت ہو گئے شامل ہیں۔

۱۱۳
اکسو تیرہویں فصل
ہنوری اس کی بدعت

مانو تھیلیٹک بدعت کے ساتھ پوپ ہنوری اس اول (۲۷۔ اکتوبر ۶۲۵ء سے ۱۲۔ اکتوبر ۶۳۸ء تک) کا تعلق اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ پوپ یا نہ بے خطائی کی تعلیم درست نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایک ہی منصبی غلطی کے سبب سے باطل ٹھیرتی ہے جو ۱۸۷۰ء کی ویٹی کن کونسل میں جس نے اس تعلیم کو مشتہر کیا۔ لیکن تواریخ کی حقیقتوں کو بدل نہ سکی۔ اور اس سے پیشتر ہر دو جانب کے کیتھلک علما نے اس پر خوب بحث کی۔ نہایت عمدہ تحریری شہادت سے مفصلہ ذیل باتیں قائم کی گئی ہیں:۔

باب I - ہنوری اس نے سرجی اس، سائپرس اور سفرونی اس کی طرف، گئی (ایک مقبیعی خطوط میں ایک مرضی کے متعلق بدعت کی تعلیم دی - اور طرفداری کی وہ قسطنطنیہ کے مانوتھیلیٹک پیٹرپیارک سرجی اس کے ساتھ بالکل متفق تھا - اپنے پہلے خط ([illegible]) کے جواب میں وہ کہتا ہے کہ اس لئے ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کی ایک مرضی کا اقرار کرتے ہیں" - اس نے مرضی کو بطور شخص کی نہ کہ ماہیت کی ایک صفت کے خیال کیا۔ اور دلیل دیتا تھا - چونکہ وہ ایک ہی چیز کا چاہنے والا تھا - اس لئے وہ صرف ایک ہی مرضی رکھتا تھا۔

صرف ایک بات جو ہنوری اس کی عذرخواہی میں کہی جاسکتی ہے۔ اور ضرور کہنی بھی چاہئے - وہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ اس وقت ابھی نیا ہی تھا - اور درستی کے ساتھ سمجھا نہ گیا تھا - وہ گویا کہ کلیسیا کے فیصلہ کرنے سے پیشتر ایک معصوم بدعتی تھا - جونہی کہ یہ ظاہر ہو گیا - کہ دو ماہیتوں کا آرتھوڈکس عقیدہ دو مرضیوں کی تعلیم کا خواہاں ہے اور کہ مسیح انسانی مرضی کے بغیر کامل انسان نہیں ہو سکتا - تو پوپوں نے ہنوری اس کے فیصلہ کو بدل دیا - اور اغلب ہے کہ ہنوری اس بھی ایسا ہی کرتا اگر وہ چند اور سال زندہ رہتا۔

پوپ پانے بے خطائی کے عقیدہ کی حفاظت کی خاطر ہنوری اس کی آرتھوڈکسی کی حفاظت کرنے کے لئے

پوپانہ مورخوں اور مباحثہ کرنے والوں سے کئی ایک کوششیں کی گئی ہیں۔ لیکن اُس کی اپنی ہی عبارت بلاشبہ مانوتھیلیٹک ہے۔ اور یہ نہ صرف پروٹسٹینٹوں ہی کا بلکہ گیلی کن اور دیگر آزاد کیتھولک مورخوں کا بھی فیصلہ ہے +

II - ہنوری اُس پر چھٹی عالمگیر کونسل سے بطور قدیم روما کے پرانے پوپ" کے جس نے پرانے سانپ کی مدد سے مہلک غلطی کو پھیلایا تھا۔ فتوے لگایا گیا تھا۔ یہ لعنت ساتویں عالمگیر کونسل ۷۸۷ء اور آٹھویں ۸۶۹ء سے دوہرائی گئی تھی +

III - پوپوں نے بھی ہنوری اُس پر بطور بدعتی کے فتوے لگایا تھا۔ اور یوں تعلیم کی نسبت پوپانہ خطاکاری کے لئے شہادت دی ہے +

IV - نہ صرف یہی بلکہ بدبخت ہنوری اُس کا حکم سزا اُس عقیدہ میں داخل کیا گیا تھا جس پر ہر ایک پوپ گیارہویں صدی تک دستخط کیا کرتا تھا +

تواریخ کا یہ فیصلہ تمام اطراف سے اور تمام فریقین کی جانب سے خوب تحقیقات کے بعد برقرار رہتا ہے۔ عالمگیر کونسلوں اور پوپوں کے منصبی فرمانوں سے ظاہر ہے۔ کہ مشرقی اور مغربی کلیسیا کئی سو سالوں تک یہ یقین کرتی رہی کہ روم کا بشپ ایمان کے کسی مسئلہ میں اکیس کیتھڈرا (مسند پر بیٹھکر بھی) غلطی کر سکتا ہے۔ اور

کہ اُن میں سے ایک نے درحقیقت ایسی غلطی کی تھی سنہ ۱۸۷۰ء کی وٹیکن کونسل نے باوجود اِس حقیقت کے پوپانہ بےخطائی کی تعلیم عقیدہ میں داخل کی۔ اور یوں زبردست اختیار سے تواریخ کی حقیقتوں کو اُٹھانے کی کوشش کی۔ پروٹسٹنٹ مورخ ضمیر کے مطابق صرف اِس کے مخالف اصول کی پیروی کرسکتے ہیں۔ یعنی اگر تعلیم حقیقتوں کے برخلاف ہے۔ تو تعلیم ضرور مغلوب ہوگی ◆

۱۱۴
ایکسوچودھویں فصل

پانچویں چھٹی یعنی دوسری ٹرلن کونسل سنہ ۶۹۲ء

پُرانے روما کے پوپ نے چھٹی عالمگیر کونسل میں ایک

بڑی تعلیمی فتح حاصل کی لیکن یونانی کلیسیا نے کم ازکم ایک پوپ کو بطور ایک بدعتی کے دھبہ لگانے کی تسکین پائی۔ اور جلد اپنے حریف کو اُس کے اختیار کی حدود کی نسبت یاد کرانے کا موقع پایا٭

پانچویں اور چھٹی عالمگیر کونسلوں نے تعلیمی عقائد کی نسبت فیصلہ کیا۔ لیکن انتظام و تادیب کی نسبت کچھ نہیں۔ یہ نقص ۶۹۲ء میں قسطنطنیہ کی ایک نئی کونسل سے جو پانچویں چھٹی یا دوسری ٹرلن بھی کہلاتی ہے دور کیا گیا تھا۔ یہ شاہنشاہ جسٹینین ثانی دوئم سے طلب کی گئی تھی٭

مسلسل کونسل اپنی ترکیب اور مزاج میں بالکل مشرقی تھی اُس نے ایک سو دو (۱۰۲) قوانین اختیار کئے۔ اُن میں سے بہت سے پرانے تھے۔ لیکن ابھی تک شرعاً یا عالمگیر طور پر منظور نہ کئے گئے تھے۔ وہ تمام خدمتی سلسلہ اور کلیسیائی زندگی اور تادیب کو شامل کرتے ہیں۔ اور مشرقی کلیسیا میں آج کے دن تک جائز ہیں٭

شاہنشاہ نے ٹرلن کونسل کے آئین روما کے سرجی اُس کے پاس بھیجے اور اُن پر دستخط کرنے کی درخواست کی۔ پوپ نے انکار کیا کیونکہ اُن میں کئی ایک ابواب رومی کلیسیائی دستور کے برخلاف تھے۔ شاہنشاہ نے اپنے باڈی گارڈ کے بڑے افسر کو پوپ کے قسطنطنیہ میں لانے کا حکم دیکر روانہ کیا۔ لیکن روینہ اور پنٹاپولس کے حکام

کی فوجیں پوپ کی محافظت کے لئے جلدی گئیں جس نے سپاہیوں کو خاموش کرادیا۔ اور شاہنشاہی افسر کو اپنے تئیں پوپ کے بستر میں چھپانا پڑا۔ اور بعد ازاں بڑی بے حرمتی کے ساتھ روما سے روانہ ہوا +

ساتویں عالمگیر کونسل (۶۹۲ء) نے مذکورہ بالا ایکسو دو [۱۰۲] قوانین کو دوبارہ منظور کیا۔ اور غلطی سے اُن کو چھٹی عالمگیر کونسل سے منسوب کیا +

رومی کلیسیا نے کبھی بھی اپنے آپ کو سوائے اِس کے کہ جہاں تک وہ قدیم لاطینی دستور کے موافق تھے۔ اِن قوانین کے مطیع نہ کیا۔ اُن میں سے بعض روما کے خلاف میلان کا دم بھرتے تھے۔ پہلا قانون پوپ ہنوری اُس پر لعنت کو دوہراتا ہے۔ چھتیسواں [۳۶] قانون دوسری اور چوتھی کونسلوں کے مطابق حقوق کی نسبت قسطنطنیہ کے پٹریارک کو روما کے بشپ کے مساوی کرتا ہے۔ اور موخرالذکر کی صرف عزت ہی میں فوقیت کو نہ کہ حکومت کی فضیلت کو قبول کرتا ہے +

اِن تفرقات نے مشرق اور مغرب کے مابین اُس بڑی جدائی کی بنیاد ڈالی جو بعد میں بہت پختہ و مکمل ہو گئی +

۱۱۵
ایکسوپندرہویں فصل
مانوتھیلیٹ اِزم کی مراجعت
میرونائیٹس

بڑی عالمگیر کونسلیں خاصکر کیلسیڈن کی کونسل بدعتی فرقوں برپا کرنے کا باعث ہوئیں جو بہت مدت تک برقرار رہے اور جن میں سے بعض آج تک موجود ہیں +

کچھ مدت تک مانوتھیلیٹ اِزم بارڈینس یا فیلیپی کس سے جس نے جسٹینی آن دوئم سے تخت چھین لیا۔ اور ۷۱۱ء سے ۷۱۳ء تک حکمران رہا بحال رکھا گیا۔ لیکن شاہنشاہ اناسٹیسی اُس دوئم نے غاصب کو تخت سے اُتار دیا۔ اور اِس مانوتھیلیٹک بحالی کو ختم کیا +

اُس وقت کے بعد سے آرتھوڈکس کلیسیا میں مُونوتھیلیٹ اِزم برقرار رہا ہے +

لیکن آورتھوڈکس کلیسیا اور بیزینٹائن حکام کی حکومت کے باہر مانو تھیلیٹ ازم نے اپنے آپ کو کوہ لبنان اور اینٹی لبنان کے باشندوں میں ایبٹ جان میرون کے زیر ہدایت جو اُن کا پہلا پیٹریارک تھا (اور ۷۰۷ء میں فوت ہوا) پھیلایا۔ میرونائیٹس نے جیسا کہ وہ اُس کے نام پر کہلاتے تھے یونانی سلطنت اور محمدیوں سے اپنی آزادگی کو بحال رکھا۔ اور جہادی جنگ یعنی کروسیڈس کے ایام تک مانو تھیلیٹک تعلیم پر برقرار رہے۔ جب کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو رومی کلیسیا کے ساتھ (۱۱۸۲ء میں) ملایا۔ مگر عشاء ربانی کی محافظت کو دہر دو اقسام میں) سیریک آن نماز نامہ اور نئے اخوان دین کی شادی۔ اپنے ایام روزہ اور اپنے سینٹس کو بحال رکھا۔

تین فصلیں ...

۱۶

اکیسویں فصل

اڈاپشنسٹ مباحثہ

I۔ ماخذ۔

II۔ تصنیفات۔

۱۱۷

ایکسو سترہویں فصل

اڈاپشنزم کی تواریخ

اڈاپشنسٹ مباحثہ ایک مبدل صورت میں نیسطوری آن مباحثہ کی تازگی ہے۔ اور اِس مسئلہ پر انحصار کرتا ہے کہ آیا مسیح بلحاظ اپنی انسانی ماہیت کے دراصل خدا کا بیٹا ہے یا صرف لیپالک بنا لینے کے سبب سے۔ وہ جنہوں نے موخرالذکر رائے کو اختیار کیا۔ اڈاپشنسٹس کہلاتے تھے۔ وہ سکھلاتے تھے کہ مسیح بلحاظ اپنی الوہیت کے خدا کا حقیقی بیٹا باپ کا اکلوتا ہے۔ لیکن بطور انسان کے وہ اُس کا لیپالک بیٹا مریم کا پلوٹھا ہے۔ وہ کیلسیڈونی آن کرسٹالوجی کو قبول کرتے تھے۔ کہ مسیح ایک شخصیت اور دو ماہیتیں رکھتا ہے۔ لیکن خدا کے ذاتی بیٹے اور خدا کے لیپالک بیٹے میں امتیاز کرتے تھے۔ اور اِس طرح دو شخصوں یعنی دوہرے مسیح کی تعلیم دیتے ہوئے۔ اور نیسطوری آن بدعت میں شامل ہوتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

اُن کے اور تھوڈکس مخالف اِس بات کے معتقد تھے کہ مسیح خدا کا ایک ہی غیر منقسم اور ناممکن التقسیم بیٹا ہے ۔ کہ کنواری مریم خدا کے ازلی بیٹے کو جنی اور اِسی واسطے "خدا کی ماں" کہلاتی ہے ۔ کہ فرزندیت شخص پر منحصر ہے ۔ نہ کہ ماہیت پر۔ اور کہ اڈاپشن ازم دو مسیحوں اور تثلیث کے چار اقانیم کی طرف لے جاتا ہے +

ہر دو فریقین نے آباؤں کی تصنیفات سے اتنی واقفیت ظاہر کی کہ جس کی زمانۂ متوسط کے اُس زمانہ میں مشکل سے امید کی جا سکتی ہے +

اِس تحریک کی تواریخ مغرب (ہسپانیہ اور فرانس) ہی میں محدود ہے ۔ لیکن تمام قدیم کرسٹولاجیکل مباحثے مشرق ہی میں برپا ہوئے ۔ اور اکثر انجام بھی دیئے گئے تھے ۔ یہ ہسپانیہ کی محمدی حکومت میں برپا ہوا جہاں کیتھلک مسیحیوں کو ایری آنس اور محمدیوں کے اعتراضات کے خلاف مسیح کی ازلی اور ذاتی فرزندیت کی محافظت کرنی پڑی +

ٹولیڈو کی کونسل نے جو ۶۷۵ء میں منعقد ہوئی تھی ۔ کنفیشن آف فیتھ کے دیباچہ میں تبلایا ۔ کہ مسیح خدا کا بیٹا ذات سے ہے ۔ نہ کہ لیپالک بنانے سے ۔ لیکن اِس کے تقریباً ایک صدی بعد ٹولیڈو کے بوڑھے آرچ بشپ اور ہسپانیہ کے اُس حصے (جو محمدی حکومت کے ماتحت تھا) کے پرائمیٹ ایلی پینڈس نے مسیح کی ذاتی اور لیپالک ہونے کی فرزندیت میں فرق

اور اول الذکر کو اُس کی الٰہی ماہیت سے اور موخر الذکر کو اُس کی انسانی ماہیت سے منسوب کر کے اور تھیوڈکس تعلیم کو بدلنے کی کوشش کی۔ تاہم وہ مسیح کی کامل انسانیت کو اُس کی ازلی الوہیت کا انکار کرنے کے بغیر محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔ بعض مورخ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ مسیح کی الوہیت پر محمدی اعتراض کو روکنے کی خواہش سے متاثر ہوا تھا۔ لیکن دونو مذہبوں کا باہمی جھگڑا ایسا بڑا تھا کہ صلح کرنا یا کرانا مشکل تھا۔ شائد اُس نے نیسٹوری اُن تصنیفات کو پڑھا ہوگا۔ بہرحال وہ ایسے ہی نتائج پر آپہنچا +

۱۱۸

ایک سو اٹھارہویں فصل

اڈاپشن ازم کی تعلیم

اڈاپشن ازم کی تعلیم نیسٹوری اُن کرسٹالوجی کے بہت موافق ہے۔ لیکن وہ مسیح کی شخصیت کی ترکیب

کے متعلق اتنا واسطہ نہیں رکھتی جتنا کہ خدا کی پدریت کے ساتھ محض اُس کی انسانیت کے رشتہ سے +

اڈاپشن ازم میں بنیادی بات مسیح کی دوہری فرزندیت کا امتیاز ہے۔ یعنی ایک تو ماہیت سے اور دوسرا فضل سے۔ ایک تو لد سے دوسرا لیپالک بنانے سے۔ ایک ذات سے اور دوسرا لقب سے۔ ایک طبعی ہے اور دوسرا جو آلہی مرضی اور اختیار کے فعل کے وسیلہ ہوتا ہے۔ فرزندیت کا خیال ماہیت پر مبنی ہے نہ کہ شخصیت پر اور چونکہ مسیح میں دو ماہیتیں ہیں اِس لئے اُس میں دو فرزندیتیں ہیں۔ الہٰی ماہیت کے لحاظ سے مسیح حقیقتاً اور اصلیتاً خدا کا بیٹا ہے جو ازل سے مولود ہے۔ لیکن اُس کی انسانی ماہیت کے لحاظ سے وہ صرف برائے نام لیپالک ہونے سے یا آلہی فضل سے خدا کا بیٹا ہے۔ ماہیت کے لحاظ سے وہ خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ لیپالک بننے اور فضل کے سبب وہ خدا کا پلوٹھا ہے +

اڈاپشنسٹس اپنی طرفداری میں خاصکر یوحنا ۱۴/۲۸ ذ لوقا ۱۸/۱۹ ذ مرقس ۱۳/۳۲ ذ یوحنا ۱/۱۴ ذ ۱۰/۳۵ ذ رومیوں ۸/۲۹ ذ قرنتیوں ۱۵/۲۸ ذ یوحنا ۳/۲ ذ استثنا ۱۸/۱۵ ذ زبور ۲/۸ ذ ۲۲/۲۳ اور پرانے عہدنامہ کے دیگر جملوں کا حوالہ دیتے تھے۔ اُن جملوں میں سے جن کا ایری آن ازم کی طرفداری میں بھی حوالہ دیا جا سکتا ہے اِس بات میں

کوئی بھی اُن کی تائید نہیں کرتا ہے۔ مسیح کہیں بھی خدا کا "لیپا لک" بیٹا نہیں کہلاتا ہے +

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اڈاپشنِسٹس اپنے آپ کو کیلسیڈن کی کرسٹالوجی کے ساتھ متفق خیال کرتے تھے۔ اور دو تو پوری اور کامل ماہیتوں میں ایک ہی الٰہی شخصیت کا اقرار کرتے تھے۔ وہ صرف دو ماہیتوں کی تعلیم کے جائز نتیجہ کے طور پر دوسری فرزندیت کے متعلق اپنے خیالات کو ظاہر کرنا چاہتے تھے +

آرتھوڈکسی کے بڑے حامی جن میں سے شارلیمن کا اتالیق اور رفیق آیلکون نہائت ہی عالم اور لائق تھا اور اُس سے دوسرے درجہ پر آکویلیجا کا پولی نس اور اورلائے آنس کا ایگوبارڈ تھے سب کے سب اڈاپشن ازم کو نیسٹوری آن بدعت کی (جس پر تیسری عالمگیر کونسل (۴۳۱ء) میں فتوے لگایا گیا تھا) سرسبزی یا کسی قدر تبدیلی کے طور پر خیال کرتے تھے +

حقیقی تجسّم سے شروع کر کے آرتھوڈکس فریق نے اِس بات پر زور لگایا۔ کہ وہ خدا کا ازلی اور اکلوتا بیٹا ہی تھا جس نے کنواری کے رحم سے انسانی ماہیت کو اختیار کیا۔ اور اُس کو اپنی الٰہی شخصیت سے ملا دیا۔ اور باوجود اس تبدیلی کے خدا کا حقیقی بیٹا رہا۔ وہ اپنی طرفداری میں یوحنا ۱:۱۴ ذ روم ۸:۳۲ ذ افسیوں ۵:۶ ذ اعمال ۳:۱۳-۱۵

جیسے جملوں کا حوالہ دیتے تھے۔

اِس بدعت کا بنیادی نقص یہ ہے کہ وہ فرزندیت کے تمام خیال کو شخصیت سے ماہیت پر منتقل کرتی ہے مسیح خدا کا بیٹا بلحاظ شخصیت۔ (اقنومیت) کے ہے۔ نہ کہ بلحاظ ماہیت کے۔ دو ماہیتیں دو بیٹے نہیں بناتیں۔ کیونکہ وہ ناممکن التفریق طور سے ایک ہی مسیح میں ملی ہوئی ہیں خدا کے ازلی بیٹے نے تجسم کے عمل میں انسانی شخصیت کو نہیں بلکہ انسانی ماہیت کو اختیار کیا۔ اس لئے لیپالکی فرزندیت کے لئے بالکل کوئی جگہ نہیں ہے۔ بائیبل کہیں بھی مسیح کو خدا کا لیپالک بیٹا نہیں کہتی ہے۔ مسیح اپنی شخصیت میں ازل سے یا الٰہی ماہیت سے وہی ہے جو مسیحی لوگ فضل اور نوزادگی سے بن جاتے ہیں۔

مانوتھیلیٹ اِزم پر فتوے لگنے سے کلیسیا مسیح میں ماہیتوں کے دوہرے پن پر زور لگاتی تھی۔ اڈاپشن اِزم پر فتوے لگانے سے وہ شخصیت کی واحدت پر زور لگاتی تھی۔ یوں اُس نے یوٹیکی آن اور نیسٹوری اَن گمراہیوں کے خلاف کیتھلک کرسٹالوجی کی محافظت کی۔ لیکن مسیح کی کامل اور حقیقی انسانیت کے مسئلہ کو بغیر حل کرنے کے چھوڑ دیا۔ اگرچہ وہ خدا کا ازلی بیٹا ہے۔ تو بھی وہ حقیقی اور کامل طور پر انسان کا بیٹا بھی ہے۔ زمانہ متوسط کی کلیسیا خاصکر مسیح کی الٰہی عظمت پر غور کرتی اور زور

لگاتی تھی - اور اُس کو انسان سے ایک لا انتہا فاصلہ پر رکھ دیا - یہاں تک کہ صرف درمیانی شافیوں ہی کے وسیلہ سے اُس تک رسائی ہو سکتی تھی - لیکن علاوہ اِنہیں اُس نے ماس (mass) کی روزانہ قربانی میں اُس کے دکھ کی ایک تاثیر گر یادگار رکھی - اور نرم دل کنواری ماں کی اور اُس کے پھیلے ہوئے بازوؤں پر شیر خوار نجات دہندہ کی پرستش میں اُس کی کامل انسانیت کے تصور اور تسکین کے بدلے ایک قائم مقام پایا - ٹرانسبسٹینٹی ایشن کی رائے کی فتح کے بہت جلد بعد اڈاپشن اِزم کی شکست آگئی - اور غائت اور طلسماتی سُپر نیچرل اِزم (فوق العادت خیالات) کی طرف میلان کو جو نیچرل (طبعی حقیقت) کو تبدیل کرنے کی بجائے اُسکو معدوم کرتا ہے تقویت دیتی ہے۔

۱۱۹

ایکسوانیسویں فصل

چیریٹی نیرس آلن

(متعلقۂ تقدیر) مباحثہ

گاٹشاک یا گاڈیسکالکس نے (جو ایک شریف سیکسن والدین سے یقینِ واثق اور بہادرانہ دلیری والا۔ بلا مرضی منک اور بے قاعدہ طور سے مخصوص شدہ پریسٹ (قسیس) تھا۔ متعلق تھیالوجی (علم الہی) کے نہایت مشکل مسائل میں سے ایک کی نسبت آگسٹینی آن رائے کو تازہ کیا لیکن اس بات کا پھر اظہار کرنے کے سبب سے جس کو بزرگ افریقن تھیولوجی آن نے چار صدی پیشتر بڑی گہرائی۔ دانائی اور اعتدال کے ساتھ منکشف اور ثابت کیا تھا۔ اُسے بہت سخت دکھ سہنا پڑا +

یونانی کلیسیا نے آگسٹین کو اور اُس سے بڑھکر گاٹشاک کو فراموش کردیا۔ اور آج تک نائسین اور اینٹی نائسین ادوار کی اینتھروپولوجی کے (جنہوں نے مرضی کی آزادگی پر اتنا ہی زور لگایا جتنا کہ الہی فضل پر) پیرو رہے ہیں۔ دمشق کا جان ایک خدا کی مطلق پیش بینی کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن مطلق پیش تقرری کی نہیں۔ کیونکہ خدا گناہ کو پہلے سے مقرر نہیں کر سکتا۔ جسے وہ چاہتا نہیں بلکہ برعکس اِس کے مجرم ٹھیراتا اور سزا دیتا ہے۔ اور وہ نارضامند مرضی پر نیکی کو زبردستی سے نہیں لگاتا ہے +

لاطینی کلیسیا آگسٹین کے لئے بطور اپنے نہائت بزرگ، تھیولوجی آن ایک حدیثی تعلیم کو بحال رکھتی تھی۔ لیکن کبھی بھی پیش تقرری کی نسبت اُس کے عقیدہ کے مطیع نہ ہوئی۔ اُس میں ہمیشہ کئی ایک ایسے عالم برپا ہوئے۔ مثلاً ریسپی کا فلجینٹی اُس اور سیول کا استیڈور جو دوہری تقدیر کی تعلیم دیتے تھے۔ ایک تو برگزیدوں کی ابدی زندگی کے لئے اور دوسری مردُودوں کی ابدی موت کے لئے۔ بیڈا اور ایلکوین معتدل طرز کے آگسٹینی آنس تھے۔ لیکن رائج رائے احتیاط کے ساتھ آگسٹینی آن ازم اور سیمی پیلاجی آن ازم کے مابین چلتی تھی جو خدا کے مقدم اور لائق بنانے والے فضل کو بڑا سمجھتی تھی۔ تاہم انسان کی منظوری اور شریک ہو کر کام کرنے والی مرضی کے لئے کسی قدر ثواب کا دعوٰے کرتی تھی یہ (اتنا) سیمی پیلاجی آن ازم سے امتیاز کر کے سیمی آگسٹینی آن ازم کہلا سکتا ہے۔ یہ ۵۲۹ء میں اورینج کی سینڈ سے قبول کیا گیا تھا۔ جس نے سیمی پیلاجی آن غلطی کو (اُس کے پیروؤں کے نام بتلانے کے بغیر) جھوٹا ٹھہرایا۔ اور گناہ اور فضل کی نسبت آگسٹین کی راؤں کو منظور کیا۔ لیکن پیش تقرری کی نسبت اُس کی رائے کو نہیں جس کی نسبت کچھ فیصلہ نہ ہوا۔ یہ راضی نامہ پوپ گریگوری اعظم کے ذریعہ سے زمانۂ متوسط تک پہنچایا گیا تھا۔ جس نے آگسٹین سے دوسرے درجہ پر زیر بحث شدہ

کی تھیالوجی (علم الٰہی) پر نہایت تاثیر ڈالی تھی۔ اور اِس بیانہ اور کمزور آگسٹینی آن اِزم نے گاٹشاک مباحثہ میں فتح پائی +

پیش تقرری کی نسبت تعلیم کے لحاظ سے رومی کلیسیا آگسٹین کے ساتھ ویسا ہی رشتہ رکھتی ہے۔ جیساکہ لوتھرن کلیسیا لوتھر کے ساتھ۔ اِس اصلاح کنندہ (لوتھر) نے الٰہی تقدیر کی نسبت نہایت پوری رائے کو اختیار کیا۔ اور اُس کی نسبت اراسمس کے خلاف اپنی کتاب بنام "انسانی مرضی کی غلامی" میں آگسٹین سے جو اُس سے پہلے تھا۔ اور کیلون سے جو اُس کے بعد ہوا سبقت لے گیا۔ تاہم باوجود اُس کی حکمران عقل اور اختیار کے اُس کی رائے حقیقت میں رد کی گئی۔ اور کنکارڈ کے فارمولا (عقیدہ) کے راضی نامہ کو اُس کے بدلہ قبول کیا گیا جو ایمانداروں کی مطلق برگزیدگی اور توبہ کے لئے تمام گنہگاروں کی حقیقی بلاہٹ دونو کی تعلیم دیتا ہے۔ کیلونسٹک عقائدنامے زیادہ منطقی موافقت کے ساتھ الٰہی قادر مطلق اور ہمہ دانی کے ایک ضروری نتیجہ کے طور پر ایک مطلق پیش تقرری کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن آگسٹین کی طرح اُس کو گناہ کے بانی ہونے سے خدا کی بالکل علیحدگی کے ساتھ اِنفرالیپسیری آن [illegible] تدبیر سے [illegible] محدود کرتے ہیں۔ سپرالپسیری آن اِزم بھی بطور

تھیولاجیکل رائے کے اپنے تُو کلا رکھتا تھا۔ رومی کلیسیا میں جین سٹینٹس کے وسیلہ آگسٹینی آن طریقہ کا پھر ذکر کیا گیا تھا۔ لیکن صرف جھوٹا ٹھہرایا جانے کے لئے +

---

۱۲۰ فصل
اکیسویں فصل
گاٹشاک اور رابانس مورس

اَدرباٹیس نامی شہر میں ایک منک گاٹشاک نے اپنے آپ کو ایسی سرگرمی کے ساتھ آگسٹین اور رُسپی کے فلجینیٹی آس (جو ۵۳۳ء میں فوت ہوا) کی تصنیفات کے مطالعہ کرنے میں مصروف کیا۔ کہ وہ فلجینیٹی آس کہلایا۔ اُس نے خاص کر پیش تقرری کی تعلیم کی طرفداری میں جملے انتخاب کئے اور گھنٹوں تک اُنہیں اپنے ساتھی منکس کو سنایا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ بہتیروں

نے اُس کے خیالات اختیار کئے۔ بعد ازاں وہ ویرونہ کے بشپ نوٹنگ کو ملا۔ اور پیش تقرری کی نسبت اپنے خیالات اُس کو بتائے۔ نوٹنگ نے راباتس مورس کو اطلاع دی۔ جو مینز کا آرچ بشپ بن گیا تھا۔ اور اُس کو اِس نئی بدعت کے رد کرنے کی ترغیب دی۔

راباتس مورس نے نوٹنگ کی طرف پیش تقرری کی نسبت گاٹشاک کے خلاف ایک مطلوبہ خط لکھا۔ اگرچہ اُس کے نام کا ذکر اُس میں نہ تھا۔ اُس کی تعلیم کسی قدر آگسٹینی آن سے تھی وہ اِس بات کا معتقد ہے کہ تمام نسل جس میں غیر مصطبغ بچے شامل ہیں آدم کے گناہ کے سبب سے واجبی فتوے کے ماتحت ہیں۔ کہ خدا اِس بگڑی ہوئی گروہ میں سے اپنے محض رحم سے بعض کو ابدی زندگی کے لئے انتخاب کرتا ہے۔ اور باقیوں کو اُن کے بد چال چلن کے باعث اُن کی واجبی سزا کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ خدا سب آدمیوں کی نجات چاہتا ہے۔ تو بھی وہ صرف ایک حصہ کو بچاتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کیوں ایسا امتیاز کرتا ہے۔ اور ہمیں چاہئے کہ اِس کو اُس کی مخفی مرضی پر چھوڑ دیویں۔ پیش بینی اور پیش تقرری متفرق ہیں اور موخر الذکر اول الذکر پر مبنی ہے جیسے تو یہ گنہگار پیشتر سے صرف جانے ہی گئے ہیں۔ لیکن پیشتر سے ٹھیرائے نہیں گئے۔ وہ قبول کرتا تھا۔ کہ سزا

گنہگار کے لئے پیشتر سے ٹھیرائی گئی ہے" لیکن انکار کرتا تھا۔ کہ "گنہگار سزا کے لئے پیشتر سے مقرر کیا گیا ہے"۔

گاٹشاک، مینیز میں ایک سنڈ کے سامنے حاضر ہوا۔ جو یکم اکتوبر ۸۴۸ء کو جرمن بادشاہ کی حضوری میں منعقد ہوئی۔ اور دلیری کے ساتھ دوہری پیش نقرری یعنی اُس اپنے یقین کا اقرار کیا۔ (یعنی ایک زندگی کے لئے اور دوسری موت کے لئے) کہ خدا نے ازل سے اپنے برگزیدوں کو مفت فضل سے ابدی زندگی کے لئے اور بالکل اسی طرح سے تمام مردُودوں کو اُن کے بُرے کاموں کی واجبی سزا سے ابدی موت کے لئے پیشتر سے ٹھیرایا ہے۔ وہ رابانس کے خلاف، اِس کا بھی معتقد تھا۔ کہ خدا کا بیٹا صرف برگزیدوں ہی کے لئے مجسم ہوا اور موًا۔ اُس نے مقصد کی وسعت کا تاثیر کی وسعت سے اندازہ لگایا۔ خدا بالکل بے تبدیل ہے اور اُس کی مرضی ضرور ہونی چاہیئے۔ جو کچھ واقع نہیں ہوتا ہو نہیں سکتا کہ اُس کے ارادہ میں ہو۔

اِس سنڈ کی کارروائی کی تفصیل تو نامعلوم ہے لیکن رابانس جو اِس سنڈ کا میر مجلس تھا۔ بطور نتیجہ کے ہنکمار کی طرف ایک خط میں لکھتا ہے۔ کہ گاٹشاک بمع اپنی تعلیم کے (جس کو رابانس نے غلطی کے ساتھ بیان کیا۔) جھوٹا ٹھیرایا گیا۔ اور سزا اور حفاظت کے لئے میٹروپولی ٹن ہنکمار کے سپرد کیا گیا تھا۔

۱۲۱

ایکسو اکیسویں فصل

گاٹشاک اور ہنکمار

ایک نہائت تاثیر گر مغرور اور نا تحمل ریمز کا آرچ بشپ ہنکمار گاٹشاک کی طرف سے بدنیّت تھا۔ کیونکہ وہ کسی قدر بے قاعدگی کے ساتھ (اگرچہ ناجائز طور پر نہیں) عُہدۂ خادم الدین پر اپنے بشپ کے جاننے کے بغیر ہی ریمز کے ایک دیہاتی بشپ ریگبولڈ سے مخصوص کیا گیا تھا۔ اور اپنے ایبٹ کی اجازت کے بغیر سفر پر گیا تھا اُس نے اُس غریب منک کے ساتھ بے رحمی سے سلوک کیا۔ گاٹشاک سنہ ۸۴۹ء کے موسم بہار میں چیرسی کی ایک سینڈ کے سامنے طلب کیا گیا تھا۔ اُس نے اپنی رائے بدلنے سے انکار کیا۔ اور بطور ایک لاعلاج بدعتی کے مجرم ٹھیرایا گیا۔ عہدۂ خادم الدین سے معزول کیا گیا۔ اپنے استقلال کے باعث عوام الناس میں تازیانہ سے پیٹا گیا۔ سینٹ بینیڈکٹ کے ضابطہ کے

اپنی کتابیں جلانے پر مجبور کیا گیا۔ اور صوبہ رہیمز کے موافق ایکمنومنیٹ کے قید خانہ میں بند کیا گیا تھا۔ چشم دید گواہ کے بیان کے بموجب وہ "نہائت بے رحمی سے" اور "موت کے قریب تک" تازیانوں سے پیٹا گیا۔ حتےٰ کہ نیم مُردہ ہو کر اُس نے اپنی کتاب کو جس میں پاک نوشتوں اور آباؤں سے اُس کی تعلیم کے ثبوت پائے جاتے تھے۔ آگ میں پھینک دیا۔ اِس کو معلوم کرنا کہ لائے آنس کے آرچ بشپ سینٹ ریمجی اُس نے اِس سلوک کی "ناشنیدہ ناپاکی اور بے رحمی" پر اپنے افسوس و نفرت کو ظاہر کیا ہے۔ دل کی تسکین کا باعث ہے۔

مجرم سنک نے ہاٹ ولی ارس میں اپنے سنسان قید خانہ میں ایک بڑا اور ایک چھوٹا دو عقائد نامے لکھے جن میں اُس نے دوہری پیشں تقرری کی نسبت اپنی تعلیم کا مضبوطی کے ساتھ دوبارہ دعوےٰ کیا۔ اُس نے پوپ نکولس سے اپیل کی جو معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے ساتھ کچھ ہمدردی رکھتا تھا۔ اور ایک از سرِ نو تفتیش کو طلب کیا۔ مگر وہ کبھی واقع نہ ہوئی۔ ہنکمار نے سوائے کامل طور پر اُس کی رائے بدلنے کی شرط کے اُس کو اُس کی آخری بیماری میں عشاء ربانی اور مسیحی طریقہ پر دفن کرنے سے انکار کیا۔ گاٹشاک

اس شرط کو حقیر جانتا تھا۔ وہ اپنے اقرار اور رائے میں قائم رہکر فوت ہوا۔ اور بیس سال کی قید کے بعد (۱۶۷۸ء یا ۱۶۷۹ء میں)، غیر مخصوص زمین میں دفن کیا گیا ◆

وہ اپنے اعتقادوں کے مطابق دلیری سے اقرار کرتا تھا۔ خدا کی بے تبدیلی کی نسبت اُس کی سب سے بڑی رائے نے اپنے آپ کو اُس کے مستقل مزاج میں ظاہر کیا۔ اُس کے دشمنوں نے اُس پر مغروری۔ نامناسب استقلال اور عجیب سواس کے الزام لگائے۔ جیسوئیٹس اُس کو اور اُس کی تعلیم کو جھوٹا ٹھیراتے ہیں۔ لیکن کیلونسٹس اور جینسینسٹس اُس کو بطور سچائی کے شہید کے سچا ٹھیراتے ہیں ◆

۱۲۲

ایکسوبائیسویں فصل

پیش تقرری کے متعلق مخالف

خیالات اور سیمی آگسٹینی اَن اِزم کی فتح

گاٹشاک کے ایام قید میں زیر مباحثہ بات کی نسبت ایک خوش باش مباحثہ جاری رہا۔ جو اُس زمانہ کے علم کے لحاظ سے بہت ہی قابلِ تعریف تھا۔ لیکن کسی واضح اور خاطر خواہ فیصلہ تک نہ پہنچا تھا۔ اُس میں بڑا سوال یہ تھا کہ آیا الٰہی تقدیر یا پیش تقرری (جس کو تمام لوگ مانتے تھے۔ کہ یہ اہلی کالیت کے لئے ضروری ہے) بے تعلق ہے یا نسبتی یعنی آیا وہ بھلے اور بُرے تمام آدمیوں اور تمام کاموں کو شامل کرتی ہے یا صرف اُنہیں اشخاص کو جو بچائے گئے ہیں اور صرف اُنہیں کاموں کو جنہیں خدا پسند کرتا ہے۔ اور جن کی جزا دیتا ہے؟ یہ سوال ضرور انسانی مرضی کی آزادگی اور کفارہ کی تجویز کی وسعت کے مسئلہ کو بھی شامل کرتا ہے +

تقدیرِ مطلق کی تعلیم جو حقیقتاً گاٹشاک کی

تعلیم کے اکثر موافق ہے۔ ٹرائس کے بشپ پروڈنیشس کاربلی کے منک ریٹریمنس۔ فیری ایرس کے ایبٹ سرویٹیوس لیس اور لائنس کے آرچ بشپ ریمیجی اس سے تائید کی گئی (لیکن زیادہ اعتدال اور احتیاط کے ساتھ) اور جو ویلنس (۸۵۵ء) اور (۸۵۹ء میں) لینگرس کی سنڈ سے بھی مستحکم کی گئی تھی +

آزاد مرضی اور شرطی پیش تقرری کی تعلیم کی گاٹشاک کی مخالفت میں مینس کے آرچ بشپ رابانس مورس۔ ریمیز کے آرچ بشپ ہنکمار اور لے اون کے بشپ پارڈولس سے حمائت کی گئی تھی۔ اور پھر سی کی سنڈ (۸۵۳ء میں) اور پھر کسی قدر ۸۵۹ء میں سیوانی ایرس کی سنڈ میں مستحکم کی گئی تھی +

تیسری رائے جان سکوٹس ایری جینا سے پیش کی گئی جو اس کے نزدیک گاٹشاک کے خلاف تھی۔ لیکن حقیقت میں اس سے بڑھکر رائج رائے کے خلاف تھی۔ اور دونو فریقوں سے رد کی گئی تھی +

I - بے تعلق اور دوہری پیش تقرری کی تعلیم

گاٹشاک صرف بزرگ آگسٹین کی تقلید کرنے کا

اقرار کرتا تھا۔ یہ سچ ہے کہ اُس نے پیش تقرری کی تعلیم پر ناواجبی زور لگایا۔ اور اِس کو ایک بنیادی تھیولاجیکل اصول بنایا۔ جو خدا کی بے تبدیلی سے ناممکن التفریق ہے۔ لیکن آگسٹین کے نزدیک یہ اُس کی اینتھروپولاجیکل باتوں کا محض ایک منطقی نتیجہ ہی تھا۔ وہ وہاں سے شروع کرتا ہے۔ جہاں پر آگسٹین نے ختم کیا تھا۔ وہ نجات کے لئے برگزیدوں اور ہلاکت کے لئے مردودوں کی دوہری پیش تقرری کو مانتا تھا۔ لیکن دو علیحدہ تقدیروں کے طور پر نہیں۔ بلکہ ایک ہی تقدیر جس کے دو پہلو تھے جن میں سے ایک تو اثباتی (برگزیدگی) اور دوسرا نفی (مردودگی) وہ ایک کی نسبت دوسرے کے بغیر خیال نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن وہ گناہ کرنے کے لئے گنہگار کی پیش تقرری کی نسبت الٰہی تعلیم نہیں دیتا تھا۔ جو خدا کو گناہ کا بانی بنادیتی ہے۔ اس بات کی نسبت کہ گاٹشاک خدا کو گناہ کا بانی بناتا ہے رابانس موروس نے غلطی کی۔ اپنے قید خانہ میں لکھے ہوئے چھوٹے عقیدہ میں وہ کہتا ہے۔ کہ مَیں ایمان رکھتا اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ خدا نے پاک فرشتوں اور برگزیدہ آدمیوں کو بلا استحقاق ابدی زندگی کے لئے پیشتر سے جانا اور مقرر کیا ہے۔ لیکن اسی طرح اُس نے شیطان کو مع اُس کے لشکر اور مردود لوگوں کے اُن کے

پیشتر سے دیکھے ہوئے آئندہ بُرے کاموں کے باعث واجبی عدالت سے باستحقاق ابدی موت کے لئے پیشتر سے ٹھیرایا ہے۔ وہ دو قسم کے کفارہ کا ذکر کرتا ہے۔ ایک وہ جو برگزیدوں اور مردودوں دونو کے لئے مشترک ہے۔ دوسرا حقیقی اور خاص جو صرف برگزیدوں کیلئے ہے۔ اِسیطرح سے کیلوِنِسٹس آرمینی اُس کیتھلک اپنے مباحثہ میں مانتے تھے کہ مسیح مؤثر طور پر صرف برگزیدوں کیلئے موا۔ اگرچہ خاطرخواہ طور پر سب آدمیوں کیلئے۔

اُس کے رفیقوں نے زیادہ صفائی سے نیکی اور بدی کے ساتھ خدا کے تعلق کے فرق کو ظاہر کر دیا۔ ٹریٹسٹر ہیمِنس یوں کہتا ہے کہ خدا نیک خیالوں اور کاموں کا بانی اور حاکم ہے۔ لیکن بد کا صرف حاکم ہے اور بانی نہیں۔ اُس نے گناہ کی سزا کو پیشتر سے مقرر کیا ہے۔ لیکن خود گناہ کو نہیں۔ وہ گناہ کے رستہ کا اہتمام کرتا ہے۔ اور نیکی کے لئے اُس پر حکمرانی کرتا ہے۔ اُس نے یہوداہ کی بُری صلاح کو صلیب دینے اور اُس کے ذریعہ سے نجات کے بر لانے کے ایک وسیلہ کی طرح استعمال کیا۔ فلوریس کہتا ہے کہ خدا نے آدم کی برگشتگی کو پیشتر سے جانا اور اُس کو نہ روکا۔ اور اُس کے نتائج کو تو پیشتر سے مقرر کیا۔ لیکن خود برگشتگی کو نہیں۔ یہ بھی اُس نے گاٹشاک کی "ناعاقبت اندیشی" اور "بیجا فضول گوئی" پر ملامت تو کی۔ لیکن اُس کو بےرحم سلوک کے لائق نہ سمجھا

اور برگشتگی کے بعد نیکی کرنے کے لئے انسان کی آزادگی کے انکار کے سوائے بجز اِس کے کہ اُس سے اِس کا مطلب یہ ہو کہ کوئی شخص خدا کے فضل کے بغیر اپنی آزادگی کو استعمال نہیں کر سکتا ہے۔ اُس کی تمام راؤں کو منظور کیا۔ اُس نے ہنکمار کے چار ابواب پر سخت نکتہ چینی کی۔ اِس مسئلہ پر کہ آیا خدا سب آدمیوں کو بچا دے گا۔ یا صرف چند ایک کو اور آیا مسیح سب آدمیوں کے لئے موا یا صرف برگزیدوں کے لئے؟ وہ خود تو برگزیدوں ہی کی نسبت رائے کو قبول کرتا تھا۔ لیکن لوگوں کو رائے دینے میں آزادگی کی اجازت دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ کلیسیا نے اِس مسئلہ کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔

ویلینس کی سینڈ نے جو ۸۵۵ء میں شاہنشاہ لوتھیر کی درخواست پر فراہم ہوئی تھی ہنکمار اور جیرسی کی سینڈ کے چار ابواب یعنی آگسٹینی آن طریقہ کے خاص عقائد کے خلاف جیسا کہ ریمیجی اُس سے جو میر مجلس تھا سمجھے گئے تھے حمایت کی۔ یہ دوہری پیش تقرری کو مستحکم کرتی ہے۔ لیکن ایسی ترمیم اور امتیاز کے ساتھ جو خدا کی پاکیزگی اور انسان کی اخلاقی جوابدہی کی محافظت کے لئے ضروری معلوم ہوتے تھے۔ لائے آنس کے صوبہ میں لینگرس کی سینڈ نے جو

۱۵۹۰ء میں چارس گنجا سے طلب کی گئی تھی۔ ویلینس کے تعلیمی قوانین کو دوبارہ قبول کیا +

ہم آگسٹینی آن فرقہ کے طریقہ کو مندرجہ ذیل میں اختصار کے ساتھ بیان کر سکتے ہیں :-

(۱) سب انسان گنہگار ہیں۔ اور آدم کی برگشتگی کے باعث واجبی سزا کے تحت میں ہیں +

(۲) انسان اصلی حالت میں کوئی آزادگی نہیں رکھتا ہے۔ بلکہ گناہ کا غلام ہے۔ دگرِ یہ تعلیم یہیں اس اور ویلینس کی سنڈ سے سیمی پیلاجی آن ازم کے کچھ موافق بنائی گئی +

(۳) خدا نے اپنے مفت فضل سے ازل ہی سے اور لاتبدیل طور پر بنی آدم کے ایک حصہ کو پاکیزگی اور نجات کے حاصل کرنے کے لئے چن لیا ہے۔ اور اُن کے سب نیک کاموں کا بانی ہے۔ لیکن باقیوں کو اپنی ناممکن التفتیش مرضی سے اُن کی واجبی سزا کے لئے چھوڑ دیتا ہے +

(۴) خدا نے بے توبہ اور ثابت قدم گنہگار کو لاتبدیل طور سے ابدی سزا کے لئے پیشتر ہی سے ٹھیرا دیا ہے۔ پر گناہ کرنے کے لئے نہیں۔ جو انسان کا اپنا ہے جبراً کام اور جو خدا کی طرف سے منع کیا جاتا اور سزا پاتا ہے +

(۵) مسیح صرف برگزیدوں ہی کے لئے مؤا +

ہنکمار نے چیرسی کی کونسل کے وسیلہ جو سنہ ۸۵۳ء میں شاہنشاہ چارلس گنجا کے روبرو منعقد ہوئی تھی۔ اپنی رائوں کے استحکام کو حاصل کیا۔ اِس سنڈ نے ان چار باتوں کو منظور کیا:

(۱) خدا تعالےٰ نے انسان کو گناہ سے مُبرّا پیدا کیا۔ اُس کو عقل اور انتخاب کرنے کی نسبت آزادگی عطا کی اور اُس کو فردوس میں رکھا۔ انسان نے اِس آزادگی کے بُرے استعمال سے گناہ کیا اور اُس کی تمام نسل ہلاکت کا گروہ بن گئی۔ اِس گروہ میں سے خدا نے اُن کو جنہیں اُس نے فضل سے ابدی زندگی کے لئے پیشتر سے ٹھیرایا تھا چُن لیا۔ باقیوں کو اُس نے واجبی انصاف سے ہلاکت کے گروہ میں چھوڑ دیا۔ پیشتر ہی سے یہ جانکر کہ وہ ہلاک ہوں گے۔ لیکن اُن کو ہلاکت کے لئے پیشتر ہی سے ٹھیرایا نہ تھا۔ اگرچہ اُس نے اُن کے لئے سزا کو پیشتر ہی سے مقرر کر دیا تھا۔ یہ آگسٹینی الزام ہے۔ لیکن آخری فقرہ میں گھٹایا گیا ہے +

(۲) ہم نے مرضی کی آزادگی کو پہلے آدمی کی برگشتگی کے ذریعہ سے کھو دیا ہے۔ اور اُس کو مسیح کے ذریعہ سے پھر حاصل کیا ہے +

(۳) خدا تعالےٰ بلا امتیاز چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پاویں۔ اگرچہ سب درحقیقت بچائے نہیں جاتے

ہیں۔ نجات فضل کی مفت بخشش ہے۔ ہلاکت اُن کا واجبی بدلہ ہے جو گناہ میں مستقل رہتے ہیں +

(۴) یسوع مسیح گذشتہ موجودہ اور آئندہ سب آدمیوں کے لئے مؤا لیکن سب کے سب اُس کے صلیبی دُکھ کے ذریعہ بچائے نہیں جاتے ہیں کیونکہ بعض آدمی بے ایمان ہیں +

آخری دو باتیں آگسٹینی آن نہیں ہیں۔ بلکہ کیتھلک اور کیتھلک آرتھوڈکسی اور سیمی پیلاجی آن بدعت کی درمیانی کڑی ہیں +

ہنکمار نے ریمیجی اس اور ویلینس کی سنڈ کے اعتراضات کے خلاف (سنہ ۸۵۹ء اور سنہ ۸۶۳ء کے مابین) پیش تقرری اور آزاد مرضی کے متعلق دو کتابوں میں اِن باتوں کی حمایت کی۔ پہلی کتاب تو گم ہو گئی ہے لیکن دوسری موجود ہے۔ یہ بہت ہی طویل اور دوہرانے والی ہے۔ اور کوئی حقیقی ترقی ظاہر نہیں کرتی ہے۔ اُس نے بہت سی تواریخی غلطیاں کی ہیں +

یہ دونو فریق فرانس کی قومی سنڈ کے موقع پر جو ٹول کے متصل ٹوزی میں اکتوبر ۸۶۰ء میں شاہنشاہ چارلس گنجا۔ بادشاہ لوتھیئر دوئم اور پراوینس کے چارلس اور چودہ [۱۴] کلیسیائی صوبوں کے بشپوں کے روبرو منعقد ہوئی تھی ایک طرح سے متفق ہو گئے۔

ہنکمار سب کا گروہ تھا۔ اور اُس نے ستا ڈیکل وسنڈ کے متعلق) خط لکھا وہ اب تک اپنی چار کتابوں کو برقرار رکھتا تھا۔ لیکن اُس نے اپنے آپ کو سیمی پیلاجی اَن اِزم کے شُبہ سے بری کیا +

یہاں پر اِس مباحثہ کا خاتمہ ہوا۔ یہ نہائت پابند پریڈیسٹی نیری اَن اِزم کی شکست تھی۔ اور سیمی آگسٹینی اَن اِزم کی حقیقی فتح تھی۔ جو سوائے اِس کے کہ وہ الہٰی فضل کو زیادہ فضیلت دیتی ہے۔ تقریباً سیمی پیلاجی اَن اِزم کے ساتھ متفق ہے +

استعمال کے لحاظ سے یہ امتیاز بھی جاتا رہا۔ زمانۂ متوسط کی کلیسیا آزاد مرضی اور عالمگیر بلاہٹ کی تعلیم کی محتاج تھی۔ تاکہ وہ انسان کی اخلاقی جوابدہی۔ جُرم اور ثواب کے بحال رکھنے کے لئے ایک بنیاد ہو۔ اور تاکہ وہ پریسٹس اور سیکریمنٹس کے وسیلہ نجات حاصل کرنے کی رائے کی تائید کرے۔ لیکن نہائت پابند پریڈیسٹی نیری اَن (تقدیری) طریقہ جو اٹل طور سے دنیا سے پیشتر کی ایک تقدیر سے ہر ایک روح کی ازلی مقسوم کو پیشتر سے مقرر کرتا ہے۔ اپنے منطقی نتائج کے لحاظ سے گنہگار کی ضمیر سے اپیل کو بے تاثیر کرتا ہوا ثواب اور جزا کی قوی ترغیب کو منقطع کرتا ہوا سیکریمنٹس کی تاثیر گری کو برگزیدوں ہی پر محدود کرتا ہوا اور کیتھلک

کلیسیا کے عہدہ داروں کی حکومت کو کمزور کرتا ہوا معلوم ہوا +

لیکن اگرچہ کلیسیائی اور پیسٹکل سیمی اگسٹینی ان ازم یا پوشیدہ سیمی پیلاجی ان ازم فرانس میں فتحیاب ہوا۔ جہاں ہنکمار نے مباحثہ میں آخری فیصلہ کیا تھا۔ تو بھی یہ عالمگیر طور پر منظور نہ کیا گیا تھا۔ پوپ نکولس جو کلیسیائی عہدیداروں کی حکومت کے باعث ہنکمار کو ناپسند کرتا تھا۔ گاٹشاک کے ساتھ کچھ ہمدردی رکھتا تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ اُس نے "دوہری پیش تقرری" پر اور کفارہ کے محدود ہونے کی نسبت ویلینس اور لینگریس کی سنڈس کے آگسٹینی ان قوانین کو منظور کیا تھا +

یوں کیتھلک کلیسیا ہی میں نہائت پابند آگسٹینی ان ازم کی تازگی کے لئے دروازہ کھلا رہا۔ اور یہ تازگی سولہویں[16] صدی میں وسیع طور پر واقع ہوئی +

۱۲۳

ایک سو تیئسویں فصل

سکوٹس اریجینا کی تعلیم

رہنکمار کی درخواست پر جو عالمانہ مدد کو حاصل کرنے کے لئے بہت خواہش مند تھا۔ جان سکوٹس اریجینا نے (۸۵۱ء میں) تقدیر کے متعلق ایک کتاب لکھی اور اُسے ہنکمار اور اپنے دوست لےاون کے بشپ پرڈولس کے نام نہاد کر دیا۔ سکاچ آئرشمین میں سے یہ نہایت مشہور آدمی ایک بہت ہی عالم اور فلاسفر تھا۔ لیکن اپنے زمانہ سے یہاں تک بڑھا ہوا تھا کہ گویا وہ ایک عجوبہ اور معمّا تھا۔ وہ ایک منوّر شہاب ثاقب کی مانند چمکا اور معدوم ہو گیا۔ ہم نہیں جانتے کہ آیا وہ میمسبری میں اپنے شاگردوں سے قتل کیا گیا یا فرانس میں قدرتی موت سے (جو زیادہ اغلب ہے) موا تھا۔ وہ بدعتیوں کی ہی عام مقسوم (سزا) سے اپنے خیالات کی نہایت عمدہ خاصیت اور چارلس گنجا کی حفاظت کے باعث بچ گیا۔ جس کے ساتھ وہ ایسی

گہری دوستی رکھتا تھا کہ میز پر کھانے وقت اُس کے
اِس گستاخانہ سوال کا کہ "سکاٹ اور ساٹ (مخمور)
کے درمیان کیا فرق ہے" اِس حاضر جوابی کے ساتھ
یہ جواب دے سکا۔ کہ اسے بادشاہ "میز" اُس کا طرزِ
متاخلہ ایک اینکرن ازم (اختلاف وقت) تھا۔ اور
اپنے زمانہ کے عام خیال سے اتنی دُور تھا کہ وہ
بخوبی طور پر سمجھا اور قدر کیا نہیں جا سکتا۔ وہ ایک
مسیحی نیوپلیٹن اسٹ اور سکولیسٹی سیزم اور میسٹے سیزم
اور بعض معاملات میں سپی نوزا۔ شلائر میخر اور ہیگل کا
پیشرو تھا۔ اُس کے نزدیک کلیسیائی اختیار اپنے
آپ کو عقل میں علم آلہی فیلسوفی میں گداخت کرتے
ہیں اور حقیقی فیلسوفی حقیقی دین کے ساتھ متفق ہے۔
گویا کہ فلاسفی ہر دلعزیز اعتقاد کے دھندلے طبقہ
سے خالص سوچ کے شفاف خلا تک ظاہر اور بلند کیا
ہوا دین ہے +

خیال کے اِس بلند طبقہ سے وہ پیش تقرری اور آزاد مرضی
کے مسئلہ پر غور کرتا تھا۔ وہ پاک نوشتوں اور آباؤں
کی طرف واجبی توجہ کرتا تھا۔ وہ اکثر آگسٹین کا اقتباس
کرتا ہے۔ اور باوجود اُس کے اختلاف رائے کے
اُس کو "سچائی کا نہایت ہوشیار تفتیش کرنیوالا
اور ظاہر کرنے والا" کہتا ہے۔ لیکن جس جگہ کلیسیائی

حکومت عقل کی مخالفت کرتی ہے۔ تو اُس کی بات کو مجازاً سمجھنا چاہیئے۔ اور اگر ضرورت ہو تو اُس کے برعکس معنوں میں وہ گاٹشاک پر آلہی فصل اور انسانی آزادگی دونوں کے انکار کرنے کی بدعت کا الزام لگاتا ہے۔ کیونکہ اُس نے ایک ضروری اور ایک مجبوری پیش تقرری سے جرموں کو جو حکم سزا کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور نیکیوں کو بھی جو ابدی زندگی کی طرف لے جاتی ہیں منسوب کیا ہے۔ دراصل خدا میں نہ تو پہلے ہے نہ بعد اور نہ ہی گذشتہ اور نہ ہی استقبال اور اس لئے سوائے انسانی معنوں کے نہ ہی پیش بینی ہے اور نہ ہی پیش تقرری۔ جان سکوٹس آریجینا زیر بحث ٹھہری پیش تقرری کا انکار کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا ہی میں اختلاف ڈالتی ہے۔ صرف ایک ہی پیش تقرری ہے۔ یعنی راستبازوں کی اور یہ پیش بینی ہی ہے۔ کیونکہ خدا میں علم اور مرضی ناممکن التفریق ہیں اور اُنہیں سے اُس کا وجود بنتا ہے۔ یہ امتیاز انسانی سمجھ کی کوتاہی اور یونانی زبان سے ناواقفیت کے سبب سے برپا ہوتا ہے۔ کیونکہ پرو آراؤ (πρoopáω) کے معنی پری ویڈیو (پیشتر سے دیکھنا) اور پری ڈیسٹینو (پیشتر سے مقرر کرنا) دونوں ہیں۔ گناہ اور سزا کے لئے کوئی پیش تقرری نہیں ہے۔ کیونکہ گناہ درحقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔ بلکہ محض ایک نفی یعنی آزاد مرضی کی بداستعمالی ہے۔ اور سزا گنہگار کی اُس کے

بد مقاصد کی ناکامیابی پر محض اندرونی ناخوشی ہے۔ گناہ خدا سے باہر ہے۔ اور اُس کے لئے بالکل ہے ہی نہیں۔ وہ اس کو پیشتر سے جانتا بھی نہیں تو کتنا کم اُسے پیشتر سے مقرر کرتا ہے۔ کیونکہ جاننا اور ہونا اُس کے لئے ایک ہی ہیں۔ لیکن خدا نے یہ انتظام کر دیا کہ گناہ آپ ہی اپنے آپ کو سزا دیتا ہے۔ اُس نے بے تبدیل قوانین مقرر کر دیئے ہیں۔ جن سے گنہگار بچ نہیں سکتا ہے۔ آزاد مرضی انسان کا اصل ہی ہے۔ اور برگشتگی کے سبب سے معدوم نہ ہوا تھا۔ صرف مرضی کی قوت اور طاقت ہی گھٹائی گئی تھی۔ لیکن ایری جینا انسان کے لئے آزادی کی اُنہیں معنوں میں تائید کرتا ہے۔ جن میں وہ اُس کی خدا کے لئے تائید کرتا ہے۔ اور اُس کو اور اخلاقی ضرورت کو ایک ہی سمجھتا ہے۔ اُس کی پینتھی اِسٹیک (ہمہ اوستی) راؤں نے اُس کو منطقی طور پر عالمگیر بحالی تک پہنچا دیا ہے +

ایری جینا کے اِس عقلی اور بعید الفہم پینتھی اِزم (مسئلہ ہمہ اوست) کا میلان مسیحی تھئی اِزم (خدا پرستی) کی عملی تاثیر سے جو اُس کی تربیت اور ذاتی تجربہ میں داخل ہوئی تھی روکا گیا تھا +

ہنکمار ایسے خطرناک مددگار کی تردید کرنے کے لئے کافی وجوہات رکھتا تھا۔ اور اِس سکاچ گھال میل کی بابت

شکایت کرتا ہے۔ جان سکوٹس بہت سختی کے ساتھ سینکس
کے آرچ بشپ وینیلو اور بشپ پروڈینٹی اس سے حملہ
کیا گیا تھا۔ اُس پر پیلاجی آن ازم اور اوریجن ازم کا الزام
لگایا گیا تھا۔ اور اُس کو تھیالوجی (علم الٰہی) کے
بدلہ فلاسفی کے اور کلام الٰہی اور حدیثوں سے پختہ دلائل
کے بدلہ سوفسٹیکل (بے بنیاد) روباہ بازیوں کے پیش
کرنے کے لئے ملامت کی گئی۔ ریمیجی اس اُس کو
پاگل سمجھتا تھا۔ ایسے ہی فلورس میجسٹر نے بھی اُس کے
خلاف لکھا ہے۔ ویلینس کی سنڈ نے (۸۵۵ء میں)
اُس کی اُنیس ۱۹ منطقی دلائل کو واہیات سمجھکر ردّ کر دیا +

۱۲۴
ایکسو چوبیسویں فصل
عشاء ربانی کے متعلق مباحثے
تصنیفات

I- ریڈیمنس اور پیسکیسی آس ریڈبرٹس کے درمیان مباحثہ کے متعلق تصنیفات +

II- بیرنگار اور لینفرینک کے درمیان مباحثہ کے متعلق تصنیفات +

۱۲۵
ایکسو پچیسویں فصل
عشاء ربانی کی نسبت دو رائیں

عشاء ربانی کی تعلیم مغربی کلیسیا خاصکر فرانس میں دو مباحثوں کا مباحثہ علیہ ہو گئی- پہلا مباحثہ نویں صدی کے نصف میں پیسکاسی آس ریڈبرٹس اور ریٹرامنس کے مابین واقع ہوا- اور دوسرا گیارہویں صدی کے نصف میں بیرنگار اور لینفرینک کے مابین- دوسرے میں پوپ ہلڈبرانڈ بیرینگار اور اور تھوڈکس فریق کے مابین درمیانی کے طور پر داخل ہوا +

ہر دو حالتوں میں یہ جھگڑا سیکریمنٹ اور اُس کی تاثیر کی نسبت مادی اور روحانی رائے کے مابین تھا۔ ایک تو اِس سم کے تقرر کے بعد انجیلِ یوحنّا کے چھٹے باب کے رازدار وعظ کے الفاظ کی لفظی تفسیر پر مبنی تھا۔ اور دوسرا تمثیلی تفسیر پر۔ مخالف فریقین اِس عقیدہ پر متفق تھے۔ کہ عشاء ربانی میں مسیح ایمانداروں کے لیئے زندگی کی روٹی کے طور پر موجود ہے۔ لیکن وہ اِس موجودگی کے طریقہ کی نسبت اپنے خیال میں بہت ہی اختلاف رکھتے تھے۔ ایک تو یہ مانتے تھے کہ مسیح لفظی اور جسمانی طور پر موجود ہوتا ہے۔ اور منہ کے وسیلہ سے تمام شرکا کو دیا جاتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ روحانی طور پر موجود ہوتا ہے۔ اور روحانی طور پر ایمان کے وسیلہ ایمانداروں کو ملتا ہے۔ ٹرانسبسٹینٹی ایشنسٹس معتقد تھے۔ کہ مسیح کا عشاء ربانی کا جسم اُس کا تواریخی جسم ہی ہے۔ اور ماس کی قربانی میں عناصر کی کاہنی تقدیس سے معجزانہ طور پر پیدا ہوتا ہے۔ اُن کے مخالف اُن کے ایک ہی ہونے سے انکاری تھے۔ اور ڈیوکرسٹک (عشاء ربانی کے) جسم کو بطور اُس کے حقیقی بدن کے علامتی اظہار کے خیال کرتے تھے۔ جو ایک بار صلیب پر قربان کیا گیا تھا۔ اور اب آسمان پر جلال میں ہے۔ تاہم اپنی زندگی بخش تاثیر اور نجات بخش قدرت کے ساتھ ایمانداروں میں موجود تھے۔

ہم اِن دونو رائوں کو قدیم آباؤں کی تصنیفات میں

پاتے ہیں۔ ریئیل اِسٹک (حقیقی) اور میسٹی کل (مخفی) رائے زیادہ آسانی سے زمانۂ متوسط کے بے حد تصویرانہ اور باطل پرستانہ دینداری کے ساتھ مل گئی اور آخرکار یونانی اور لاطینی دونوں کلیسیاؤں میں فتحمند ہوئی۔ کیونکہ اِس تعلیم کے متعلق اُن دونوں میں کوئی حقیقی امتیاز نہیں ہے۔ روحانی رائے کی مغرب میں آگسٹین کے زبردست اختیار سے حمائت کی گئی اور لیاقت کے ساتھ ریٹریمنس اور بیرینگار سے حمائت کی گئی تھی۔ لیکن اُسے ٹرانسبسٹینشی ایشن کے رائج اعتقاد سے مغلوب ہونا پڑا۔ حتّٰے کہ سولہویں صدی میں یہ مباحثہ اصلاح کنندگان سے سرنو شروع کیا گیا تھا۔ اور ان تین رائوں کے قیام میں ختم ہوا۔ (۱) ٹرانسبسٹینشی ایشن کی رومن کیتھلک رائے جس کو ٹرینٹ کی کونسل نے بھی منظور کیا۔ (۲) عناصر میں جو اپنے اصلی جوہر کو بحال رکھتے ہیں حقیقی موجودگی کی طرفداری میں لوتھرن رائے (۳) ایمانداروں کے لئے روحانی حقیقی یا تاثیر کر موجودگی کی طرفداری میں ریفارمڈ (کیلونسٹک) رائے۔ رومی کلیسیا میں (اور اسی میں یونانی کلیسیا پورے طور سے اُس کے ساتھ متفق ہے) ٹرانسبسٹینشی ایشن کی تعلیم ماس کی قربانی کی تعلیم کے ساتھ جو عبادت کا مرکز ہے بہت تعلق رکھتی ہے۔

یہ ظاہر کرنا شرمسار کرنے کی بات ہے۔ کہ مسیح کی

موت کی محبت کی یادگاری کی عید نے جو ایمانداروں میں یگانگت کا نہایت نزدیکی بند ہونا چاہیئے تھی نہایت سخت مباحثوں کو برپا کر دیا۔ یہی حال مسیح کی شخصیت کی نسبت تعلیم کا ہوا جو اور بھی زیادہ ضروری تھی ✦

۱۲۶

ایکسو چھبیسویں فصل

پیشکاسی آس ریڈبرٹس کی رائے

سب سے پہلے ایک عالم۔ عابد اور باطل پرست منک بعد ازاں فرانس میں کاربی یا کاروے سے کا ایبٹ پیشکاسی آس ریڈبرٹس (سنہ ۸۰۰ء سے سنہ ۸۶۵ء کے قریب تک) تھا جس نے واضح طور پر ٹرانسبسٹینشی ایشن کی تعلیم جیسی کہ وہ اس وقت بہت سے لوگوں سے یقین کی جاتی تھی اور بعد ازاں رومن کیتھلک کلیسیا سے اختیار کی گئی تھی سکھائی تھی۔ اس نے ایک کتاب

"خداوند کے بدن اور لہو کے متعلق" لکھی جس کو اُس نے ۸۳۱ء میں اپنے شاگرد ونیو کاربی کے پلاسی ڈس کے لئے مرتب کیا- اور بعد ازاں اُس کو زیادہ ہر دلعزیز طریقہ میں شائع کیا اور اُسے (۸۴۴ء میں) بطور ایک تحفہ کرمس کے شاہنشاہ چارلس گنجا کے نام نہاد کیا- اُس نے لفظ ٹرانسبسٹینشی ایشن کو جو اِس کے دو صدی بعد تک مستعمل نہ ہوا تھا- استعمال تو نہ کیا- لیکن وہ یہ سکھلاتا تھا- کہ "روٹی اور مے کا مادہ درحقیقت مسیح کے گوشت اور خون میں تبدیل ہو جاتا ہے"- یہاں تک کہ پریسٹ سے مخصوص کئے جانے کے بعد "عشاء ربانی میں سوائے مسیح کے گوشت اور خون کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا ہے"- اگرچہ دیکھنے- چھونے اور چکھنے میں روٹی اور مے کی شکل باقی رہتی ہے"- یہ تبدیلی اُس روح القدس کے معجزے سے وقوع میں آتی ہے- جس نے مسیح کے جسم کو بلا مباشرت کنواری کے رحم میں خلق کیا اور جو روز بروز القادر قدرت سے جہاں کہیں ماس مانا جاتا ہے- روٹی اور مے کے مادہ سے اُسی بدن اور لہو کو خلق کرتا ہے- وہ اِس بات پر زور دیتا تھا کہ یوکرسٹک (متعلقہ عشاء ربانی) بدن وہی بدن ہے- جو کنواری سے پیدا ہوا- جس نے صلیب پر دکھ سہا- مُردوں میں سے جی اُٹھا- اور آسمان پر چڑھ گیا- تاہم وہ اِس کے برعکس

سیکریمینٹل کھانے اور پینے کو بطور ایمان کے ایک روحانی عمل کے تبلاتا ہے۔ اِس لئے وہ جسمانی اور روحانی راؤں کو مخلوط کرتا ہے۔ وہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ ایماندار کی روح مسیح کے ساتھ شراکت رکھتی ہے۔ اور کہ اُس کا جسم زندگی کا ایک ناممکن الفنا اصول (جرثومہ) پاتا ہے جو آخرکار قیامت میں آج تک پہنچتا ہے۔ اُس نے قدیم آباؤں میں سے کئی ایک کی طرح ہمارے نجات دہندہ کے الفاظ یعنی "جو میرا گوشت کھاتا اور خون پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔" (یوحنا $\frac{6}{55}$) کو یونہی سمجھا +

وہ عشاء ربانی کے تقرر کے الفاظ سے اُن کے لفظی معنوں میں اور یوحنا کے چھٹے باب سے اپنی تعلیم کی حمائت کرتا ہے۔ وہ شکوک کے دفع کرنے یا سینٹس کی عابدانہ خواہش کی آسودگی کے لئے مسیح کے جسم اور خون کے دیدنی اظہار کی عجیب کہانیوں کا بھی حوالہ دیتا تھا۔ وہ تبلاتا ہے کہ مذبح پر کی روٹی اکثر اوقات ایک برے یا ایک چھوٹے بچے کی شکل میں دیکھی گئی تھی۔ اور جب خادم الدین روٹی کو توڑنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتا تھا۔ ایک فرشتہ آسمان سے چھری لئے ہوئے اُترتا تھا برے یا بچے کو ذبح کرتا تھا اور اُس کا خون پیالے میں پڑنے دیتا تھا +

ایسی کہانیاں لوگوں سے بہت جلد یقین کی جاتی تھیں اور ٹرانسبسٹینٹی ایشن کی تعلیم کو تقویت دیتی تھیں۔ جیساکہ رحلت کردہ روحوں کے اعراف سے دکھائی دینے کی کہانیاں اعراف کی نسبت اعتقاد کو پختہ کرتی تھیں +

ریڈبرٹ کی کتاب نے مغرب میں جو کبھی تک شدید جھگڑے کے بغیر ٹرانسبسٹینٹی ایشن کی تعلیم کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ کیا گیا تھا ایک بڑا جوش پیدا کر دیا۔ ریڈبرٹ خود بھی مانتا ہے۔ کہ اُس کے ہمعصروں میں سے بعض مسیح کے ساتھ روح کی صرف روحانی شراکت کا یقین کرتے تھے۔ اور اُس کے جسم اور خون کی محض تاثیر کو حقیقی جسم اور خون کے عوض میں جگہ دیتے تھے۔ جیساکہ وہ شکل کو حقیقت کی بجائے اور سایہ کو مادہ کی بجائے خیال کرتا ہے +

اُس کے مخالف خاص کر آگسٹین کا حوالہ دیتے تھے۔ جس نے مسیح کے تواریخی اور یوکرسٹیک (متعلقہ عشاء ربانی) جسم میں اور اُس کے جسم اور خون کے جھوٹے مادی اور حقیقی روحانی پھل میں امتیاز کیا ہے۔ منک فروڈے گارڈ کی طرف ایک خط میں جس میں آگسٹین کے کئی ایک جملوں کا اقتباس کیا ہے ریڈبرٹ نے اُن کی اپنے مطلب کے موافق تشریح کرنے

کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ لاطینی کلیسیا کے تھیولوجی آنس میں سے کسی نے بھی بزرگ افریقن اُستاد آگسٹین کے اختیار کی مخالفت کرنے کی ظاہراً جرأت نہیں کی ہے +

۱۲۷
ایکسوستائیسویں فصل
ریڈبرٹس کی رائے

ٹرانسبسٹینشی ایشن کا بڑا مخالف ریٹریمنس کاربی میں ایک ہمعصر منک اور ایک بڑی علمی شہرت والا آدمی تھا۔ اُسی نے سب سے پہلے علامتی رائے کو ایک باترتیب اور باامتیاز طور پر سکھلایا تھا۔ شاہ چارلس گنجا کی درخواست پر اُس نے اپنے سردار ریڈبرٹ کے خلاف عشاء ربانی کے متعلق ایک رسالہ لکھا لیکن اُس نے اُس کے نام کا ذکر

نہ کیا۔ اُس نے ان دو سوالوں کا جواب دیا تھا۔ کہ آیا مخصوص شدہ عناصر ایک سیکریمنٹل طریقہ کے موافق یا لفظی طور پر مسیح کا جسم اور خون کہلاتے ہیں؟ اور آیا یوکرسٹک (متعلقہ عشاء ربانی) جسم تواریخی جسم ہی ہے؟ جو مر گیا اور جی اٹھا تھا۔ وہ اس ایک ہی ہونے کا انکار کرتا تھا جس کا ریڈبرٹ نے بڑے زور کے ساتھ دعوے کیا تھا اور یہی بات تفاوت کا مرکز ہے۔ ریٹریمنس کہتا تھا کہ یہ عناصر حقیقت میں اور جسمانی حواس کے لحاظ سے ویسی ہی رہتے ہیں۔ جیسے کہ وہ تخصیص سے پیشتر تھے۔ اور کہ وہ ایمانداروں کے ایمان کے لئے صرف روحانی معنوں میں مسیح کا جسم اور خون ہیں۔ وہ مخصوص شدہ روٹی اور وائن کو مسیح کے جسم و خون کے علامات اور گرویات کہتا ہے۔ وہ خداوند کی موت کے ظاہری نشانات ہیں۔ تاکہ اس کے دکھ کو یاد کر کے ہم اُس کی تاثیر کے حصہ دار ہو سکیں اُس نے ریڈبرٹ کی طرح یوحنا کے چھٹے باب کا حوالہ دیا۔ لیکن آگسٹین کی مانند جس پر وہ زیادہ بھروسہ رکھتا تھا۔ کل باب کی کنجی کو ۶۳ - آیت میں پایا جو الفاظ کی بہ نسبت زیادہ تر روح کی طرف اور جسمانی معنوں کی بہ نسبت زیادہ تر روحانی معنوں

کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایمانداروں کی روحیں اس شراکت میں خدا کے کلام (لوگس) سے پرورش پاتی ہیں۔ جو مسیح کے قدرتی بدن میں رہتا ہے۔ اور جو سیکریمنٹ میں ایک نادیدنی طریقہ کے طور پر رہتا ہے۔ بے ایمان لوگ مسیح کو قبول نہیں کر سکتے کیونکہ وہ روحانی پہچان میں قاصر ہیں۔ وہ بپتسمہ کی مشابہت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو واجبی طور پر زندگی کا چشمہ کہلاتا ہے۔ حواس کے خیال سے وہ محض ایک سیال عنصر ہے۔ لیکن خادم الدین سے مخصوص کئے جانے پر روح القدس کی سرِ نو پیدا کرنے والی قوت اُس میں ڈالی جاتی ہے۔ ایسا کہ وہ جو درحقیقت فنا پذیر پانی ہے علامتی طور پر یا باریک راز کے طور پر ایک چنگا کرنے والی تاثیر بن جاتا ہے +

یہ اِس رائے کے ساتھ متفق ہے کہ ریٹیریمنس نے ماس کی قربانی کو بطور ایک حقیقی (اگرچہ ناخون آلودہ) دوہرائے کے نہیں بلکہ مسیح کی قربانی کی یادگاری کی محافظت کے طور پر خیال کیا۔ جس سے مسیحی لوگ اپنی مخلصی کا یقین پاتے ہیں۔ جب ہم مسیح کو روبرو دیکھیں گے تو پھر ہمیں یادگاری کے ایسے وسائل کی ضرورت نہ ہوگی +

کہتے ہیں کہ جان سکوٹس اَیری جینا نے بعجی چارلس گنجا کی درخواست پہ رَیڈبرٹ کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی۔ رہیمز کا ہنکمار اُس کی غلطیوں کے درمیان اُس کا ذکر کرتا ہے۔ کہ عشاءِ ربانی میں مسیح کا حقیقی بدن اور لہو موجود نہیں ہیں۔ بلکہ صرف اُن کی یادگار۔ یہ بات غلطی کے باعث برپا ہوئی ہوگی۔ کیونکہ رَیٹرمینس کا رسالہ پیچھے سکوٹس آیری جینا سے منسوب کیا گیا تھا۔ لیکن وہ اپنی رائے کو کا ہے بگاہے دوسری تصنیفات میں ظاہر کرتا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ رَیٹرمینس کے ساتھ متفق تھا۔ اور یوکرسٹ (عشاءِ ربانی) کو مسیح کے ساتھ محض بطور ایک روحانی شراکت کے علامتی نمونہ کے تصور کرتا تھا۔

کیرولنجی اَن زمانہ کے تھیولوجی اُنس میں جو آگے بیٹنی اَن رائے کے معتقد تھے۔ اور رَیڈبرٹ کی رائے کو بطور ایک غلطی کے رَدّ کرتے تھے۔ ربانس مورس ویلافرڈ سٹریبو۔ کرسچین ڈروتھار اور فلورس میجسٹر شامل تھے۔ سیکرمنٹ میں مسیح کے جسم کی محض ایک تاثیر گر اور روحانی نہ کہ ویدنی اور جسمانی موجودگی کو سمجھتے تھے۔

برعکس اِس کے رَیڈبرٹ کی رائے رہیمز کے آرچ بشپ ہنکمار۔ ہیل برسٹاٹ کے بشپ ہیمو

اور دیگر رہنما عُہدیداروں سے قبول کی گئی تھی۔ یہ تاریک پوسٹ۔ کیرولنجی آن" زمانہ میں زیادہ زیادہ ہر دلعزیز ہوگئی۔ د ۹۵۰ء کے قریب) ویرونا کے بشپ اتھیری اُس نے اگرچہ وہ اِس تبدیلی کے طریقہ کی نسبت تمام نامناسب تفتیش کی تردید کرتا تھا۔ اور عالم اور وسیع خیال گربرٹ نے بھی (جو بعد ازاں ۹۹۹ء سے ۱۰۰۳ء تک پوپ سلویسٹر دوئم رہا) پریسٹ سے تخصیص کیئے جانے پر یوکرسٹک عناصر کی معجزانہ تبدیلی کی حمایت کی۔ دسویں صدی کے علم الٰہی کی بالکل نامناسب جسمانی خاصیت یہ ہے۔ کہ جھگڑے کی بڑی بات اِس نفرت انگیز اور مکروہ سوال میں تھی۔ کہ آیا مخصوص شدہ عناصر شریک ہونے والے کے بدن سے معمولی طریقہ پر نکلتے ہیں یا نہیں؟ ٹرانسبسٹینشی ایشن کے مخالف اِس کو مستحکم کرتے تھے۔ اور اُس کے حامی غصہ کے ساتھ اِس کا انکار کرتے تھے۔

ریڈ برٹس سینٹس کی فہرست میں شمار کیا گیا۔ اور اُس کی یادگار کی محافظت ۱۸۲۳ء سے سائنس کی ڈائیوسیس میں مورخہ ۲۶-اپریل پر کی جاتی ہے۔ ریٹریمنس کی کتاب پر جس کا مصنف سکوٹس ایری جینا فرض کیا جاتا تھا۔ بیرینگار مباحثہ (۱۰۵۰ء اور ۱۰۵۹ء) میں دو دفعہ فتوے لگایا گیا تھا اور ممنوع کتابوں کی

ٹرائی ڈینٹنیشن انڈیکس (فہرست) میں داخل کی گئی ہے۔

۱۲۸
ایک سو اٹھائیسویں فصل

بیرنگار مباحثہ

اگرچہ یوکرسٹ (عشاء ربانی) میں مسیح کی ایک جسمانی موجودگی اور شراکت کی تعلیم نے کہانت کے روز افزوں اختیار کے ساتھ قریبی تعلق میں مغربی مسیحی ممالک کی تمام رائے میں مستقل ترقی کی۔ تو بھی تھوڑے عرصہ کے لئے گیارھویں صدی کے نصف میں مزاحمت کے طور پر ایمان سے ایک روحانی موجودگی اور شراکت کی تعلیم کا بھی پھر دعویٰ کیا گیا تھا۔ لیکن کلیسیائی اختیار سے اُس پر فتوےٰ لگایا گیا تھا۔ اِس فتوے نے ٹرانسبسٹینشن کی فتح کا فیصلہ کر دیا۔

پہلے ہم اِس مباحثہ کی بیرونی تواریخ کا بیان کرینگے

جو مابعد زمانہ میں (سنہ ۱۰۷۹ء تک) جاری رہا۔

بیرنگار (سنہ ۱۰۰۰ء سے سنہ ۱۰۸۸ء تک) چارٹریس کے فلبرٹ کا شاگرد (جو سنہ ۱۰۲۹ء میں فوت ہوا تھا) اپنی زادبوم کے شہر ٹوئرس میں کیتھڈرل سکول کا کینن (کیتھیڈرل کا بڑا پادری) اور ڈائریکٹر (ہادی) تھا بعد ازاں اینگرس کا آرچ ڈیکن تھا۔ اور اُس سے پیشتر کہ اُس کے یوکرسٹک (متعلقہ عشاء ربانی) خیالات ظاہر ہوئے۔ بطور نادر عالم اور عابد کے بہت معزز جانا جاتا تھا۔ وہ ایک لائق منطق دان اور ہر دلعزیز اُستاد تھا۔ وہ درجہ کے لحاظ سے مسیحی ریشنلزم کے اُن پیشروں کے درمیان شمار کیا جا سکتا ہے جنہوں نے کلیسیائی اختیار پر نکتہ چینی کرنے کی جرات کی اور عقل اور ایمان کے دعوؤں کو باہم ملانا چاہا۔ لیکن وہ ایک شہید کی سی دلیری نہ رکھتا تھا۔ اور دو دفعہ موت کے ڈر کے سبب سے اپنی بات سے پھر گیا۔ اور نہ ہی اُس نے اپنے اصول کو سرانجام دیا۔ وہ سیکریمینٹ کے معاملہ کے سوائے تمام باتوں میں کیتھلک اور تھوڈکسی کے ساتھ بالکل متفق معلوم ہوتا ہے۔ وہ اپنی عادت میں خلوت نشین تھا اور گوشہ نشین زندگی کی رائج توقیر کا شریک تھا۔ لیکن اُس نے واضح

طور پر اُس کا خطرہ دیکھ لیا وہ برمیٹش کے ساتھ ایک عجیب گفتگو میں جنہوں نے اُس سے صلاح پوچھی تھی بڑی عمدگی اور سچائی کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ ہرمسٹ اپنی کوٹھڑی میں اکیلا ہے۔ لیکن گناہ ترغیب دِہ الفاظ کے ساتھ دروازہ پر تاں متول کرتا ہے۔ اور مداخلت چاہتا ہے۔ وہ ایک عورت کی طرح کہتا ہے۔ کہ میں تیری محبوب ہوں۔ جس کی تو دنیا میں چاہت رکھتا تھا۔ میں تیرے ساتھ میز پر تھی۔ بچھونے پر تیرے ساتھ سوئی۔ میرے بغیر تو کچھ نہ کرتا تھا۔ تو کس طرح سے مجھے فراموش کرنے کا خیال کر سکتا ہے؟ میں نے ہر قدم پہ تیری پیروی کی ہے اور کیا تو اپنی جھونپڑی میں مجھ سے چھپنے کی امید کرتا ہے؟ میں تیرے ساتھ دُنیا میں تھی جب تو گوشت کھاتا تھا اور شراب پیتا تھا اور جنگل میں تیرے ساتھ رہونگی جہاں تو صرف روٹی اور پانی پہ گذارہ کرتا ہے دوزخ میں نہ صرف ارغوانی اور ریشمی ہی رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ بلکہ فقیرانہ جُبّہ بھی وہاں پایا جاتا ہے۔ تو لے ہرمسٹ کچھ میرا (جزائی) بھی رکھتا ہے۔ جسم جو تو اپنے گرد پہنے ہے میری بہن ہے۔ جو میرے ساتھ تولد ہوئی اور میرے ساتھ پالی گئی۔ جب تک کہ جسم جسم ہے تب تک میں تیرے جسم میں ہونگی کیا تو پرہیز سے اپنے جسم کو مطیع کرتا ہے؟ تو مغرور

ہو جاتا ہے۔ اور دیکھ اِس میں بھی گناہ ہے۔ کیا تو جسم سے مغلوب ہو جاتا ہے اور کیا تو شہوت کا مطیع ہو جاتا ہے؟ اِس میں بھی گناہ ہے۔ شائد تو محض انسانی گناہوں میں سے کوئی کبھی نہیں رکھتا ہے۔ یعنی ایسے گناہ جو جسم سے پیدا ہوتے ہیں۔ تو بھی شیطانی گناہوں سے ہوشیار رہ۔ غرور ایک گناہ ہے جو بد روحوں اور ہر شخص دونو سے تعلق رکھتا ہے"۔

مسلسل متعلقہ بائیبل اور آبائی مطالعہ سے بیرنیگار ۱۰۴۳ء اور ۱۰۴۵ء کے مابین اِس نتیجہ تک پہنچ گیا کہ پیشکاسی آس ریڈبرٹس کی یوکرسٹنگ (متعلقہ عشاء ربانی) تعلیم پاک نوشتوں۔ آباؤں اور عقل کے خلاف ایک ناتراشیدہ باطل پرستی ہے۔ اُس نے اپنی رائے کو فرانس اور جرمنی میں اپنے بہت سے شاگردوں کے درمیان مشتہر کر دیا۔ اور ایک بڑی تحریک و جوش پیدا کر دیا اینگرس کا بشپ یوسیبی آس برونو جس کی ڈایوسیس میں وہ تھا۔ اور سینلس کا بشپ فرولینٹ اُس کے طرفدار ہوئے۔ لیکن بہت لوگ اُس کے مخالف تھے۔ اُس کے پہلے ہم مکتب آڈیلمین نے جو اُس وقت لیج میں آرچ ڈیکن اور بعد ازاں بریسکی کا بشپ تھا۔ (۱۰۴۶ء اور ۱۰۴۸ء میں) خطرہ سے آگاہی کے دو خطوط میں اُس کے ساتھ تکرار کیا۔

یہ مباحثہ بیرنگار ہی سے بجیک کے تیفرینگ کی طرف

ایک خط میں جو اُسکا پُرانا ہم مکتب تھا۔ (سنہ ۱۰۴۹ء میں) عمدہ طور پر شروع کیا گیا تھا۔ اُس نے ادب کے ساتھ اگرچہ علمی طرز کی فیصلت پر شائد بیک کی روزافزوں شہرت کے کسی قدر حسد کے خیال سے اپنی حیرت کو ظاہر کیا۔ کہ لینفرینک جیسا کہ چارٹریس کے انگیلرم سے اُس کو خبر دی گئی تھی پیسکاسی اُس ٹریڈ برٹش کے ساتھ متفق ہے اور جان سکوٹس کو بطور مجرم کے بدعتی ٹھیراتا ہے۔ یہ خط روما کو بھیجا گیا جہاں اُس وقت لینفرینک رہتا تھا۔ اور اِس شخص کے وسیلہ ایک رومی سنڈ سے جو اپریل ۱۰۵۰ء میں پوپ لیو نہم کے ماتحت منعقد ہوئی تھی۔ اور جس میں اکثر اطالی اَن بشپ حاضر تھے بیرنگار کو پہلی بار مجرم ٹھیرانے کا باعث ہوا۔ اُسی وقت بیرنگار ایک سنڈ کے سامنے بلایا گیا تھا۔ جو اُسی سال ماہ ستمبر میں ورسیلی میں منعقد ہوئی تھی۔ اور چونکہ وہ حاضر نہ ہوا اِس لیئے وہ بغیر سماعت کے دوبارہ مجرم ٹھیرایا گیا۔ اور یوکرسٹ (عشاء ربانی) کے متعلق ریٹرینس کی کتاب جلائی گئی ؛

خاموشی کے تھوڑے سے وقفہ کے بعد لیو نہم کے ماتحت سنہ ۱۰۵۴ء میں ٹورس کی ایک سنڈ کے سامنے اُس کی تحقیقات کی گئی - لیکن وہ ہلڈی برانڈ کی مدد کے ذریعہ سے مجرم نہ ٹھیرایا گیا۔ جو بطور پوپ نائب

وکیل کے میر مجلس تھا۔ دھیرج کے ساتھ اُس کے
دلائل سنتا تھا۔ اور اُس کی اِس قبولیت سے پورے
طور پر راضی ہو گیا تھا۔ کہ مخصوص شدہ روٹی اور دائن
(روحانی معنوں میں) مسیح کا بدن اور لہو ہیں۔ لیکن وہ
آخری فیصلہ کے لئے ہلڈی برانڈ سے اُس کے ہمراہ روما
میں جانے کی دعوت دیا گیا تھا۔

اِس تاثیر گر حامی پر بھروسہ کرکے بیرنگار ایک لیٹرن
کونسل کے سامنے جو ۱۰۵۹ء میں نکولس دوئم کے ماتحت
منعقد ہوئی تھی حاضر ہوا لیکن فیصلہ اُس کے برخلاف کیا
گیا۔ ایکسو تیرہ فراہم شدہ بشپ جن کو وہ "وحشی درندوں"
سے تشبیہ دیتا ہے۔ روحانی شراکت کی طرفداری میں
اُس کی رائے کی سماعت نہ کرتے تھے۔ اور مسیح کے بدن
اور لہو کی ایک جسمانی شراکت پر زور لگاتے تھے۔ تند خو اور
متعصب کارڈنیل ہمبرٹ نے سنڈ کے نام سے اُس پر
زور لگایا کہ وہ انحراف کا ایک ایسا کلمہ بولے جو تمام روحانی
تشریح کو رد کرتا ہو۔ اور مسیح کے جسم کے جسمانی طور پر
کھانے کی تعلیم دیتا ہو۔ بیرنگار ایسا کمزور تھا کہ اُس
نے موت کے ڈر کے باعث اپنے گھٹنے ٹیک کر اِس
کلمہ کو منظور کر لیا۔ اور اپنی کتابیں آگ میں پھینک
دیں۔ وہ کہتا ہے کہ "انسانی شرارت نے انسانی کمزوری
کے باعث مجھ سے ایک تبدیلی پذیر اقرار کروایا۔ لیکن

اعتقاد کی تبدیلی صرف القا و رضائے الٰہی کے طفیل سے موثر ہو سکتی ہے"۔ وہ اپنے دشمنوں کی محبت کی بہ نسبت خدا کے رحم پر زیادہ بھروسہ رکھتا تھا۔ اور ہارون اور مقدس پطرس کو دی ہوئی معافی میں تسلی پاتا تھا +

جونہی کہ وہ فرانس میں واپس آیا۔ اُس نے پہلے کی بہ نسبت کہیں بڑھکر اپنے حقیقی اعتقاد کی حمایت کی وہ پوپ لیو نہم اور نکولس دوئم کی نسبت ایسی ہی کرخت زبان میں بیان کرتا تھا جیسی کہ پانچ صدی بعد لوتھر نے استعمال کی تھی۔ لینفرینک نے یوکرسٹ کے متعلق اپنی کتاب میں اُس پر حملہ کیا۔ اور بیرنگار نے بڑی تیزی کے ساتھ (۱۰۶۳ء اور ۱۰۶۹ء کے درمیان) عشاء ربانی کے متعلق اپنی بڑی کتاب میں اُس کا جواب دیا۔ اُس کے دوست رفتہ رفتہ اُس سے کنارہ کش ہو گئے اور اُس کے دشمنوں کا غصہ ایسا سخت ہو گیا۔ کہ وہ (۱۰۷۵ء یا ۱۰۷۶ء میں) پوئے ٹیرس کی ایک سنڈ میں قریباً قتل کیا گیا تھا +

ہلڈی براند نے جو اِس اثنائے میں بطور گریگوری ہفتم کے پوپانہ تخت پر بیٹھ گیا تھا۔ بیرنگار کو ایک اور دفعہ ۱۰۷۸ء میں روما کو بُلایا اِس امید پر کہ وہ اُس کو سلامتی عطا کریگا جیسا کہ اُس نے ۱۰۵۴ء میں ٹوئیرس میں کی تھی۔ اُس نے اُس کے دشمنوں کے تعصب کے خلاف اُس کی

محافظت کرنے کے لئے کئی ایک کوششیں کیں۔ لیکن
اُس کے مخالف اُس کے انحراف کو یا اُس کی موت
کو طلب کرتے تھے۔ ایک لیٹرن کونسل نے فروری ۱۰۷۹ء
میں بیرنگار سے ایک کلمہ پر دستخط کرنا طلب کیا جس نے
ٹرانسبسٹینشی ایشن کے معنی ایسے الفاظ میں بتائے۔
کہ اُن سے کوئی اَور معنے سمجھے نہیں جا سکتے تھے۔ بیرنگار
نے اطاعت منظور کرلی۔ مگر پوپ یہاں تک اُس کا وفادار
رہا۔ کہ اُس نے اُس کو دو سفارشی خط عطا کئے۔ ایک
تو ٹوئرس اور آینگرس کے بشپوں کی طرف اور ایک
تمام ایمانداروں کے لئے جس میں اُس نے ہر ایک کو
جو اُس کے جسم یا جائداد کا نقصان کرے گا یا اُس کو
بدعتی کہیگا لعنت کی دھمکی دی +

بیرنگار مایوس دل کے ساتھ فرانس میں واپس آیا
اور اُس نے اِس ناامید جھگڑے کو ترک کردیا۔ اب وہ
بوڑھا ہوگیا تھا۔ اور اُس نے اپنی باقی زندگی ٹوئرس
کے نزدیک سینٹ کوسمے کے جزیرے پر سخت زاہدانہ
گوشہ نشینی میں کاٹی اور وہاں وہ ۱۰۸۸ء میں سلامتی
کے ساتھ فوت ہوگیا۔ بہت لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ
اپنی بدعت کے لئے پچھتایا اور اُس کے دوست ہر سال
اُس کی قبر پر اُس کی یادگاری منایا کرتے تھے۔ لیکن
حقیقت میں وہ بات جس کے لئے اُس نے رنج کیا اُس

سچائی کے خلاف جس کا وہ معتقد تھا اُس کی بزدل بغاوت تھی +

لینفرینک اور قدیم مورخوں نے جھوٹ بولکر کہا کہ اُس کی تعلیم حقیقی موجودگی کا انکار کرنے والی ہے۔ لیکن ماخذوں کی تحقیقات کے باعث یہ بات رومن کیتھلکس سے بھی قبول کی گئی ہے۔ کہ حالانکہ وہ بڑے زور سے ساتھ ٹرانسبسٹینٹی ایشن کی تردید کرتا تھا۔ تو بھی وہ عشاء ربانی میں مسیح کی حقیقی روحانی موجودگی اور شراکت کا معتقد تھا +

یہ گریگوری ہفتم کے منصبی کام کو روشن کرتا ہے جو اس واسطے عجیب ہے۔ کہ وہ باقی ہر ایک معاملہ میں رومی کلیسیا اور پوپانہ اختیار کا نہائت ہی سرگرم حامی تھا۔ یہ بڑا پوپ تھیولوجی آن کی بہ نسبت زیادہ تر منتظم کلیسیا تھا۔ وہ یوکرسٹک (متعلقہ عشاء ربانی) موجودگی کے مخفی طریقہ اور عناصر میں تبدیلی کی خاصیت کی نسبت جو اُس وقت تک بطور مادہ کی تبدیلی کے با اختیار طور پر واضح نہ کی گئی تھی۔ کسی قدر آزادگی کی اجازت دینا چاہتا تھا۔ اس لئے اُس نے بیرنگار کی ہوشیاری کے ساتھ ایسی حفاظت کی۔ جہاں تک کہ وہ اپنی بڑی اصلاح کو خطرہ میں ڈالنے اور اپنے اوپر بدعت کا شک پیدا کئے بغیر کر سکتا تھا۔ بیرینگار کی سمجھ

سے آخری معلوم تصنیف (۱۰۸۵ء میں) گریگوری کی موت کے متعلق ایک خط ہے۔ جس میں وہ اِس پوپ کا بڑی عزت کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔ اُس کی نجات کا اعتقاد ظاہر کرتا ہے۔ اور اپنی نسبت اُس کے سلوک کے لئے عذر کرتا ہے +

بیرنگار اخلاقی دلیری اور جسمانی بزدلی کا ایک عجیب پُتلہ تھا اگر وہ شہید ہوکر مرتا تو اُس کی تعلیم بہت طاقت حاصل کرتی۔ لیکن اپنے بار بار انکاروں سے اُس نے اپنے ہی معاملہ کو ضرر پہنچایا۔ اور ٹرانسبسٹینشی ایشن کی فتح کو ترقی دی +

۱۲۹

اکتیسویں فصل

عشاء ربانی کے متعلق بیرنگار کی رائے

بیر نگار نے ٹرانسبسٹینشی ایشن کی تعلیم پر حملہ کیا۔ اور اس کے خلاف قریباً ہر ایک دلیل کو استعمال کیا۔ کہ یہ نہ صرف بعید از عقل بلکہ عقل کے خلاف اور حواس کی شہادت کے خلاف ہے۔ یہ فاعل اور فعل کے مابین اور مادہ اور اُس کی خاصیتوں کے مابین جو ناممکن التفریق ہیں مخالفت کو مشتمل کرتی ہے۔ یہ مسیح کے صعود اور اُس کی آسمان میں موجودگی کی حقیقت کے ساتھ متفق نہیں ہیں۔ یہ درحقیقت یا تو اُس کے جسم کی کثیر التعداد یا حاضر ناظری کو تسلیم کرتی ہے۔ جو جسمانیت کی ضروری حدود کے خلاف ہے۔ مسیح کا صرف ایک ہی جسم اور ایک ہی قربانی ہو سکتی ہے۔ وہ مذبح پر خون کے دکھائی دینے کی نسبت کہانتوں کو حقارت کے ساتھ دیکھتا تھا۔ جس سے اُس کے بعض دشمنوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ سب معجزوں سے انکار کرتا ہے۔ وہ ٹرانسبسٹینشی ایشن کی تعلیم کو ایک بیہودگی اور عام لوگوں کی بے سمجھ بیوقوفی کہتا تھا۔

مذبح پر ایک جسمانی یا مادی موجودگی کے اِس مقصد کے خلاف اُس نے ایک روحانی یا تاثیر کر موجودگی اور شراکت کا خیال پیش کیا۔ اُس کی رائے دراصل ترٹیلینس کی رائے کے ساتھ متفق ہے لیکن وہ اُس سے آگے بڑھ گیا۔ جیسا کہ کیتھولک نویسندگی سے

آگے بڑھ گیا تھا۔ وہ روحانی حقیقت کو جسمانی صورت کے بغیر ہی بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ آگسٹین اور ریشریٹس کی طرح مسیح کے تواریخی اور لوگیک سٹک (متعلقہ عشاء ربانی) جسم میں اور رویدنی علامت اور اُس چیز میں امتیاز کرتا ہے جس کی وہ علامت ہے۔ وہ اِس بات کی حمائت کرتا ہے۔ کہ ہم جسمانی طور سے مسیح کے جسم اور خون کو کھا پی نہیں سکتے لیکن ایمان کے ذریعہ سے تا کہ ہم جسم کے ساتھ ایک روحانی شراکت رکھ سکیں۔ (یعنی آسمان سے مسیح کی جلالی انسانیت کے ساتھ) کیلون کی طرح اُس کی رائے میں بھی بڑی بڑی باتیں یہ ہیں:-

(۱) عناصر تخصیص کے بعد مادہ اور صورت میں وہی رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک نئے معنی حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے لفظ "بدن" کو تقرری کے الفاظ میں علامتی طور پر سمجھنا چاہیئے۔ جیسا کہ بہت سے دیگر جملوں میں جہاں مسیح شیرہ۔ بترہ۔ دروازہ۔ انگور کا درخت۔ کونے کا پتھر۔ چٹان وغیرہ کہلاتا ہے۔ یوحنا کے چھٹے باب کا وعظ بھی اسی طرح سے علامتی ہے۔ اور سیکریمنٹ کی طرف ہرگز اشارہ نہیں کرتا ہے۔ بلکہ ایمانداروں کے لئے مسیح کی موت کی قبولیت کی طرف +

(۲) تاہم روٹی اور وائن محض علامتیں ہی نہیں ہیں۔ بلکہ کسی نہ کسی طرح سے مسیح کا جسم اور خون ہیں

جن کو وہ ظاہر کرتے ہیں +

(۳) مسیح روحانی طور پر موجود ہے اور ایمان کے ذریعہ سے روحانی طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ ایمان کے بغیر ہم اُس کے ساتھ کوئی شراکت نہیں رکھ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اُس کے فوائد میں شریک ہو سکتے ہیں۔ وہ ایڈلمین کی طرف ایک خط میں لکھتا ہے۔ کہ "مسیح کا حقیقی جسم مذبح پر رکھا ہوا ہے لیکن روحانی طور پر اندرونی انسان کے لئے اور صرف اُن کے لئے جو مسیح کے اعضا ہیں روحانی طور پر کھانے کے لئے ہے" +

(۴) عشاء ربانی میں شراکت مسیح کے تمام غیر منقسم وجود کے ساتھ نہ کہ صرف جسم اور خون ہی کے ساتھ شراکت ہے۔ چونکہ موت میں مسیح کا سارا جسم قربان کیا گیا تھا۔ اِس لئے ہم ایک روحانی طریقہ پر سارے جسم کو لیتے ہیں۔ اور چونکہ مسیح کا جسم اب آسمان میں جلالی ہو گیا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی روحانی طور پر آسمان پر چڑھنا چاہیئے +

اس میں بھی کیلون کے ساتھ بڑی موافقت ہے۔ جو یہ تعلیم دیتا تھا کہ مسیح کی انسانیت کی زندگی بخش تاثیر میں حقیقی شراکت کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ ایماندار لوگ نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ اپنی روح سے جلالی مسیح کے ساتھ شراکت رکھیں +

اگر ہم الفرک کے وعظوں پر جو بہت سا اقتدار اور شہرت رکھتے تھے خیال کریں تو بیرنگار کی رائے کے عین موافق ایک رائے اُس وقت کے قریب اینگلو سیکسن کلیسیا میں بھی مروج معلوم ہوتی ہے ۔

۳۱

اکتیسویں فصل

لینفرینک اور ٹرانسبسٹینشی ایشن کی فتح

بیرنگار کا بڑا مخالف اوائل میں اُس کا دوست لینفرینک

(جو پیویا میں ۱۰۰۵ء میں پیدا ہوا) نارمنڈی میں بیک کے کنونیٹ کا پرائیر (۱۰۴۵ء) بعد ازاں کینٹربری کا آرچ بشپ (۱۰۷۰ء - ۱۰۸۹ء) اور ہر دو عہدوں میں زیادہ مشہور آنسیلم کا مقدم تھا) وہ بیرنگار سے دوسرے درجہ پر اپنے زمانہ کا سب سے بڑا منطق دان تھا۔ لیکن وہ منطق کو صرف کلیسیائی اختیار اور حدیث کی حمائت میں استعمال کرتا تھا۔ اور یوں اُس نے آورتھوڈکس سکولیسٹی سزم (علمیت) کے لئے راہ تیار کی۔ اُس نے بیرنگار۔ پرگیوگرسٹ (عشاءِ ربانی) کے متعلق تیئیس ۲۳ ابواب کے ایک رسالہ میں جو ۱۰۶۳ء کے بعد خط و کتابت کے طور پر لکھا گیا تھا۔ حملہ کیا۔ اور ٹرانسبسٹینٹی ایشن کی تعلیم کی بمع اُس کے نتائج کے (اِس لفظ کو استعمال کرنے کے بغیر ہی) حمائت کی۔ وہ اِس تبدیلی کو روٹی اور وائن کے مادہ کی مسیح کے جسم اور خون ہی میں معجزانہ اور بعید الفہم تبدیلی کے طور پہ بیان کرتا ہے وہ یہ بھی (جس کو ٹریڈ برٹ نے صفائی کے ساتھ نہیں سکھایا ہے) سکھاتا ہے۔ کہ نا قابل شریک ہونیوالے بھی وہی سیکریمنٹل مادہ لیتے ہیں۔ جو ایماندار لیتے ہیں۔ اگرچہ مخالف تاثیر کے ساتھ +

اِس وقت کے بعد ٹرانسبسٹینٹی ایشن ہی لاطینی کلیسیا کا عقیدہ سمجھنا چاہیئے - یہ آورتھوڈکس

سکولمین سے حمائت کی گئی تھی۔ اور ۱۲۱۵ء میں پوپ انوسینٹ سوئم کے ماتحت عالمگیر طور پر منظور کی گئی تھی +

ٹرانسبسٹینشی ایشن کی فتح کے ساتھ لے ایٹی (کلیسیا کے عام شرکا) سے شراکت کے پیالہ کی واگذاشت جو رفتہ رفتہ بارہویں صدی میں رائج ہو گئی۔ اور مخصوص شدہ عناصر میں مسیح کی موجودگی کی تعظیم جو گیارہویں صدی سے شروع ہوئی۔ بہت ہی قریبی طور پر متوصل ہیں۔ پیالے کی واگذاشت کا شروع کسی قدر حکمتِ عملی کے باعث لیکن خاص کر مسیح کے خون کے گرانے کے وسیلہ اُس کی بے عزتی کے خلاف محافظت کرنے کے لئے باطل پرستانہ اندیشہ سے ہوا۔ سکولمین نے اِس عمل کی اِس تعلیم سے حمائت کی کہ کامل مسیح ہر دو عناصر میں موجود ہے۔ اِس نے پریسٹس کے اختیار کو عام شرکا کے حقوق کے ضائع ہونے پر۔ اور مسیح کے اِس حکم کے صریحاً عدول کرنے پر کہ تم سب اِس میں سے پیو (متی ۲۶/۲۷) قوی کر دیا +

ٹرانسبسٹینشی ایشن کی تعلیم زمانۂ متوسط کی کیتھلک کلیسیا اور اُس کی موجودہ جانشین رومی کلیسیا کا سب سے زیادہ عقیدہ ہے۔ یہ ایک طلسمی سپر نیچرل ازم (عقیدۂ فوق العادت) کو ظاہر کرتی ہے۔ جو عقل سے بمشکل قبول کی جا سکتی

ہے۔ اور اُس سے ہمارے دیکھنے۔ چھونے اور چکھنے کے حواس کی ہم آواز شہادت کی مخالفت کرنا طلب کرتی ہے۔ یہ ماس کی روزانہ قربانی کے لئے اور پریسٹس کے امتیاز کے لئے اور دنیا کے نجات دہندہ کے جسم اور خون ہی کو خلق کرنے اور گرا نے کے متعلق اُن کے افسوسناک دعوے کے لئے تعلیمی بنیاد مہیا کرتی ہے۔ کیونکہ اگر مسیح کا وہی جسم جس نے صلیب پر دُکھ اٹھایا۔ درحقیقت عشاء ربانی میں موجود ہے اور کھایا جاتا ہے۔ تو ضرور کلوری کی قربانی بھی وہی ہے جو اس میں دوہرائی جاتی ہے۔ اور حقیقی قربانی ایک حقیقی کاہن کو طلب کرتی ہے۔ جو اُسے مذبح پر گزرانتا ہے۔ کاہن۔ قربانی اور مذبح ایک ناممکن التفریق تیگڈا بنتا ہے۔ ایک کا لفظی خیال باقی دونوں کے لفظی خیال کو طلب کرتا ہے۔ اور ایک کا روحانی خیال ضرور ہی سب کے روحانی خیال کی طرف لے جاتا ہے +

۱۲

بارہواں باب

بدعتی فریق

۱۳۱

ایکسو اکتیسویں فصل

پولیمشس (پولیمسی)

مانو تھیلائٹس - اڈاپشنسٹس - پریڈیسٹینیری اَنس اور بیرینگیری آنس کیتھولک کلیسیا کے اندر حرکت

کرتے تھے۔ صرف ایک ہی تعلیم میں متفرق تھے۔ اور کیتھلک اور بعقوڈکسی کی زندگی کے ساتھ جس کا ذکر گذشتہ باب میں ہو چکا ہے مخلوط ہیں۔ لیکن کلیتہً بدعتی فرقے بھی تھے۔ جو مسیحیت کو بت پرستانہ خیالات و دستورات کے ساتھ ملاتے تھے۔ تو تاریخی کلیسیا کے ساتھ تمام تعلقات کو ترک کرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو اس کے خلاف بطور حریف جماعتوں کے برپا کرتے تھے۔ وہ حقیقت میں قدیم ناسٹکس۔ مینی کے انس کی طرح ڈوالیسٹک (دو خداؤں کے ماننے والے) تھے۔ اور اس لئے ان کے کیتھلک مخالف ان کو نئے مینی کے انس کے موزوں اور متنفر نام سے پکارتے تھے۔ اگرچہ پولیشنس کا طریقہ مارشی آن کے طریقہ کے ساتھ زیادہ تعلق رکھتا ہے وہ اوائل میں مشرق میں ظاہر ہوئے۔ اور بعد ازاں نامعلوم راستوں سے مغرب میں پھیل گئے۔ وہ تیرہویں صدی میں اپنے عروج کو پہنچ گئے۔ جب کہ وہ پوپ انوسینٹ سوئم کے ماتحت ایک حملہ سے کچلے گئے۔ لیکن نیست نہ کئے گئے تھے +

یہ فریق اکثر غلطی کے ساتھ بطور پروٹسٹنٹ ازم کے پیشروؤں کے ظاہر کئے گئے ہیں۔ وہ ایسے صرف بالکل نفی معنوں میں ہیں۔ اگرچہ اپنی اثباتی راؤں میں وہ انجیلی عقیدہ سے اتنے ہی متفرق ہیں جتنے کہ یونانی

اور روحی سے ہیں۔ ریفرمیشن زمانۂ متوسط کے کیتھالےسزم کی گود سے نکلی۔ اُس نے اُس کی عالمگیر تعلیمات کو بحال رکھا اور تواریخی مداومت کو سنبھالا +

پولیشنس زیر بحث زمانہ میں نہائت مشہور فریق تھے۔ وہ مشرقی کلیسیا کے ممالک ہی میں محدود تھے۔ وہ آرمینیا میں جہاں مسیحیت کا پارسی اِزم کے ساتھ جھگڑا ہوا اور ڈوآلِسٹِک (متعلقہ دو خداؤں کے) خیالات کے ساتھ مل گئی تھی ترقی کرتے تھے۔ اُنہوں نے اغلباً مینی کے اَنس اور مارشنائٹس کی بعض حدیثوں کو ورثہ میں پایا تھا +

I۔ اُن کا نام اُن کے یونانی مخالفوں سے ایک مینی کہ اُن عورت کے بیٹوں یعنی پولوس اور جان دو نو بھائیوں سے لیکن زیادہ اغلباً اُن کے پولوس رسول کو ترجیح دینے سے نکالا گیا ہے۔ وہ خود تو صرف کرسچن کے نام کو ترجیح دیتے تھے +

II۔ اِس فریق کا بانی ایک سوریانی کانسٹینٹائن ہے جو سیموساٹا کے نزدیک مینانابس میں ایک ناسٹک (مارشنائٹ) جماعت کا شریک تھا۔ پولوس کے خطوط کی تاثیر کو حاصل کر کے اور اُس کے حقیقی شاگرد کا بہانہ کر کے وہ سیلوانس کے نام سے ڈوآلسٹک تعلیمات کی ستائیس سال تک بڑی کامیابی کے ساتھ بشارت دیتا رہا۔ حتٰے کہ شاہنشاہ کانسٹینٹائن پوگونیٹس ۶۶۸ دشمنہ

۶۸۵ء تک) نے ایک افسر بنام سیمی آن کو اُس کی گرفتاری اور قتل کے لئے روانہ کیا وہ ۶۸۴ء میں پتھروں سے مارا گیا۔ اور اُس کی جماعت تتر بتر ہو گئی تھی۔ لیکن کانسٹنٹائن سیلوانس کی بُردباری دلیری کے سبب سے سیمی آن حیرت زدہ اور تبدیل ہو گیا۔ اور اُس جماعت کو از سرِ نو ترو تازہ کیا۔ اور طیطس کے نام سے اُس پر حکومت کرتا رہا۔ جب جسٹینی آن دوئم نے یہ سُنا تو اُس نے مینی کے آتش کے خلاف قوانین کے مطابق اُس پر اور دیگر رہبروں پر (۶۹۰ء) میں آگ سے موت کا فتوےٰ لگایا۔

لیکن باوجود بار بار ایذا رسانی اور اندرونی نفاق کے یہ فریق ایشیائے کوچک میں پھیل گیا۔ جب یہ زائل ہوا تو ایک سرگرم اصلاح کنندہ سرجی آس مسمی بہ تخکس (۸۰۰ء سے ۸۳۵ء تک) برپا ہوا۔ جو اِس فریق کا دوسرا بانی تھا۔

اِس فریق کی حالت یونانی شاہنشاہوں کی حکمتِ عملی کے ساتھ بدلی گئی۔ بت شکن لیو سوری آن نے اُن کو نہ روکا۔ لیو آرمینی آن (۸۱۳ء۔ ۸۲۰ء) نے اُن کی نومریدی کے لئے ایک انتظام کیا اور اُن میں منکروں کو معافی دی۔ اور مستقل مزاجوں کو قتل کیا۔ تھیوڈورا نے (جس نے مورتوں کی پرستش کو بحال رکھا تھا) بے رحمی کے ساتھ اُنہیں ستایا

کا رکن تھا۔ وہ لوگ۔ اناجیل اربعہ۔ اعمال۔ پولوس کے چودہ خطوط۔ یعقوب۔ یوحنا اور یہوداہ کے خطوط کو قبول کرتے تھے۔ مگر بعد میں مارشی اُن کی مانند اپنے آپ کو پولوس اور لوقا کی تصنیفات ہی پر محدود کرتے ہوئے اور اُن میں اغلباً یوحنا کی انجیل کو بڑھاتے ہوئے معلوم ہوتے تھے +

(۶) اُنہوں نے کہانت۔ سیکرمنٹس۔ سینٹس اور تبرکات کی پرستش۔ صلیب کے نشان (سوائے سخت بیماری کی حالتوں کے موقعہ پر) اور دین کے تمام بیرونی دستورات کو رد کیا +

پولیشنس پریسٹس کی بجائے اُستادوں یا سانوں رفیقوں یا سنیاح مشنریوں اور فقیہوں کو رکھتے تھے۔ گرجاگھروں کی بجائے وہ مجلس گاہیں موسوم بہ "اوریٹری" (عبادت گاہ) رکھتے تھے۔ لیکن بانی اور رہبر بطور رسولوں اور نبیوں کے معزز جانے جاتے تھے +

(۷) اُن کے اخلاق زاہدانہ تھے۔ اُن کا مقصد روح کو مادی جسم کے اختیار سے آزاد کرنا تھا۔ مگر شادی اور گوشت خوری پر فتوے لگانے کے بغیر۔ لیکن بے نائیٹس گوشت کی ایک بلا شرع بداستعمالی کی انتہائے مخالف تک پہنچ گئے۔ اور اوباشی ہاں زناکاری یا خویشان سے مباشرت کے بھی بدمست ہو گئے +

اور اپنی چھوٹی سی سلطنت کے ایام میں ایک لاکھ پولیشنس کو تلوار۔ پھانسی کی ٹکٹکی یا آگ کے شعلوں سے مروا ڈالا۔ شائد اس بڑی تعداد میں بہت سے بُت شکن بھی شامل تھے +

اِن بے رحمیوں سے ستائے جاکر پولیشنس نے کا بیلیاس کی زیر ہدائت بغاوت کا جھنڈا کھڑا کر دیا۔ وہ پانچہزار کے ہمراہ محمّدیوں کے پاس بھاگ گیا۔ اُس نے عرب کی حد پر ایک مضبوط قلعہ بنام تفریقا بنایا اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر بیزنٹائن صوبہ پر کامیاب جنگی حملے کئے اُس کا داماد کرائی سوکیرس افسس تک بڑھ گیا۔ اور بڑے گرجاگھر کو (۸۶۷ء میں) اصطبل بنا دیا۔ لیکن یونانیون کے ہاتھ سے ۸۷۱ء میں قتل کیا گیا۔ اور اِس فریق کو شاہنشاہ بسیلِ مقدونی کی اطاعت کرنی پڑی +

اِس کے بعد اِس فریق نے اپنی ملکی قدر کھو دی اور رفتہ رفتہ تواریخ سے معدوم ہو گیا +

III۔ پولیشنس کی تعلیمات اور اعمال ہم کو صرف اُن کے آرتھوڈکس مخالفین کی آگاہی اور سرجی اُس کے خطوط کے چند ایک بقیات ہی سے معلوم ہوتے ہیں وہ ڈوآل اِزم۔ ڈیمی ارجزم۔ ڈوسیٹ اِزم۔ ریسٹے سیزم اور سوڈو پولن اِزم کی عجیب ملاوٹ تھیں۔ اور بہت سی باتوں میں مارشی اُن کے ناسٹِک طریقہ سے

۱۳۲

ایکسو بتیسویں فصل

یوکائی ٹس اور مشرق کے دیگر فرق

یوکائیٹس وہ میسٹک منکس (مجذوب فقیر) تھے جو کہ ڈوآل اسٹک اصولات یا رسی ازم سے نکلے تھے۔ وہ معتقد تھے کہ ہر ایک انسان میں اُس کی پیدائش ہی سے ایک دیو رہتا ہے۔ اور صرف نکالا خاموشی کی دعا ہی سے جس کو وہ ہر ایک روحانی ریاضت پر فضیلت دیتے تھے۔ نکالا جا سکتا ہے۔ اسی سے اُن کو یہ نام ملا۔ اپنے شیخی باز وجد کے باعث سے جن میں وہ خیال کرتے تھے۔ کہ وہ خاص مکاشفہ پاتے تھے لوگ اُن کو اینتھوزی آسٹس (داخل جوش) بھی کہتے تھے۔ سیلس اُن کو "شیطان پرست" کہتا ہے۔ وہ عبادت کی تمام بیرونی

رسومات کو حقیر جانتے تھے +

وہ گیارہویں صدی میں میسوپوتامیہ اور آرمینیا میں برپا ہوئے اور پولیشنس کے ساتھ کچھ کچھ تعلق رکھتے تھے +

ایک اور مشرقی فریق موسوم بہ تھنڈریشی آنس (تھنڈریک گاؤں کے نام پر) ۸۳۳ء اور ۸۵۴ء کے مابین ارارٹ کے صوبہ میں ایک پولیشن بنام سیمبٹ سے مرتب کیا گیا تھا۔ وہ پولیشنس ہی میں سے نکل آئے تھے۔ اور باوجود ایذارسانی کے انہوں نے آرمینیا میں بے شمار نو مرید بنا لئے تھے۔ اُن میں ۱۰۰۲ء میں ایک بشپ جیکب نامی تھا۔ جو آرمینی اُن کلیسیا کی خرابیوں کے خلاف منادی کرتا تھا۔ لیکن داغا گیا۔ عام لوگوں سے تحقیر کیا گیا۔ قید کیا گیا۔ اور آخر کار اپنے دشمنوں سے قتل کیا گیا تھا +

اَیتھنجی اَنس کے فریق کی نسبت جو شمالی فرگیہ میں ظاہر ہوا بہت خبر نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہت ہی جُوڈائسنگ (یہودی مائل) تھے +

Rev Michael Joseph. Cell # 92 300 7233 854.
vsealjesus@gmail.com
yesmicheal@yahoo.co.uk
Evenglist Yousaf Masih.
Cell # 92 300 7233 853.

۱۳۳
ایکسو تینتیسویں فصل
مغرب میں نئے مینی کے انس

مغرب میں بدعتی فریق خاصکر تین متفرق گروہوں کے یہاں (۱) ڈوالسٹک یا مینی کے آن (۲) پینتھی اسٹیک (ہمہ اوستی) اور میسٹک (مجذوب)۔(۳)۔ متعلقہ بائیبل دو الڈینیز۔ وہ اگرچہ آپس میں بہت ہی فرق رکھتے تھے۔ تاہم پوپانہ کلیسیا اور پریسٹس کے طریقہ سے نفرت رکھنے میں باہم متفق ہو گئے تھے۔ وہ ان متفرق اسباب سے برپا ہو گئے تھے:۔ بت پرستانہ خیالات اور پرانی بدعتوں کی بقیات سے کلیسیا اور نادان دین کی خرابیوں کی مخالفت سے ظالمانہ اختیار کے خلاف عقل کی بغاوت سے اور خدا کے کلام کے لئے ہر دلعزیز پیاس سے وہ بارہویں اور تیرہویں صدیوں کے دوران میں بلگیریا سے ہسپانیہ تک خاصکر اٹلی اور جنوبی فرانس میں سے ہوکر عجیب تیزی کے ساتھ پھیل گئے اور ان کو

بشدت دبانے کے لئے پوپیت کی تمام قوائے کی اُس کے اختیار کے عین عروج میں دانو سینٹ سوئم کے ماتحت) ضرورت پڑی اس جہاد کے بعد صرف ایک ہی فریق والڈینسیز پاک کلام کی اثباتی سچائیوں کے ساتھ اپنے وفادارانہ اتصال کے سبب سے باقی رہے +

مغرب میں بدعتی میلان نے ایک ترکیب یافتہ صورت میں اپنا پہلا اظہار گیارہویں صدی میں کیا۔ جب کہ کلیسیا اور پوپیت کی خرابی اوج تک پہنچ گئی تھی۔ یہ اُس زمانہ کو بطور مینی کے ان بدعت کی مداومت یا تازگی کے معلوم ہوئی +

نئے مینی کے اُس اوائل میں اکوی ٹینیا اور لینز میں ۱۰۲۲ء میں پاریس میں ۱۰۲۵ء میں ٹورن کے نزدیک مونٹے فورٹ میں ۱۰۳۰ء میں اور گوسلر میں ۱۰۵۲ء میں معلوم کئے گئے تھے۔ وہ خدا اور مادہ کے مابین ایک ڈوالسٹک مخالفت اور مسیح کی انسانیت کی نسبت ڈوسیٹک خیال کی تعلیم دیتے تھے۔ سینٹس اور مورتوں کی پرستش کی مخالفت کرتے تھے۔ اور کُل کیتھولک کلیسیا کو بمع فضل کے تمام جسمانی وسائل کے رد کرتے تھے۔ جن کی بجائے وہ ایک روحانی بپتسمہ۔ روحانی مشاورہ یانی اور ہاتھ رکھنے کے ذریعہ سے مخصوصیت کی علامت کو مانتے تھے

بعض لوگ مسیح کی زندگی کو ہر ایک انسان میں داستان یا الٰہی زندگی کی علامت قرار دیتے تھے۔ وہ عموماً اخلاق کے ایک سخت مجموعۂ قوانین کو برتتے تھے۔ شادی۔ گوشت خوری اور مسکرات سے پرہیز کرتے تھے۔ زرد رنگ ولاغر چہرہ لوگوں سے بطور بدعت کے ایک نشان کے تصور کیا جاتا تھا۔ اِس فریق کے پیرو عام لوگ تھے لیکن بطور اُن کے رہبروں میں بعض اوقات بھیس بدلے ہوئے پریسٹس بھی ہوتے تھے۔

معترضوں کو آگ اور تلوار سے ایذا پہنچانے کے مشرقی طریقہ کی مغرب میں بھی نقل کی گئی تھی۔ لوگوں کی متعصبانہ تندی نے پریسٹس کو مدد دی کہ وہ زیادہ ایذا پہنچادیں۔ ۱۰۲۲ء میں اورلینز میں تیرہ نئے مینی کے آتش پر جلانے کا فتوےٰ لگایا گیا تھا۔ ایسے ہی فسادات دیگر جگہوں میں واقع ہوئے۔ میلان میں بدعتیوں کو صلیب کے سامنے سجدہ کرنے یا مرنے میں سے کسی ایک کو چننے کی اجازت دی گئی تھی۔ لیکن بہت سے لوگ شعلوں میں کود پڑے۔

۱۳ تیرہواں باب

علمیت کی حالت

---

۱۳۴ ایکسو چونتیسویں فصل

تصنیفات

I. - اصلی تواریخی تصنیفات +

II. - عام تصنیفات +

III. - خاص تصنیفات +

۱۳۵

ایک سو پینتیسویں فصل

اوائل زمانۂ متوسط کا علمی احوال

علم الٰہی کی نسبت اس زمانہ کی رائج خاصیت ایک وفادار ٹریڈیشنل ازم (روائت والی) ہے۔ جس نے قدیم کلاسیکل اور مسیحی تصنیفات کے بقیات کو محفوظ رکھا۔ اور اُن کو ایک نئی حالت اور احاطہ میں پہنچا دیا۔ چھ صدیاں جو مغربی رومی سلطنت کے زوال (۴۷۶ء) اور ہلڈی برانڈ کے ایام (۱۰۲۹ء - ۱۰۸۵ء) کے مابین حائل ہیں۔ ضعیف العمر بت پرستی سے ایک نئی مسیحی شائستگی میں اور آبائی سے سکولیسٹک تھیالوجی میں تبدیلی کا زمانہ ہیں۔ یہ نزدیکی طلوعِ آفتاب کے نشانات والی تاریکی کا زمانہ تھا۔ آبا مر گئے تھے اور

سکولمین ابھی تک پیدا نہ ہوئے تھے۔ سب سے اچھا کام جو کیا جا سکتا تھا۔ وہ آئندہ کے فائدہ کے لئے گذشتہ کی میراث کی محافظت کرنا تھا۔ پھل اور طاقت زائل ہو گئی تھی۔ اور اُس نے نقل کرنے اور تالیف کرنے کی راہ کھولدی تھی۔ علمی محنت آزادانہ تجسس کی جگہ پر آ گئی +

یونانی کلیسیا نے کلاسیکل اور آبائی علمیت کے ساتھ اپنا تعلق جاری رکھا۔ اور نائیسین آباؤں اور سات عالمگیر کونسلوں کی تعلیم کی استقلال کے ساتھ پیروی کی۔ لاطینی کلیسیا آگسٹین اور جیروم کے اختیار کو مانتی تھی۔ مشرق میں زیادہ علمیت تھی مغرب میں زیادہ عملی تحریک جس نے اپنے آپ کو خاصکر مشنری میدان (کام) میں ظاہر کیا۔ یونانی کلیسیا ہمہ تن گذشتہ کی جانب راغب ہو کر آج تک آٹھویں صدی کی تعلیم کو استحکام کے ساتھ بحال رکھتی ہے۔ لاطینی کلیسیا آئندہ کی امید پر جہالت کی تاریک رات میں سے ہو کر گذری لیکن اُس نے نئے خون سے نئی طاقت حاصل کی۔ یونانی کلیسیا قدیم ساکن مسیحیت کو ظاہر کرتی ہے لیکن زمانۂ متوسط کی لاطینی کلیسیا موجودہ زمانہ کی طرف متحرک مسیحیت ہے +

ایک سو چھتیسویں فصل

مشرقی کلیسیا کی علمیت

مشرقی کلیسیا مغربی کلیسیا پر یونانی زبان کے جاننے میں فوقیت رکھتی تھی۔ جس نے اُس کو یونانی عہد نامہ۔ یونانی کلاسیکل تصنیفات اور یونانی آباؤں کی تصنیفات تک براہِ راست رسائی عطا کی۔ لیکن علاوہ ازیں اُس کو محمدی حملوں اور ظالم اہلِ دربار کی سازشوں اور بے جا مداخلتوں کی برداشت کرنی پڑی۔

آبائی علمیت کی نہایت رونق دار جگہیں اسکندریہ اور انطاکیہ۔ اسلام کی فتوحات کے سبب سے معدوم ہو گئی تھیں۔ اسکندریہ کی بہت بڑی لائبریری (۶۳۸ء میں) خلیفہ عمر کے حکم سے جلائی گئی۔ جس نے یہ دلیل دی کہ "اگر یونانیوں کی یہ تصنیفات خدا کی کتاب (قرآن) کے ساتھ متفق ہیں تو یہ بیفائدہ ہیں

اور ضرورت نہیں کہ وہ محفوظ رہیں۔ اگر وہ متفق نہیں ہیں تو وہ نقصان دہ ہیں۔ اور ضرور برباد ہونی چاہئیں" مگر آٹھویں صدی میں محمدیوں نے خود علمیت کو ترقی دینا۔ یونانی مصنفوں کا ترجمہ کرنا اور بغداد۔ قاہرہ اور کارڈوا میں بڑی بڑی لائبریریز فراہم کرنا شروع کر دیا۔ عربی علمیت کا زمانہ قریباً پانچسو سال تک منگلوں کی یورش تک جاری رہا۔ اِس نے کلیسیا کی علمیت پر خاصکر سکولیسٹک فلاسفی کے انکشاف پر کارڈوا کے ایویروائیس کی تصنیفات کے ذریعہ سے (جو ارسطو کا مترجم اور مفسر تھا اور ۱۱۹۸ء میں فوت ہوا) ایک تحریک دہ تاثیر ڈالی +

زمانۂ متوسط میں یونانی کلیسیا کی علمی حرکت کا مرکز قسطنطنیہ تھا۔ اِسی جگہ یا اِس کی نزدیکی گرد نواحی (کیلسیڈن اور نائیسیہ) میں عالمگیر کونسلیں منعقد ہوئیں۔ اِسی جگہ میں عالم لوگ۔ لائبریریز۔ شاہی مدد و حمائت اور مطالعہ کی تحصیل کی تمام سہولتیں موجود تھے بہت سی لائبریریز برباد ہوئیں لیکن ہمیشہ اُن کی جگہ میں اَور بنائی جاتی تھیں۔ تسالو نیقیہ اور کوہ ایتھاس بھی علمیت کی مشہور جگہیں تھیں۔ خاص کر بارہویں صدی میں +

بیزنٹینا ئن اہلِ دربار اور جسٹینینی اُن کی سرکاری

زبان لاطینی تھی - لیکن یونانی ہمیشہ عام لوگوں - علمیت فلاسفی
اور علم الٰہی کی زبان تھی اور رہی +

قدیم کلاسیکل علمیت نویں صدی میں فوٹیاس کی زیر حمایت
سرسبز ہوئی +

کروسیڈس اور آفتوں کے ایام ابتری میں بھی جو
سلطنت پر پڑی ہوئی تھیں - علمیت کی محبت جاری رہی
اور جب قسطنطنیہ آخرکار ترکوں کے قبضہ میں آگیا تھا -
تو یونانی علمیت نے مغرب میں پناہ لے لی - تازگی کو
شروع کیا - اور ریفرمیشن کے لئے تیاری میں ایک
خاص کارپرداز بنی +

بیزنٹائن تصنیفات میں علمیت کا ایک وسیع ڈھیر
پایا جاتا ہے - لیکن اس میں کوئی متحرک تاثیر گر اور منتظم
ذہین شخص معلوم نہیں ہوتا ہے +

تھیولاجیکل مباحثوں نے منطقی لیاقت - خیالی امتیازات
کے لئے محبت اور قیاسی اور تھیوڈکسی کی نامناسب قدر
کو ترقی دی - لیکن عملی دینداری کو نہیں +

نہایت لائق مشرقی تھیولوجین آنس ساتویں صدی
میں میکسی مس کنفیسر آٹھویں صدی میں دمشق کا جان
اور نویں صدی میں فوٹی اس تھے - ساتو تھیولوجیہ عوام
دعقیدہ متعلقہ بیکس مرتی کا خاص میکسی مس ایک
ہوشیار اور عمیق خیال کرنے والا تھا - اور ... [illegible]

(عارفانہ) اور تھیوڈکنسی کی حمائت میں سوڈو ڈائی اونی سی آن فلاسفی کو کام میں لانے کے لئے سب سے پہلا تھا۔ مورت پرستی کے حامی دمشق کے جان نے اور تھیوڈکس آباؤں خامسکر تین بزرگ کپدوقیوں۔ بیسل۔ تیزی انیزم کے گریگوری اور نسہ کے گریگوری کی تعلیمات کو ترتیب دی۔ اور علم الٰہی کے متعلق ایک یادگار کتاب لکھی۔ جو آج تک یونانی کلیسیا میں ویسا ہی اختیار رکھتی ہے۔ جیسا کہ ٹامس اکوائی ناس کا "سما" لاطینی میں۔ پوپ نکولس کا مخالف فوٹی آس اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم تھا۔ جس نے فلالوجی (زبان کے متعلق علم) فلاسفی تھیالوجی قانونی شرع۔ تواریخ۔ دوائی اور عام علمیت کے متعلق تمام قدیم بت پرستوں اور مسیحیوں کی کتابوں کو پڑھا۔ اور آزادانہ سوچ کے ساتھ اُن پر تامل کیا تھا۔ واقفیت کی وسعت اور تعلم کی بارآوری میں اُس کا جانشین میکائیل سیلس تھا۔ (جو ۱۱۰۶ء میں فوت ہوا)

بارھویں صدی کا نہائت نامور عالم تسلونیقیہ کا آرچ بشپ یُوسٹیتھی آس تھا جو بطور ہومر کے مفسر کے بہت مشہور ہے۔ لیکن بطور ایک تھیولوجی آن کلیسیائی حاکم اور گوشہ نشینی کے اصلاح کنندہ کے بھی اعلیٰ مرتبے کا حقدار ہے۔

۱۳۷
ایک سو سینتیسویں فصل
مسیحی پلیٹن ازم اور سوڈو-ڈائی اونی سی آس
تصنیفات

حقیقی اور فرضی ڈائی اونی سی اس

مسٹک (مجذوب) خیال کا میلان خاص کر ان تصنیفات سے سنبھالا اور پالا گیا تھا۔ جو نیو پلیٹون ازم اور مسیحیت کی ملاوٹ کو ظاہر کرتی ہیں۔ اور جو پولوس رسول کے مشہور ایتھنی آن نو مرید (اعمال ۱۷ : ۳۴) ڈائی اونی سی اس آیریوپیگیٹا کے نام پر نامزد ہیں۔ وہ دوسری صدی کی

ایک حدیث کے بموجب ایتھنز کا پہلا بشپ تھا۔ نویں صدی میں جب فرانسیسی لوگ اُس کی فرضی تصنیفات سے واقف ہو گئے تو وہ پیرس کے پہلے بشپ اور فرانس کے مربی سینٹ ڈینس سے خلط ملط کر دیا گیا۔ جو ڈوائی اونی سی اس اَریوپیگیتا کے قریباً دو سال بعد زندہ تھا اور فوت ہوا۔ وہ اِس طرح سے ایک صریح اختلافِ وقت کے باعث ایتھنز و پیرس کے مابین اور یونانی فلاسفی و مسیحی علمِ آلٰہی کے مابین ایک زنجیرِ اتصال بن گیا۔ اور اُس نے تقریباً رسولی اختیار حاصل کیا۔ وہ نامعلوم مصنف کی پوسٹھیومس (وہ تصنیف جو مصنف کی موت کے بعد شائع کی جاوے) تاثیر اور زندوں پر مُردگان کے اثر کی نہائت مشہور مثالوں میں سے ایک کو مہیا کرتا ہے صدیوں تک وہ تھیولوجی آفس کے بادشاہ کی مانند تصور کیا جاتا تھا۔

سوڈو ڈائی اونی سی اس فلاسفی میں ایسا ہی شخص تھا۔ جیسا کہ سوڈو۔ اِسی ڈور کلیسیائی انتظام کی نسبت تعلیم میں تھا۔ کیتھولک طریقوں کی بہتری کے لئے زاہدانہ فریب میں ایک تو علمِ الٰہی کے متعلق اور دوسرا کلیسیائی حکومت کے متعلق۔ ہر دو زمانۂ متوسط کی مسیحیت کے غیر محقق احوال کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہر دو نے اپنی اپنی قدامت کے اعتقاد سے اپنی حقیقی

خوبیوں سے کہیں بڑھکر ایک بناوٹی وقر کو حاصل کیا تھا۔ "ایریو پیگیٹی کا" کی اصلیت کی نسبت لورینٹی آس ویلا۔ ایراسمس اور کارڈینل کیجی ٹین نے اپنے دلوں میں شک رکھے۔ لیکن سوڈو۔ ڈائی اونی سی آس کی رسولی نو مریدی اور فرانس کے مربی سینٹ کے ساتھ یکسانیت کا بے بنیاد یقین قطعی طور پر صرف سترہویں صدی ہی میں تواریخی تحقیق کی روشنی سے خارج کیا گیا تھا۔ اُس وقت سے اُس کی تصنیفات نے اپنے اختیار اور کشش کو ضائع کر دیا۔ لیکن وہ ہمیشہ علمیت کے عجائبات اور راز دار فلاسفی کے نہایت مشہور طریقوں میں ایک اعلےٰ جگہ پاتی رہیں گی +

مصنّف کی نسبت تفتیش

اِن تصنیفات کا حقیقی مصنف کون ہے؟ لکھنے والا فقط ڈائی اونی سی آس کہلایا گیا ہے۔ اور وہ بھی صرف ایک ہی دفعہ۔ یہ بات ظاہر ہے کہ یا تو وہ رسولی زمانہ اور اُس کے قریب قریب زندہ تھا۔ یا اُس نے اپنے آپ کو اپنے خیال ہی میں پیچھے کی طرف اُس زمانہ میں

تبدیل کیا۔ پہلا متضاد غیر ممکن ہے۔ وہ یوسیبی آس یا جیروم یا ۵۳۳ء سے پیشتر کسی کلیسیائی مصنف کو معلوم نہ تھا۔ پہلے پہل اُسی سال میں جسٹینی آن اول کے ماتحت قسطنطنیہ میں آورتھوڈکس بشپوں اور بدعتی سیویری آنس کے مابین ایک کانفرینس میں اُن کا چرچا کیا گیا تھا۔ راقم ایک مسیحی نیو پلیٹینسٹ تھا۔ جو پانچویں صدی کے اختتام پر یا چھٹی صدی کے شروع کے قریب یونان یا مصر میں لکھا کرتا تھا۔ اور جس نے علمی داستان کے ذریعہ سے اپنے دینی خیالات کو ایتھنز کے پہلے مسیحی بشپ کے نام اور اختیار سے ملبس کیا+

اسی طرح سے سوڈو۔ کلیمینٹائن تصنیفات بھی روما کے پہلے بشپ سے منسوب کی گئی تھیں+

سوڈو۔ ڈائی اونی سی آس کا بیان اور اُس کی تاثیر

سوڈو۔ ڈائی اونی سی آس اوائل میں مسیح کے وجود

(شخصیت) میں ایک ماہیت اور ایک مرضی کے ہونے کی بدعتی تعلیم کی طرفداری میں ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن وہ بہت جلد اور تھیوڈ کمس تھیولوجی آنس کو زیادہ پسند ہوا۔ دمشق کا جان اکثر بطور ایک اعلےٰ سند کے اُس کا اقتباس کرتا ہے۔ فوٹی اُس بھی جس نے بطور ایک نکتہ چین کے اُس کی اصلیت پر شک کیا تھا۔ اُس کو بزرگ کلیسیائی اُستادوں میں شمار کرتا ہے۔ اور اُس کی سوچ کی گہرائی کی تعریف کرتا ہے +

مغرب میں سوڈو۔ڈائی اونی سی اس کی تصنیفات پہلے پہل ۵۹۰ء کے قریب پوپ گریگوری اول کے وسیلہ ذکر کی گئی تھیں۔ جو اغلباً اُن سے اُس وقت آگاہ ہوا جب کہ وہ قسطنطنیہ میں ایلچی تھا۔ پوپ ہیڈری آن اول شارلیمین کی طرف ایک خط میں اُن کا ذکر کرتا ہے۔ شاہنشاہ میکائیل دوئم (ہکلا) نے اُن کی ایک نقل لوئیس پائس (زاہد) کے پاس ۸۲۷ء میں بھیجی۔ مغرب کے نہایت اچھے یونانی عالم جان سکوٹس ایریجینا نے چارلس گنجا کی درخواست پر ۸۵۰ء کے قریب اُن کا ایک لفظی ترجمہ بمع تشریح کے تیار کیا۔ اور مصنف کی بباعث اُس کی قدامت اور اُن آسمانی بھیدوں کی بلند پروازی کے جن کا اُس نے ذکر کیا ہے معزز جان کر تعریف کی +

"آیریو پیگیٹیکا" نے خیال کے ایک ازخود پیچان اور متقوّد میلان کو تقویت دی۔ اور وہ سکولیسٹک اور میسٹیک (رازدار) تھیالوجی کے انکشاف کے لئے ایک خاص کارپرداز بنا۔ سینٹ وکٹر کے ہیو گو پیٹر لومبارڈ ایلبرٹس میگنس۔ ٹامس ایکوائی ناس۔ رابرٹ گروس ٹیسٹ اور ڈائی اونی سی آس کارتھیوسی آنس نے اُن پر تفسیریں لکھیں۔ اور اُن سے اپنی تصنیفات کے لئے تحریک پائی۔ اسی طرح سے اٹالی آن تازگی علم کے پلیٹنسٹس بھی اُن سے متاثر ہوئے تھے+

ڈینٹے۔ ڈائی اونی سی آس کو اُن تھیولوجی آنس کے درمیان جگہ دیتا ہے۔ جو آفتاب کے آسمان پر ہیں+

لوتھر اُس کو ایک خواب میں کہتا تھا۔ اور یہ اُس کے بدعتی خیالات میں سے ایک تھا۔ جس پر پیرس کے ساربان نے فتوے لگایا تھا+

اُس کی کئی ایک تصنیفات

ڈائی اونی سی آس کی تصنیفات جو اب تک موجود ہیں یہ ہیں

کے ساتھی پریسبیٹر تمطاوس کے نام پر چار رسالے ہیں یعنی (۱) آسمانی عُہدیداروں کی حکومت کے متعلق (۲) کلیسیائی عُہدیداروں کی حکومت کے متعلق (۳) الہٰی ناموں کے متعلق - (۴) میسٹک (رازدار) تھیالوجی کے متعلق - ان کے ساتھ رسولی زمانہ کے متفرق اشخاص کے نام پر مرسلہ دس خطوط ملائے گئے ہیں ؛

ڈائی اونی سی اس کا طریقہ

یہ کتابیں ویسی ہی مصنفی اور رازدار تشبیہوں کا ویسا ہی طریقہ ظاہر کرتی ہیں - جن میں نیوپلیٹن ازم اور مسیحیت مخلوط ہیں - ہیلینیک فلاسفی کی جو اُس سے پیشتر کلیسیا کی مخالف رہی تھی آخری صورت اِن تصنیفات میں کلیسیا کی مددگار ہو گئی - اس طریقہ کے سلسل خیالات یہ ہیں - خدا - تثلیث گناہ کی نسبت منفی خیالات اور نہائت اعلےٰ خدا کے ساتھ میسٹک (رازدار) ملاپ کے لئے انسان کے کوشش کرنے کا ترقی پذیر مکاشفہ ہیں ؛

الوہیت کی واحدت اور عالم کے عُہدیداروں کی

ترتیب اَیرِیوپیگیٹ کے دو بڑے خیالات ہیں۔ وہ الہٰی وحدت سے اظہارات کے سلسلہ کے ذریعہ سے تفرقات تک آترتا ہے۔ اور پھر دوبارہ خدا کے ساتھ میٹیک (مجذوبانہ) ملاپ تک چڑھتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس کی سندی آئت پولوس کا یہ جملہ ہے۔ کہ "ساری چیزیں خدا کی طرف سے اور خدا کے وسیلہ سے اور خدا کے لئے ہیں"۔ رومیوں ۱۱: ۳۶ +

۱۳۸

ایکسواڑتیسویں فصل

مغربی کلیسیا میں رائج جہالت

قدیم رومی شائستگی آینٹونائین شاہنشاہوں کی سلطنت کے تھوڑی دیر بعد گھٹنی شروع ہو گئی۔ اور آخر کار شمالی باربیری آنس (وحشیوں) سے برباد کی گئی تھی علوم وفنون کے خزانے دفن کئے گئے۔ اور ایک تاریک رات

یورپ پر چھا گئی - چند ایک علما نے علیحدگی اور غم کو محسوس کیا - ٹوئرس کا گریگوری (۵۴۰ء - ۵۹۴ء) فرینکس کی کلیسیائی تواریخ کے دیباچہ میں شکائت کرتا ہے کہ علم کا مطالعہ گال سے تقریباً موقوف ہو گیا تھا - اور کوئی آدمی پایا نہیں جا سکتا تھا - جو اُس وقت کے واقعات کو لکھنے کے قابل تھا +

زمانۂ متوسط اور "زمانۂ تاریکی" مترادف اصطلاحات ہو گئی ہیں - دسویں صدی خاص کر آہنی زمانہ کہلائی گئی ہے ساتویں اور آٹھویں صدیاں اُس سے کچھ بہتر نہ تھیں - اخلاق کا بگڑ جانا جہالت کے ساتھوں ساتھ جاتا تھا - یہ کہا جاتا ہے کہ جب پوپیت ذلت کی نہائت گہرائی تک غرق ہو گئی - تو روما میں شاذ و نادر ہی کوئی شخص تھا جو علم کے پہلے اصولات ہی سے واقف تھا - ہم اُن خادمانِ دین کی بابت شکائت سنتے ہیں - جو خداوند کی دعا اور عقیدہ کو کبھی نہ جانتے تھے - اگر ہم تصنیفات کی تعداد کے لحاظ سے خیال کریں تو ساتویں - آٹھویں اور دسویں صدیاں سب سے کم بار آور تھیں - نویں صدی اُن میں سب سے زیادہ بار آور تھی - دسویں صدی کی بہ نسبت گیارہویں صدی میں بار آوری کی تھوڑی ہی ترقی تھی - بارہویں میں بہت ہی زیادہ تھی - لیکن تیرہویں صدی میں پھر زوال آ گیا +

لیکن یہ بات کل کلیسیا یا دُنیا کی نسبت سچ نہیں ہے کیونکہ انگلستان اور جرمنی کے لئے دسویں صدی نویں کی بہ نسبت زیادہ ترقی پر تھی۔ فرانس میں آٹھویں اور نویں صدیوں نے نئی تربیت کے بیجوں کو پیدا کیا۔ جو موسم سرما کی برف سے البتہ ڈھانپے تو گئے۔ لیکن برباد نہ ہوئے تھے۔ اور گیارھویں اور بارھویں صدیوں میں بکثرت پھل لائے +

دنیاوی اور دینی علم صرف خادمانِ دین اور منکس ہی پر محدود تھا۔ لے اِٹی (کلیسیا کے عام شرکا) کا بڑا گروہ جس میں اُمرا بھی شامل تھے۔ پڑھ لکھ نہ سکتا تھا۔ اور بہت سے اقرار ناموں پر صلیب کے نشان کے ذریعہ سے دستخط کیا جاتا تھا۔ شاہنشاہ شارلیمین بھی بمشکل لکھ سکتا تھا۔ لوگوں کی محدود علمیت کا اِنحصار کم تعلیم یافتہ پریسٹس کے سکھانے پر تھا۔ لیکن کئی ایک شاہنشاہ اور بادشاہ خاصکر شارلیمین اور الیلفرڈ علمیت کے فیاض دل مربی اور تصنیفات کے لئے روپیہ پیسہ سے مدد دینے والے بھی تھے +

لائبریریز (کتبخانوں) کی کمیابی

عام جہالت کے بڑے بڑے اسباب میں سے ایک کتابوں کی کمیابی تھی- پرانے کتبخانے بے رحم باربیری آئیش (وحشیوں) اور لڑائی کے حملہ آوریوں سے برباد کئے گئے تھے- محمدیوں کے ہاتھ سے اسکندریہ کی فتح کے بعد مصری پیپائیرس (ایک قسم کے کاغذ) کی زراعت اور برآمد موقوف ہو گئی- اور پارچمینٹ یا ویلم (لکھنے کے لئے کمایا ہوا چمڑا) جس نے اُس کی جگہ اختیار کی ایسا گراں بہا تھا کہ بائیبل کی پوری نقلوں کی قیمت ایک محل یا کھیت کے برابر ہوتی تھی- الفریڈ بادشاہ نے کیفیتِ عالم کی ایک جلد کے لئے آٹھ ایکڑ زمین دی- اِسی لئے قیمتی کتابوں کو زنجیروں سے باندھنے کی رسم شروع ہو گئی- جو سولہویں صدی تک جاری رہی- اسی لئے فضول منکیش کہاوتوں اور زاہدانہ وعظوں کو جگہ دینے کے لئے کلاسیکل تصنیفات کے قلمی نسخوں کی اصلی عبارت کو کھُرچ ڈالنے کی رسم بھی نکلی- بعض اوقات بائیبل پر بھی یہ عمل درآمد ہوتا تھا- اور یوں خُدا کا کلام آدمیوں کی حدیثوں سے باطل کیا گیا تھا+

کنوینٹ (خانقاہ) کے متعلق اور کیتھیڈرل مدارس کے کتبخانے اکثر نصف درجن یا ایک درجن جلدوں تک محدود رہتے تھے- بہت سی کتابیں اٹلی سے خاصکر روما سے بھیجنی پڑتی تھیں+

اِستی ڈور دوسرے درجہ پر اپنے زمانہ کا نہائت عالم اور نہائت ہر دلعزیز مصنف تھا۔ اور اپنے سرگذشت نویسوں اور ٹورس کے گریگوری سے بطور علمیت کے مربّی کے تعریف کیا گیا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ علم و ہنر کا حامی تھا۔ لیکن کیتھلک کلیسیا کی بہتری کی اطاعت اور مددگاری ہی میں پوپوں کا اُس کے بعد سے ہمیشہ یہی وتیرہ رہا ہے +

زمانۂ متوسط کے کل ایام میں قدیم لٹریچر کی محافظت اور تلاوت خاصکر خاوماں دین اور منکس اور چند ایک بنیادی حکام کے سبب سے ہوئیں۔ کنونٹس قلمی نسخوں کی جائے پرورش (دائی خانہ) تھیں +

قدیم کلاسیکل تصنیفات کے ساتھ تعلق کلیتہً کبھی بھی توڑا نہ گیا تھا۔ بوآیتھی اُس (جو ۵۲۵ء میں پیویا میں قتل کیا گیا تھا) اور کیسیوڈورس (جو ویویری ارس کی خانقاہ میں گوشہ نشین ہوا اور ۵۷۵ء کے قریب وہاں فوت ہوا) اٹلی کے آسٹروگا تھک بادشاہ تھیوڈورک کے ماتحت ہر دو مدبران امورِ سلطنت قدیم اور زمانۂ متوسط کی علمیت کے مابین مسلسل حلقے بنتے ہیں۔ وہ قدیم رومیوں میں سے آخری تھے +

اور تو بھی یہ بات مشکوک ہے کہ آیا بوآیتھی اُس مسیحی تھا یا نہیں؟ البتہ وہ کیسیوڈورس کا دوست تھا۔ اور مسیحی کرہ میں رہتا تھا۔ جو اُس کی فلاسفی کی

اخلاقی سرفرازی کا سبب بنتا ہے۔ لیکن اگر ہم اُس کے چند ایک مسیحی جملوں کو فروگذاشت کریں۔ تو اُس کی کتاب بنام "تسلی" قریباً افلاطون یا سینیکا کے فرقہ کے کسی شریف غیر قوم سے لکھی ہوئی معلوم ہوگی۔

یونانی اور عبرانی علمیت

پاک نوشتوں کی اصلی زبانیں مغرب میں بہت کم جانی جاتی تھیں۔ لاطینی نے بطور ایک علمی اور مقدس زبان کے یونانی کی جگہ اختیار کی اور متفرق اقوام کے علما کے درمیان ایک بندِ اتحاد بنی۔ بطور ایک گفتنی زبان کے یہ بہت جلد بار بیرک (وحشیانہ) بولیوں کی مداخلت کے باعث سے ذلیل ہو گئی لیکن آخرکار جنوبی فرنگستان کی خوش الحان رومینک زبان کو جنی۔

عبرانی جس کو آباؤں میں سے بہت کم (اوریجن اور جیروم) جانتے تھے یہودی عبادت خانوں میں اور نامور یہودی قواعد دانوں اور پرانے عہد نامہ کے مفسروں کے درمیان زندہ رہی۔ لیکن وہ مسیحی کلیسیا میں

ریفریمیشن سے تھوڑی ہی پیشتر تک سرسبز نہ ہوئی تھی۔ ہمارے (زیر بحث) زمانہ کے تھیولوجی انس میں سے بہت تھوڑے (اسی ڈور اور شاید سکوٹس ایریجینیا) ہیں جو عبرانی علمیت کا کچھ نشان ظاہر کرتے ہیں +

یونانی زبان نے جو ٹرٹولی آن اور سپیری آن کے زمانہ تک مغربی کلیسیا کے مصنفوں سے بھی تقریباً بلاشرکت غیر کے استعمال کی گئی تھی۔ لاطینی کو راہ دی۔ اس لئے مغربی تھیولوجی انس میں سے بہت سے نئے عہدنامہ کو بھی اصلی زبان میں پڑھ نہ سکتے تھے۔ پوپ گریگوری یونانی نہ جانتا تھا۔ اگرچہ وہ کئی سالوں تک بطور پوپ کا ایلچی کے قسطنطنیہ میں رہا تھا۔ یہی بات سولھویں صدی تک کے بہت سے سکولمین (عالموں) کی نسبت سچ ہے لیکن معزز مستثنا بھی کچھ کم نہ تھے +

سیویل کا اسی ڈور (جو ۶۳۶ء میں فوت ہوا) بطور لاطینی۔ یونانی اور عبرانی کے عالم کے بیان کیا جاتا ہے +

آئرلینڈ بہت مدت تک انگلستان پہ فائق رہا۔ اور اُس نے اپنے ہمشیر جزیرے (برطانیہ) اور براعظم میں عالم مشنری روانہ کئے۔ سکوٹس ایریجینا کے حال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یونانی زبان وہاں نامعلوم نہ تھی +

انگلستان نے یونانی زبان کی واقفیت آرچ

بشپ تھیوڈور سے حاصل کی جو ترسس کا باشندہ تھا۔ ایتھنز میں تعلیم پائی تھی۔ اور پوپ سے (د سنہ ۶۶۸ء میں) کینٹربری کا آرچ بشپ مقرر کیا گیا تھا۔ اُس نے اور اُس کے رفیق ہیڈری آن نے جو افریقن نسل کا ایک اٹالئین ایبٹ تھا۔ خاندان ذین میں یونانی علمیت کو پھیلا دیا۔ بیڈ کہتا ہے۔ کہ اُن کے شاگردوں میں سے بعض اُس کے ایام میں زندہ تھے۔ جو یونانی و لاطینی میں ایسے ہی ماہر تھے۔ جیسے کہ اپنی وطنی سیکسن زبان میں +

فرانس میں یونانی زبان چارلس اعظم کے ماتحت مطالعہ کی جانی شروع ہوئی۔ آلکوین (جو سنہ ۸۰۴ء میں فوت ہوا) اِس کا کچھ علم اپنی زاد بوم انگلستان سے لایا تھا شارلیمین نے خود بھی یونانی سیکھی +

نویں صدی کا اور مغرب میں اِس کل (زیر بحث) زمانہ کا سب سے بڑا یونانی زبان کا عالم جان سکوٹس آریجینا (د سنہ ۸۷۵ء) تھا۔ جو پیدائش اور تعلیم کا تو آئرش تھا۔ لیکن فرانس میں چارلس گنجا کے دربار میں رہتا تھا +

مطالعہ کا کورس (سلسلہ)

تعلیم کیتھیڈرل اور متعلقہ کنوینٹ، مدارس میں دی جاتی تھی۔ اور انہوں نے یونیورسٹیز (بیت العلوم) کے لئے جن کی بارھویں صدی میں بنیاد ڈالی جانی شروع ہوئی تھی راہ تیار کر دی۔

دنیاوی علمیت کے کورس (سلسلہ) میں موسوم یہ سات وسیع فن یعنی قواعد۔ منطق۔ فصاحت۔ علم موسیقی ریاضی۔ تحریر اقلیدس اور ستاروں کا علم شامل تھے۔

یہ مضامین دینی علمیت کے لئے جو لاطینی بائیبل اور لاطینی آباؤں پر منحصر تھی ابتدائی تھے۔

بڑے بڑے تھیولوجی آنس (ماہران علم الٰہیات)

چند تھیولوجی آنس نے اپنے زمانہ کے تمام دنیاوی اور دینی علم کو حاصل کر لیا تھا۔ ہسپانیہ میں سیویل کا اِسی ڈور (جو ۶۳۶ء میں فوت ہوا) چھٹی صدی کے خاتمہ پر اور ساتویں کے آغاز میں سب سے بڑا عالم تھا۔

اُس کی کتاب بنام "آورجنس" یا "ایٹیمالوجیز" کے متعلق بیس کتابیں سات وسیع علوم کے کل مضامین کو بمع علم الٰہی، قانون دانی۔ علم ادویات اور قدرتی تواریخ وغیرہ کے مشتمل کرتی ہیں۔ اور افلاطون۔ ارسطو۔ بوآتھیئس ڈیماستھنیز۔ ہومر۔ ہیسی آڈ۔ پنڈر۔ انیکری آن۔ ہیروڈوٹس۔ سیسرو۔ ہارسیس۔ ورجل۔ اووڈ۔ ٹیرینس جوونیل۔ سٹیئز۔ لیوی اور سیلسٹ کے ساتھ اپنے مصنف کی واقفیت ظاہر کرتی ہیں۔ معزز بیڈ بھی اس وقت سے ایک صدی کے بعد سب علمیت میں ایسے درجہ تک پہنچ گیا۔ آیکوِن کیرولنجی آن زمانہ کا سب سے بڑا انتھیولوجی آن تھا۔ اُس کے مدرسہ سے ریبانس مورس نکلا۔ جو جرمنی میں علمیت اور اعلیٰ تعلیم کا بانی ہو گیا۔ یکوٹس ایریجینا (جو ۸۷۷ء کے قریب فوت ہوا) چارلس گنجا کے ایام سلطنت میں نہ صرف علمیت ہی کا بلکہ آزادانہ سوچ کا بھی ایک اینبا تھا۔ اور وہ متفکر تھیالوجی کے لئے مغربی کلیسیا کی مخفی لیاقت کے جیانہ کے طور پر ظاہر ہوا۔ گیارہویں یا بارہویں صدی کے نصف میں بیرنگار اور لینفرینکس سے ٹرانسبسٹینشی ایشن کی تعلیم کی مخالفت اور محافظت میں منطقی لیاقت مستعمل کی گئی تھی۔ اڈوپشن ازم … تقریریں اور حقیقی موجودگی کی نسبت تعلیمی مباحثوں … پاک نوشتوں اور آبائوں کی تصنیفات کے

مطالعہ کو تقویت دی۔ اور عقلی تیزی کو زندہ رکھا +

بائبل کے متعلق مطالعہ

لاطینی کلیسیا کا لٹریچر تو بہ کے متعلق کتابوں۔ وعظوں سالانہ سرگذشتوں۔ ترجموں۔ تالیفوں۔ پُر از بحث تقریروں اور تفسیروں کو شتمل کرتا تھا۔ اِن میں سے آخری سب سے زیادہ اہم ہیں۔ لیکن آبائوں اور اصلاح کنندگان کی بڑی بڑی تصنیفات سے کہیں ادنےٰ درجہ کی ہیں +

تفسیری تصنیفات گریگوریٔ اعظم۔ اِسٹی ڈور۔ بیڈ۔ ایلکوان۔ ٹورن کے کلاڈی آس۔ پاسکاسی آس۔ ریڈبرٹس ربیانس مورس، ہیمو۔ ویلافرڈ۔ سٹربیو اور دوسروں سے ایک بالکل عملی اور نصیحتی سمجھاؤ اور مقصد کے ساتھ تیار کی گئی تھیں۔ لاطینی ولگیٹ سندی عبارت تھی اور یونانی و عبرانی کا شاذ و نادر ہی حوالہ دیا جاتا تھا۔ خاص ماخذ۔ اگسٹین اور جیروم کی تصنیفات تھے +

تفسیر کرنے کا ہر دلعزیز طریقہ روحانی یعنی تشبیہی اور رازدار تھا۔ لفظی یعنی قواعدی و تواریخی تفسیر فراموش کی گئی تھی +

۱۴۰
ایکسو چالیسویں فصل
چارلس اعظم اور چارلس گنجا سے علم کی حمایت

شارلیمین اپنے زمانہ کی تاریکی میں ایک دور سے چمکنے والے روشنی کے منار کی مانند نمایاں ہے۔ وہ علمیت کے نئے زمانے کا بانی ہے۔ وہ فرانسیسی اور جرمن شائستگی کا پیشرو ہے وہ لڑائی میں عظیم تھا۔ اور قانون سازی اور صلح کے فنون کے ترقی دینے میں وہ اور بھی بزرگ تھا۔ اُس نے واضح طور سے دیکھ لیا۔ کہ صرف دین اور تعلیم ہی حکومت کی استوار اور پائدار بنیاد ہیں۔ اس بات میں وہ اسکندر اعظم اور سیزر دقیصر سے کہیں اعلیٰ ہے۔ اور کوئی مسیحی حاکم بھی اُس پر فائق نہیں ہے ؎

اُس نے اطالیہ اور انگلستان سے نہایت اچھے

عالموں کو یعنی پیسا کے پطرس - پال وارنے فرڈ - ایکویلیا کے پولی نس آور لینز کے تھیوڈلف اور یارک کے ایلکوین کو اپنے دربار میں دعوت دیکر بُلا یا - وہ ایک قسم کی علوم و فنون کی شاہی انجمن بنے - بیگمات بھی اِس میں شامل تھیں شاہنشاہ علم کے لئے ایک بے حد پیاس رکھتا تھا اور اپنے خطوط میں ایلکوین کے سامنے ہر ایک قسم کے سوالات بال تھیالوجی کے نہائت مشکل مسائل بھی پیش کرتا تھا اُس نے اپنی ادھیڑ عمری میں لکھنے کا فن - لاطینی قواعد کسی قدر یونانی زبان کو (تاکہ وہ لاطینی عہد نامہ کا اصلی کے ساتھ مقابلہ کر سکے) سیکھا - اور علم فصاحت - منطق - ریاضی اور ستاروں کے علم کی کچھ واقفیت حاصل کی - وہ قدیم روما کے شاعروں اور مورخوں کی تصنیفات اور آگسٹین کے "شہرِ خدا" کو پڑھنے سے بہت مسرت حاصل کرتا تھا - وہ ایک دوجین جیروم اور آگسٹینس کی آرزو رکھتا تھا - لیکن ایلکوین نے اُس کو کہا کہ قناعت کرو کیونکہ آسمان و زمین کے خالق کو یہی پسند آیا - کہ وہ دُنیا کو ایسے صرف دو ہی جیا عطا کرے ٭

چارلس نہ صرف خاندان ہی کی بلکہ اعلےٰ امرا اور سلطنت کے حکام کی اعلےٰ تعلیم کا بھی قصد کرتا تھا - اُس کے بیٹے اور بیٹیاں خوب علم رکھتے تھے - اُس نے اپنی سلطنت کے تمام بشپوں اور ایبٹس کی طرف ایک

سرکولر خط (۷۸۷ء میں) جاری کیا۔ جس میں اُس نے اُن کو ترغیب دی۔ کہ وہ کیتھیڈرلس اور کنونٹس کے متعلق مدارس شروع و قائم کریں۔ بعد ازاں وہ عوام کی تعلیم کی عظیم لیکن ناپختہ تجویز کرنے کو بھی تیار ہو گیا۔ اور ایک قانون میں (۸۰۲ء میں) طلب کیا کہ ہر ایک والدین کو اپنے اپنے فرزندوں کو مدرسے میں بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ وہ پڑھنا سیکھ سکیں +

شاہنشاہ نے اعلےٰ تعلیم کے لئے دربار یا محل کے متعلق ایک مدرسہ بنایا۔ اور اُس کو ایلکوِن کے زیر ہدایت رکھا۔ یہ اُس زمانہ کے تعلیم یافتہ خادمانِ دین اُمرا اور مدبران کی خاص جائے تربیّت تھا۔ یہ اپنے مطالعہ کے سلسلہ میں دنیاوی اور دینی علمیت کی تمام شاخوں کو مشتمل کرتا تھا۔ یہ ایک نمونہ بن گیا۔ جس کے موافق اَور مدارس بھی شروع ہو گئے +

کیرولنجی اَن زمانہ کی عمدہ تصنیفات اِس شاہی حمایت اور نمونہ کے پھل ہیں۔ مگر یہ دیسی کی بہ نسبت زیادہ تر پردیسی پھل تھا۔ یہ نہ تو فرانسیسی اور نہ ہی جرمن بلکہ حقیقتاً لاطینی اور اِس لئے کچھ مصنوعی تھا۔ نہ ہی یہ اَور کچھ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ لاطینی قدیم تصنیفات۔ لاطینی بائیبل اور لاطینی آبائوں کی تصنیفات ہی علمیت کے قابلِ رسائی ماخذ تھے۔ اور فرانسیسی اور جرمن زبانیں

ابھی تک تصنیفات کے ذریعے نہ تھے۔ یہ حقیقت تیز رو زوال اور بعد ازاں کی تازگی کو رومی کلیسیا کی نزدیکی قرابت میں بیان کرتی ہے +

شارلیمین کے تعیّنات اُس کے کمزور جانشینوں کی ملکی لڑائیوں کی اثنائے میں کُلیہ تباہی سے ڈرائے گئے تھے۔ لیکن لوئیس پائے اُس (زاہد) کے بیٹے چارلس گنجا فرانس کے بادشاہ (۸۴۳ء - ۸۷۷ء) نے علمیت کے لئے غیرت میں اپنے دادا کی پیروی کی۔ اور جان سکوٹس ایری جینا کے زیر ہدائت جس کو وہ باوجود اُس کی بے قاعدگیوں کے محفوظ رکھنے کے لئے بہت کشادہ دل تھا۔ پیرس میں محل کے متعلقہ مدرسہ کو نئی رونق دی +

چارلس گنجا کی موت کے بعد یورپ پر پہلے کی بہ نسبت جہالت اور وحشت کی زیادہ تاریک رات طاری ہو گئی۔ یہ گیارہویں صدی کے نصف تک جاری رہی۔ جب کہ عشاء ربانی کے متعلق بیرینگار مباحثہ نے کلیسیا کی سوتی ہوئی عقلی قوائے کو بیدار کیا اور بارہویں صدی کی سکولیسٹک (عالمانہ) فلاسفی اور تھیالوجی کے لئے راہ تیار کر دی +

۱۴۱

اکتالیسویں فصل

الفریڈ اعظم۔ انگلستان میں تعلیم

انگلستان میں تربیت کا شروع کینٹربری کے پہلے آرچ بشپ آگسٹین سے مسیحیت کے ساتھ ہی لایا گیا تھا۔ جو اپنے ہمراہ بائبل کلیسیائی کتابیں۔ پوپ گریگوری کی تصنیفات اور رومی مسیحیت کی تعلیمات اور رسومات لایا تھا۔ لیکن ایک صدی تک بہت ہی کم ترقی کی گئی تھی۔ سیکسن زمانہ کا نہائت مشہور عالم معزز بیڈ تھا۔ جو ۷۳۵ء میں فوت ہوا۔ اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اپنے زمانہ کے تمام تواریخی۔ تفسیری اور عام علم سے واقف تھا۔ یارک کے آرچ بشپ ایگبرٹ نے یارک (۷۳۲ء) میں ایک رونق دار مدرسہ قائم کیا جس سے شارلیمین کا اُستاد اور دوست اَیلکوین نکلا +

بت پرست ڈینس (اہل ڈچ) اور نارمنس کے اثنائے حملہ میں بہت سے گرجاگھر۔ کنوینٹس (خانقاہیں) اور لائبریریز

(کتب خانے) برباد کئے گئے تھے۔ اور خادمان دین بھی بار بار (ظلم و وحشت) میں لوٹ گئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اُن لاطینی عقائد کے معنی بھی نہ جانتے تھے۔ جن کو وہ عبادت میں استعمال کرتے تھے +

وحشیانہ ابتری کے اِس زمانہ میں شاہ الفریڈ اعظم (۸۷۱ء - ۹۰۱ء) اپنی عمر کے اکیسویں سال میں تخت نشین ہوا۔ وہ تمام آینگلو سیکسن حکام میں سے لڑائی میں اور صلح میں بھی سب سے اعلےٰ ہے۔ جو کچھ شارلیمین جرمنی اور فرانس کے لئے تھا۔ وہی الفریڈ انگلستان کے لئے تھا۔ اُس نے ڈینس کے لشکروں کو خشکی و تری پر مغلوب کیا۔ اپنے ملک کو غیر ممالک کی حکومت سے رہا کیا۔ اور مسیحی تعلیم کا نیا زمانہ شروع کیا۔ اُس نے ویلز کی قدیم برٹش کلیسیاؤں میں سے آئرلینڈ سے اور بر اعظم سے علما کو دعوت دیکر اعلےٰ مراتب پر بلایا۔ اُس نے بائیبل اور آباؤں کی تصنیفات میں سے منتخب جملوں کے مجموعے بنائے۔ اُس نے اپنے چھتیسویں سال میں ویلز کے ایک منک آسر سے جس نے بعد ازاں اُس کی سرگذشت لکھی تھی لاطینی زبان سیکھی۔ اُس نے خود بلا شُبہ علما کی مدد سے لاطینی سے آینگلو سیکسن زبان میں کئی ایک مستند تصنیفات کا ترجمہ کیا۔ اور اُن پر حاشئے چڑھائے۔ (اُن کی تشریح بیان کی) +

وہ پوپ کے ساتھ بطور کلیسیائی یگانگت اور شائستگی کے مرکز کے بہت نزدیکی قرابت رکھتا تھا۔ اُس نے اپنی آمدنی کا نصف حصہ کلیسیا اور تعلیم کے لئے مخصوص کردیا۔ اُس نے آکسفورڈ میں سکولا پلیٹینا کا سا ایک مدرسہ قائم کیا۔ لیکن آکسفورڈ کی یونیورسٹی کیمبرج اور پیرس کی یونیورسٹیوں کی مانند بہت بعد (بارھویں یا تیرھویں صدی) کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے لوگوں کی عام تعلیم کی تجویز بھی سوچی تھی۔ بڑی جسمانی کمزوری کے درمیان (اُس کو مرگی تھی) وہ انتیس ۲۹ سال کی سلطنت کے عرصہ میں بہت عجیب محنت کرتا رہا۔ اور چال چلن کی پاکیزگی اور پرہیزگاری کے سبب سے اور اپنے لوگوں کی سب سے اچھی بہتری کے لئے بلاغرض مخصوصیت کے سبب سے ایک لازوال شہرت کو چھوڑ مرا +

چودھواں باب

کلیسائی مصنفوں کی سرگذشت

خلاصے

۱۴۲
ایکسو بتالیسویں فصل

چھٹی سے بارہویں صدی تک کے بڑے بڑے کلیسیائی مصنفوں کی باترتیب فہرست

I ۔ یونانی مصنف

II ۔ لاطینی مصنف

۱۴۳

اکتالیسویں فصل

سینٹ میکسی مس کنفیسر

چونکہ سینٹ میکسی مس کنفیسر کا کچھ بیان (۵۸۰ء سے ۱۳- اگست ۶۶۲ء تک) دوسری جگہ میں کیا جا چکا ہے۔ اِس لئے یہاں صرف اُس کے علمی کام کی نظرثانی کرنا اور خلاصہ کے طور پر اُس کے تھیولاجیکل دعوے کا بیان کرنا ضروری ہے۔ باوجود اپنی جائے سکونت کی اکثر تبدیلیوں کے میکسی مس یونانی کلیسیا کے نہائت بارآور مصنفوں میں سے ایک ہے اور اپنی قابلیت کے باعث سے اعلےٰ مرتبہ پر ممتاز ہے۔

اُس کی تصنیفات پانچ اقسام میں منقسم ہو سکتی ہیں:-

I- تفسیری۔ اسکندری آن فرقہ کا پیرو ہونے کے سبب سے وہ بائیبل کی اِس قدر تفصیل و تفسیر بیان نہیں کرتا۔ جس قدر کہ وہ تشبیہی معنے بتاتا ہے۔ اور اُس کی

عبارت کو ایک مرکز بناتا جہاں سے وہ علمِ الٰہی کی
باتیں پیش کر سکتا ہے +

II - سکولیا (نوٹس) جو ڈائی اونی سی اس ایریوپیگٹیا
اور گریگوری نیزی اینزن کی تصنیفات پر لکھے گئے تھے
اور سکوٹس ایریہ جینا سے (۸۶۴ء میں) ترجمہ کئے گئے
تھے +

III - تعلیمی اور پُر از بحث تصنیفات +

IV - اخلاقی اور عابدانہ (۱) گوشہ نشینی کے متعلق
یعنی گوشہ نشین زندگی کے فرائض کی نسبت جو
ایک ایبٹ اور ایک جوان منک (راہب) کے مابین
ایک گفتگو کی طرز پر لکھی گئی تھی- ایک مشہور رسالہ بہت
سادہ- صاف اور تمام مسیحیوں کے لئے فائدہ مند ہے
یہ خدا کی اپنے ہمسایوں اور دشمنوں کے ساتھ محبت
اور دنیا کو ترک کرنے پر زور دیتا ہے- (۲) خیرات (محبت)
کے متعلق چار ابواب- (۳) تھیولاجیکل کفایت
شعاری کے متعلق- (۴) تھیالوجی کے متعلق پانچ
مسلسل ابواب +

V - متفرقات (۱) رازوں میں مداخلت جو کلیسیا
اور اُس کی عبادت کی ایک تمثیلی تشریح ہے- (۲)
اقتباسات- (۳) خطوط- (۴) گیت +

میکسی مس- ڈائی اونی سی اس- ایریوپیگٹیا

کا شاگرد اور دمشق کے جان اور جان سکوٹش آیری جینا کا اُستاد تھا۔ اِس لحاظ سے کہ وہ ڈائی اونی سی اُس کے خیالات کو واضح اور آشکارہ کرتا تھا۔ اور برعکس اِس کے ہر دو موخرالذکر کے لیئے ایک تحریک دینے والا اور رہنما تھا۔ دمشق کے جان نے یونانی کلیسیا میں اُس کی تاثیر کو آج تک جاری رکھا ہے۔ سکوٹش آیری جینا نے اُس کی تصنیفات میں سے بعض کو مغربی فرنگستان میں رواج دیا ہے +

اُس کی ایک قابلِ غور اور دلچسپ بات یہ ہے کہ غلامی جو گناہ سے شروع ہوتی ہے۔ انسانی ذات کی اصلی یگانگت کی موقوفی اور انسان کے جو خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا تھا۔ اصلی مرتبہ کا انکار ہے +

۱۴۲

ایکسو چالیسویں فصل

دمشق کا جان

سنہ ۷۳۰ء کے تھوڑی دیر بعد جان بطور ایک منک (راہب) یروشلم سے جنوب مشرق کی طرف دس میل کے فاصلہ پر بحیرۂ مُردار کے کنارہ کے نزدیک سینٹ سیباس کے کنوینٹ (خانقاہ) میں پایا جاتا ہے۔ چند سال بعد وہ پریسٹ کے عہدہ پر مخصوص کیا گیا تھا۔ اُس کے آخری ایام مطالعہ اور علمی محنت میں صرف ہوئے وہ سینٹ سیباس میں فوت ہوا۔ اصلی تاریخ معلوم نہیں ہے۔ اغلباً سنہ ۷۵۴ء میں +

اُس کی نسبت بہت سی روائیتیں بیان کی جاتی ہیں +

II - اُس کی تصنیفات - اُس کی کثیر التعداد تصنیفات کی ترتیب محض اٹکل پچو بات ہے۔ اُن سے شروع کرنا جنہوں نے اپنے مصنف کو پہلے نامور کیا اور جن پر اُس کی شہرت ہردلعزیز طور سے منحصر ہے بہتر معلوم ہوتا ہے۔ یہ مورت پرستی پر اُس کی تین تقریریں جو حقیقتاً سرکولر خطوط ہیں۔ جو اکثر مورت پرستوں کی جانب سے اِس مضمون کے سب سے عمدہ اظہار تصوّر کئے جاتے ہیں +

مورتوں کی طرفداری میں اُس کی تصنیفات کے سبب سے دوسری نائیسین کونسل (۷۸۷ء) سے بڑے جوش کے ساتھ اُس کی تعریف کی گئی تھی + لیکن دمشق کے جان کی شہرت بطور تواریخ کے

نہائت بزرگ تھیولوجی آنس میں سے ایک کے خاص کر اُس کی تصنیف موسوم بہ "چشمۂ علم" پر مبنی ہے۔ یہ تین علیحدہ اور مکمل کتابوں سے مبنی ہے۔ جو ایک ساتھ رہتے اور خاکریں مسیحی تھیالوجی اور تمام دیگر اقسام کے علم کا سائیکلوپیڈیا (مجموعہ) بننے کے لئے لکھی گئی تھیں۔ یہ اُس کے کو کے (جنہوں نے ایک ساتھ دودھ پیا ہوا ہو) بھائی اور ہم جماعت مے اُوما کے بشپ کا سماس کے نام نہاد کی گئی ہے۔ اُس کی تاریخ کا سماس کی تخصیص کے سال (۷۴۳ء) کے بعد کی ہے۔

یہ کل کتاب مسیحی تھیالوجی کی نسبت ارسطو کے منطقی قوانین کا ایک قابلِ غور استعمال ہے۔ کرسٹالوجی کے متعلق وہ نیسٹوری اَن اِزم اور مانوفیزٹ اِزم ہر دو کو ترک کرتا ہے۔ اور سکھلاتا ہے کہ مسیح میں ہر دو ماہیتیں اپنی خاص صفات رکھتی تھیں۔ اور ایک دوسری کے ساتھ مخلوط نہ تھیں۔ لیکن مسیح میں الٰہی ماہیت اُس کی انسانی ماہیت پر بڑے زور کے ساتھ غالب آئی۔ لوگاس (کلام) جسم کے ساتھ روح کے ذریعہ سے جو خاص الٰہی ماہیت اور جسم کی جسمانیت کے مابین ہے وابستہ تھا۔ یسوع کی انسانی ماہیت لوگاس کی ایک ہی الٰہی شخصیت میں آمیختہ ہو گئی تھی۔ جان صرف دو سیکرمینٹوں حقیقت میں موسوم بہ مسیح

کی مقرر کردہ رازدار رسومات یعنی بپتسمہ اور عشاء ربانی کو قبول کرتا ہے۔ موخر الذکر میں اُس وقت جب کہ روح القدس سے دعا مانگی جاتی تھی عناصر مسیح کے جسم اور خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن معلوم نہیں کہ کس طرح سے اِس لیئے وہ حقیقت میں ٹرانسبسٹینشی ایشن کی تعلیم نہیں دیتا ہے۔ تو بھی اُس کی تعلیم اِس کے بہت نزدیک سا ہے۔ باقی موسوم بہ پانچ سیکرمینٹوں کی نسبت یا تو وہ بالکل خاموش یا مبہم ہے۔ وہ ہمارے خداوند کی ماں مریم کے دائمی کنوارے پن کا معتقد ہے اور اِس کا بھی کہ مسیح کا اُس کے حمل میں داخل ہونا کان کی راہ سے واقع ہوا۔ وہ بائیس عبرانی کتابوں کے کینن (مقدس کتاب) کو جو عبرانی کے بائیس (۲۲) حروف یا قاعدوں کے ستائیس (۲۷) کے موافق ہیں۔ (کیونکہ اُن میں سے پانچ دوہری صورت کے ہیں) قبول کرتا ہے۔ اپاکریفا میں سے وہ صرف ایکلیزیا سٹیکس اور وزڈم (دانائی) ہی کا ذکر کرتا ہے اور وہ بھی بطور آن کینانی کل (قانون سے باہر) کے نئے عہد نامہ کے متعلق کینن (قانون) میں وہ کلیمنٹ کی کتاب بنام "رسولی کیننس" (قانون) کو بھی داخل کرتا ہے۔ سبت جیسا کہ یہودیوں کے لیئے بنایا گیا تھا۔ مسیحی لوگ اپنا تمام وقت خدا کے لیئے مخصوص کرتے ہیں۔ گناہ سے آزاد ہی حقیقی سبت ہے۔ وہ کنوارے پن کی تعریف

کرتا ہے۔ کیونکہ جس قدر فرشتگان آدمیوں سے اعلٰے ہیں۔ اُسی قدر کنوارا پن شادی سے فائق ہے۔ تو بھی شادی ناپاکی کی مانع ہونے کے سبب سے اور اولاد کے بڑھانے کے لئے اچھی ہے۔ دنیا کے خاتمہ پر مخالف مسیح آتا ہے۔ جو ایسا آدمی ہے کہ جس میں شیطان سکونت کرتا ہے۔ وہ کلیسیا کو ستاتا ہے۔ حنوک اور ایلیاہ کو جن کی نسبت گمان ہے۔ کہ زمین پر پھر ظاہر ہوں گے قتل کرتا ہے۔ لیکن مسیح سے اُس کی دوسری آمد پر برباد کیا جائیگا۔ جی اُٹھا ہوا جسم مسیح کے جسم کی مانند۔ اِن باتوں میں ہے۔ وہ بے تبدیل بیشنلیس (جو کسی طرح کی تکلیف سے ضرر نہیں پا سکتا) روحانی ہے۔ اور جسمانی حدود کا مقید نہیں۔ اور نہ ہی خوراک کا محتاج ہے۔ علاوہ اِن باتوں کے وہ بالکل پہلے بدن کی مانند ہے۔ دوزخ کی آگ مادی نہیں ہے۔ لیکن صرف خدا ہی جانتا ہے۔ کہ وہ کس شے سے بنی ہے +

اُس کی باقی تصنیفات۔ (۱) چھوٹے چھوٹے تھیولاجیکل رسالے ہیں۔ جن میں مقدس تثلیث پر ایک مختصر سوال و جواب شامل ہے۔ (۲) مخالف یوحنا جیکو بائیٹس۔ نیسٹورینی کے آنس۔ نیسٹوری آنس۔ اور آئی کانو کلاسٹس (بُت شکنوں) کے خلاف مباحثہ کے متعلق تصنیفات۔ (۳) وعظ۔ جن میں ایک کرسمس کی نسبت صحیح ہے۔

(۴) پولوس کے خطوط پر ایک تفسیر اور (۵) مقدس حوالے ہیں +

اِن کے علاوہ ایک اور کتاب برلام اور جوآیسف کی سرگذشت یعنی ایک ہندوستانی بادشاہ کے اکلوتے بیٹے کی ایک منک (راہب) بنام (برلام) کے ذریعہ سے تبدیلی کی کہانی اُس سے منسوب کی گئی ہے +

ایک اور تصنیف (جس کا مصنف مشکوک ہے) بنام سینٹ باربارا کی نسبت مدح ایک مصیبت زدہ سینٹ کی ایک عجیب کہانی ہے۔ لائق منصف اِس کو جان سے منسوب کرتے ہیں +

III۔ اُس کا مرتبہ۔ دمشق کا جان خواہ بطور ایک محمدی خلیفہ کے ماتحت مسیحی عُہدیدار کے۔ بطور مورت پرستی کے بڑے حامی کے۔ بطور ایک عالم دگو سیدھے سادھے منک (راہب) کے یا بطور ایک خوش اِلحان اور مقدس شاعر کے تصور کیا جاوے۔ ہر صورت سے ایک دلچسپ اور تاثیر گر شخص ہے۔ لیکن بطور یونانی آبائوں کی تھیالوجی کے خلاصہ بیان کرنے والے کے وہ سب سے زیادہ قابلِ غور ہے۔ کیونکہ اگرچہ وہ شاذونادر ہی کسی از خود ساختہ کیفیت کا بیان کرنے کی جرأت کرتا ہے تو بھی وہ کوئی اندھا غلامانہ طور پر نقل کرنے والا نہیں ہے۔ اُس کی بڑی کتاب "چشمۂ علم" نہ صرف قدیم مشرقی کلیسیا کے تھیولاجیکل

مباحثوں کا خلاصہ ہی تھی۔ (جو اُس وقت تھی اور آج کل بھی بطور سند کے اُس کلیسیا میں قبول کی جاتی ہے) بلکہ لاطینی ترجمہ کے سبب سے مغرب میں بھی تھیولاجیکل مطالعہ کے لئے ایک تاثیر گر تحریک ہوئی ہے۔ پیٹر لومبارڈ۔ ٹامس ایکوائی ناس اور دیگر سکولمین (علما) اِس کے بہت احسان مند ہیں۔ اِس کے مصنف کو "سکولیسٹے سیزم کے باپ" اور "یونانیوں کے لومبارڈ" کے القاب دیئے گئے ہیں +

ایک بڑی لیکن اتفاقی خدمت جو اِس بزرگ آباد سے کی گئی تھی یہ ہے کہ اُس نے اپنی کتاب میں یونانی تصنیفات میں سے بہت سے اقتباس کئے۔ جو اِس سبب سے آج کل موجود ہیں +

۱۴۵
اکتالیسویں فصل
قسطنطنیہ کا پیٹریارک فوٹی اس

فوشیُس قسطنطنیہ میں نویں صدی کے پہلے دہسالہ میں پیدا ہوا تھا۔ وہ ایک دولتمند اور نامور خاندان میں سے تھا۔ وہ علمیت کے لئے ایک متواتر پیاس رکھتا تھا۔ اور اپنے مطالعہ میں تھیالوجی کو شامل کرتا تھا۔ لیکن اوائل میں تھیولوجی آن نہ تھا۔ بلکہ وہ ایک اہل دربار اور مدبّر سلطنت تھا۔ جب بارڈیس نے اُس کو بطور قسطنطنیہ کے پیٹریارک کے اِگنیشس کا جانشین ہونے کے لئے منتخب کیا۔ وہ شاہنشاہ کے باڈی گارڈ کا کپتان تھا۔ اِگنیشس کے سخت دشمن سیراکیوز کے گریگوری نے پانچ دن کی اثنائے میں اُس کو منک۔ لیکٹر۔ سب ڈیکن۔ ڈیکن۔ اور پریسبیٹر کے پانچ عہدوں میں سے جلدی سے گذارا۔ اور چھٹے دن اُس کو پیٹریارک کے درجہ پر مخصوص کر دیا۔ وہ ۸۹۱ء میں ایک آرمینی آن خانقاہ میں جلاوطنی کی حالت میں فوت ہوا +

چونکہ عہدۂ پیٹریارک پر ممتاز ہونے کے بعد فوشیُس کی تواریخ پر پہلے ہی بیان ہو چکا ہے۔ اِس لئے یہ فصل دینی اور دنیاوی تصنیفات کے متعلق اُس کی خدمات کے ایک مختصر بیان پر محدود کی جاویگی +

اِن میں سب سے بڑی اُس کی کتاب موسوم بہ لائبریری یعنی کتبخانہ تھی۔ جو ایک بے نظیر تصنیف ہے اور جس میں نہایت متفرق اقسام کی دو سو اسّی ۲۸۰ کتابوں کے

(جن کو اُس نے پڑھا تھا) بیانات نکتہ چین تقریات اور خلاصے شامل ہیں۔ اُن مصنفوں میں سے جن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قریباً اسی ایسے ہیں جو ہمیں صرف اِسی کتاب کے ذریعہ سے معلوم ہیں۔ لائبریری اُس کے بھائی ٹراسی اَس کی درخواست پر اُس وقت لکھی گئی تھی۔ جب کہ فوٹی اُس ابھی خادم الدین بھی نہ تھا۔ مذکورہ تصنیفات میں سے بہت سی تھیولاجیکل ہیں۔ اور باقی صرف و نحو کے متعلق۔ لغوی فصاحت کے متعلق۔ تصوری۔ تواریخی۔ فلاسوفیکل۔ سائنٹیفک اور میڈیکل ہیں۔ پاک کلام کے حصوں کے تین یا چار منظوم جملوں کے مصنفوں کے سوائے کسی شاعر کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ تمام تصنیفات یونانی میں ہیں۔ لیکن اُن میں سے چند ایک لاطینی ترجموں میں ہیں۔ صرف گریگوری اعظم اور کیسی اَس ہی لاطینی کلیسیائی مصنف ہیں۔ جن کے ساتھ فوٹی اُس کسی قدر زیادہ آشنائی ظاہر کرتا ہے۔ اُس کی تصنیف کے دنیاوی حصے میں سے تواریخی سب سے اچھے ہیں اور وہ جو صرف و نحو کے متعلق ہیں سب سے زیادہ ناقص معلوم ہوتے ہیں۔ داستانوں کا ذکر ہے اور متفرق افسانوں کے رسالوں کا بھی۔ اُس کی تصنیف کے دینی حصہ

میں کریسیاسٹم اور ایتھاناسی اُس کا سب سے زیادہ ذکر ہے۔ اب گم شدہ تصنیفات میں سے جن کا فوٹی اُس نے ذکر کیا ہے۔ سب سے زیادہ اہم ساتویں صدی کے پہلے نصف حصہ کے ایک گمنام قسطنطنیہ کے مصنف سے ہے۔ جس نے پندرہ کتابوں میں متفرق یونانی۔ فارسی۔ تھریشن۔ مصری۔ بابلی۔ قلدی۔ اور یہودی عُلما کی طرف سے مسیحیت کی طرفداری میں شہادتیں ظاہر کی ہیں +

جیسی کہ "لائبریری" بے نظیر اور بیش قیمت ہے ویسی ہی اُس پر نکتہ چینی بھی کی گئی ہے۔ کیونکہ کئی ایک مشہور کتابوں کی بہ نسبت بعض کم قدر تصنیفات کی طرف زیادہ توجہ کی گئی ہے۔ یہ نکتہ چینیاں ہمیشہ بے طرفدار اور واجبی نہیں ہیں۔ درحقیقت مذکورہ کتابیں تھوڑی ہیں۔ اگرچہ موقع تھا کہ وہ بہت سی تصنیفات کا ذکر کریں۔ اور پھر انتخاب کرنے میں کوئی ترتیب یا طریقہ مدِ نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اِس کتاب کا مقصد صرف اُنہیں کتابوں کا تذکرہ کرنا تھا۔ جو اُس گروہ میں پڑھی گئی تھیں۔ جس کے ساتھ وہ اور اُس کا بھائی موخرالذکر کی عدم موجودگی کی اثنا میں تعلق رکھتے تھے۔ کہ یہ کتاب جلدی سے تیار کی گئی تھی۔ اور ایک اور اِس کے بعد آنے والی تھی۔ اِن حقیقتوں کا خیال کر کے اِس بڑے عالم کے حق میں سوائے تعریف

کے اور کوئی بات کہی نہیں جا سکتی ہے۔ جس نے ایک بالکل انجان طریقہ میں زیادہ اہم کتابوں پر جو نہ جانے وقت کے ایک تھوڑے سے عرصہ میں اُس کے مشاہدہ میں آئی تھیں۔ اپنی نکتہ چینی کو لکھ رکھنے یا اُن کے خلاصے بنانے سے متاخرین کو بڑے احسان مند بنایا ہے +

یونانی آباؤں میں سے وہ ایتھاناسی اس۔ کرلیاستم۔ بیسل گریگوری نیزی اینزن۔ ایفینی اس دفرائیم۔ اسکندریہ کے سیرل مصنوعی ڈائی اونی سی اس۔ ایسر بیو پیگیٹ اور میکسی مس کی اور لاطینی آباؤں میں سے لیو اول اور گریگوری اول کی نہایت ہی تعظیم کرتا ہے۔ وہ ایمبروز۔ آگسٹین اور جیروم کو بھی بطور آباؤں کے قبول کرتا ہے۔ لیکن اُن کی رائوں پر حجت کرتا ہے۔ اینٹی نائیسین مصنفوں کی نسبت وہ کسی قدر ادنے رائے رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اُس کے اور تھوڑے کسی کے اندازہ تک نہ پہنچے تھے۔ وہ اوریجن پر کفر آمیز غلطیوں کا اور یوسیبی اس پر ایری ان ازم کا الزام لگاتا ہے +

فوٹی اس کی اوائل تصنیفات میں سے ایک شاید اُس کی سب سے قدیم اُس کی یونانی لغات تھی جس کو اُس نے عالم شباب میں شروع اور لاٹیریری

سے پیشتر ختم کیا تھا۔ اور وقتاً فوقتاً اُس کی نظر ثانی کی تھی۔ اُس نے پیشین مصنفوں کی فرہنگوں اور لغاتوں کو استعمال کیا تھا۔ جن کے ناموں کو اُس نے اپنی "لائبریری" میں محفوظ رکھا ہے +

فوٹی اُس کی تھیولاجیکل تصنیفات میں سے سب سے زیادہ اہم "ایفی لوکی آن سوالات" ہے۔ یہ اِس واسطے اِس نام سے کہلاتی ہے۔ کیونکہ یہ سوالات اُس کے دوست لائی زیکس نے میٹروپولی ٹن "کیفی لوکی" اُس سے پوچھے تھے۔ یہ کتاب تین سو چھبیس تقریروں سے مشتمل ہے۔ اکثر متعلقہ بائیبل تفسیر ہیں لیکن تعلیمی۔ فلاسوفیکل دیوؤں کے تذکرہ کے متعلق۔ صرف و نحوی۔ تواریخی۔ طبّی اور سائنٹیفک بھی۔ یہ فوٹی اُس کی دیگر تصنیفات کی مانند عجیب علمیت اور لیاقت ظاہر کرتی ہے۔ یہ اُس کی پہلی جلاوطنی کے ایام میں مرتب کی گئی تھی۔ اور کتابوں اور خلاصوں کی کمی کی بہت سی شکایات مشتمل کرتی ہے یہ بے ترتیبنا۔ غیر مسلسل اور غیر مساوی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ متفرق اوقات پر لکھی گئی تھی بہت سے جوابات دوسروں کی تصنیفات سے لفظاً بلفظاً لئے گئے ہیں۔ اور کئی دفعہ ایک ہی سوال پر متفرق طریقوں میں بار بار بحث کی گئی ہے +

اگرچہ یہ بات مشکوک ہے۔ کہ آیا فوٹئ اُس نے پرانے عہدنامہ کی کسی کتاب پر کوئی مکمل تفسیر لکھی یا نہیں تو بھی اغلب ہے۔ کہ اُس نے اناجیل۔ رومیوں قرنتیوں اور عبرانیوں پر لکھیں۔ کیونکہ اِن کتابوں کے متعلق مطبوعہ اور غیر مطبوعہ مسلسل رسالوں میں فوٹئ اُس کی کتابوں کے بہت سے اقتباسات پائے جاتے ہیں۔ مگر اب کوئی تفسیر بھی مکمل طور پر موجود نہیں ہے +

دو قانونی کتابیں "قوانین کا مجموعہ" فوٹئ اُس سے منسوب کی جاتی ہیں۔ فوٹئ اُس نہ صرف قانونی قوانین کا فراہم کرنے والا ہی تھا۔ بلکہ قانون ساز اور تشریح کنندہ بھی تھا۔ ۸۶۱ء اور ۸۷۹ء میں اُس سے منعقد کردہ کونسلوں کے قوانین اور اُس کے قانونی خطوط یا احکام نے یونانی قانونی قوانین پر ایک بڑی اور پائدار تاثیر ڈالی تھی +

فوٹئ اُس کی تواریخی اور تعلیمی پُر از بحث تصنیفات دو گروہوں میں یعنی وہ جو پولیشنس اور ہنینی کے اُنس کے خلاف اور وہ جو رومی کلیسیا کے خلاف ہیں۔ منقسم کی جاسکتی ہیں +

لاطینی کلیسیا کے خلاف تصنیفات میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔ (۱) مِسٹاگوگیا یا روح القدس کی نسبت تعلیم جو لاطینیوں کے خلاف اُس کی سب

سے اہم تصنیف ہے - یہ صرف روح القدس کے صادر ہونے کی نسبت ہی بحث ہے - نہ کہ اُس کی شخصیت اور الوہیت کی نسبت کیونکہ موخرالذکر باتوں کی نسبت لاطینی اور یونانی کلیسیاؤں میں کوئی فرق نہ تھا۔ یہ فوٹی اُس کی بالکل اپنی ہی معلوم ہوتی ہے۔ اِس میں اُس کی تیز فہمی اور بڑی منطقی لیاقت پائی جاتی ہے (۲) ایسی باتوں کی نسبت دس سوالات اور جوابات کا ایک مجموعہ مثلاً "کن کن معاملات میں رومیوں نے بے انصافی کے ساتھ کام کیا ہے"؟ "کتنے اور کون سے حقیقی پیٹریارکس رومیوں سے پورے طور پر قبول نہیں کئے گئے ہیں"- "گو فضا شاہنشاہ کلیسیا کی صلح وسلامتی کا طلبگار ہے" - یہ مجموعہ بڑی تواریخی دلچسپی رکھتا ہے کیونکہ یہ اُن باتوں کو مشتمل کرتا ہے۔ جو علاوہ اِس کے بالکل گم ہوگئی ہوتیں۔ (۳) سب پر رومی فضیلت کے خلاف رسالہ۔(۴) فرانسیسیوں کے برخلاف رسالہ (۵) مشرقی پیٹریارکس کی طرف اُس کا اینسائیکلیکل وجوسب کی طرف لکھا جاوے) خط جو ۸۶۷ء میں لکھا گیا تھا +

فوٹی اُس کی حقیقی تصنیفات اُن کے علاوہ جن کا ذکر ہو چکا ہے - متفرق مضامین کے متعلق (۱) شخصی اور عام کے خطوط کی تین کتابوں کو جو عموماً طول طویل عبارت میں مرقوم ہیں۔ (۲) وعظوں کو

جن میں سے دو کلیتہً مطبوع دو ٹکڑوں ٹکڑوں میں۔
اور بیس غیر مطبوع ہیں۔ (۳) کئی ایک نظموں اور اخلاقی
جملوں کو جو اغلباً ایک تالیف میں شائع کرتی ہیں۔
کئی ایک اور کتابیں فوٹی اُس سے منسوب کی جاتی
ہیں۔ جو محض مشکوک اصلیت کی ہیں +

۱۴۶

ایکسو چھیالیسویں فصل

سیمی آن میٹافریسٹیس

سیمی آن نے سینٹس اور شہیدان کی سرگذشتیں
لکھی اور اپنی شہرت کے لئے اس مجموعہ کا احسانمند
ہے۔ اُس نے ظاہراً اپنی اصلی تجویز کو کبھی بھی انجام
تک نہیں پہنچایا۔ جو تمام سال کو مشتمل کرتی تھی کیونکہ
اُس کی حقیقی سرگذشتیں جو اب موجود ہیں۔ تقریباً سب
ستمبر (جو یونانی کلیسا کے سال کا پہلا مہینہ ہے) اکتوبر۔

نومبر اور دسمبر کی ہیں۔ باقی مہینوں کی بہت کم ہیں۔ لیکن یہ قرار دیا نہیں جا سکتا۔ کہ اُس نے کتنی لکھی ہیں۔ اُس کی تصنیف بہت غیر مساوی قدر کی ہے۔ اور چونکہ اُس کے بھولے پن نے بہت مشکوک بات قبول کرنے تک اُس کی رہبری کی۔ اِس لئے اُس کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ تاہم بہت سے اشخاص کو جو اب مشہور ہیں۔ گمنامی میں سے رہا کرنے میں اپنی محنت کے باعث وہ بہت شکرانہ کا مستحق ہے +

سرگذشتوں کے علاوہ نو خطوط کئی ایک وعظ تقریریں۔ بھجن۔ اور ایک قانونی خلاصہ اُس کے نام سے نامزد ہیں +

۱۴۷

ایکسو سینتالیسویں فصل

ایکوینٹی اس

ایکومینی اس دسویں صدی کے خاتمہ کے قریب تھسیلی میں ٹریکا کا بشپ تھا۔ اور اس نے رسولوں کے اعمال پولوس کے خطوط اور عام خطوط پر ایک تفسیر لکھی جو صرف ایک کیٹینا (سلسلہ) ہے جو یونانی کلیسیا کے تیئس ۲۳ آباؤں اور مصنفوں سے اخذ کیا گیا ہے۔ اور جا بجا اپنی طرف سے تشریح بھی زیادہ کی گئی ہے۔ یہ تصنیف لیاقت اور تمیز کو ظاہر کرتی ہے +

۱۴۸

ایکسو اڑتالیسویں فصل

تھیوفیلیکٹ

اپنے زمانہ میں یونانی کلیسیا کے مفسروں میں سے سب سے عالم تھیوفیلیکٹ تھا جو ایجی ان بحیرہ میں یوبیاہ کے جزیرہ پر اغلباً شہر یوری پس میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا احوال بہت کم معلوم ہے۔ اس نے اپنی زندگی

کا پہلا حصہ قسطنطنیہ میں صرف کیا۔ اور اپنی علمیت اور خوبیوں کی وجہ سے میکا ایل ڈوکس کے بیٹے شہزادہ کانسٹینٹائن پورفیرو جینی ٹس کا اتالیق منتخب ہوا تھا۔ ۱۰۷۸ء سے لیکر ۱۱۰۷ء کے بعد تک وہ اکریڈا کا آرچ بشپ اور بلگیریا کا میٹروپولی ٹن تھا۔ وہ اپنے ڈائیوسیس پر آزادانہ طریقہ سے حکومت کرتا تھا۔ لیکن اُس کے خطوط اُن تکلیفات کو ظاہر کرتے ہیں جن کے ساتھ اُس کو مقابلہ کرنا پڑا۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کب فوت ہوا +

اُس کی شہرت اناجیل۔ اعمال۔ پولوسی اور عام خطوط کے متعلق تفسیر پر منحصر ہے۔ اور ہوسیع۔ یوناہ۔ نحوم اور حبقوق کے متعلق تفسیر پر مبنی ہے۔ جس نے حال میں ڈے ویٹ اور ہاٹر جیسے مفسروں سے خاص تعریف حاصل کی ہے۔ یہ قدیم مصنفوں سے خاصکر کریساسٹم کی تصنیفات سے اخذ کی گئی ہے۔ لیکن تھیوفیلیکٹ صفائی کے ساتھ پاک کلام کی عبارت کی تشریح کر کے اور بہت سے قابل قدر اپنی طرف سے حاشئے چڑھا کر حقیقی تفسیری شناخت ظاہر کرتا ہے +

اُس کی تفسیر کے علاوہ اُس کی تصنیفات صلیب کی تعظیم۔ کنواری کے تحفہ (یا اظہار) اور شاہنشاہ ایلکیسی اُس کمنینس کی نسبت تقریریں۔ شاہزادوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق ایک رسالہ۔ پندرہ شہیدوں کی ایک تواریخ اور

لاطینی کلیسیا کی غلطیوں کی نسبت ایک درس کو مشتمل کرتی ہیں۔ یہ درس تھیو فیلیکٹ کی سب سے زیادہ دلچسپ تصنیف ہے۔ یہ ایک کنسرویٹو (محافظ انتظام حال) اور معتدل طریقہ میں لکھا گیا ہے۔ اگرچہ وہ یونانی اور لاطینی کلیسیا کے مابین دو بڑی زیر بحث باتوں یعنی روح القدس کے صادر ہونے اور عشاء ربانی پر بحث کرتا ہے۔ تھیو فیلیکٹ نے ان باتوں میں سے صرف پہلی ہی کو اہم سمجھا۔ اور اُس کی نسبت بلا پس و پیش لاطینوں کے ساتھ دشمنی کی پوری یونانی وضع اختیار کی۔ عشاء ربانی کی روٹی کی نسبت لاطینی مانتے تھے کہ وہ بے خمیری ہونی چاہیئے۔ اور یونانی مانتے تھے کہ خمیری۔ اِن میں سے ہر ایک کلیسیا مسیح کے طرزِ استعمال کی پیروی کرنے کا دعوے کرتی تھی۔ تھیو فیلیکٹ قبول کرتا تھا۔ کہ مسیح نے بے خمیری روٹی استعمال کی۔ لیکن وہ مانتا تھا کہ اِس معاملہ میں اُس کے نمونہ کی پیروی کرنا فرض نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اُس کا نمونہ اِس معاملہ میں ہم پر فرض ہوتا تو وہ ہر بات میں عشاء ربانی کے متعلق فرضدار ہوتا۔ اور جو کی روٹی اور فلسطین کے انگوری رس کا استعمال کرنا اور میز پر جھکنا اور کسی بڑے کمرہ یا اوپر کے کمرے میں عشاء ربانی کا ماننا بھی ضروری ہوتا۔ لیکن مسیحی آزادگی بھی ہے اور یہ روٹی کی کسی قسم کا استعمال کرنا اُن میں سے ایک تھی

ہے۔ جن کی یہ آزادگی اجازت دیتی ہے۔ تند اور طویل مباحثہ کی اِن باتوں کے متعلق اُس نے مشترک مسیحی عقیدہ اور مشترک مسیحی شراکت کی دائمی یادگاری کی صلاح دی +

۱۴۹

ایکسو انچاسویں فصل

میکائیل سیلس

میکائیل سیلس اِس نام کے اُن پانچ میں سے جن کا ایلیشی اُس نے فکر کیا ہے تیسرا تھا جو قسطنطنیہ میں ۱۰۲۰ء کے قریب ایک امیر اور شریف خاندان میں سے پیدا ہوا تھا۔ اُس نے طبعاً مطالعہ کو پسند کیا۔ اور جوانی کے شغلوں اور تفریح طبع کی طرف سے نفس کُشی کی تاکہ وہ بہت جلد ترقی کر سکے۔ کارنتھہ میں اپنے مطالعہ کو پورا کر کے وہ قسطنطنیہ میں واپس آیا۔ اور

فلاسفی کا سب سے بڑا پروفیسر مقرر کیا گیا۔ کانسٹنٹائن مانومیکس نے اُس کو اپنے دربار میں بلا لیا اور دنیاوی کاروبار اُس کے سپرد کیا۔ پھر اُس نے اپنی توجہ کو فلاسفی اور فصاحت کی طرف سے تھیالوجی (علم الٰہی)، علم طبیعات علم ادویات۔ ریاضی۔ تاروں کے علم اور جنگی علم کی طرف لگایا۔ الغرض اُس نے علم کی کُل شاخوں کی جستجو کی۔ اور چونکہ اُس کا حافظہ اُستوار تھا وہ ہر ایک بات کو جس کا مطالعہ کرتا تھا۔ یاد رکھنے کے قابل تھا۔ "یہ کہا گیا ہے کہ اُس میں انسانی سرشت نے اپنی اندرونی قوتے کو مطیع کر دیا۔ تاکہ وہ یونانی علمیت کے زوال کو باز رکھ سکے۔" وہ آئندہ شاہنشاہ میکائیل ڈوکس کا اتالیق بنایا گیا تھا۔ جس نے جب کہ وہ تخت نشین ہوا اُس کو اپنی کونسلوں میں شامل کیا۔ البتہ سیلس نے لفظ "فیلی اوکوئے" کی نسبت یونانی رائے کو اختیار کر لیا اور یونانی اور لاطینی کلیسیاؤں کے مابین صلح قائم کرنے کے لئے انگینی کے بشپ پطرس کی کوشش کو روکا جب میکائیل ڈوکس معزول کیا گیا (۱۰۷۸ء) تو وہ اپنے عہدۂ پروفیسر سے محروم کیا گیا۔ اور یوں ایک خانقاہ میں کنارہ کش ہوا جہاں فوت ہو گیا۔ اُس کا آخری ذکر ۱۱۰۵ء میں کیا گیا ہے۔

سیلس بہت بار آور مصنف تھا۔ لیکن اُس کی

تصنیفات میں سے بہت سی غیر مطبوع اور بہت سی گم ہو گئی ہیں۔ تھیولاجیکل تصنیفات میں سے جو طبع ہو چکی ہیں۔ نہایت اہم یہ ہیں:۔

(۱) غزل الغزلات کی تفسیر۔

(۲) ایک عالمانہ متفرق مضامین کا رسالہ +

(۳) دیوتوں کے کام

سیلس کے بارہ خطوط طبع ہو چکے ہیں۔ اُس کی سیمی آن میٹافزکس کی نسبت سے کا پہلے ہی ذکر ہو چکا ہے۔ اُس نے گریگوری تھیولوجی آن بیسل اور کریساسٹم کی فصاحت کا بیان لکھا۔ اور نظم میں اِن آباؤں کی ایک یادگار تصنیف کی +

۱۵۰

اکسو پچاسویں فصل

یوتھیمی اس زیگابنس

یُوتھیمی اَس زیگابینَس (یا زیگاڈینس) قسطنطنیہ کے متصل کنواری مریم کے کنوینٹ میں سینٹ بیسل کے طریقہ کا ایک عالم اور لائق یونانی منک تھا۔ اور شاہنشاہ اَیلیکسی اَس کمنینس (۱۰۸۱ء۔ ۱۱۱۸ء) اور اُس کی جوبد آنا کا خاص موردِ لطف تھا۔ باگومائیلس کی تردید کرنے کے لئے جو خوفناک طور سے بیشمار ہو گئے تھے۔ ایلیکسی اس سے درخواست کیا جا کر وہ بدعت کے متعلق ایک وسیع تصنیف تیار کرنے کے لئے جس کا نام "پینوپلی" تھا۔ رہنمائی کیا گیا تھا۔ بدعتیوں میں وہ ہمہ اوستیوں۔ یہودیوں۔ پوپ اور لاطینیوں کو مشتمل کرتا تھا۔ اس بڑی تصنیف میں اور علیحدہ رسالوں میں وہ باگومائیلس۔ مسلی آنس۔ آرمینی آنس۔ پولیشنس اور یہودیوں اور محمدیوں کی نسبت بھی بہت قابلِ قدر تواریخی آگاہی دیتا ہے اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ وہ آخری کی نسبت اچھی طرح سے آگاہ نہ تھا اور اُن کے خلاف بہت متعصب تھا۔ "پینوپلی" کے علاوہ یُوتھیمی اَس نے مزامیر پر تفسیریں لکھیں جو کریساسٹم کی تصنیفات پر بہت منحصر تھیں۔ اور اناجیل پر بھی تفسیر لکھی۔ جو زیادہ تر آزادانہ اور تفسیری فراست کو ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کو بعض کے نزدیک تھیوفیلکٹ سے دوسرے درجہ پر رکھتی ہے۔

۱۵۱

ایکسو اکاونویں فصل

تسلونیکہ کا یوسٹیتھی اَس

تسلونیکہ کا آرچ بشپ اور میٹروپولی ٹن یوسٹیتھی اَس اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم تھا - اور قسطنطنیہ میں پیدا ہوا اور جان کمنینس سے لیکر آئی زک دوئم اینجیلس تک یونانی شاہنشاہوں کے ماتحت یعنی ۱۱۱۸ء اور ۱۱۹۵ء کے مابین زندہ تھا - اُس کا اصلی نام نامعلوم ہے - یوسٹیتھی اَس کا نام اُس نے مناسٹک (زاہدانہ) مشقیں ماننے پر اختیار کیا تھا - اُس کی تعلیم سینٹ یوفیمیا کے کنونیٹ (خانقاہ) میں انجام دی گئی تھی - لیکن وہ سینٹ فلورس کے کنونیٹ میں منک (راہب) بن گیا - اُس نے اوائل ہی میں اپنے آپ کو علمیت - دینداری اور فصاحت کے لئے مشہور کیا - اور یوں شاہنشاہ مینوایل کی توجہ کو کھینچا جس نے اُس کو یکے بعد دیگرے اپنے بیٹے جان کا اتالیق - سینٹ سوفائیا کا ڈیکن اور ایک درباری عہدہ دار

یعنی عرضیوں کا مختار بنایا- آخری منصب میں اُس نے
ایک شدید خشک سالی کی اثنائے میں اہل قسطنطنیہ کی جانب
سے کم از کم ایک عرضی شاہنشاہ کے روبرو پیش کی تھی +
اُس کی زندگی کے اُس حصہ کے ساتھ کلاسیکل
تصنیفات پر اغلباً وہ مشہور تفسیرات تعلق رکھتی ہیں-
جن ہی کے سبب سے وہ اور لوگوں کو معلوم ہوا ہے
کہ طیفل نے اُس کی تھیولاجیکل اور تواریخی تصنیفات
کو مشتہر کیا- لیکن رب العلمین نے یوسٹیتھی اُس کو
عملی امورات میں ایک اعلےٰ حصہ لینے کے لئے ٹھیرایا
تھا- اور یوں مینوایل نے اُس کو ایشیائے کوچک
میں لیشیا کے دارالسلطنت مائرا کا بشپ مقرر کیا-
اور اُس سے پیشتر کہ وہ اِس عہدہ کے متعلق کام کرے
اُس نے اُس کو تسلونیقہ کے عہدۂ آرچ بشپ پر مقرر
کر دیا- (۱۱۷۵ء) وہ ایک قابل نمونہ بشپ- دیندار-
وفادار- گھڑکی میں بے درد- اور اصلاح میں دانا
اُن خالص اشخاص میں سے ایک جو یونانیوں میں
بہت شاذ و نادر ہی ملے ہیں- ایک ایسا آدمی تھا جو
اپنی قوم اور اپنے زمانہ کی خطاؤں کو خوب جانتا تھا-
جن سے وہ خود اپنے ہمعصروں میں سے ہر کسی کی
بہ نسبت زیادہ آزاد تھا- اُس کی دلیری کئی ایک
موقعوں پر ظاہر ہوئی تھی +

عملی دینی مضامین پر اُس کی تصنیفات بہت دلچسپی
اور قدر رکھتی ہیں۔ وعظوں کے علاوہ اُس نے گوشہ نشینی
کی تعریف میں ایک پُرجوش رسالہ لکھا۔ اور ساتھ
ہی اِس کے اُس نے وفاداری سے منکس (راہبوں)
کی عام خطاؤں یعنی اُن کی سُستی۔ اُن کی مکاری
اور اُن کی جہالت کے لئے جنہوں نے منکس کے نام
ہی کو ایک حقارت بنا دیا تھا۔ گھُرکی دی۔ اُس نے
کلیسیا کے عام شرکا کی طرف بھی مخاطب ہو کر اُن
کو بڑی سرگرمی اور نرمی کے ساتھ اُن کے شرعی احکام
کی تابعداری کے لئے ترغیب دی۔ اور اُن کی مکاری
کے لئے جو اُس وقت کا گناہِ عظیم تھی۔ اور اُن کے بغض
کے لئے دھمکی دی۔ اُس نے اِس حقیقی انجیلی
اصول پر زور لگایا۔ کہ محبت مسیحی زندگی کا مرکز
ہے۔ اُس کے خطوط جن میں سے ۷۵ طبع ہو چکے
ہیں۔ ہم کو اُس زمانہ کی ایک منور تصویر دکھاتے
ہیں۔ اور اُس کی خوبیوں کی شہادت دیتے ہیں۔"

۱۵۲
ایکسو باونویں فصل

نائیسیٹس اکومی نیٹس

نائیسیٹس ایکومی نیٹس جو کونے یعنی فرگیہ کے قدیم قلعے میں اپنی پیدائش ظاہر کرنے کے لئے کانی ایٹس بھی کہلاتا ہے۔ بارھویں اور تیرھویں صدیوں کے بڑے عالموں اور منصفوں میں سے ایک تھا۔ اُس نے قسطنطنیہ میں تعلیم پائی۔ ملکی قانون کا مطالعہ کیا۔ اور اوائل عمر ہی میں شاہی دربار میں اعلےٰ مرتبہ پر سرفراز ہوگیا۔ اُس نے جیسی لیری اُس کی اولاد میں سے ایک عورت کے ساتھ شادی کی۔ اور اُس وقت جب کہ قسطنطنیہ (۱۲۰۴ء میں) اکروسیڈرس (جہاد کرنے والوں) سے قبضہ میں لیا گیا تھا۔ وہ فلپو پوسس کا حاکم تھا۔ وہ نائیسیہ کو بھاگ گیا اور وہاں ۱۲۱۶ء کے قریب فوت ہوگیا۔ یہ اُس کی زندگی

کا آخری حصہ ہی تھا - کہ جس میں اُس نے اپنا اورتھوڈکسی کا خزانہ اپنے ایذا رسیدہ ہم مذہبوں کی تسلی اور تقویت کے لئے مرتب کیا - اِس تصنیف میں ستائیس ابواب تھے - لیکن صرف پانچ ہی پورے طور پر طبع ہوئے ہیں - اور وہ بھی صرف لاطینی ترجمہ میں - یہ تصنیف یوتھیمی اُس کی "پینوپلی" کی مانند تھیالوجی کی عالمانہ مستند کتاب اور بدعت کی تردید ہے - لیکن اِس میں زیادہ باتیں مصنف کی اپنی ہی ہیں - اور یہ ایک لیمین (عام شریکِ کلیسیا) اور مدبّرِ سلطنت سے مرقوم ہونے کے باعث "پینوپلی" سے زیادہ ہر دلعزیز ہے ۔

پہلا باب غیر اقوام کی فلاسفی اور یہودیوں کی غلطیوں کا بیان ہے - دوسرے باب میں روح القدس فرشتگان اور آدمیوں کا تذکرہ ہے - تیسرا باب مجسم کلام کا بیان کرتا ہے - چوتھے باب سے لے کر اخیر تک کئی ایک بدعتوں کا بیان کیا گیا ہے - اور اُن پر بحث کی گئی ہے - نائیسیٹس اپنے بیان کو شمعون جادوگر سے شروع کرتا ہے - اور اپنے زمانہ تک پہنچاتا ہے ۔

لیکن اُس کی شہرت دراصل اُس کی تواریخ پر مبنی ہے - جو سنہ ۱۱۱۷ء سے سنہ ۱۲۰۵ء تک بیزنٹائن امورات کی حکایت بتاتی ہے - اور ایک لائق اور قابلِ اعتبار کتاب ہے - اُس کے آخری حصے بڑی

دلچسپی کے ساتھ لاطینیوں سے قسطنطنیہ میں یادگار عمارتوں کی بربادی یا اُن کے قدرے نقصان کا بیان کرتے ہیں +

۱۵۳

ایکسو ترپنویں فصل

کیتھوڈورس

میگنس آوریلی اَس کیتھیوڈورس سینیٹر جس کی کلاسیکل تصنیفات کے لئے خدمات کا مبالغہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ایک قدیم رومی خاندان کی اولاد میں سے تھا۔ جو ملکی معاملات میں اپنے تاثیر کن کام کے لئے مشہور تھا۔ وہ ۴۷۸ء کے قریب بروتیم اِسکوسیلیکی اُم میں جو اٹلی کے انتہائی جنوب مغربی حصہ میں ہے پیدا ہوا تھا۔ اُس کا باپ جس کا نام بھی کیتھیوڈورس تھا تھیوڈورک کا پریٹوری اَن پریفیکٹ اور سینیٹر تھا

بیٹا اپنی عجیب لیاقتوں کے معلوم ہونے کے سبب سے کوانسٹور بنایا گیا تھا۔ جب کہ وہ بیس برس کی عمر کا تھا۔ اور تھیوڈورک کی خدمت میں ایک پرائیویٹ سیکرٹری (شخصی محرر) اور حقیقتاً وزیر اعظم کے طور پر کام کرتا تھا۔ اور اس کی موت (۳۰۔ اگست ۵۲۶ء) تک اس کا بڑا دوست رہا۔ اُس نے تھیوڈورک کی بیٹی ایمالیسونتھا کی حکومت کی (اُس کے بیٹے اتھالیرک کے ایام خورد سالی میں) ہدایت کی اور اُس کے زوال (۵۳۵ء میں) کو دیکھا۔ لیکن تھیوڈیٹس اور ویٹیجیس کے ماتحت تخت کے نزدیک اپنے عہدہ کو برقرار رکھا۔ وہ کانسل اور تین بار پریٹوری آن پریفیکٹ بھی تھا۔ اُس نے رومیوں کی اُن کے مغلوب کرنے والوں کے ساتھ صلح کرنے کیلئے سرگرمی کے ساتھ محنت کی ✽

لیکن ۵۴۰ء کے قریب وہ اِس عہدہ کے فکرات اور خطروں سے کنارہ کش ہوا۔ اور اُس نے بروٹی اَم میں اپنی دلربا آبائی جاگیر کی علیحدگی میں علم کی تلاش اور علمیت کی محافظت کی نسبت اپنی کوشش کے لئے بڑا موقع پایا۔ اُس نے رضامندی کے ساتھ اپنی زندگی کا ایک حصہ ختم کیا۔ اور وہ ایک کیسی عزت اور شہرت کا بھرا ہوا تھا۔ اور ایک اور حصہ شروع کیا جو (اگرچہ توقع نہ کیا گیا تھا) عالمگیر تاثیر کے لئے پیشتر

سے کٹھیرایا ہوا تھا - کیسیوڈورس مدّبر - کیسیوڈورس
منک (راہب) بن گیا اور اُس نے بے جانے بوجھے
گا تھس کی نوکری کو سب لوگوں کی خدمت کے ساتھ
تبدیل کر ڈالا - اُس کی گوشہ نشینی کی جگہ اٹلی کے
جنوب مغرب میں کوہ ماشی اس کے دامن میں
ویویری ئرس کی خانقاہ تھی - جس کو اُس نے آپ
ہی بنا کیا تھا - اور جس کے لئے بہت دولت عطا
کی تھی - اِس پہاڑ پر اُس نے ایک اور خانقاہ بنائی
جس میں کم فاضل منکس رہتے معلوم ہوتے ہیں -
لیکن ویویری ئرس کی انجمن اعلےٰ تربیّت یافتہ اور تصنیفات
کے لئے مخصوص تھی - وہ منکس جو لائق تھے - کلاسیکل
تصنیفات اور مسیحی نسخوں کی نقل کرنے اور اُن کو
درست کرنے پر لگائے گئے تھے - اور باقی جلد سازی
کرتے دوائی طیار کرتے اور باغ بانی کرتے تھے اُس
نے اپنی بڑی لائیبریری (کتب خانہ) کو اٹھا کر خانقاہ
میں رکھ لیا اور بڑا خرچ کرکے اُس کو بڑھایا - یوں
ویویری ئرس اُس افسوسناک ابتر اور ذلیل زمانہ
میں تربیّت کی پناہ اور علمیت کا چشمہ بن گیا - یہ اچھی
بات ہے کہ اِس نمونہ کی جو اُس نے دیا تھا - دوسری
خانقاہوں خاصکر بینیڈکٹن نے تقلید کی - اور نسخوں
کی نقل کرنا زاہدانہ فرائض کی فہرست میں داخل کیا

گیا تھا۔ اِس وسیلہ سے قدیم کلاسیکل زمانہ کی تصنیفات ہم تک پہنچی ہیں۔ اور چونکہ اس تحریک کا آغاز کیسیوڈورس سے ہوا ہے۔ اِس لئے وہ پرانے اور نئے علم کے مابین بطور ایک کڑی کے تعظیم پانے کا حقدار ہے۔ اُس کی زندگی جو اس طرح مفید طور پر استعمال کی گئی۔ غیر معمولی طور پر بڑھائی گئی تھی۔ اُس کی موت کا سال مشتبہ ہے لیکن وہ سنہ ۵۷۰ء اور سنہ ۵۸۰ء کے مابین تھا۔

کیسیوڈورس کی تصنیفات بہت ہیں۔ اُن کی خاصیت بڑی علمیت۔ تیزفہمی۔ اور محنت ہے۔ لیکن وہ ایک غلط اور بناوٹی عبارت سے بگاڑی گئی ہیں۔ بعض اُس وقت لکھی گئیں تھیں۔ جب کہ وہ ایک مدبر تھا۔ اور بہت سی اُس وقت جب کہ وہ منک تھا۔

I ۔ نہایت مشہور "متفرق مضامین کا رسالہ" بارہ کتابوں میں قریباً چار سو بادشاہی احکام اور فرمانوں کا ایک مجموعہ ہے جو کیسیوڈورس کی طرف سے بادشاہ کے نام سے جب کہ وہ پریٹوری آن پریفیکٹ تھا۔ جاری کئے گئے تھے۔ "متفرق مضامین کے رسالہ" سے اُس زمانہ میں اٹلی کی حکومت کی حقیقی شناخت حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ تصنیف اُس کے دوستوں کی درخواست پر کی اور بطور اُس کے جانشینوں کے رہنما کے تیار کی گئی تھی۔ اور سنہ ۵۳۴ء اور سنہ ۵۳۸ء کے مابین

طبع کی گئی تھی ۔

II - اُس کی کلیسیائی تواریخ موسوم بہ "ٹریپارٹیٹا" ایک تالیف ہے۔ یہ دھندلی نادرست اور درہم برہم ہونے کے سبب سے کسی طرح سے بھی ایک قابلِ نمونہ تصنیف نہیں ہے ۔

III - کرانیکل (سرگذشت) اُس کی تصنیفات میں سے سب سے پہلی جو ۵۱۹ء سے شروع ہوئی ہے۔ بمع تواریخی واقعات کے جابجا حاشیوں کے متفرق ماخذوں سے لی ہوئی حکامِ اعلیٰ کی ایک فہرست ہے ۔

IV - ایسٹر کی نسبت حساب جو ۵۶۲ء میں لکھا گیا تھا ۔

V - گاتھس کی اصل اور تواریخ جو شروع میں بارہ کتابوں میں تھی۔ لیکن اب صرف جارڈنیس کے خلاصہ میں موجود ہے۔ اِس میں کیسیوڈورس گاتھس اور رومیوں کے مابین دوستی پیدا کرنے کے لیئے اپنی بڑی خواہش ظاہر کرتا ہے۔ یہ قریباً ۵۳۴ء میں لکھی گئی ۔

VI - مزامیر کی تشریح۔ اُس کی تصنیفات میں سے یہ سب سے زیادہ لمبی ہے۔ اور زمانۂ متوسط میں سب سے زیادہ مؤثر تھی۔ یہ ویویری رس میں تیار کی گئی تھی۔ اور "انسٹیٹیوشنس" (دستورات) اس سے بیشتر شروع کی گئی تھی۔ لیکن اُس کے بعد ختم ہوئی۔ (نیچے دیکھو) اُس کا بڑا ماخذ آگسٹین ہے۔ یہ تشریح اپنی طرز میں اچھی ہے

اُس کی خاصیتیں اُس کے ہندسوں کے رازدارا استعمال اور دنیاوی علم خاصکر فصاحت کے استعمال میں ہیں +

VII - دینی اور دنیوی خطوط کے "انسٹیٹیوشنس" ۱۴۴۲ء سے لیکر دو کتابوں میں ہیں - جو عموماً باہم بلا تعلق تصنیفات کے طور پر تصور کی جاتی ہیں - پہلی کتاب ایک قسم کا تھیولاجیکل مخزن العلوم ہے - جو اصل میں کیسیوڈورس سے اُس کے اپنے منکس کے لئے مقصود تھی - دوسری کتاب میں وہ سات اعلے علوم (قواعد - فصاحت - منطق ریاضی - موسیقی - تحریر اقلیدس اور ستاروں کے علم) کا ایک ابتدائی طریقہ میں بیان کرتا ہے +

VIII - علم حروف کے متعلق اُس کے ترانوےیں سال کی تصنیف اور اُس کی لائبریری (کتب خانہ) میں مناسب تصنیفات کے خلاصوں کا محض ایک مجموعہ ہے +

IX - "روح یا جان" جو اُس کے متفرق مضامین کے رسائل کے طبع ہو لینے کے تھوڑی دیر بعد اُس کے دوستوں کی درخواست پر لکھی گئی تھی - یہ سوچ کی بہ نسبت زیادہ تر علمیت کی پیداوار ہے - یہ کتاب روح اور اُس کی خاصیت استعدادوں اور آخری مقصد کا بیان کرتی ہے +

X - خطوط - رسولوں کے اعمال اور مکاشفات کی بعض آیات پر نوٹس - یہ اُس کے مناسٹک (متعلقہ گوشہ نشینی) زمانہ کی تصنیف ہے - جو زمانہ متوسط میں عجیب طور پر فراموش کیگئی تھی +

۱۵۴

ایک سو چونویں فصل

ٹوئرس کا گریگوری

جارجی اس فلورینٹی اَیَس یا جیسا کہ وہ اپنے آپ کو اپنی مخصوصیت کے موقعہ پر اپنی ماں کے دادا (یا نانا) کے نام پر گریگوری اس کہتا تھا لینگریس کا بشپ تھا۔ جو ۳۰ نومبر ۵۳۸ء کو آورن کے سب سے بڑے شہر آرورنہ (آج کل کلرمنٹ) میں پیدا ہوا۔ اُس کا خاندان ہر دو جانب سے سینیٹوریل درجہ کا تھا۔ اور اُس کی شریفانہ رشتہ داری اور رعب داب کی تصدیق بشپوں کی اُس تعداد سے کی جاتی ہے۔ جو اُس سے تعلق رکھتے تھے وہ ایک منت کے ادا کرنے کے لئے گرجا گھر میں داخل ہوا ۵۶۳ء میں وہ ایک، ڈیکن مخصوص ہوا۔ ۵۷۳ء میں اُس شہر کے خادمانِ دین اور لوگوں کی ہم آواز درخواست پر بادشاہ نے اُس کو ٹورس کا بشپ مقرر کیا۔

ٹوئرس گال کا دینی مرکز تھا۔ سینٹ مارٹن کا مقبرہ اُس ملک میں سب سے مشہور اور جاتریوں کی آمدورفت کی ایسی جگہ تھی۔ کہ وہ بے شمار آمدنی کا چشمہ تھی ایلکوئن کے زمانہ (آٹھویں صدی) میں ٹوئرس کی خانقاہ بیس ہزار نوکروں کی مالک اور سلطنت میں سب سے زیادہ دولتمند تھی۔ ٹوئرس آسٹرایشیا کا شہر اس لئے مشہور تھا۔ کہ وہ سرحد پر واقعہ تھا۔ اور خاصکر حملہ آوری کے خطرہ میں تھا۔ وہ تاثیرات جن کے سبب سے یہ مرتبہ گریگوری کو حاصل ہوا اغلباً شخصی تھیں۔ کئی ایک باتیں اس کو حاصل کرنے کے لئے کارگر ہوئیں۔ اول یہ کہ سوائے پانچ کے ٹوئرس کے تمام بشپ اُس کے خاندان کے میمبر (شرکا) تھے۔ ڈیوفرونی اُس جس کا وہ جانشین ہوا اُس کی ماں کا چچیرا بھائی تھا) اور پھر یہ کہ وہ یوفرونی اُس کی موت کے وقت اپنی صحت یابی کے لئے سینٹ مارٹن کے مقبرہ کی جاترہ کی خاطر ٹوئرس میں موجود تھا۔ اور اپنے چال چلن سے اُس نے وہاں پر لوگوں کی محبت کو حاصل کر لیا تھا۔ علاوہ ازیں اُس کا سفر۔ اُس کی ریاضات۔ دین کے لئے اُس کی اعلےٰ محبت بھی اُس کے انتخاب کا سبب تھیں۔ گریگوری نے یہ عہدہ بے کار نہ پایا۔ لیکن اُس تاریک اور پُرطوفان زمانہ میں ٹوئرس کا گریگوری روشنی کے مینار کی طرح چمکتا ہے۔ ایڈار سیڈہ

اُس میں پناہ۔ متحیر لوگ ایک رہنما اور شریف بادشاہ ایک
مصمم ارادہ کا حامل پاتے تھے۔ ٹوئرس کے لئے اپنی
فکر میں چوکنا، بیدار اور بے تھکان ہو کر اُس نے اُس پر
ناواجب محصول لگائے جانے کی کوشش کو روک دیا۔
اُس نے تمام بدلہ لینے والوں کے خلاف سینٹ مارٹن
کی عبادت گاہ کے متعلقہ حقوق کو بحال رکھا۔ اور اہل فریق
کے جھگڑوں کا خاتمہ کیا۔ اُس کا رعب داب نزدیکی دیہات
میں تاثیر کر تھا۔

۵۸۷ء میں چلپیرک فوت ہو گیا۔ تب ٹوئرس
آورلینز کے بادشاہ گنٹرم کے تحت ہو گیا۔ جبکہ ۵۸۹ء
میں وہ سیگبرٹ کے بیٹے چلڈبیرٹ کو پھیر دیا گیا۔
گریگوری کی زندگی کے آخری نو سال مقابلتہً ساکن تھے
اُس نے گنٹرم اور چلڈبیرٹ کی مہربانی کا لطف اٹھایا۔
ٹوئرس کے شہر کو خوبصورت بنانے کے لئے بہت کچھ کیا
بہت سے گرجا گھر تعمیر کرائے۔ خاص کر ۵۹۰ء میں سینٹ
مارٹن گرجا گھر۔ لیکن آخر کار اُس کی رحلت (وفات) کا وقت
آ گیا اور ۱۷ نومبر ۵۹۴ء کو وہ جزا کو پہنچ گیا (فوت ہوا)
اُس کی سینٹ شپ (عہدۂ سینٹ) فی الفور اُن لوگوں
سے جن کی اُس نے خدمت کی تھی تسلیم کی گئی۔ اور لاطینی
کلیسیا نے باقاعدہ طور پر اُس کو سینٹس کی فہرست
میں داخل کیا۔ جنتری میں اُس کا دن ۱۷ویں نومبر ہے۔

گریگوری کی تمام تصنیفات اُن ایام میں جب کہ وہ بشپ تھا لکھی گئیں۔ اُن کی تعداد اُس کی محنت کی شاہد ہے۔ لیکن اُن کی عبارت اُس کی اپنی ہی رائے کی درستی کو ظاہر کرتی ہے۔ کہ وہ اچھی لاطینی لکھنے کے قابل نہ تھا۔ صرف ایک ہی تصنیف حقیقی قدر رکھتی تھی۔ لیکن وہ قدر بھی لاثانی ہے۔ کیونکہ صرف یہی اکیلی پانچویں اور چھٹی صدیوں کی فرانسیسی تواریخ کا بڑا ماخذ ہے۔ اُس کا نام فرینکس کی کلیسیائی تواریخ ہے۔ جو دس کتابوں میں ہے۔ اور سنہ ۵۷۶ء میں لکھنی شروع ہوئی۔ اور سنہ ۵۹۲ء میں ختم ہوئی۔ اِس کے سبب سے گریگوری فرانس کا ہیروڈوٹس کہلایا گیا ہے۔ اُس کا مقصد آئندہ نسل کے فائدہ کے لئے اپنے زمانہ کی تواریخ بیان کرنا تھا۔ اگرچہ وہ اِس کام کی نسبت اپنی ناقابلیت سے آگاہ تھا۔ لیکن اُس زمانہ کے مورخوں کی طرح ضرور تھا کہ وہ آدم سے شروع کرے۔ اور پہلی کتاب کے خاتمہ پر حقیقتاً گال کی تواریخ شروع ہوتی ہے۔ آخری پانچ کتابیں گریگوری ہی کی حینِ حیات کے واقعات کا بیان کرتی ہیں۔ اور اس لئے بہت وقعت رکھتی ہیں۔ گریگوری ایک قابل نمونہ مورخ نہیں ہے۔ لیکن جب وہ اُن واقعات کا بیان کرتا ہے۔ جن سے وہ خود واقف تھا۔ تو اُس کی باتیں قابلِ یقین اور اُس کے بیانات بےطرفدارانہ ہیں۔ اگرچہ اُس

کی رائیں کسی قدر طرفدار ہیں +
گریگوری اپنی کلیسیائی تواریخ کے خاتمہ پر اپنی تصنیفات کی ایک فہرست لکھتا ہے۔ جو سب کی سب محفوظ ہیں سوائے مزامیر کے متعلق اُس کی تفسیر کے جس کا اب صرف دیباچہ اور ابواب کے نام ہی موجود ہیں +

۱۵۵

ایک سو پچپنویں فصل

سیویل کا اِسیڈور

سیویل کا اِسیڈور لاطینی کلیسیا کا سینٹ اور عالم ۵۶۰ئہ کے قریب یا تو کارتھجنا میں یا سیویل میں پیدا ہوا تھا۔ وہ اور تھوڈ کس مسیحی ایمان والے ایک معزز رومی خاندان کا سب سے چھوٹا بچہ تھا۔ اُس کے باپ کا نام سیویری آنس تھا۔ اُس کا سب سے بڑا بھائی لی اینڈر گریگوری اعظم کا مشہور دوست اور ایری آنزم

کے خلاف کیتھلک ایمان کا کامیاب حامی ہسپانیہ کی نہایت بڑی ڈائیوسیس سیویل کا تقریباً ۵۷۹ء سے ۶۰۰ء تک آرچ بشپ تھا۔ دوسرا بھائی فلجینٹی اُس اُس ڈائیوسیس میں جہاں اُس کی بہن فلورنٹینا ایک نن تھی۔ ایسٹیجی کا بشپ تھا۔ اِسٹیڈور ہیکس مجولیا موسکے اِسٹیڈور سے امتیاز کرنے کے لئے سینیئر کہلاتا ہے۔ اور کارڈوا کے اِسٹیڈور سے امتیاز کرنے کے لئے جونیئر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس کے والدین جب کہ وہ ہنوز بالکل چھوٹا ہی تھا۔ فوت ہو گئے تھے۔ بہر حال وہ اپنے بھائی لی اینڈر سے پڑھایا گیا تھا۔ ۶۰۰ء میں وہ سیویل کے عہدۂ آرچ بشپ پر اپنے بھائی کا جانشین ہوا۔ اس مرتبہ میں وہ ہسپانیہ کی کلیسیا کا بڑا سرگروہ بنا۔ اور دو کونسلوں یعنی سیویل کی دوسری کونسل (جو ۱۳ نومبر ۶۱۹ء میں شروع ہوئی) کا میر مجلس تھا۔ ان میں سے پہلی تو اُسی جگہ سے تعلق رکھتی تھی۔ لیکن دوسری بہت ہی اہم تھی۔ یہ اُن میں سے جو ہسپانیہ میں منعقد ہوئیں۔ سب سے بڑی تھی۔ کیونکہ اُس میں سب کے سب یعنی چھ میٹروپولی ٹنس چھپن بشپ اور سات بشپوں کے نائب حاضر تھے۔ یہ بہت ملکی وقعت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ سیسی نینڈ بادشاہ سے طلب کی گئی تھی۔ جس نے اُسی وقت پہلے بادشاہ سوائنتھیلا کو معزول کیا تھا۔ سیسی نینڈ اس کونسل سے بڑی

تعظیم کے ساتھ قبول کیا گیا تھا۔ اُس نے اپنے آپ کو بشپوں کے سامنے ڈال دیا اور آنسوؤں کے ساتھ اُن کی دعاؤں کا خواستگار ہوا۔ تب اُس نے اُن کو بُرائیوں اور غلطیوں کے درست کرنے میں اپنے فرائض بجا لانے کی ترغیب دی۔ پچھتر قوانین میں سے جن کو کونسل نے منظور کیا۔ کئی ایک بہت دلچسپ ہیں۔ یوں بپتسمہ پانے والے کو پانی میں ایک سے زیادہ بار غوطہ دینا منع کیا گیا۔ کیونکہ ایسی اٹس یہ ظاہر کرنے کے لیئے کہ تثلیث منقسم ہوگئی ہے۔ تین بار غوطہ دیتے تھے (قانون ۶) ہٹیری اور ایمبروز سے مرقوم تمام گیتوں کو رد کرنا اور عام عبادت میں صرف پاک کلام ہی کی عبارت کو استعمال کرنا درست نہیں ہے (قانون ۱۳) اگر کبھی کوئی خادم الدین بادشاہ سے ایک منصف بنایا جاتا ہے۔ تو اُس کو ضرور بادشاہ سے یہ قسم طلب کرنی چاہیئے کہ اُس کی کچہری میں کبھی خون ریزی نہ کی جاویگی (قانون ۳۱)۔ سینٹے نینٹڈ بادشاہ کے حکم سے خادمان دین تمام بادشاہی محصولات اور خدمات سے آزاد کیئے گئے تھے۔ (قانون ۴۷)۔ وہ جو ایک بار منک ہوا ہمیشہ منک رہے۔ اگرچہ وہ اپنے والدین سے بھی بنایا گیا ہوا۔ (قانون ۴۹) حالانکہ یہودیوں کی بالجبر مریدی ممنوع تھی۔ تو بھی کسی یہودی کو جو

بالجبر نو مرید کیا گیا ہو۔ یہودیت میں پھر جانے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ (قانون ۵۷)۔ ہر دو مصطبغ اور غیر مصطبغ یہودیوں کی نسبت بہت سخت قوانین جاری کئے گئے تھے (قانون ۵۸ سے ۶۶ تک)۔ بادشاہ اپنی حکومت میں بحال رکھا جاتا تھا۔ اور معزول شدہ بادشاہ اور اُس کا خاندان ہمیشہ کے لئے اختیار سے خارج کئے جاتے تھے۔ جب اِسیڈور کے مرتبہ پر غور کیا جاتا ہے۔ تو یہ ایک اغلب گمان ہے کہ یہ قوانین متفرق باتوں کی نسبت اُس کی راؤں اور اعتقادوں کو ظاہر کرتے ہیں +

موت کی آمد کی بیماری سے آگاہی پاکر اِسیڈور نے اپنی جائداد کو تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ اپنی زندگی کے آخری چھ ماہ تک وہ صبح سے شام تک خیرات بانٹا کرتا تھا۔ اُس کی موت کا وقت اعلےٰ تعلیم دہ تھا۔ اپنے فراہم شدہ بشپوں کے ہمراہ اُس نے اپنے آپ کو سینٹ وِنسینٹ شہید کے گرجا گھر میں پہنچوایا اور وہاں عوام میں اپنے گناہوں کا اقرار کرکے خدا سے مغفرت کے لئے دعا مانگی۔ تب اُس نے حاضرین سے معافی اور دعائیں طلب کیں۔ آخری شے بھی جو اُس کے پاس تھی۔ دے دی۔ مقدس عشاء ربانی لی اور وہ اپنی جھونپڑی میں پہنچایا گیا۔ جہاں اُس کے چار دن

بعد بروز جمعرات ۴ - اپریل ۶۳۶ء کو جان بحق ہوا +
سیول کا اِسیڈور اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم تھا - وہ لاطینی - یونانی اور عبرانی میں اور دنیاوی و دینی اور آبائی تصنیفات میں خوب ماہر تھا - وہ ایک قوی اور معزز پریلیٹ (بڑا پادری) بھی تھا - اپنی عجیب فصاحت کے باعث تعریف کیا جاتا - اور اپنی شخصی خوبیوں کے باعث عزیز جانا جاتا تھا - اُس نے تربیت کے واسطے خاص کر خادمان دین کی تربیت کے لئے بہت کچھ کیا - اور سیول میں ایک بہت کامیاب مدرسہ قائم کیا - جس میں وہ خود تعلیم دیتا تھا - لیکن اُس کی عالمگیر شہرت اُس کی علمی تصنیفات پر مبنی ہے - جو اُس وقت کے رائج علم کی ہر ایک شاخ کو شتمل کرتیں ہیں - اور جو اگرچہ قریباً بالکل تالیفیں ہی ہیں تو بھی اپنی قابلیت اور فائدہ مندی کے لئے حد سے زیادہ تعریف نہیں کی جا سکتی ہیں - اُس نے ہر دو دینی اور دنیاوی علمیت کو دائمی بنانے کے لئے بیش بہا خدمت کی - یہ اُس کی بزرگی کی ایک بڑی شہادت ہے - کہ وہ تصنیفات بھی جن کے ساتھ اُس کا کوئی واسطہ نہ تھا - اُس سے منسوب کی گئی ہیں - مثلاً موزاربیک نماز نامہ اور سپانیہ کے کلیسیائی اور دنیاوی قوانین کی ترمیم خاصکر مشہور سوڈو - اِسیڈوری آن ڈکریٹاس (دفعات)

اُس کی تصنیفات غالباً چھ گروہوں میں منقسم ہوتی ہیں:-

I- ببلیکل (متعلقہ بائیبل) اس گروہ میں ذیل کی کتابیں شامل ہیں:-

(۱) پاک نوشتوں کے تمثیلدار قصے۔ (۲) بائیبل کے مقدسین کی زندگیاں اور اموات۔ یہ چونسٹھ پرانے عہدنامے کے اور اکیس نئے عہدنامے کے صاحبانِ لیاقت کی بہت مختصر سرگذشتیں ہیں۔ (۳) پرانے اور نئے عہدناموں کے دیباچے کل بائیبل کا ایک عام دیباچہ ہے۔ جس کے بعد متفرق کتابوں کے جن میں آیسڈراس اور میکابیز بھی شامل ہیں مختصر بیانات مرقوم ہیں۔ چار اناجیل۔ پولوس۔ پطرس اور یوحنا کے خطوط کا حسبِ ترتیب فصلوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اعمال کی کتاب یہوداہ اور مکاشفات کے مابین آتی ہے۔ یہ مختلف مصنفوں کی تصنیفات سے تالیف کی گئی تھی۔ (۴) پاک کلام کے ہندسوں (۱-۱۶ و ۱۸- ۲۰- ۲۴ و ۳۰، ۴۰ و ۴۶ و ۵۰ و ۶۰) کی راز کے طور پر تشریح کی گئی ہے۔ مثلاً ایک سے مراد کلیسیا ایک ہے۔ درمیانی ایک ہے۔ دو سے مراد دو عہدنامے۔ دو سیرافیم اور کروبیم ہیں۔ (۵) پرانے اور نئے عہدناموں پر سوالات۔ یہ بائیبل کے متعلق اکتالیس سوالات وجوابات کا مجموعہ ہے۔

بعض بہت ہی بے قدر ہیں۔ (۶) مقدس بھیدوں کی تشریحیں یا پُرانے عہدنامہ پر سوالات+

II۔ تعلیمی گروہ (۱) یہودیوں کے خلاف کیتھلک ایمان کی محافظت۔ یہ رسالہ دو کتابوں میں ہے۔ جو اُس کی بہن فلورن ٹینا کے نام نہاد کیا گیا ہے۔ (۲) "منقولات کی تین کتابیں" جو آگسٹین کی تصنیفات اور گریگوری اعظم کی موریلیا میں سے نکالی گئی ہیں۔ یہ تصنیف تھیالوجی کا ایک خلاصہ ہے۔ اور اس گروہ میں سے اِستیڈور کی نہائت قابلِ قدر تصنیف ہے۔ اِس کی تاثیر بہت رہی ہے۔ زمانۂ متوسط میں اِس کی بے شمار نقلیں کی گئی تھی اور اِس نے ایسی ہی تصنیفات مثلاً پیٹر لومبارڈ کے مقولات کی تیاری تک پہنچا دیا۔ (۳) دو کتابوں میں "سنانمیس" (ہم معنی الفاظ+ (۴) "خلقت کی ترتیب" یہ تثلیث۔ خلقت شیطان اور شیاطین۔ فردوس۔ برگشتہ آدمیوں) اعراف اور آئندہ زندگی کا بیان کرتی ہے+

III۔ کلیسیائی اور گوشہ نشین گروہ (۱) "کلیسیائی عہدے" یعنی اہلِ ہسپانیہ کا پرانا نمازنامہ۔ (۲) "گوشہ نشینی کے متعلق ایک ضابطہ" یہ ہسپانیہ کی خانقاہوں کے لئے بنایا گیا تھا+

IV۔ تعلیمی اور فلاسوفیکل گروہ (۱) علمِ صرف کی

بیس کتابیں - یہ اُس کی سب سے بڑی اور بلحاظ اپنی تاریخ کے حقیقتاً ایک حیرت انگیز تصنیف ہے - کیسپر بارتھ کی دا ن ایکسو چون ۱۵۴ مصنفوں کے متعلق فہرست جن کا اِس میں اقتباس کیا گیا ہے - اِسّیڈور کی وسیع علمیت ظاہر کرتی ہے - بہت سے مسیحی مصنفوں کے ساتھ مندرجہ ذیل کلاسِیک مصنف بھی ہیں ! - ایساپ - انیکری آن - ایپولائی آس - ارسطو - بوتھیمی آس - سیزر - کیٹو - کیٹائس - سیلسَیں - سیسرو - ڈیاستھنیز - اینی آس - ہیروڈوٹس - ہیسی اڈ - ہومر - ہارسیں - جُووِینل - لیوی - لُوکین - لُوکریٹی آس - مارشل - اووِڈ - پرسی آس - پینڈر - افلاطون - پلاٹس - پلینی - کوِنٹِیلی اَن - سَیلَسٹ - سوٹیٹو نی آس ٹیرینس - وارو - ورجل - یہ عالمگیر علمیت کا ایک مختصر مجموعہ عام علوم ہے - جس میں سات بڑے علوم (قواعد - فصاحت - منطق - ریاضی - تحریر اقلیدس - موسیقی اور ستاروں کا علم) اور دوائی - قانون - دا قعہ نگاری - فرشتوں کا علم - علم معدنیات - علم تعمیر - کاشتکاری اور بہت سے دیگر مضامین شامل ہیں - اگرچہ اُس کی آگاہی میں سے بہت سا حصہ غلط ہے - اور دسویں کتاب یعنی وہ جو خاص صرف کے متعلق ہے - بیہودگیوں سے بھرپور ہے - تو بھی یہ تصنیف فی الجملہ اعلےٰ

تعریف کے لائق ہے۔ یہ تمام یورپ میں کئی صدیوں تک مستند رہی۔ اور بار بار نقل اور شائع کی گئی تھی۔ (۲) الفاظ کے فرق یا حقیقی معانی دو کتابوں میں۔ پہلی میں الفاظ کے فرق کا بیان ہے۔ یہ ہم معنی یا ہم آواز الفاظ کی حروفِ ابجد کے موافق مرتب لغات ہے۔ دوسری کتاب اشیائے کا فرق بتاتی ہے۔ اور تھیالوجی کی ایک مختصر توضیحی وسیع لغات ہے (۳) اشیائے کی ماہیت پر اڑتالیس (۴۸) ابواب میں بادشاہ سِسِی بَیت (سنہ ۶۱۲ء - سنہ ۶۲۰ء) کے نام نہاد کی گئی ہے۔ جس نے اُن کو یہ مضمون دیا تھا۔ یہ قدرتی فلاسفی کی ایک قسم ہے +

V - تواریخی گروہ (۱) ایک تواریخ جس میں دنیا کے بڑے بڑے واقعات پیدائش سے لیکر سنہ ۶۱۶ء تک کے مشتمل ہیں۔ یہ چھ زمانوں یا جگوں میں پیدائش کے چھ دنوں کے موافق منقسم کی گئی ہے۔ یہ ایسی تقسیم ہے۔ جو صریحاً آگسٹین سے لی گئی ہے۔ اس کے ماخذ جولی اَس افریکینس۔ یوسیبی اَس۔ جیروم اور ٹننینا کا دکٹر ہیں۔ (۳) کا ملخص۔ وَینڈلس اور سوَیوی کی تواریخ جو سنہ ۶۱ء تک پہنچائی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی تصنیف ہے جو ٹوئرس کے گریگوری کی فرینکس کی نسبت تواریخ کی مانند ہے۔ بعض زمانوں کی

نسبت یکتا ماخذ ہے۔ (۴۳) "نامور اشخاص" یہ کتاب چھیالیس مصنفوں کا خلاصہ کا رڈوا کے بشپ ہوسی اس سے شروع کرکے ساتویں صدی کے آغاز تک بیان کرتی ہے +

VI۔ متفرقات اِس گروہ میں تیرہ مختصر خطوط اور مشکوک اصلیت کی چھوٹی چھوٹی تصنیفات پائی جاتی ہیں +

۱۵۶

ایکسو چھپنویں فصل

معزز بیڈ

معزز بیڈ کا کبھی بھی محبتانہ دلچسپی کے بغیر ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اور تو بھی اُس کی مفید زندگی غیر معمولی واقعات سے ایسی خالی تھی۔ کہ شخصی طور پر اُس کی نسبت بہت کم بیان کیا جا سکتا ہے۔ وہ ۶۷۳ء میں

اغلباً دریائے ٹائن کے جنوبی کنارہ پر سکاٹش سرحد کے متصل نارتھ امبریا کے ایک گاؤں بنام جارو میں پیدا ہوا تھا۔ سات برس کی عمر میں اغلباً یتیم ہو کر وہ ویئر کے شمالی کنارہ پر ویئر متھ میں سینٹ پیٹر کی خانقاہ میں رکھا گیا تھا۔ جو ۶۷۴ء میں بینیڈکٹ بسکپ سے بنا کی گئی تھی۔ ۶۸۲ء میں وہ اِس سے پانچ میل کے فاصلہ پر جارو میں سینٹ پال کی نو تعمیر ہمشیر خانقاہ میں تبدیل کیا گیا۔ وہ اس خانقاہ سے ویئر متھ خانقاہ کی بہ نسبت زیادہ دور تک جاتا ہوا اور متصل جگہوں مثلاً یارک میں رفیقوں کی ملاقات کرتا ہوا کبھی بھی معلوم نہیں ہوا ہے۔ اُس کا پہلا اُستاد بینیڈکٹ بسکپ ایک شریف آدمی تھا۔ جس نے پچیس ۲۵ برس کی عمر میں منک بن کر فیاضی کے ساتھ اپنی جائداد اور علمیت کو عام لوگوں کی خدمت کے لئے نثار کر دیا۔ بسکپ نے پانچ مرتبہ روما کا سفر کیا۔ اور ہر بار تھیوڈور اور بعد ازاں ایلکوین کی طرح بہت سی علمی غنیمت اور تصاویر اور تبرکات سے لدا ہوا واپس آیا۔ یوں ویئر متھ کی لائبریری اُس وقت انگلستان میں سب سے بڑی اور سب سے اچھی ہو گئی۔ بسکپ ہی کی محنت اور فراخ دلی ہی تھی۔ جس نے اِس بات کو ممکن بنایا۔ کہ بیڈ کا علمیت کے لئے قدرتی شوق بہت اچھی تربیت پا [illegible]

لکھتا ہے۔ ایسے مطالعہ کرنے اور لکھنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ بیڈ اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم شخص اور اُس کے مصنفوں میں سے بھی سب سے بڑا ہو گیا۔ تو بھی وہ نہائت خاکسار اور نہائت سادہ تھا۔

وہ بروز بدھ ۲۶ مئی ۷۳۵ء کو بعارضہ دمہ کے ہمراہ ایک مرض کے ذریعہ جس سے وہ بہت مدت تک بیمار رہا تھا۔ فوت ہوا اُس کی موت کے حالات کا بیان اُس کے شاگرد کتھبرٹ سے کیا گیا ہے۔ ۷۳۵ء کے لینٹ (مسیحی روزوں کے ایام) میں بیڈ نے یوحنا کی انجیل کا ترجمہ اور سیویل کے آیچ بشپ اِسیڈور کے نوٹس کی کتاب میں سے بعض مجموعوں کو جاری رکھا۔ اپنی موت سے پیشتر کا دن اُس نے اپنے ترجموں میں لکھوانے میں گاہ بگاہ یہ کہتے ہوئے صرف کیا کہ "جلدی آگے چلو۔ میں نہیں جانتا کہ میں کب تک زندہ رہوں گا۔ اور شائد میرا خالق مجھے جلدی لے جاویگا"۔ اُس نے یوحنا کی انجیل کے ترجمہ کرنے میں یہاں تک ترقی کی کہ بدھ کی صبح کے تیسرے گھنٹے کے وقت صرف ایک ہی باب ترجمہ کرنے کو رہ گیا۔ یہ جانکر اُس نے کہا کہ "اپنا قلم لو۔ تیار کرو اور جلدی لکھو"۔ لکھنے والے نے ایسا ہی کیا لیکن نویں گھنٹہ کے قریب بیڈ نے کیتھبرٹ کو کہا کہ میرے صندوق میں کئی ایک قیمتی شے

اشیائے مثلاً مرچ۔ جھاڑن اور بخور ہیں جلدی دوڑ اور ہماری خانقاہ کے پریسٹس کو میرے پاس لا۔ تاکہ وہ نعمتیں جو خدا نے مجھے دی ہیں۔ تقسیم کر سکوں"۔ یہ اُس نے ہر ایک کو کچھ کچھ کہکر شام تک کیا۔ تب اُس کے محرر نے کہا۔ "پیارے اُستاد ابھی ایک جملہ ہے جو لکھا نہیں گیا"۔ اُس نے جواب دیا۔ "جلدی لکھ کر"۔ "یہ اچھا ہے تم نے سچ کہا ہے۔ یہ ختم ہو گیا ہے میرے سر کو اپنے ہاتھوں میں لے کیونکہ میرے لئے میری مقدس جگہ کے سامنے منہ کر کے بیٹھنا (جہاں میں دعا کیا کرتا تھا۔ کہ میں بیٹھا ہوا بھی اپنے باپ کا نام لے سکوں) ایک بڑی تسلی ہے"۔ اور یوں اپنی چھوٹی سی جھونپڑی کے فرش پر "باپ اور بیٹے اور روح القدس کو جلال ہو"۔ گاتے ہوئے جب اُس نے روح القدس کا نام لیا۔ تو اپنا آخری دم چھوڑ دیا۔ اور یوں آسمانی بادشاہت میں داخل ہو گیا +

بیڈ کی لاش جارو کے گرجا گھر میں گاڑی گئی لیکن ۱۰۲۱ء اور ۱۰۴۲ء کے درمیان وہ ڈرہم کیتھیڈرل کے ایک پریسٹ ایلفریڈ سے چرائی گئی۔ اور ڈرہم میں پہنچائی گئی تھی۔ اور اُس نے اُس کو سینٹ کتھبرٹ کی لاش کے ساتھ ایک ہی صندوق میں رکھا۔ ۱۱۰۴ء میں یہ دونوں لاشیں علیحدہ کی گئیں اور

سنہ ۱۱۵۵ء میں بیڈ کے تبرکات سونے اور چاندی اور جواہرات سے آراستہ کئے ہوئے مزار میں رکھے گئے - یہ مزار ہینری ہشتم کے عہدِ سلطنت (۱۵۴۱ء) میں ایک جاہل ہجوم سے برباد کیا گیا تھا - اور اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے کہ بیڈ کسی وقت یہاں مدفون تھا - صرف ایک منکش کتبہ باقی ہے +

لقب "وینیریبل" (معزز) جو اب عموماً بیڈ سے منسوب کیا جاتا ہے - اُس سے صرف وہ مقدس آدمی ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا - جو سینٹس کی فہرست میں داخل نہ کیا گیا ہو - اور اُس لقب کی بہ نسبت جو آج کل چرچ آف انگلینڈ میں آرچ ڈیکن کو دیا جاتا ہے - زیادہ عمر سے تعلق نہ رکھتا تھا - اپنے ہمعصروں سے وہ یا تو پریسبیٹر یا ڈومی نس کہلاتا تھا - وہ پہلے پہل دسویں صدی کے نصف میں وینیریبل کہلاتا ہے +

بیڈ کی تصنیفات بہت ہیں - اور اُس کی علمیت کی وسعت اور عمق کی اور اُس کی عقل کی آزادگی اور اُس کی صحت کی بھی شہادت دیتی ہیں " اگر ہم اُس کی موت کے بعد ہی اُس کی تصنیفات کے لئے بڑی طلبی کا قیاس کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی شہرت جہاں کہیں انگریزی مشنریوں یا تجاروں نے راہ

منسوب کی گئی تھیں۔ لیکن اکثر نقل کرتے کرتے یہ نوٹس مٹائے گئے ہیں۔ اُس نے توریت، سیموایل، سلاطین، عزرا، نحمیاہ۔ امثال۔ واعظ۔ غزل الغزلات، یسعیاہ۔ یرمیاہ۔ دانی ایل۔ بارہ ۱۲ انبیائے اصغر، ٹوبٹ۔ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ عام خطوط اور مکاشفات پر کلیتہً یا اُن کے بعض حصوں پر نوٹس لکھے۔ شروع سے آخر تک، وہ اپنے آپ کو ایک ہوشیار ٹیکسچرل (اصلی عبارت کے متعلق) غور کرنے والے کے طور پر ظاہر کرتا ہے +

III۔ وعظ بھی اکثر تعلیمی ہیں۔ یہ حقیقت کہ وہ گوشہ نشین حاضرین کے سامنے سنائے گئے تھے۔ عام واقعات یا روزانہ زندگی کی طرف اُن کے کم اشارات کو ظاہر کرتی ہے۔ وہ بجو ستہ یا تحریک دہ وعظوں کی بہ نسبت زیادہ تر پاک کلام کے جملوں کی ساکن اور ہوشیار تشریحیں ہیں +

IV۔ نظم۔ اُس نظم میں سے جو اُس سے منسوب کی گئی ہے۔ بہت سی جعلی ہے۔ لیکن چند ایک اصلی ہیں +

V۔ خطوط۔ یہ تعداد میں سولہ ۱۶ ہیں۔ دوسرا خط جو یارک کے آرچ بشپ ایگبرٹ کے نام پر لکھا گیا ہے

رہی اور اُس کی موت سے تھوڑا ہی عرصہ پیشتر ختم ہوئی تھی۔ یہ پانچ کتابوں سے مشتمل ہے۔ اور نہایت قدیم زمانہ سے لیکر ۷۳۱ء تک انگلستان کی تواریخ ایک سادہ وصاف عبارت میں بتاتی ہے۔ پہلی کتاب کے پہلے بائیس ابواب اروسی اُس اور گلڈیس کی تصنیفات سے تالیف کیئے گئے ہیں۔ لیکن آگسٹین کی رسالت سے لیکر تیئسویں باب میں (۵۹۶ء) یہ اصلی ہے۔ بیڈ نے صداقت وصحت کا یقین دلانے کیلئے بڑی تکلیف اُٹھائی۔ اور وہ اُن تمام اشخاص کے نام بتاتا ہے۔ جو اُس کے مددگار تھے۔ یہ اِس طرح سے آٹھویں صدی تک انگلستان کی کلیسیائی تواریخ کا سب سے بڑا اور کئی ایک باتوں کی نسبت اکیلا ماخذ ہے۔ اس میں جیسا کہ اپنی دوسری کتابوں میں بیڈ بہت سی عجیب باتوں کا ذکر کرتا ہے۔ لیکن وہ ہر ایک بیان کے لئے اپنی اسناد پیش کرنے میں وفادار ہے۔ مگر یہ بالکل صاف ہے کہ وہ اِن "معجزات" کا معتقد تھا۔ جن میں سے بہت سے حقیقتاً معجزے نہیں ہیں۔ اسی مواد سادہ اور سچی تواریخ کے سبب سے بہتیرے لوگ معزز بیڈ کو پیار کرتے ہیں۔

۱۵۷

ایکسوستاونویں فصل

پال ڈیکن

لومبارڈس کا مورخ پول ڈیکن وارنے فریڈ اور تھیوڈیلینڈ اکا بیٹا تھا۔ اِس لیئے وہ اکثر پال وارنیفرڈ کہلاتا ہے۔ وہ ایک شریف لومبارڈ خاندان کی نسل سے تھا۔ اور فورم جولی ئی میں اغلباً ۷۲۰ء اور ۷۲۵ء کے مابین پیدا ہوا تھا۔ اُس کی تعلیم و تربیت پیویا میں لِٹ پرانڈ بادشاہ کے دربار میں تکمیل کو پہنچی تھی۔ اُس کی تحصیل علم میں یونانی کا علم بھی شامل تھا جو اُس زمانہ میں شاذونادر ہی تھا۔ لِٹ پرانڈ کے جانشین رٹشگس (۷۴۴ء - ۷۴۹ء) کے زیر تاثیر وہ کلیسیا میں شریک ہوا۔ اور ڈیکن بن گیا۔ ڈیسی ڈیری ئی اُس بادشاہ نے (۷۵۶ء - ۷۷۴ء) اُس کو اپنا چینسلر بنایا اور اپنی بیٹی آیڈلپرگا ڈیوک آف بنینے وینٹو آرکیس کی جورو کو اُس سے تعلیم پانے کے لئے سپرد کیا۔

۷۷۴ء میں لومبارڈ بادشاہت برباد ہوگئی۔ اور پال کچھ مدت تک ڈیوک کے دربار میں رہنے کے بعد مونٹے کیسینو کی بینیڈکٹن خانقاہ میں داخل ہوگیا۔ وہاں وہ خوشی کے ساتھ رہا۔ حتےٰ کہ برادرانہ الفت نے اُس کی عزیز سکونت گاہ چھوڑنے کے لئے رہبری کی۔ ۷۷۶ء میں اُس کا بھائی آریکیس اغلباً ہرداگاڈوس کی بغاوت میں شریک ہوکر شارلیمین سے قید کیا گیا اور فرانس میں پہنچایا گیا تھا اور خاندانی جائداد ضبط کی گئی تھی۔ اِس نے کل خاندان کو مفلس بنا دیا+

پال نے شارلیمین کے پاس پہنچنے کی جستجو کی۔ اٹھائیس اشعار کی ایک چھوٹی سی و عجیب نظم میں جو اغلباً ۷۸۲ء میں فرانس میں لکھی گئی تھی۔ اُس نے یہ دردانگیز حال اُس کے سامنے پیش کیا۔ اور بڑے بادشاہ کی مہربانی و ہمدردی کا خواستگار ہوا+

اُس نے بے فائدہ درخواست نہ کی۔ وہ اُس وقت فوراً مونٹے کیسینو کی طرف لوٹ جاتا لیکن شارلیمین نے جو ہمیشہ عالم اور ذہین آدمیوں کو خاص اپنی خدمت میں رکھنے کا خواہشمند تھا۔ اُس کو جانے کی اجازت نہ دی۔ وہ بطور درباری شاعر۔ یونانی بانجے اُستاد اور کاتب کے رکھا گیا۔ اور یوں بہت تاثیر گر ہوا۔ تاہم اُس کا دل اُس کی

خانقاہ میں تھا - ۷۸۷ء میں وہ وہاں پایا جاتا ہے اُس کی زندگی کا باقی حصہ ہمہ تن تصنیفات کے لکھنے میں لگایا گیا - وہ اغلباً ۷۹۹ء کی ۱۳- اپریل کو ایک غیر مکمل تصنیف یعنی لومبارڈوس کی تواریخ چھوڑ کر فوت ہو گیا +

پال ایک مسیحی عالم - شریف - محب اور محبوب ہمیشہ سیکھنے والا اور علم کو پھیلانے والا تھا - اگرچہ وہ ایک بڑا آدمی نہ تھا تو بھی وہ فیض رسان تھا - اور اُس کے وعظ اور لومبارڈوس کی نسبت تواریخیں مستحق طور پر بہت تعظیم پاتی رہیں +

اُس کی تصنیفات میں تواریخیں - وعظ - خطوط - اور نظمیں بھی شامل ہیں +

I - تواریخیں - (۱) قدر میں بڑی لومبارڈوس کی تواریخ ہے +

(۲) بعض عُلما لومبارڈوس کی تواریخ کو پال کی رومی تواریخ کی مداومت سمجھتے ہیں - یہ تواریخ ہمارے لئے تو فائدہ مند نہیں ہے لیکن زمانۂ متوسط میں یہ بہت ہی ہردلعزیز تھی +

(۳) گریگوری اعظم کی سرگذشت - جو بیڈ کی انگلستان کی کلیسیائی تواریخ اور گریگوری کی اپنی ہی تصنیفات کی تالیف ہے +

(۴) میٹز کی بشپرک کی مختصر تواریخ - یہ میٹز

کے بشپ آئینجلرام کی درخواست پر ۷۸۴ء کے قریب لکھی گئی تھی +

II - وعظ - یہ کتاب شارلیمین کی درخواست پر بنایا ہوا ایک مجموعہ ہے - جو دسویں صدی تک رومی کلیسیا میں استعمال ہوتا رہا - یہ تین سلسلوں میں ہے :-

(۱) تیوہاروں کی نسبت وعظ - یہ تعداد میں دو سو دو ہیں - اور سب کے سب آباؤں ہی کی تصنیفات سے تالیف کیئے گئے ہیں +

(۲) سینٹس کے دنوں کی نسبت وعظ - یہ تعداد میں چھیانوے ہیں +

(۳) پانچ وعظ - دوسرے سلسلہ میں سے بہت سے اور آخری کے کُل وعظ مصنف کے اپنے ہی معلوم ہوتے ہیں +

III - چار خطوط - جن میں سے دو شارلیمین کو ایک فرانس میں کاربی کے ایبٹ آیلڈ لہارڈ کو اور ایک ایبٹ تھیوڈیمار کو لکھے گئے +

IV - نظمیں جن میں لوحِ قبر بھی شامل ہیں +

۱۵۸
ایکسو اٹھاونویں فصل
آکویلائیا کا پولی نس

آکویلائیا کا پیٹریارک پولی نس ۷۲۶ء کے قریب وینس کے متصل فورم جولی ئی میں پیدا ہوا۔ وہ پریسٹ ہو گیا۔ پڑھانے پر لگایا گیا۔ اور بطور ایک عالم کے بہت نامور ہوا۔ اُس نے اپنے ملک کے اصوات میں ایک مشہور سوانگ بھرا۔ اور ۷۷۶ء میں ایک لومبارڈ سازش کے دبانے میں اُس کی خدمات نے شارلیمین سے قدر اور جزا پائیں۔ یعنی اُس نے اُس کو ایک جاگیر دی۔ اور ۷۸۷ء میں اُس کو آکویلائیا کا پیٹریارک بنایا۔ اُس نے کیر نیتھی آنس کے درمیان ایک فرقہ میں جو آکویلائیا کے نزدیک رہتا تھا۔ اور اُن کے پڑوسی آواری دہتس، کے درمیان ایک اور فرقہ میں بھی اپنی کامیاب رسالت کو انجام دیا۔ اُس نے زور کے ساتھ آڈاپشنسٹس کی مخالفت کی۔ اور اُس کی تصنیفات نے اِس فرقہ کو معدوم کرنے کے لئے بہت مدد دی۔ وہ بالکل خدا اور اُس کی

کلیسیا کے لئے جیتا تھا۔ اور اپنے روحانی بچوں کے دلوں کو موہ لیتا تھا۔ شائد اُس کی خوبی کی سب سے صاف شہادت وہ سرگرم دوستی ہے۔ جو اُس میں اور ایلکوِن میں پائی جاتی ہے۔ موخرالذکر پولی نس کی علمیت اور لیاقتوں کے لئے اپنی تعریف میں بہت ہی پُرجوش ہے معلوم ہوتا ہے کہ شارلیمین بھی اُس کی بہت قدر کرتا ہے ایسی تقویت کے سبب سے پولی نس نے سنڈس میں حصہ لیتے ہوئے اور اپنی موت ۱۲ جنوری ۸۰۲ء تک اپنے علاقہ کا دانائی کے ساتھ انتظام کرتے ہوئے ایک مشغول و پھلدار زندگی بسر کی۔ اِس کے تھوڑی دیر بعد وہ ہر دلعزیز طور سے سینٹس میں شمار کیا گیا۔ اور اُس کے معجزانہ کاموں کی نسبت کہانیاں کہی جانی شروع ہو گئیں۔

پولی نس کی تصنیفات میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:۔
(۱) ٹولیڈو کے آرچ بشپ اور ہسپانیہ کے پرائیمیٹ (سردار پادری) ایلی پینڈس کے خلاف جو عموماً اڈاپشن اِزم کا باپ تصور کیا جاتا ہے۔ ایک مختصر رسالہ۔ (۲) ارجل کے فیلکس اور اڈاپشنسٹس کے خلاف تین کتابیں۔ یہ شارلیمین کے حکم سے ۷۹۶ء میں تیار کی گئی تھیں۔ اور اغلباً منصف کی درخواست کے موافق ایلکوِن کے سامنے ملاخطہ کے واسطے پیش کی گئی تھیں

یہ پولی نس کی سب سے زیادہ اہم تصنیف ہے۔ اگرچہ عبارت کے لحاظ سے کسی طرح بھی سب سے اچھی نہیں ہے۔ فیلکس جس کی طرف یہ لکھی گئی۔ تھی ارجل کا بشپ اور اڈاپشنسٹس کا سرگروہ تھا۔ پولی نس اِن بدعتیوں کی تردید پاک کلام اور آباؤں کی تصنیفات کے اقتباسوں کے وسیلہ کرتا ہے +

(۳) فری اُولی کی کونسل کا جو ۷۹۶ء میں منعقد ہوئی تھی۔ تثلیث اور تجسم کی نسبت ایک فیصلہ +

(۴) نیکی کی ترغیب +

(۵) خطوط +

(۶) ابیات۔ (ل) ایمان کا دستور العمل (ب) متفرق مضامین کی نسبت گیت اور ابیات۔ (ج) ڈیوک آیرک کی نسبت ایک نظم +

(۷) ایک ماس +

(۸) توبہ کی نسبت ایک رسالے کا دیباچہ جو خدا کے سامنے ملائم الفاظ میں اقرار کرنے کا حکم دیتا ہے +

(۹) بپتسمہ کے متعلق ایک رسالہ +

۱۵۹
ایکسو انسٹھویں فصل

آلکوِن

فلیکس آلبی نس یا جیسا کہ وہ پرانے انگریزی طریقہ میں عموماً آلکوِن (ہیکل کا دوست") کہلاتا ہے۔ شارلیمن کا کلیسیائی وزیرِ اعظم ۷۳۵ء کے قریب یارک شائر میں پیدا ہوا۔ وہ اُس شریف نارتھ امبری آن خاندان سے پیدا ہوا تھا جس میں سے فریزی آمنس کا رسول وِلبرارڈ بھی تھا۔ اُس نے بہت سی جائداد کو ورثہ میں لیا۔ جس میں ساحلِ یارکشائر پر کی خلوت نشین سوسائٹی کی آمدنی بھی شامل تھی۔ اوائل عمر ہی میں وہ یارک کے مشہور کتھیڈرل سکول میں داخل کیا گیا اور وہاں اپنے عزیز و ثناخواں دوستوں یعنی یارک کے آرچ بشپ (۷۳۲ء۔ ۷۶۶ء) اور اور اُس سکول کے بانی اگیبرٹ اور اُس مدرسہ کے اُستاد ایتھلبرٹ سے سکھایا گیا تھا۔ موخرالذکر کے ساتھ اُس نے برِاعظم میں کئی ایک علمی سفر کئے جن

میں سے ایک بار تو روما تک گیا۔ اور ہر بار نسخوں کے خزانوں سے جو متفرق خانقاہوں سے روپیہ کے فیاضانہ خرچ کے وسیلہ حاصل ہوئے تھے لدا ہوا واپس آیا۔ یوں اُنہوں نے اُس لائبریری کو جسے ایگبرٹ نے شروع کیا تھا۔ بہت بڑھا دیا۔ ۷۶۶ء میں ایتھلبرٹ یارک کے آرچ بشپرک (عہدۂ بشپ) میں ایگبرٹ کا جانشین ہوا۔ اور اُس نے ایلکوین کو جو پہلے ایک معلم تھا۔ کتھیڈرل سکول کا استاد مقرر کیا۔ ۲ فروری ۷۶۷ء کو عہدۂ ڈیکن پر مخصوص کیا۔ اور یارک منسٹر کا ایک عام کینن بنایا۔ ۷۶۷ء میں لیوڈگر اُس کا شاگرد تھا۔ موخرالذکر سال اور ۷۷۸ء کے مابین کسی وقت ایتھلبرٹ نے اُس کو اٹلی میں شارلیمین کے پاس کمیشن پر بھیجا۔ جس کو غالباً وہ پیویا میں ملا ۷۸۰ء میں ایتھلبرٹ نے اپنے آرچ بشپرک سے استعفا دیا۔ اور اُس لائبریری کی محافظت جو اُس وقت انگلستان میں بے نظیر تھی۔ ایلکوین کے سپرد کی۔ ایلکوین اُس کی ایک فہرست لکھتا ہے۔ اور یوں اُس وقت کی علمیت کی حالت سے آگاہ کرتا ہے۔ ۷۸۱ء میں ایتھلبرٹ کے جانشین اینبالڈ کے لئے پیلی اَم (جبہ) لانے کو ایلکوین پھر روما میں گیا +

اپنی واپسی پر وہ پارما میں وائیسٹر (۷۸۱ء) کو شارلیمین سے ملا۔ اور اُس سے محل کے مدرسہ کا اُستاد ہونے کے لئے دعوت دیا گیا تھا۔ یہ مدرسہ شریف نوجوانوں کے لئے مقصود تھا۔ دربار کے ساتھ ملحق کیا گیا۔ اور جب کبھی دربار لگتا یہ بھی کھلتا تھا۔ شارلیمین اور اُس کا خاندان اور اُس کے اُمرا بہت دفعہ اُس کے اجلاس میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ اگرچہ وہ یا تو عمدہ طلبا کہلائے جاسکتے تھے۔ اِس مدرسہ میں تعلیم دینے کی دعوت ایلکوِن کی علمیت اور لیاقت کی ایک دلچسپ تسلیم تھی اور چونکہ اُس نے اپنی آئندہ ترقی کو اِس میں چانک اپنے لئے کھلا ہوا محسوس کیا۔ اِس لئے اُس نے اِس کو منظور کیا۔ اگرچہ اِس کام میں پارک کے استعفٰی عہدہ پر اُس کے واجبی دعوے کا حقیقی اِنکار پایا جاتا ہے۔ دوسرے سال ۷۸۲ء میں اپنے بادشاہ اور آرچ بشپ کی ضروری اجازت پاکر اُس نے اپنا کام شروع کیا۔ اِس ماجرہ میں الٰہی تجویز ناممکن الخطا ہے۔ اُسی وقت جب کہ انگریزی بادشاہوں کے جھگڑوں نے عملاً انگلستان میں تعلیمی ترقی کو روکا۔ تو ایلکوِن جو اُس وقت کا سب سے بڑا اُستاد تھا براعظم میں تبدیل کیا گیا۔

تاکہ وہ شارلیمین کی پالنہار اور تحریک دِہ حفاظت میں اُس کو جہالت کے بندھن سے رہا کر سکے۔ لیکن اِس کوشش کے لئے اُس کی کل طاقت درکار تھی۔ شارلیمین نے جو اگرچہ اُس سے تربیت پاتا تھا۔ اور اُس کو "اپنا عزیز اُستاد" کہہ کے پکارتا تھا۔ ساتھ ہی اِس کے اُس سے سخت اور نامناسب محنت طلب کی۔ اور بہت سے گراں بوجھ اُس پر ڈالے۔ آلکوین کو نہ صرف محل کے متعلق مدرسہ ہی میں تعلیم دینی پڑتی تھی۔ جس نے اُس کے مطالعہ میں سخت رکاوٹ کے لئے ہے قیام دربار کے ساتھ ساتھ اُس کے چلنے کو ضروری بنایا۔ بلکہ تعلیمی اور کلیسیائی استعمال کے لئے کتابوں کو تیار کرنا اور اُن کی نظر ثانی کرنا اور عموماً شارلیمین کی بڑی اصلاح کنندہ تجاویز کا اہتمام کرنا پڑتا تھا۔ تواریخ اِس امر کی شاہد ہے کہ وہ کیسے عمدہ طور سے اپنے مختلف فرائض کو پورا کرتا تھا۔ ۸۰۲ء کی مشہور کیپیچولری (مجموعۂ قوانین) جس کو شارلیمین نے جاری کیا۔ اور جس نے علمیت کو ترقی دینے میں اِتنا کچھ کیا۔ اُس کی تصنیف تھی۔ کیرولین کتابیں جو کلیسیائی زندگی کے فائدہ کے لئے بہت ہی تاثیر گر تھیں اکثر اُسی کی تصنیف تھیں۔ اُس کی درد ہے پیسے کے متعلق) پرورش کے لئے اور ربطود

تعظیم کے نشان کے شارلیمین نے اُس کو ٹرائینز میں
سینٹ لوپس اور فیری آئرس میں بہت لمبی خانقاہیں
اور پکارڈی کے ساحل پر سینٹ جوڈیکس بکی جھونپڑی
دیں۔ لیکن اُن کی خبرگیری نے صرف اُس کے بوجھ
کو بڑھایا۔ ۷۸۹ء میں وہ شارلیمین کی طرف سے
مرشیا کے بادشاہ اوفا کے پاس انگلستان
میں کمیشن پر گیا۔ اور صریحاً وہاں رہنے کا خیال
تھا۔ وہاں سے ۷۹۲ء میں اُس نے مورت پرستی
کی تردید میں ایک رسالہ انگریزی بشپوں کے نام
پر روانہ کیا۔ لیکن ۷۹۳ء میں شارلیمین نے اڈاپشن ازم
اور مورت پرستی کے خلاف کلیسیا کی حمایت کرنے
کے لئے اُس کو اپنے پاس بلایا۔ اور وہ آیا۔ ۷۹۴ء
میں اُس نے اگرچہ وہ محض ایک ڈیکن ہی تھا۔
فرینکفورٹ کی کونسل میں جس نے ہر دو کے خلاف
بڑی سختی کے ساتھ فیصلہ کیا۔ ایک اعلیٰ حصہ لیا۔
اور ۷۹۹ء میں ایکن کی کونسل میں اُس نے اڈاپشنسٹس
کے سرگروہ فیلکس کے ساتھ چھ دن تک مباحثہ
کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ فیلکس اپنی رائے سے پھر گیا۔
اڈاپشنسٹس کے ساتھ مباحثہ میں اُس نے نرشیاہ
کے بےتکان منک بینیڈکٹ کی بیش بہا مدد پائی۔
شارلیمین نے اُس کو مذکورہ بالا خانقاہوں کے علاوہ

۷۹۶ء میں ٹورس میں سینٹ مارٹن کی اور ۸۰۰ء میں کارمری اور فیریو گنی کی خانقاہیں بھی عطا کیں۔ ٹورس کی خانقاہ بیس ہزار ۲۰۰۰۰ سرفس (ایک قسم کے غلاموں) کی مالک تھی اور اُس کی آمدنی بہت تھی۔ ایلکوِن اِس میں کنارہ کش ہوا۔ اگرچہ وہ خلوت میں جانے کو ترجیح دیتا تھا۔ وہاں اُس نے منکس کی اصلاح کرنے۔ مدرسہ کو ترتیب دینے اور لائبریری کو بڑھانے میں بہت اچھا کام کیا۔ اُس کی زندگی کے اِس زمانہ میں اُس کا سب سے زیادہ مشہور شاگرد ریبانس مورس تھا۔ اپنی موت کے سال میں اُس نے ٹرائرہ کے متصل ڈوآڈ سے ہم پونٹیس میں ایک مسافرخانہ قائم کیا اور اسی واقعہ سے تھوڑی ہی دیر پیشتر اُس نے ٹورس کی خانقاہ اپنے شاگرد فریڈیگیس کو اور فیری آیرس کی خانقاہ ایک اور شاگرد سِیگلف کو دیدی۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ وہ اُسی سالانہ زور کو جس میں وہ مرنا چاہتا تھا۔ ۱۹ مئی ۸۰۴ء کو پنتیکوست کے تہوار پر فوت ہوا وہ سینٹ مارٹن کے گرجا گھر میں دفن کیا گیا تھا۔ اگرچہ اُس نے اپنی خاکساری میں اُس کے باہر مدفون ہونے کی درخواست کی تھی ⁂

دین کے لئے اُس کی قابلِ قدر خدمات میں سے ایک (۸۰۰ء کے قریب) شارلیمین کے حکم سے قدیم اور صحیح لاطینی نسخوں کی بنیاد پر ولگیٹ کی نظر

تانی تھی۔ کیونکہ اغلباً وہ یونانی بہت کم جانتا تھا۔ اور عبرانی بالکل ہی نہیں۔ اس امر نے کچھ عرصہ کے لئے ولگیٹ کی عمدہ عبارت کو محفوظ رکھا۔

ایلکوین ایک سلیم الطبع۔ مستعد۔ صابر اور فروتن اور بے تکان متعلم تھا۔ اُس نے اُس وقت کی قابل رسائی علمیت کے تمام خزائن کو حاصل کیا تھا اُس نے اپنے زمانہ کی رہبری کی۔ تو بھی اُس پر فائق نہ ہوا۔ جیسا کہ سکوٹس ایریجینا اپنے زمانہ پر تھا۔ وہ ایک عمیق سوچنے والا نہ تھا۔ بلکہ وہ اپنی یادداشت سے دوسروں کے خیالات نکالتا تھا۔ وہ اپنے طریقوں میں باقاعدہ تھا۔ تاہم وہ ایک بڑے عالم اور اُستاد سے زیادہ تھا۔ وہ نہ صرف بڑا معلم ہی میں بلکہ جیسا کہ اُس کے خطوط ظاہر کرتے ہیں۔ انگلستان میں بھی کلیسیائی معاملات میں ایک رہبر تھا۔ شارلیمین متواتر اُس کی صلاح لیتا تھا۔ اور اگر وہ زیادہ دفعہ اُس کی نصیحت کی پیروی کرتا تو ضرور بہتر کام کرتا۔ خاصکر یہ بات مشنری کام کی نسبت سچ ہے۔ ایلکوین نے افسوس کے ساتھ دیکھا۔ کہ سیکسنز کو بپتسمہ کی اطاعت کرنے کے لئے راغب کرنے میں جبر کیا گیا ہے۔ اُس نے شارلیمین کو آگاہ کر دیا کہ اُس کا نتیجہ مضر ہوگا۔ حقیقی مسیحی

تُندی سے نہیں۔ بلکہ محبت کی روح میں انجیل کی صاف بشارت سے بنائے جا سکتے ہیں۔ وہ بت پرست سیکسنس پر انجیلی احکام رفتہ رفتہ ظاہر کرنا اور پھر جوں جوں وہ زیادہ واقف ہوتے تو اُن سے زیادہ سخت تعمیل طلب کرنا چاہتا تھا۔ آیلکوِن نے ہنس کی نسبت بھی ایسی ہی صلاح دی۔ دیگر عملی باتوں کی نسبت اُس کی رائیں قابلِ ذکر ہیں۔ یوں اُس نے بشپوں کے جنگی امورات میں لگائے جانے پر مہلک سزا دینے پر۔ اُن اشخاص کے حوالہ کر دینے پر جنہوں نے کلیسیا میں پناہ لی ہو اور پریسٹس کے کسی دنیاوی کام کے کرنے پر اعتراض کیا تھا۔ وہ بشارت کی تازگی اور بائیبل کے مطالعہ کے لیئے غیرت مند تھا۔ برعکس اِس کے اُس نے زیارت کی کم قدری کی۔ اور اُس روپے کی جو اِس طرح خرچ لیا جاتا تھا غریبوں کے لیئے دینے کو ترجیح دی +

تصنیفات۔ آیلکوِن کی تصنیفات نو حصوں میں منقسم ہیں :۔

I ۔ خطوط ۔ اِن خطوط کی بڑی خاصیت اُن کے سرنامے ہیں۔ آیلکوِن اور اُس کے واقف کار نامہ نگار زمانہ متوسط کے علما کی تقلید کر کے فرضی ناموں پر لکھتے ہیں۔ اُس کے نامہ نگاروں

میں سے بادشاہ - پیٹر پیارکس - لیٹ پیس اور اکیٹس ہیں -
اِن خطوط کی قدر بہت بڑی ہے - وہ ہمعصر تواریخ پر
روشنی ڈالتے ہیں +

III - متفرق تفسیری رسالے - (۱) پیدائش کی
کتاب کی تشریح کی نسبت سوالات و جوابات (ب)
توبہ کے متعلق مزامیر - ایک سو اٹھارھواں زبور
اور منزلوں کے مزامیر کی مفید اور مختصر تفسیر -
(ج) غزل الغزلات کی ایک مختصر تفسیر - (د)
واعظ کی کتاب کی تفسیر - (ی) ہمارے خداوند
کے آباواجداد کے عبرانی ناموں کی لفظی تمثیلی
اور اخلاقی تشریح (جس میں وہ ہندسوں کی علامتوں
سے بہت کچھ نصیحت نکالتا ہے (س) یوحنا
کی انجیل کے کئی ایک حصوں کی تفسیر - (ع)
طیطس - فلیمون اور عبرانیوں کی تفسیر +

III - متفرق تعلیمی رسالے (۱) تثلیث
کی نسبت رسالہ جو ۸۰۲ء میں لکھا گیا - اور شارلیمین
کے نام منسوب کیا گیا - یہ آگسٹین کی تعلیم کا ایک
منجمد بیان ہے - (ب) روح القدس کے صادر
ہونے کی نسبت رسالہ - (ج) فیلکس کی بدعت
(اڈاپشن ازم) کے خلاف ایک مختصر رسالہ -
(د) ایک اور رسالہ اسی بدعت کے خلاف

سات کتابوں میں۔ (ر) ایلی پیڈیئس کے خلاف ایک رسالہ چار کتابوں میں۔ (س) کسی عورت کے نام پر اڈاپشن ازم کے خلاف ایک خط۔ اڈاپشن ازم کے متعلق مذکورہ تصنیفات بہت عمیق ہیں۔ اور علمیت اور کسی قدر بے تعلق ظاہر کرتی ہیں +

IV - ادابِ نماز کے متعلق اور علمِ اخلاق کے متعلق تصنیفات +

V - کئی ایک سینٹس کی سوانحمری +

VI - نظمیں - ایلکوین کی شاعرانہ تصنیفات بہت ہیں اور متفرق خواص کی ہیں +

VII - ابتدائی تعلیم کے متعلق تصنیفات +

VIII - وہ تصنیفات جن کے مصنف کی نسبت کچھ شک ہے۔ اگرچہ اُس سے منسوب کی گئی ہیں +

IX - وہ تصنیفات جن کی بابت لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ اُس کی ہیں۔ لیکن اِس کی تائید میں کوئی پختہ ثبوت نہیں ہے +

Rev Michael Joseph. Cell # 92 300 7233 854.
ysealjesus@gmail.com
yesmicheal@yahoo.co.uk
Evenglist Yousaf Masih.
Cell # 92 300 7233 853.

۱۶۰

ایکسو ساٹھویں فصل

لیوڈگر

منسٹر کا پہلا بشپ لیوڈگر ۷۴۲ء کے قریب سوئیکستان میں جو فریزیہ میں دریائے ویخت کے کنارہ پر ہے پیدا ہوا۔ اُس کے والدین سرگرم مسیحی تھے۔ اُس نے اوائل ہی میں ایک خداپرست اور محنتی طبیعت دکھائی۔ وہ اُٹریخت کے خانقاہی مدرسہ میں داخل ہوا۔ جہاں ایبٹ گریگوری تعلیم دیتا تھا۔ جس کا وہ سرگذشت نویس ہوا۔ اُس نے اپنی دنیاوی پوشش کو ترک کر دیا۔ اور اپنے آپ کو دینی خدمت کے لئے مخصوص کیا۔ مطالعہ کرنے میں اُس کی ترقی ایسی تھی۔ کہ گریگوری نے اُس کو اُستاد بنا دیا۔ ۷۶۷ء میں اُس نے یارک میں ایلکوِن سے اور زیادہ تعلیم پائی۔ اور عہدہٗ ڈیکن پر مخصوص کیا گیا۔ ۷۶۸ء میں وہ اُٹریخت

کے ناقابل ہونے کے باعث دل شکستہ ہوکر فوت ہوگیا۔ تب لیوڈگر روما کی طرف کنارہ کش ہوا۔ جہاں وہ اڑہائی سال تک رہا +

اِس اثنا میں دینداری اور علمیت کی نسبت اُس کی شہرت اغلباً ایلکوئن کے ذریعہ سے شارلیمین کے کانوں تک پہنچ چکی تھی۔ اور یوں اُس کی واپسی پر شاہنشاہ نے دریائے لیبکس کے مشرقی طرف کے پانچ فریزی آن اضلاع اور جزیرہ بینیٹ بھی نگرانی کے لئے اُس کے سپرد کئے۔ بطور مشنری کے اُس کی کامیابی نے اُس کو ایک کارِ عظیم کے اختیار کرنے پر جس میں ولیبرارڈ بھی ناکامیاب ہوا تھا۔ تحریک دی تھی۔ اُس نے ہیلی گولینڈ کی طرف جانے کے لئے جرمن اوشن (بحر) کو عبور کیا۔ اُس کا اعتقاد آئندہ واقعات سے ثابت کیا گیا۔ اُس نے بہت سے نومرید بنائے۔ اُن میں سے ایک اُس جزیرہ کے حاکم کا بیٹا تھا۔ جو پیچھے ایک پریسٹ (خادم الدین) اور مشنری بنا۔ اِس کے تھوڑی دیر بعد براعظم میں مشرقی فریزیہ کی طرف سے بُت پرستوں کی ایک اور شورش ہوئی۔ اور جلے ہوئے گرجاگھروں تتر بتر جماعتوں۔ شہید بھائیوں کے حسب دستور دل شکن نظارے دیکھے گئے۔ لیکن پھر ایک اور

دفعہ مسیحی ایمان فتحمند ہوا۔ تب شارلیمین نے اُس کو ویسٹ فیلیا میں میمی گارڈ دیسے وورڈ کا (جو اب مینسٹر کہلاتا ہے) بشپ مقرر کردیا۔ اِس کا سال نامعلوم ہے لیکن وہ ۸۰۳ء اور ۸۰۵ء کے درمیان تھا۔ وہ بے تکان چستی کے ساتھ موت تک کام کرتا رہا۔ اور بروز اتوار ۲۶ مارچ ۸۰۹ء کو فوت ہوا۔

لیوڈگر کی تصنیفات میں سے صرف گریگوری کی سرگذشت ہی موجود ہے۔ جو اُس سینٹ کی ایک خوشگوار تصویر دکھاتی ہے۔ جس کے مدرسہ میں تربیت میں بہت سے مشہور آدمیوں نے جن میں بشپ بھی شامل تھے تعلیم پائی تھی۔

۱۶۱

ایکسو اکسٹھویں فصل

آورلینز کا تھیوڈلف

آورلینز کا بشپ تھیوڈلف جو کیروینجی ان زمانہ کا نہایت مفید چرچمین تھا۔ وہ غالباً ہسپانیہ میں آٹھویں صدی کے نصف کے بعد پیدا ہوا۔ سنہ ۷۸۸ء میں اُس نے شارلیمین کی توجہ کو کھینچا۔ جس نے اُس کو فلیوری اور آینگنن کا ایبٹ اور بعد ازاں آورلینز کا بشپ بنا دیا۔ وہ اپنے بادشاہ کا بڑا مورد تلطف ہوا۔ اور بڑی بڑی کمیشنس اُس کے سپرد کی گئیں۔ وہ سنہ ۸۰۴ء میں ایلکوین کا بطور پہلے تھیوڈ ایکل شاہنشاہی کونسلر و صلاح کار کے جانشین ہوا۔ سنہ ۸۱۱ء میں وہ شہنشاہ کی وصیت کا شاہد تھا۔ شارلیمین کے بیٹے اور جانشین لوئیس پائے اُس (زاہد) نے کچھ مدت تک اُس کو ویسی ہی تعظیم دی۔ اور اُس پر ویسا ہی بھروسہ کیا۔ لیکن دو سال بعد اُس پر بغیر کافی وجہ کے برنارڈ بادشاہ کی بغاوت میں سازش کا شبہ کیا گیا۔ اور اُس کو ایسٹر سنہ ۸۱۸ء کو معزول اور انجیرس میں قید کر دیا۔ اُس نے اپنی عصمت کے اظہار میں زور کے ساتھ اصرار کیا۔ اور وہ سنہ ۸۲۰ء میں رہا۔ اور بحال کیا گیا۔ لیکن واپس آتے ہوئے رستہ ہی میں یا آورلینز میں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد فوت ہو گیا۔ اور ۱۹ ستمبر سنہ ۸۲۱ء کو آورلینز میں دفن کیا گیا۔

تھیوڈلف ایک اچھا پریلیٹ۔ وفادار۔ عاقبت اندیش اور دانا تھا۔ وہ اپنے خادمان دین کی جہالت پر بہت افسوس کرتا تھا۔ اور اُس کو سرفراز کرنے کے لیئے سرگرمی سے کوشش کرتا تھا۔ اس مقصد کے لیئے اُس نے بہت سے مدرسے قائم کئے۔ تھیوڈلف ایک عالم اور دینوی و دینی ہر دو علوم میں ماہر تھا۔ وہ علم تعمیر کے لیئے بھی دلچسپی رکھتا تھا۔ اور اُس نے بہت سے مسمار کنوینٹس (خانقاہوں) اور گرجا گھروں کو پھر بنایا۔ علاوہ ازیں وہ اپنے زمانہ کا سب سے اعلےٰ شاعر تھا۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بہت ذہین تھا +

تھیوڈلف کی موجودہ نثری تصنیفات یہ ہیں:-

(۱) اُس کی ڈائیوسیس کے خادمان دین کو ہدایات جو ۷۹۷ء میں لکھی گئیں۔ (۲) گناہوں اور اور اُن کی کلیسیائی سزاؤں پر ایک رسالہ اور ایکسٹریم انکشن (آخری مسح) کے انتظام پر ایک رسالہ۔ (۳) روح القدس کی نسبت رسالہ (۴) بپتسمہ کی رسم کی نسبت رسالہ جو ۸۱۲ء میں لکھا گیا۔ (۵) دو وعظوں کے اجزا جو باقی ہیں +

۱۶۲

ایکسو باسٹھویں فصل

آئیجل

آئیجل نوری کم میں پیدا ہوا۔ اُس وقت دریائے ڈینیوب کے جنوب کی طرف کے ملک کو جو دریائے اِن اور ڈریو کے اردگرد اور دریائے سیو کے کناروں تک پہنچتا تھا نوری کم کہتے تھے۔ طفولیت کے اوائل ہی میں اغلباً ۱۲۶۷ء کے قریب وہ ہنیسی میں سٹیریا کی مشہور بینیڈکٹن خانقاہ میں جس کا ایبٹ اور بانی سٹرم اُس کا رشتہ دار تھا رکھا گیا۔ وہاں آئیجل بہت سالوں تک بطور ایک سادہ منک یا راہب کے رہا اور دینداری اور علمیت کے سبب سے عزیز اور معزز جانا جاتا تھا۔ سٹرم کی موت پر (۱۲۷۹ء میں) یوگلف اُس کا جانشین ہوا۔ اور یوگلف کے استعفا دینے پر ٹریٹنگر (۱۲۸۳ء میں) ایبٹ ہوا۔ ٹریٹنگر ایک ظالم ثابت ہوا۔ اور اُس نے آئیجل کو

خارج کر دیا کیونکہ وہ کام کرنے کے لئے بہت کمزور تھا۔ سنہ ۱۱۷۱ء میں رنیگر معزول کیا گیا۔ اور دوسرے سال (سنہ ۱۱۸۱ء میں) آئیجل ایبٹ منتخب ہوا۔ اور ۱۵ جون سنہ ۱۲۲۲ء کو فوت ہو گیا +

آئیجل کی اکیلی نثری تصنیف جو موجود ہے۔ وہ اُس سے لکھی ہوئی سنٹرم کی قابلِ قدر سوانحمری ہے +

۱۶۳

ایکسو تریسٹھویں فصل

آیما لیبری اُس

آیما لیبری آس میٹرنیں ایک ڈیکیں اور پریسٹ تھا اور سنہ ۱۲۳۷ء میں اُسی ڈایوسنیں میں بطور ہارن بیک کے ایبٹ کے فوت ہو گیا۔ یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ وہ کب اور کہاں پیدا ہوا۔ آیگو بارڈ کی معزولی کے ایام (سنہ ۱۲۳۳ء - سنہ ۱۲۳۷ء) میں ایما لیبری آس لائے آنش

میں کلیسیا کا سرتھا۔یہ اُن کلیسیائی عہدیداروں میں سے ایک تھا۔ جنہوں نے لوئیس پائے آس (لوئیس زاہد) کی درستی کا لطف اٹھایا تھا۔ اور پریڈیسٹی نیشن (پیش تقرری) کے متعلق مباحثہ میں حصہ لیا تھا۔ لیکن گاٹشاک کے خلاف اُس کی تصنیف جو ہنکمار کی درخواست پر اُس نے لکھی تھی۔ گم ہوگئی ہے۔ وہ کونسلوں میں تاثیر گر تھا +

اُس کی تصنیفات یہ ہیں :-

(۱) خادمان حرین کی زندگی کے لئے قوانین +

(۲) کلیسیائی عہدوں کے متعلق چار کتابیں +

(۳) اینتھیمز (مدح سرائی) کی ترتیب کے متعلق ایک رسالہ +

(۴) ماس کی رسم کے ادا کرنے کی نسبت رسالے +

(۵) خطوط

۱۶۴

ایکسوچونسٹھویں فصل

آئنہارڈ

شارلیمین کا سرگذشت نویس اور کیپر و لینجی ان
زمانہ کا سب سے اچھا مورخ آئنہارڈ تھا۔ جو آئنہارڈ
اور آینجلفریٹا کا بیٹا تھا۔ اور ۷۷۰ء میں وادی مین Main
کے اُس حصہ میں پیدا ہوا تھا۔ جو ہیسے ڈرمسٹیٹ
سے تعلق رکھتا تھا۔ اُس کا خاندان شریف تھا۔ اور
اُس کی تربیت فُلڈا کے مشہور بینیڈکٹن خانقاہی مدرسہ
میں کی گئی تھی۔ جس میں اُس کے والدین تحائف
بھیجا کرتے تھے۔ ۷۹۲ء کے قریب ایبٹ بوگلف
نے اُس کو شارلیمین کے دربار میں بھیجا تاکہ اُس
کی لیاقتیں اور علم جو پہلے ہی مشہور تھے۔ بڑھ جائیں
اور اُس کی ذہانت ایک فراخ میدان پاوے۔
اُس کی نسبت بوگلف کی طرفدار رائے اور پیشینگوئی
واقعات سے ثابت کی گئیں۔ اُس نے بہت جلد
اپنی ہر دلعزیز طبیعت کے ذریعہ سے تمام دلوں کو
کھینچ لیا۔ اور اپنی ہمہ رنگی علمیت کے ذریعہ سے
آفرین کو حاصل کیا۔ اُس نے ورمس کے بشپ
برنہیری اُس کی بہن اِمّا کے ساتھ جو ایک شریف
خاندان کی تھی شادی کی۔ اور بہت سالوں تک بخوشی
اُس کے ساتھ رہا۔ آئنہارڈ شاہنشاہ کا بہت مورد
الطاف رہا اور بڑے بڑے اور نازک معاملات میں
مستعمل ہوا۔ شارلیمین کی موت نے (۸۱۴ء) اُس

کا درجہ و حال تبدیل نہ ہوئے۔ لوئیس پائے اُس نے اُس کو بطور کونسلر و صلاحکار کے بحال رکھا۔ اور ۸۱۷ء میں اُس کو اپنے بیٹے لوتھیر کا اتالیق مقرر کیا۔ جب (۸۳۰ء میں) باپ اور بیٹے کے درمیان تفرقہ پڑا تو اُس نے اُن کی صلح کرانے میں بڑی کوشش کی۔

اگرچہ وہ ایک یمین تھا۔ تو بھی ۸۱۵ء کے بعد سے متفرق اوقات پر اُس نے بہت سرفرازیاں پائیں ۸۳۶ء میں اُس کی بیوی فوت ہوگئی۔ اُس کا غم ناقابل تسلی تھا۔ اور یہ حالت اُس کے دوستوں کے بڑے رحم کا باعث ہوئی اور شاہنشاہ لوئیس بھی تسلی دینے کے لئے اُس کے پاس آیا۔ لیکن وہ اپنی موت ۱۴ مارچ ۸۴۰ء تک اپنے غم کے بوجھ کو اُٹھائے پھرا۔

آئنہارڈ قد میں تو تقریباً بونا تھا۔ لیکن عقل کے لحاظ سے اپنے ہمعصروں کے قیاس میں ایک دیو تھا۔ اُس کی کلاسیکل تعلیم نے اُس کو ایک غیر فانی تصنیف یعنی شارلیمین کی سوانحمری لکھنے کے قابل بنایا تھا۔ دربار میں اُس کے درجہ نے اُس کو اُس زمانہ کے تمام مشہور آدمیوں کا مساوی اور شریک بنایا۔ جوانی میں وہ آلکوین کا شاگرد تھا۔ بڑھاپے میں وہ خود سروئٹس لوپس جیسے آدمی کا دوست اور تحریک دینے والا ہوا۔ اُس کی زندگی

قابل نمونہ تصنیف کے دیکھی جاتی تھی۔ مابعد کے مصنف بہت دفعہ اِس کتاب میں سے اقتباس کرتے تھے اور اِس کے کئی ایک حصے نظم میں تبدیل کئے گئے تھے۔ تو بھی یہ غلطیوں سے بالکل خالی نہیں ہے جیسا کہ اِس کی نکتہ چین اڈیشنس (اشاعتیں) ظاہر کرتی ہیں +

(۲) لارنش کی سرگذشت +

(۳) مبارک شہیدان مارسیلی نس اور پیٹرس کے تبرکات کی نقل مکان کا بیان +

(۴) مارسیلی نس اور پیٹرس کا دُکھ +

(۵) خطوط +

۱۶۵

ایکسو پینسٹھویں فصل

سمارٹیگڈس

سمارٹیگڈس کی اوائل عمری کی نسبت کچھ بھی معلوم

نہیں ہے۔ وہ منکس کی بنیڈکٹن جماعت میں شامل ہوا۔ اور سنہ ۸۰۵ء کے قریب مونٹ کیسٹیلی اُن کی خانقاہ کا ایبٹ منتخب ہوا۔ کچھ مدت بعد وہ اپنے منکس کو چندمیل کے فاصلہ پرلے گیا۔ اور وردُن کی ڈائیوسیس میں دریائے میُوز کے کناروں پر سینٹ مِحی ایل کی خانقاہ کو بنا گیا۔ وہ ایک عالم اور عملی طور پر چُست آدمی تھا۔ اِس سبب سے وہ دو شاہنشاہوں یعنی شارلیمین اور لوئیس پائے اُس سے جن کے عہد سلطنت میں وہ زندہ رہا۔ بہت عزت دیا گیا۔ سماریگڈس سنہ ۸۴۰ء کے قریب فوت ہوا +

اُس کی تصنیفات محنت اور دینداری تو ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن اُس کی اپنی ہی باتیں بہت تھوڑی ہیں۔ نثر میں اُس کی مطبوع تصنیفات یہ ہیں:۔

(۱) سال کے ہر ایک مقدس دن کے لئے خط اور انجیل کے متعلق تفسیروں کے مجموعے +

(۲) منک کا تاج +

(۳) سینٹ بینیڈکٹ کے ضابطہ کے متعلق تفسیر +

(۴) شاہی راہ +

(۵) رومن کانفرنیس کی کاروائی +

(۶) روح القدس کے صادر ہونے کی نسبت پوپ لیو کی طرف شارلیمین کا خط +

(۷) شاہنشاہ لوئیس کی طرف فروتحقیری اُس اور سمارئیگڈس کا خط +

(۸) ڈوناٹش کے متعلق ایک بڑی صرف ونحویا تفسیر + سمارئیگڈس نے نظم بھی لکھی تھی +

۱۶۶
ایکسو چھیاسٹھویں فصل
آورلینز کا جونیس

جونیس آکویٹینیا میں پیدا ہوا۔ اور ۸۲۱ء میں بطور اورلینز کے آرچ بشپ کے تھیوڈولف کا جانشین ہوا۔ کلاسیکل اور تھیولاجیکل تصنیفات میں اُس کی علمیت نے اُس کی منتظم لیاقت کے ساتھ ملکر اُس کو بڑی بڑی کونسلوں میں سرگروہ بنایا۔ اور اکثر دفعہ لوئیس پائے اُس سے اُس کے دقیق اور مشکل کمیشنس پر لگائے جانے کا بھی باعث بنی

اُس کی سب سے بڑی مشہور خدمت مورت پرستی کے مسئلہ پہ غور و خوض کرنے کے لئے نومبر ۸۲۵ء میں پیرس میں بشپوں اور تھیولوجی آنس کے فراہم کرنے کے متعلق تھی۔ وہ پیرس کی اصلاح کنندہ کونسل ۸۲۹ء میں سرگروہ تھا۔ اور اغلباً اُس نے اُس کے فیصلوں اور قوانین کو لکھا۔ اور پھر ڈیڈن ہوفن میں بھی سرگروہ تھا۔ جہاں ۴ مارچ ۸۳۵ء کو اُس نے ایبو کی معزولی کا مسودہ لکھوایا تھا۔ وہ آرلینز میں ۸۴۳ء یا ۸۴۴ء میں فوت ہوا +

اُس کی تصنیفات گو تھوڑی تو بھی دلچسپ اور قابلِ قدر ہیں :-

(۱) یہین (کلیسیا کے عام شرکا) کی زندگی کا دستور العمل +

(۲) بادشاہ کی زندگی کا دستور العمل جو ۸۲۹ء کے قریب لکھا گیا اور پیپن کے نام نہاد کیا گیا +

(۳) مورتوں کی پرستش یہ اُس کی سب سے بڑی اور بہت مشہور تصنیف ہے۔ یہ تین کتابوں میں ہے۔ اور ٹورن کے کلاڈی آس کے خلاف لکھی گئی تھی۔ پہلی کتاب مورتوں (تصاویر) کے استعمال۔ پرستش سے دعا اور اُن کی پرستش اُن کی شفاعت کی تعلیم۔ اور اُن کے تبرکات کی

واجبی تعظیم کی حمائت کرتی ہے - لیکن کہتی ہے - کہ فرانسیسی لوگ مورتوں کی پرستش نہیں کرتے ہیں - دوسری کتاب صلیب کی تعظیم کی اور تیسری روما کی زیارت کی حمائت کرتی ہے +

(۴) سینٹ ہیوبرٹ کے تبرکات کی نقلِ مکانی کی تواریخ +

۱۶۷

ایکسو سڑسٹھویں فصل

ریبانس موریس

I - اُس کی زندگی کا بیان

کیبر ونیجی اُن زمانہ کے نہایت بڑے علما اور اُستادوں میں سے ایک کا پورا نام جیسا کہ اُس نے آپ ہی

لکھا ہے۔ بیگنیشی آس ہربیانس مورس ہے۔ وہ مینٹس میں ۷۷۶ء کے قریب پیدا ہوا۔ نو سال کی عمر میں وہ اپنے والدین سے فُلڈا کی مشہور بنیڈکٹن خانقاہ میں داخل کیا گیا۔ وہاں اُس نے ہر دو دینی و دنیاوی علمیت میں با احتیاط تعلیم پائی۔ ربیانس نے مناسٹک (گوشہ نشینی کے متعلق) منتیں اختیار کیں۔ اور ۸۰۱ء میں عہدۂ ڈیکن پر مخصوص کیا گیا۔ پھر وہ ٹورس میں نہ صرف علمِ الٰہی ہی میں بلکہ خاصکر دنیاوی علوم میں بھی آیلکوِن سے تعلیم پانے کے واسطے بھیجا گیا۔ یہ ملاقات فرنگستان کے لئے عظیم نتائج کا باعث ہوئی۔ آیلکوِن نے ربیانس کو کتابی علم سے کہیں زیادہ تعلیم دی۔ اُس کو دوسروں کو سکھانے کے لائق بنایا۔ اور اُس کو بڑے اُستادوں یعنی اِسٹیڈور۔ بیڈ۔ آیلکوِن کے ہم پایہ بنایا۔ آیلکوِن اور ربیانس کے مابین ایک بڑی سرگرم دوستی پیدا ہوئی۔ لیکن موت نے اول الذکر کو اُسی سال ہیں جس میں ربیانس فُلڈا کو واپس (سنہ ۸۰۴ء میں) آیا اُٹھا لیا۔ اور یوں جو کچھ بلا شبہ ایک نہایت دلچسپ خط و کتابت ہونے کو تھی خطوط کے ایک ہی تبادلے سے محدود رہی +

ربیانس اُس خانقاہی مدرسہ کا پرنسپل مقرر کیا گیا

۲۳ دسمبر ۸۴۷ء کو وہ عہدۂ پریسٹ پر مخصوص کیا گیا + ۸۲۲ء میں ریبانس ایبٹ منتخب ہوا۔ وہ روحانی معاملات میں ایک اچھا رہبر ہو گیا۔ وہ منکس میں شخصی دلچسپی لیتا تھا۔ اور اکثر اُن کے سامنے وعظ کرتا تھا۔ اُس نے پریسٹس کی تربیّت میں خاص توجہ دی۔ اُس نے اُن کے خاص فائدہ کے لئے کتابیں تالیف کیں۔ اور حتی المقدور مدرسہ میں (خاصکر بیبلیکل (بائیبل کے متعلق) مضامین کے متعلق تعلیم دی۔ اُس نے تبرکات کے جمع کرنے کے لئے اپنا خاص جوش ظاہر کیا۔ جن کا اُس نے بڑی قیمت خرچ کر کے مزار بنایا۔ اُس نے گرجا گھر بھی تعمیر کروا لئے۔ اور فُلڈا کے رعب داب کو اُس کے منکس کے متفرق جگہوں میں بسانے سے وسیع کر دیا۔ اور اُن ۱۶ سولہ خانقاہوں کے ساتھ جو پہلے ہی موجود تھیں۔ چھ اور متعلقہ خانقاہیں ملا دیں +

۸۴۲ء کے موسم بہار میں ریبانس اپنے عہدہ سے استعفا دیکر فُلڈا کے نزدیک دریائے پیٹرزبرگ کے کنارہ پر ایک حجرہ میں کنارہ کش ہوا۔ اُس نے خیال کیا کہ وہاں وہ عہدہ کی فکرات سے آزاد ہو کر تحریری کام میں اپنے دنوں کو ختم کرنے کے لائق ہو گا۔ اس مقصد کے لئے اُس نے کئی ایکسیڈ گاسدل

کو بلایا۔ اور یوں بہت جلدی کام کیا۔ لیکن وہ کام کرنے والی زندگی سے کنارہ کش ہونے کی اجازت دیئے جانے کے لئے بہت قابلِ قدر آدمی تھا۔ چنانچہ مینتس کے آرچ بشپ اوٹگر کی موت (۲۱۔ اپریل ۸۴۷ء) پر وہ مینتس کے چیپٹر (پادریوں کی مجلس) اُمرا اور لوگوں کی متفق الرائے سے اُس کا جانشین منتخب ہوا۔ اُس نے چار و ناچار منظور کیا۔ اور ۲۶ جون ۸۴۷ء کو مخصوص کیا گیا۔ اُسی سال کے اکتوبر میں اُس نے مینتس میں سینٹ ایلبن کی خانقاہ میں اپنی پہلی سنڈ منعقد کی۔ یکم اکتوبر ۸۴۸ء کو مینتس میں دوسری سنڈ فراہم ہوئی۔ جو اِس واسطے قابلِ یادگار ہے۔ کہ اُس میں گاٹشاک کے معاملہ پر پہلی دفعہ بحث ہوئی۔ گاٹشاک فلڈا میں متعلم رہا تھا اور اُس وقت اُس کی رائے نے ریبانس کے غصّہ کو بھڑکایا تھا۔ اِس لئے اُس نے کونسل میں اُس کی مخالفت کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سنڈ نے گاٹشاک کے برخلاف فیصلہ کیا۔ اور اُس کو ہنکمار کے پاس سزا پانے کے لئے بھیجا۔ اکتوبر ۸۵۱ء یا ۸۵۲ء میں مینتس کی تیسری سنڈ میں جس نے کئی ایک اصلاحی قوانین منظور کئے تھے۔ ریبانس میرِ مجلس تھا۔

مخالفوں کی نسبت بے پرواہ ہو کر ایمان کے لئے غیرت مندی کے ساتھ دھڑا باندھا۔ وہ اپنی اُس تعظیم کو جو لوگوں سے اُسے ملتی تھی حیاداری کے ساتھ قبول کرتا تھا۔ اور غرور اور حسد سے خالی تھا۔ اگرچہ وہ اپنی رائے کی تبدیلی کے لئے واجبی درخواستوں کو خوشی سے قبول کرتا تھا۔ اور نکتہ چینی کئے جانے کے موقع پر صابر تھا۔ تو بھی ایک بنیادی رائے کو بحال رکھنے میں مستقل اور پائدار تھا۔ وہ ۸۲۹ء کی کونسل کے اِس فیصلہ کی کہ "منک اپنی خانقاہی جماعت کو چھوڑ سکتا ہے"۔ اکیلا مخالفت کرنے کی دلیری رکھتا تھا۔ اُس نے علمِ نجوم کے فوائد کا انکار کیا۔ اور آرڈئی آل سے فیصلہ کی مخالفت کی۔ اُس نے اوائل میں اپنے آپ کو لوئیس پایس کا دوست ظاہر کیا۔ اور صریحاً سرگرمی کے ساتھ اُس کے بیٹوں کو کپوت چال چلن کے لئے گھرکی دی۔ لوئیس کی موت کے بعد اپنی دوستی کو لوتھیر کے ساتھ شروع کیا۔ لیکن ریبانس اور اُس کے نئے بادشاہ لوئیس جرمن کے مابین تعلقات دوستانہ تھے۔ لوئیس نے اُس کو اپنے دربار میں بلایا اور مینٹس کا آرچ بشپ مقرر کر دیا +

ریبانس کی مستقل شہرت بطور اُستاد اور تعلیمی مصنف کے اُس کی محنتوں پر مبنی ہے۔ فلڈا کا مدرسہ دینداری اور علم کے لئے فرانسیسی بادشاہت

کے تمام طول و عرض میں مشہور ہوگیا۔ بہت سے شریف اور غریب خاندانوں کے جوانوں نے وہاں تعلیم پائی۔ اور بعد ازاں وہ جرمنی کی کلیسیاؤں کے بشپ اور پاسبان ہو گئے۔ کوئی بھی غریبی کی وجہ سے رد نہ کیا جاتا تھا۔ فلڈا کی خانقاہ نے بائیبل کا محنت کش مطالعہ کرنا شروع کیا۔ جس کی بہت جلدی دوسری خانقاہوں نے پیروی کرنی شروع کی۔ اور نہایت قابلِ غور بات یہ ہے۔ کہ جرمنی میں ریبانس ہی پہلا شخص تھا۔ جس نے مناسٹک (گوشہ نشینی کے متعلق) مدرسہ کو چلایا۔ جس میں بہت سے لڑکے دنیاوی زندگی کے لئے بھی تربیت پاتے تھے۔ یہ آخری کام ہی ہے۔ جس کے سبب سے وہ جرمن کے طریقۂ مدرسہ کا بانی کہلاتا ہے۔ ریبانس کے شاگردوں کی دوسری جگہوں میں بطور اُستادوں کے طلبی ہوتی تھی۔ اور بادشاہ لوگ اپنے بیٹوں کے لئے اُس کے مدرسہ سے کوئی بہتر مدرسہ نہ پا سکے۔ اُس کی فضیلت کے نہایت قوی ثبوتوں میں سے ایک یہ حقیقت ہے کہ آئینہارڈ نے جو پہلے آپ ہی فلڈا میں ایک متعلم تھا۔ اور اب ایک بڑا عالم اور اُستاد تھا۔ اپنے بیٹے وُسِتن کو وہاں بھیجا اور ایک اب تک موجود خط میں اپنے بیٹے کو نصیحت دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے نادر فوائد کا عمدہ استعمال کرے۔ اور سب سے بڑھکر اس بات پر توجہ کرے جو اُس

"بڑے فصیح" ریبانس مورس سے کہی جاتی ہے۔ ریبانس کا مجموعۂ علوم یعنی "عالم" اُس کے عالمگیر عالمیت پر قبضہ اور اُسے دوسروں تک پہنچانے کے لئے طاقت پر شہادت دیتا ہے۔ سو حالانکہ ایلکوِن اُس کا نمونہ تھا۔ تو بھی اُس نے تعلیم کے متعلق اپنے اُستاد کے خیالات پر اور بڑھایا اور اپنے آپ میں اور اپنی تصنیفات میں ایک ایسا نمونہ ظاہر کیا جس کی تاثیر کبھی کبھی معدوم نہیں ہوئی ہے +

III - اُس کی تصنیفات

ریبانس بہت کتابوں کا مصنف تھا۔ لیکن اپنے زمانے کے دیگر مصنفوں کی طرح اُس نے اکثر کرسچین آباؤں اور اُن کے بعد کے کلیسیائی اشخاص کی تصنیفات سے تالیفیں کیں +

I - بیبلیکل - (بائیبل کے متعلق تصنیفات):-

(۱) بائیبل کے متعلق اور اپاکریفل (غیر معتبر) کتابوں یعنی جوڈتھ - یزڈم (حکمت) ایکلیزی آسٹیکس میکابیز کے متعلق کئی تفسیرات - یہ تفسیرات

اغلباً کسی قدر اُس کی زیر ہدایت اُس کے شاگردوں سے تالیف کی گئی تھیں۔ اُنہوں نے ہر دو بائبل ادبی آباؤں کی واقفیت کو ایسے زمانہ میں جب کہ کتابیں بہت کمیاب اور لائبریریز اور بھی نادر تھیں محفوظ رکھا۔ لِستی یوز کا بشپ فریکلف بیان کرتا ہے۔ کہ اُس کی ڈائیوسیس میں ہر قسم کی کتابیں کم تھیں۔ کوئی بائبل بھی مکمل نہ تھی۔ اور اُس کی مکمل تفسیر بالکل کوئی نہ تھی۔ ریبانس بائبل کی تفسیر کی نسبت اپنی رائے یوں دیتا ہے۔ کہ اگر کوئی پاک نوشتوں میں ماہر ہونا چاہے تو اُسے سب سے پیشتر محنت کے ساتھ تواریخ۔ تمثیلدار بیان۔ تشبیہ اور استعارہ کی تعداد کو جو زیر تجویز حصہ میں ہو معلوم کرنا چاہیئے کیونکہ پاک نوشتوں میں چار اقسام کے معنی ہیں۔ یعنی تواریخی تمثیلی۔ کنایہ دار اور تشبیہی جن کو ہم دانش کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ اُن کے ذریعہ سے دانش اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہے۔ اُن کو جو چھوٹے اور سیکھنے میں مبتدی ہیں۔ وہ تواریخ کا دودھ پلاتی ہے۔ اُن کو جو ایمان میں ترقی کر رہے ہیں تمثیلدار بیان کی روٹی۔ اُن کو جو حقیقت میں اور استقلال کے ساتھ نیکی کر رہے ہیں۔ ایسا کہ وہ اُس میں کثیر ہیں۔ وہ کنایہ کے مزیدار کھانا سے آسودہ کرتی

ہے۔ اور آخرکار اُن کو جو زمینی اشیائے کو حقیر جانتے اور سرگرمی کے ساتھ آسمانی اشیائے کی خواہش کرتے ہیں۔ وہ تشبیہ کی مے سے سرشار کرتی ہے" +

اِن اصولات کے موافق اُس کی تفسیرات میں سوائے متی کی تفسیر کے جو سب سے پہلے (۱۶۱۹ء میں) لکھی گئی بہت کم حقیقی تفسیر بلکہ بہت سی رازدار اور روحانی تشریح پائی جاتی ہے +

(۲) اُس نے بائیبل کے متعلق گیتوں پر بھی جو صبح کی عبادت میں گائے جاتے ہیں۔ ایسی ہی عبارت میں ایک تفسیر تیار کی ہے +

(۳) پاک نوشتوں کے تمثیلدار بیانات +

(۴) مریم مگدلینی اور اُس کی بہن مارتھا کی سرگذشت +

II۔ تعلیم و تربیت کے متعلق +

(۱) خادمانِ دین کے لئے ضوابط +

(۲) بائیبل کے ہندسوں کے متعلق +

(۳) "عالم" ستیول کے اسٹیڈور نے پہلے ہی عالمگیر واقفیت کا ایک مجموعۂ علوم تیار کرنے کا نمونہ دیا تھا۔ اور ربیانس اپنی کتاب بنام "عالم" میں محض اسٹیڈور کے علم صرف کو از سرِ نو لکھتا ہے لیکن اُس میں مضامین کی ترتیب کی نسبت کسی قدر فرق ہے

اور تمثیلی اور روحانی باتوں کی زیادتی اور ناموں اور لفظوں کی تشریحات اور بائبل کے بہت سے اقتباسات پائے جاتے ہیں۔ یہ تصنیف اُس کی عالمانہ فرصت کے پہلے پھلوں میں سے ایک ہے۔ اور ۸۴۴ء کے قریب لکھی گئی +

(۴) پریشئن کی صرف و نحو کا خلاصہ +

(۵) پاک عہدے۔ الہٰی سیکریمنٹس اور خادمانِ دین کے لباس +

(۶) کلیسیائی انتظام اور تادیب +

(۷) انسانی جسم کے اجزا +

(۸) حروف کی ایجاد۔ جو عبرانی۔ یونانی۔ لاطینی۔ سیتھی آن اور رُونِک حروفِ ابجد کا بمعہ اُن کے فرضی موجدوں کے ناموں کے ایک عجیب مجموعہ ہے +

III - مروّج سوالات اور اُن کے جوابات کے متعلق حسب موقعہ تصنیفات +

IV - پینینس* کے سیکریمنٹ کی نسبت تصنیفات +

V - متفرقات - (۱) وعظ - (۲) انسانی روح کے متعلق رسالہ۔ (۳) شہیدوں کی تواریخ (۴) خدا کا نظارہ۔ دل کی پاکیزگی۔ اور پینینس کا

* کفارہ [illegible]

طریقہ - (۵) ہمارے خداوند کا دکھ +

VI - خطوط +

VII - نظمیں - اُس کی نہائت عجیب تصنیف ایک طویل نظم "صلیب کی مدح" ہے - یہ گمراہ کردہ حکمت اور صبر کی ایک یادگار ہے +

۱٦٨

ایکسو اڑسٹھویں فصل

بینو

بینو ایک سیکسن تھا - اور اغلباً ٦٢٨ء کے قریب پیدا ہوا - اُس نے تلذا میں مناسٹک (گوشہ نشینی کے متعلق) بندشیں اختیار کیں - اور اپنے آبیٹ (رئیگر) سے اپنے عزیز دوست بیرانس ہمراہ کے ہمراہ ٦٥٣ء میں ٹورس کو ایلیکون سے تعلیم پانے کے لئے بھیجا گیا تھا - اپنی واپسی پر وہ تلذا

میں تعلیم دیتا رہا۔ حتٰے کہ ۱۷۳۹ء میں وہ ہرشفیلڈ کا ایبٹ منتخب ہوا۔ ۱۷۴۱ء میں وہ ہیلبر سٹیٹ کا بشپ مخصوص ہوا۔ ۱۷۴۸ء میں وہ مینٹس کی کونسل میں شریک ہوا۔ جس نے گاٹشاک پہ فتوےٰ لگایا تھا۔ اُس نے بہت سا خرچ کر کے ہیلبر سٹیٹ کی کتھیڈرل لائبریری قائم کی۔ جو ۱۷۶۹ء میں جل گئی تھی۔ وہ ۲۷ مارچ ۱۷۵۳ء کو فوت ہوا۔ وہ بہت بڑا عالم تھا۔ بطور ایک مفسر کے سادہ اور صاف لیکن بہت ہی زیادہ الفاظ کو استعمال کرتا تھا۔

اُس کی تصنیفات بہت جلدوں کی ہیں۔ اور پہلے پہل رومن کیتھلکس سے ریفرمیشن کے زمانہ میں (۱۵۱۹ء - ۱۵۳۶ء) طبع کی گئی تھیں۔ وہ ٹریڈینٹائن تھیالوجی کی بہ نسبت زیادہ آزاد اور کم متعصب کیتھلک تھیالوجی سکھلاتی ہیں۔ یوں وہ انکاری ہے کہ پطرس نے رومی کلیسیا کی بنیاد ڈالی۔ اور کہ پوپ عالمگیر فضیلت رکھتا ہے۔ اور ٹرانسبسٹینشی ایشن کی پیپسٹین تعلیم کی تردید کرتا ہے۔ اُس کی تصنیفات میں سے بڑی بڑی یہ ہیں:۔ (۱) تفسیرات۔ (۲) وعظ۔ (۳) متفرق مضامین کے متعلق رسالے۔

اُس نے اُس کو بیٹے چارلس کا اتالیق بنا دیا۔ ملکہ جوڈتھ بھی اُس کی خاص اپنی خیر خواہ تھی۔ ۸۳۳ء میں لوئیس بادشاہ نے اُس کو ریکی نو کا ایبٹ مقرر کیا۔ لیکن دو سال بعد لوئیس جرمن نے اُس کو اِس عہدہ سے نکال دیا۔ اور وہ سپائی ئرس کو چلا گیا۔ جہاں وہ ۸۴۲ء تک رہا۔ جب اُسی لوئیس نے اُس کو اُس کے پہلے عہدۂ ایبٹ پر بحال کیا۔ وہ اُسی سال کی ۱۸۔ اگست کو دریائے لائر کو عبور کرتا ہوا فوت ہوا اور ریکی نو میں دفن کیا گیا +

والا فرڈ بہت ہر دلعزیز۔ خوشدل اور حاضر جواب آدمی تھا۔ ہر دو کلیسیائی اور کلاسیکل تصنیفات میں قابل غور لیاقت رکھتا تھا۔ اور علاوہ ازیں کسی قدر تیز فہم شاعر تھا۔ اور اِس موخر الذکر بات میں وہ اُس زمانہ کے محض مصنوعی نظم بنانے والوں سے امتیاز رکھتا ہے۔ اُس نے نظم لکھنا شروع کیا جب کہ ہنوز لڑکا ہی تھا۔ اور اپنی چھوٹی سی زندگی کے عرصہ میں اُس نے بہت سی نظمیں لکھیں۔ جن میں سے ایک خاصی لمبی تھی +

اُس کی تصنیفات میں مندرجہ ذیل پائی جاتی ہیں:۔

I - تفسیری تصنیفات +

III - یروسلم کی بربادی پر ایک وعظ - والہ فرڈ اُس شہر کی بربادی کے متعلق یُوسیفس کا بیان لکھتا ہے اور پھر اُس کے ساتھ ہمارے خداوند کے نبیانہ وعظ (متی ۲۴ باب) کا مقابلہ کر کے نصیحتیں لکھتا ہے +

III - سرگذشتیں - (۱) سوئٹزرلینڈ کے رسول ایبٹ گال کی سرگذشت - (۶۴۵ء یا ۶۴۶ء میں فوت ہوا) (۲) اوتھار کی سرگذشت - (۳) آئینہارڈ سے لکھی ہوئی شارلیمین کی سرگذشت کے نئے اڈیشن والے کا دیباچہ جو آئینہارڈ کی نسبت قابلِ قدر آگاہی دیتا ہے +

IV - نظمیں - (۱) ڈینئیل کی رویا - یہ اُس کی نظموں میں سب سے پرانی ہے - جو اُس کے اپنے دعوے کے موافق اُس کی عمر کے اٹھارہویں سال (یعنی ۷۲۶ء) کی ہے - (۲) میتھس کی زندگی اور موت - (۳) ہائی کے ایبٹ اور شہید بلاستھمائیک کی زندگی اور موت - (۴) باغیچہ کی کاشتکاری (۵) ٹیٹری کس کی موت کے متعلق ایک نظم +

۱۷۰

ایکسو ستر ہویں فصل

لائے آنس کا فلورس میجِسٹر

فلورس اغلباً آٹھویں صدی کے آخری سال میں پیدا ہوا۔ اور لوئیس پائے آس چارلس گنجا اور لوئیس دوئم کے عہدِ سلطنت میں لائے آنس میں رہا۔ وہ کیتھیڈرل سکول کا سر تھا۔ جس کے باعث سے وہ عموماً فلورس میجِسٹر (اُستاد) کہلاتا ہے۔ وہ ڈیکن یا سب ڈیکن بھی تھا۔ اُس نے علمیت نیکی اور لیاقت کے سبب بہت وسیع شہرت پائی۔ وہ اپنے بشپ اگیوبارڈ اور اپنے زمانہ کے نہائت مشہور آدمیوں میں سے بعض کے ساتھ نزدیکی تعلقات رکھتا تھا۔ اُس کی لائبریری اپنے بڑے حجم کے باعث ذکر اور تعجب کی شے تھی+

چارلس گنجا کے عہد کے ہر ایک عالم کی طرح اُس نے یوکرسٹک (عشاء ربانی کے متعلق) اور پریڈیسٹی نیشن (پیش تقرری کے متعلق) مباحثوں کی امداد کی۔ پہلے میں

وہ پیسکیسی اُس رِیڈ برٹش کے ٹرانسبسٹینٹی ایشن کے خیال کے خلاف ریبانس مورس اور ریشریمنس کا جانبدار ہوا۔ اور دوسرے میں اُس نے جوہنس سکوٹس ایریجینیا کی مخالفت کی۔ مگر گاٹشاک کی رائے کا پورے طور سے طرفدار نہ ہوا۔ وہ کوئی ارسی کی کونسل (سنہ ۸۴۹ء) میں جسے گاٹشاک کے مقدمہ کے متعلق ہنکمار نے سب سے پہلی دفعہ طلب کیا شریک ہوا۔ وہ سنہ ۸۶۰ء کے قریب فوت ہوا +

اُس کی مکمل تصنیفات یہ ہیں +

(۱) بشپوں کے انتخاب کے متعلق ایک آبائی رسالہ جو سنہ ۸۳۴ء میں لکھا گیا۔ اور اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ اوائل میں بشپ ہمیشہ اپنی جماعت اور خادمانِ دین کی بلاہٹ و رائے ہی سے چُنے جاتے تھے +

(۲) ماس کا مفصل بیان +

(۳) ایمالیری اُس کے برخلاف ایک رسالہ +

(۴) شہیدان کی تواریخ جو اسی کے متعلق بیڈہ کی کتاب کی مداومت ہے +

(۵) پریڈیسٹی نیشن (پیش تقرری) پر ایک وعظ +

(۶) سکوٹس ایریجینیا کی غلطیوں کے خلاف ایک

رسالہ جو ۸۵۲ء میں لائے انس کی کلیسیا کے نام سے لکھا گیا +

(۷) پولوسی خطوط پر آگسٹین کی تفسیر - جو بہت مدت تک بیڈ سے منسوب کی جاتی تھی +

(۸) کلیسیائی شریعت اور کینٹس (قوانین) میں سے منتخب کی ہوئی بڑی باتیں +

(۹) مختلف نظمیں جو ثابت کرتی ہیں - کہ وہ حقیقی شاعرانہ عقل کا ایک رمق رکھتا تھا +

(۱۰) ایک خط بھی موجود ہے - جو اس نے بلکہ جوڈتھ کو لکھا تھا +

۱۷۱
ایکسواکہترویں فصل
سرویٹس لوپس

لوپس کا جس کا خاندانی نام سرویٹس تھا - ایک مشہور

خاندان کی اولاد سے تھا۔ وہ سینس میں (جو پیرس
سے جنوب مشرق کی طرف ۷۰ میل کے فاصلہ پر
ہے) ۸۰۵ء میں پیدا ہوا۔ اور اُس نے فیری ئرس
میں سینٹس میری اور پیٹر کی نزدیکی بینیڈکٹن خانقاہ
میں تعلیم پائی۔ جو قدیم زمانہ میں بیت لحم کہلاتی تھی۔
اور اُس وقت ایبٹ آلڈریخ کے ماتحت تھی جو
۸۲۹ء میں سینس کا آرچ بشپ ہو گیا۔ اور ۸۳۶ء
کے شروع میں مرگیا تھا۔ اُس نے مناسٹک (گوشہ
نشینی کے متعلق) منتیں اختیار کیں۔ عہدہ
ڈیکن پر مخصوص کیا گیا۔ اور پھر کنونیٹ سکول میں
تعلیم دیتا رہا۔ حتےٰ کہ ۸۳۰ء میں وہ آلڈریخ کی
صلاح سے فلڈا کو چلا گیا۔ آینہارڈ جس کی لکھی ہوئی
شارلیمین کی سرگذشت نے پہلے ہی اُس پر بہت اثر
کیا تھا۔ اُس وقت چند ایک میلوں کے فاصلہ پر سیلی
جینسٹیٹ کا ایبٹ تھا۔ لیکن اُس کا بیٹا وسین
فلڈا میں تعلیم پاتا تھا۔ اور اُس کی اپنے بیٹے کی
ملاقات ہی کے وقت لوپس پہلے پہل اُس سے ملا۔
وہ اُس کا اور فلڈا کے ایبٹ ناموررہبانس مورس
کا دوست بن گیا۔ وہ فلڈا میں اپنے مطالعہ میں لگا
رہا۔ اور ۸۳۶ء کے موسم بہار میں فیری ئرس کی
طرف لوٹ آنے تک تعلیم بھی دیتا رہا۔ تب اُس

نے پریسٹ کے عہدہ کو اختیار کیا۔ اور ایسے سکول میں صرف و نحو اور فصاحت سکھاتا تھا۔ ۱۸۳۲ء میں وہ لوئیس پائے اُس کے دربار میں حاضر کیا گیا۔ ۱۸۴۴ء کا سال ٹوپس کے لئے واقعات سے بھرپور تھا فیری ٹرس کے منکس پر فرض تھا۔ کہ سال میں ایک بار چارلس کے لئے روپیہ دیویں۔ اور جنگی خدمت کریں۔ اور ٹوپس کو بذاتِ خود جنگ میں جانا پڑتا تھا۔ اس سال اُس نے باغی اکیوٹینی انس کے خلاف چڑھائی کی۔ ۱۴ جون کو وہ اُن سے اینگولیم کی لڑائی میں اسیر کیا گیا۔ لیکن چند دنوں کے بعد اینگولیم کے کونٹ ٹربیو کی شفاعت کے سبب سے رہا کیا گیا۔ اور ۳ جولائی کو فیری ٹرس میں واپس آیا۔ بعدازاں وہ ٹرائیز کے بشپ پروڈینٹی اُس کے ہمراہ چارلس سے برگنڈی کی خانقاہوں کے ملاحظہ کے لئے بھیجا گیا۔ اور سال کے آخر میں ورنیول کی کونسل میں شریک ہوا۔ اور اُس نے اُس کونسل کے واسطے قوانین بنائے ۸۴۷ء میں ٹوپس اُٹریخٹ میں لوتھیر۔ لوئیس اور چارلس گنجا میں صلح ساز کانگریس (مجلس) میں بیٹھا۔ گمان ہے۔ کہ وہ ۸۵۷ء میں کوِی ارسی کی کونسل میں بھی شریک ہوا۔ ۸۵۸ء میں وہ لوئیس جرمن کے پاس ملکی کام کے لئے بھیجا گیا۔

۸۶۲ء میں وہ پسٹینز میں تھا اور اُس نے ہینکس کے آرچ بشپ رابرٹ کے خلاف کونسل کا فتویٰ لکھا۔ چونکہ اس تاریخ کے بعد لوپس کا کوئی پتہ نہیں ملتا اس لئے اغلب ہے کہ وہ اسی سال میں فوت ہوا +

سروٹیس لوپس نویں صدی کے بڑے علما میں سے ایک تھا۔ لیکن اُس نے بڑی مشکلات میں ہو کر علم کو حاصل کیا۔ کیونکہ معاملات کے دباؤ نے اُس کو خلوت سے جسے وہ پیار کرتا تھا۔ باہر نکال دیا +

اُس کی تصنیفات بہت تھوڑی ہیں۔ اُس کی مرتب تصنیفات یہ ہیں:-

(۱) اُس کے خطوط جو تعداد میں ایک سو تیس ۱۳۰ ہیں۔ وہ اُس کے اُس اعلےٰ مرتبہ کو جس پر وہ قابض تھا۔ ثابت کرتے ہیں۔ کیونکہ اُس کے نامہ نگار اُس کے زمانہ کے نہائت بڑے کلیسیائی اشخاص ہیں۔ مثلاً ریبانس موریس۔ رہیمز کا ہنکمار۔ آئینہارڈ - ریڈ برٹس۔ ریٹریمنس اور گا ٹشاک اُس کے خطوط دلچسپ اور تعلیم دہ ہیں +

(۲) ورنیوایل کی کونسل کے قوانین ۸۴۴ء +

(۳) ایک کتاب بنام "تین سوالات"۔ جو ۸۵۲ء میں لکھی گئی - وہ آزاد مرضی۔ دوہری پریڈیسٹی نیشن

دپیش تقرری) اور اس بات کا بھی بیان کرتی ہے کہ آیا مسیح سب آدمیوں کے لئے موا یا صرف برگزیدوں کے لئے؟ یہ چارلس گنجا کی درخواست کے جواب میں گاٹشاک مباحثہ کے متعلق لکھی گئی تھی۔ عموماً وہ گاٹشاک کا طرفدار ہے۔ اور آگسٹین کی پیروی کرتا ہے طرز اور عبارت میں یہ کتاب عمدہ ہے +

(۴) ٹریوز کے بشپ میکسیمی نس کی سرگذشت +

(۵) ڈگبرٹ کی سرگذشت +

۱۷۲
ایکسو بہترویں فصل

ڈرُوتھمار

کرسچن ڈرُد تھمار نویں صدی کے پہلے حصہ میں اکیوی ٹانیہ میں پیدا ہوا۔ اِس صدی کے نصف سے پیشتر وہ قدیم کاربی کی بینیڈکٹن خانقاہ کا ایک منک

سنہ ۱۶۰۰ء کے قریب وہ وہاں سے لیچ کی ڈایوسیس میں سٹیولاٹ مالمیڈی کے ایبے میں منکس کو بائیبل کے سکھانے کے لئے بلایا گیا۔ یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ آیا وہ اُسی جگہ فوت ہوا یا کاربلی کو واپس آیا +

وہ اپنے زمانہ میں اَوروں کی بہ نسبت بہت ہی عالم تھا۔ اور یونانی میں خوب ماہر تھا۔ اور عبرانی کا بھی کچھ علم رکھتا تھا۔ اِسی سبب سے اُس کا لقب قواعددان یعنی فلالوجیٹ (محقق زبان) ہے۔ اُس کی شہرت متی کی انجیل کے متعلق اُس کی تفسیر پر مبنی ہے۔ جو بیان کی صفائی کے لحاظ سے مشہور کتاب ہے۔ اور خاصکر بطور تفسیر کی بنیاد کے تواریخی مطلب کی اعلےٰ قدر کی نسبت اُس کے اِصرار اور ضد کے سبب سے قابل غور کتاب ہے۔ ایسے آدمی پر عشاء ربانی کے متعلق پیسکیسی آس ریڈبرٹس کے خیالات کچھ بھی اثر نہیں کر سکتے۔ تاہم یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ متی ۲۶ / ۲۶-۲۸ کے متعلق اپنی تفسیر میں ٹرانسبسٹینشی ایشن کی تعلیم دیتا ہے استقلال کے ساتھ کوشش کی گئی ہے +

۱۷۳
فصل
ایکسو تہترویں فصل
پیسکیسی آس ریڈبرٹس

ٹرانسبسٹینشی ایشن کی تسلیم کا مشہور پھیلانے والا ریڈبرٹس جس کا خاندانی نام پیسکیسی آس تھا ۱۷۹۰ء کے قریب غریب اور غیر مشہور والدین سے فرانس کے شہر سائے سنس میں یا اُس کے نزدیک پیدا ہوا۔ اُس کی ماں جب کہ وہ ہنوز بچہ ہی تھا۔ فوت ہو گئی۔ اور چونکہ وہ خود بھی بہت بیمار تھا۔ اِس لئے سائے سنس کے گرجا گھر میں موت کے خطرہ میں ڈال دیا گیا تھا۔ اِس جگہ میں مریم کے بینیڈکٹن پیشہ کی ننس نے اُس پر ترس کھایا اور اُس کی حفاظت و خاطر کر کے تندرست کر دیا۔ اُس کی تربیت سینٹ [illegible] پیشہ کے نزدیکی بینیڈکٹن راہبوں سے کی گئی۔ اور اُس نے لئے عبادت گزار [illegible] تاہم تھوڑی مدت تک راہبانہ زندگی بسر کی۔ مگر علم کے لئے اُس کی [illegible] تھا اور

اُس کی زاہدانہ طبیعت نے اُس کو پھر گوشہ نشینی
کی پابندیوں کو اختیار کرنے پر راغب کیا۔ اور وہ
پیکارڈی کے کاربی کی بینیڈکٹن خانقاہ میں جو اُس
وقت ایبٹ آیلڈ لہارڈ کے ماتحت تھی داخل ہو گیا
وہاں اُس نے اپنے آپ کو بڑی کوشش سے
مطالعہ اور گوشہ نشین خوبیوں کی تحصیل میں ایسی
کامیابی کے ساتھ لگایا۔ کہ اُس نے بہت جلدی
زاہدانہ طبیعت اور علمیت کے لئے ایک قابل رشک
شہرت حاصل کی۔ وہ کلاسیکل تصنیفات میں خوب
ماہر تھا۔ اور خاصکر ورجل۔ ہاریس اور ٹیرینس
سے واقف تھا۔ اور آباؤں کی تصنیفات میں بھی
ویسا ہی ماہر تھا۔ وہ یونانی اور شائد کسی قدر عبرانی
بھی جانتا تھا۔ اِس لئے اُس کی لیاقتیں خانقاہ
کے مدرسہ کے اُستاد کے مرتبہ کے لئے اُسی
زمانہ کے لحاظ سے غیر معمولی تھیں۔ اور اُس
نے اُس مدرسہ کو فضیلت کے ایک اعلےٰ درجہ
تک پہنچا دیا +

۸۲۲ء میں وہ اپنے ایبٹ آیلڈ لہارڈ اور ایبٹ کے
بھائی اور جانشین بنام والا کے ہمراہ سیکسنی
کے کاربی کو گیا۔ تاکہ وہاں پر ایک خانقاہ کو قائم
کرے جو عموماً نئی کاربی کہلاتی ہے۔ ۸۲۶ء میں

آیلڈ لہارڈ فوت ہوگیا- اور اُس جگہ پر والا منتخب ہوا- اِس انتخاب کے ساتھ اغلباً ریڈ برٹش کا بہت واسطہ تھا- بہرحال وہ جماعت کی طرف سے لوئیس پاپائے اَس سے انتخاب کا استحکام کرنے کے لئے مختار بنا کر روانہ کیا گیا تھا- شاہنشاہ کے ساتھ اِس ملاقات نے اُن میں دوستی پیدا کر دی اور لوئیس نے کئی موقعوں پر ریڈ برٹش کی قدر ظاہر کی- یوں اُس نے ۱۱۳۱ء میں اُس کو سیکسنی میں ایبنگر کے پاس بھیجا تاکہ وہ موخرالذکر کی شمالی مشن کی نسبت صلاح و مشورہ کرے- اور کئی دفعہ اُس کی صلاح پوچھی- لوئیس نے عشاءِ ربانی کے متعلق ریڈ برٹش کی رائوں میں نہائت دلچسپی لی- اور اپنے کلیسیائی عہدیداروں سے اِس معاملہ میں اُن کی رائے طلب کی +

۸۴۴ء میں ریڈ برٹش اپنی خانقاہ کا ایبٹ منتخب ہوا- وہ اُس وقت محض ایک منک ہی تھا- اور ہمیشہ ایسا ہی رہا- کیونکہ اُس نے اپنی فروتنی اور اغلباً عشاءِ ربانی کی نسبت اپنی رائے کے سبب سے کبھی عہدۂ پریسٹ پر مخصوص ہونے سے انکار کیا- اُس کا نام بطور ایبٹ کے پہلی دفعہ ۱۲ فروری ۸۴۶ء کو پیرس کی کونسل میں معلوم

ہوتا ہے۔ وہ اُس وقت اُس تدبیر کو انجام دینے میں کامیاب ہوا۔ جس نے اُس کی خانقاہ کو اپنا ایبٹ چننے اور اپنی جائداد پر حکمرانی کرنے کے لئے اجازت دی۔ یہ زائد حقوق اِس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ وہ مہربانی جو اُس پر لوئیس سے کی گئی تھی۔ اُس کے بیٹوں سے بھی جاری رکھی گئی تھی۔ ریڈبرٹ ۸۴۹ء میں کوئی ارسی کی کونسل میں بھی حاضر تھا۔ اور گاٹشاک کے مجرم ٹھیرانے میں شریک تھا۔ دو سال بعد (۸۵۱ء میں) اُس نے اپنے عہدۂ ایبٹ سے استعفا دیدیا۔ وہ شروع ہی میں اِس عہدہ کو اختیار کرنے کے لئے ناخوش تھا۔ اور اُس نے اِس کو کسی طرح سے بھی خوشگوار نہ پایا۔ اُس کے فرائض ایسے مختلف اور گراں تھے۔ کہ اُس کو مطالعہ کرنے کے واسطے بہت ہی تھوڑا وقت ملتا تھا۔ علاوہ ازیں اُس کی سخت تادیب نے اُس کے منکس کو نگرا بنادیا۔ لیکن شائد کنارہ کشی کا بڑا سبب یہ تھا۔ کہ اُس کے منکس میں سے ایک یعنے ریٹرمنس نے عشاء ربانی کے متعلق اُس کی رائے پہ لوگوں کے روبرو اور سختی کے ساتھ نکتہ چینی کی جرأت کی تھی۔ اور یوں اُس کی اپنی ہی خانقاہ میں اُس کی مخالفت بپا ہوئی تھی +

اپنے استعفا دینے کے فی الفور بعد ریڈبرٹس سینٹ رِکوِی ار کے نزدیکی ایبے کو گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد کاربی میں واپس آگیا۔ اور نئے ایبٹ کے ماتحت منک کی جگہ کو اختیار کیا۔ اُس کے آخری ایام اغلباً سب سے زیادہ خوشگوار تھے۔ اُس نے اپنے آپ کو اپنی عزیز کتابوں کے بے روک ٹوک مطالعہ اور اپنی عزیز علمی محنت میں مخصوص کیا۔ ۲۶- اپریل ۸۶۵ء کو وہ فوت ہوگیا۔ وہ سینٹ جان کے چیپل میں دفن کیا گیا +

پیسکیسی اُس ریڈبرٹس کی شہرت خداوند کے جسم اور خون کے متعلق اُس کے رسالہ پر مبنی ہے۔ جو ۸۳۱ء میں پہلی دفعہ اور ۸۴۴ء میں ایک بہتر صورت میں لکھا گیا +

ریڈبرٹس نے مفصلہ ذیل تصنیفات لکھیں:۔
(۱) متی کی انجیل کی تفسیر۔ (۲) چوالیسویں زبور کی تفسیر۔ (۳) یرمیاہ کے نوحہ کی تفسیر۔ (۴) ایمان۔ امید اور محبت کی نسبت ایک کتاب۔ (۵) آیلڈ لہارڈ کی سرگذشت۔ (۶) والا کی سرگذشت (۷) روفی نس اور ولیری اُس کا دکھ جو ۲۸۷ء میں سائے سنس میں یا اُس کے نزدیک مسیحی ایمان کی خاطر شہید ہوئے +

۱۷۴
ایکسوچوہترویں فصل

رَیٹرینمس

رَیٹرینس کا حال بہت کم معلوم ہے۔ وہ پکارڈی میں کاربی کی خانقاہ کا ایک منک تھا۔ جس میں وہ ۸۳۵ء سے پیشتر کسی وقت داخل ہوا اور اپنی علمیت اور لیاقت کے باعث مشہور ہو گیا۔ چارلس گنجا بہت دفعہ اُس کی رائے طلب کرتا تھا۔ اور رہیمز کے آرچ بشپ نے فوٹیُس کے خلاف رومی کلیسیا کی محافظت اُس کے سپرد کی۔ وہ پریڈیسیٹی نیشن (پیش تقرری) اور یُوکرسٹ (عشاء ربانی) کے بڑے مباحثوں میں شریک تھا۔ وہ ایک آگسٹینی ان تھا۔ لیکن اپنے رفیقوں کی طرح اُس نے تمام آباؤں کی تصنیفات سے اپنے دلائل کو لیا۔ اپنی تصنیفات میں وہ بے تعلقی اور ہوشیاری ظاہر کرتا ہے۔ اُس کے خواص میں سے ایک یہ ہے۔

کہ وہ بشپ بٹلر کی طرح کتاب بنام "آینالوجی" میں اُن کا نام نہیں بتاتا۔ جن کی وہ مخالفت یا حمائت کرتا ہے وہ ۸۶۸ء میں زندہ تھا۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کے بعد کتنی دیر تک زندہ رہا +

وہ بار آور مصنف نہ تھا۔ صرف چھ تصنیفات ہم تک پہنچی ہیں :-

(۱) سینوسیفلی کے متعلق ایک خط +

(۲) مسیح کس طرح سے پیدا ہوا +

(۳) انسان کی روح کی نسبت +

(۴) الہی پریڈیسٹی نیشن (پیش تقرری) یہ ۸۴۹ء کے قریب چارلس کی درخواست پر لکھی گئی تھی۔ جو گاٹشاک سباحثہ میں ریٹیرینس کی رائے کا جویاں تھا۔ ریٹیرینس نے گاٹشاک کی حمائت کی۔ اگرچہ وہ اُس کے نام کا ذکر نہیں کرتا۔ اور دوہری پیش تقرری کی رائے کو بحال رکھا اگرچہ مینیتس (۸۴۸ء) اور کوِیرسی (۸۴۹ء) کی سنڈوں نے اِس رائے کو جھوٹا ٹھیرایا تھا۔ اور گاٹشاک رہیمز کے بشپ کے ہاتھ سے بے رحمی کے ساتھ ستایا گیا تھا +

(۵) رومی کلیسیا پر یونانیوں کے اِلزام کے متعلق چار کتابیں۔ مندرجہ بالا تصنیف کی طرح یہ بھی درخواست پر لکھی گئی۔ اس طرح لکھی ہوئی

یہ تصنیف بہت مشہور ہے۔ پہلی تین کتابیں روح القدس کے متعلق تعلیم سے بھرپور ہیں۔ لیکن چوتھی کتاب میں وہ لاطینی کلیسیا کے کلیسیائی دستورات کی حمائت میں کبھی کچھ اور کبھی کچھ ذکر کرتا ہے۔ وہ یہ ایک قابلِ تعریف فراخ دل اور مسیحی طبیعت کے ساتھ کرتا ہے۔ چوتھی کتاب کے پہلے باب میں وہ نرمی کے ساتھ یونانیوں کو اُن کے خاص دستورات کے دوسرے شخصوں سے منوانے کے سبب گھُرکی دیتا ہے۔ کیونکہ ایسی باتوں میں فرق عقیدہ کی یگانگت کے لئے جس کا پولوس (۱) قرنتیوں ۱/۲ میں حکم دیتا ہے۔ کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ وہ اِس یگانگت کو تثلیث۔ مسیح کی کنواری سے پیدائش۔ اُس کے دُکھوں۔ جی اُٹھنے۔ صعود۔ خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھنے۔ عدالت کے لئے واپس آنے اور باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ لینے پر یقین میں پاتا ہے+

(۱۶) خداوند کے جسم اور خون کی نسبت کتاب۔ یہ ریٹرمنس کی نہائت قابلِ قدر تصنیف ہے۔ یہ پیسکیشی اُس ریڈبرٹس کی اِسی نام کی کتاب کا جواب ہے۔ یہ چارلس گنجا کے نام نہاد کی گئی ہے۔ جس نے (۹۴۴ء میں) یوکرسٹک

(عشاء ربانی کے متعلق) مباحثہ میں اُس کی رائے کے لئے درخواست کی تھی۔ وہ رَیڈ برٹ کا نام بتانے کے بغیر جو اُس کا اپنا ہی ایبٹ تھا۔ موخرالذکر کی تعلیمات کی تفتیش کرنا شروع کرتا ہے۔ اِس کُل مباحثہ کا مفصل بیان کسی دوسری فصل میں کیا گیا ہے +

اِس کتاب کا عجیب حال ہوا ہے۔ یہ اُس جِرِیٹاوُ کو جو رَیڈبرٹس کی رائوں کی طرفداری میں ایسے زور کے ساتھ قائم تھا۔ توڑنا نے میں ناکامیاب ہوئی اور زمانۂ متوسط میں عنقریب فراموش کردی گئی تھی۔ بعدازاں وہ سکوٹس اَیریجینا کی تصنیف سمجھی گئی اور یوں (۱۰۵۰ء میں) ورسَیلی کی کونسل سے اُس پر جلائی جانے کے لئے فتوے لگایا گیا۔ پہلا شخص جس نے اُس کو مطبوع صورت میں استعمال کیا۔ روچیسٹر کا بشپ جان فشر تھا۔ جو ایکو لیمپیڈیس کے خلاف تحریر کرنے میں اس سے بطور ایک عمدہ کیتھلک سند کے اقتباس کرتا ہے۔ اس بات نے زِونگلی اَن فریق کی توجہ کو اُس کتاب کی طرف کھینچا اور اُنہوں نے بہت جلد اس طرح سے مہیا شدہ ہتھیار کو رومن کیتھلکس کے خلاف چلایا۔ اُسی سال میں جس میں یہ کتاب کولون (۱۵۳۲ء) میں طبع ہوئی۔ لیو جوڈ نے اس کا جرمن ترجمہ

وزورچ (۱۵۳۲ء میں) کیا جو زورچ کے خادمانِ دین
سے اِس بات کے ثبوت میں استعمال کیا گیا تھا۔
کہ عشاءِ ربانی کی نسبت زونگلی آن تعلیم کوئی نئی
بات نہ تھی۔ تس پر بھی اِسی حقیقت نے کہ اس کتاب
نے ریفارمڈ (اصلاح یافتہ) تھیولوجی آنس سے ایسی
دلی منظوری پائی تھی اُس کو کیتھلک لوگوں کی
نگاہ میں مشکوک کر دیا۔ ٹرینٹ کی کونسل نے اُس
کو ایک پروٹسٹینٹ جعلسازی قرار دیا۔ اور ۱۵۵۹ء
میں وہ ممنوع کتابوں کی فہرست میں داخل کی گئی۔ نہایت
معزز کیتھلک تھیولوجی آنس مثلاً بیلرمین اور ایلین
اِس بات کی نسبت اِس کونسل کے سا متفق ہوئے۔
کچھ مدت بعد (۱۵۷۱ء میں) ڈوین (یا ڈوائے) کے
تھیولوجی آنس اِس کتاب کی حمائت پر برپا ہوئے۔
۱۶۵۵ء میں سینٹے بیووے نے اُس کی اور تھوڑ کسی
کی حمائت کی۔ آخر کار جیکس بائے لو نے (پیرس ۱۷۱۲ء
میں) تمام تشکوک کو رفع کر دیا۔ اور اب یہ کتاب
بطور ریٹرمنس کی حقیقی تصنیف کے تسلیم کی
گئی ہے +

لیکن اب صرف اِس بات کا ذکر کرنا باقی ہے۔
کہ ریٹرمنس علمیت۔ صفائی۔ اور عقل کے علاوہ ایک
قابل غور نکتہ چینی لیاقت بھی رکھتا تھا +

۱۷۵
ایک سو پچھترویں فصل

ریمیز کا ہنکمار

ریمیز کا آرچ بشپ ہنکمار ایک شریف اور مشہور خاندان سے اغلباً اُسی نام کے صوبہ میں ۸۰۶ء میں پیدا ہوا۔ اُس نے ایبٹ ہلڈوان کے ماتحت پیرس کے متصل سینٹ ڈینیس کی بینیڈکٹن خانقاہ میں تعلیم پائی۔ جب ہلڈوِان (۸۲۳ء میں) لوئیس پائے اُس کا چینسلر مقرر کیا گیا تو وہ نوجوان ہنکمار کو اپنے ہمراہ بادشاہی دربار میں لے گیا۔ وہاں اُس کی لیاقتوں نے اُسے بہت جلد نامور کر دیا۔ اور اُس کی ریاضت نے اُس کے لئے لوئیس پائے اُس کی خاص مہربانی کو حاصل کیا۔ اِس مہربانی کو اُس نے سینٹ ڈینیس کی خانقاہ میں اصلاح کے کام کو ترقی دینے کے لئے استعمال کیا۔ اور خانقاہ میں بطور ایک منک کے داخل ہو گیا۔ ہنکمار نو یا دس

سالوں تک کچھ عرصہ تو آیسیہ میں اور کچھ عرصہ دربار میں رہا۔
اُس نے اپنے آپ کو بڑی کوشش کے ساتھ مطالعہ پر
لگایا۔ اور آبائی علمیت کے اُن ذخیروں کو حاصل کیا۔ جن
کا اُس نے بعدازاں بہت تاثیر گر استعمال کیا۔ سنہ ۱۰۴۲ء
میں چارلس گنجا لوئیس کا جانشین ہوا۔ اور اُس نے تھوڑی
دیر بعد اُس کو اپنی مستقل خدمت میں اختیار کیا اور پھر
وہ چہ ناجرہ پبلک (عام) زندگی شروع کی جو اُس کو ایک
نہایت مشہور چرچمین (کلیسیائی شخص) بنانے کے
لئے مقدر تھی۔ سنہ ۱۰۴۴ء میں بطور پریسٹ کے اُس کی
مخصوصیت کے بعد چارلس گنجا نے دو ایبیز کی محافظت
اُس کے سپرد کی۔ اُس نے اُس کو ایک جاگیر بھی دی۔
جسے اُس نے عہدۂ آرچ بشپ پر اپنی سرفرازی کے موقع
پر سینٹ ڈینس کے ہاسپیس (شفاخانہ) کو دے دیا۔
دسمبر سنہ ۱۰۴۴ء میں ہنکمار نے ورنیواِل کی کونسل میں ایک
اعلیٰ حصہ لیا۔ اور دوسرے سال کے ماہ اپریل میں بیووے
کی کونسل کے موقعہ پر ریمز کے خادمانِ دین اور لوگوں سے
اُن کا آرچ بشپ ہونے کے واسطے منتخب کیا گیا تھا۔
اِس انتخاب کے لئے چارلس گنجا سے سند لیکر اور
اپنے ایبٹ کی اجازت پاکر وہ ۳ مئی سنہ ۱۰۴۵ء کو ساگسنس
کے بشپ اور ذو تقدس کے ہاتھ سے ریمز کا آرچ بشپ اور
اور میٹروپولیٹن مخصوص ہوا۔

جونہی کہ وہ اپنے عہدہ پر سرفراز ہوا - اور اُس نے
چارلس سے اُس عہدہ کے متعلق جائداد کی بحالی کو
حاصل کیا - تو تکلیفات برپا ہوئیں - اُس کی ڈائیوسیس
کسی قدر بد انتظامی میں مبتلا ہو گئی - ہنکمار کو پہلی تکلیف
ایبو کی طرف سے ملی - جس نے ہنکمار کے انتخاب کا
اِس دلیل پر کہ وہ ابھی تک آرچ بشپ تھا مقابلہ کیا -
لیکن پیرس کی کونسل نے ۸۴۶ء میں ہنکمار کے انتخاب
کو برقرار رکھا - اور ۸۴۷ء میں لیو چہارم نے اُس کے
لئے پیلی اَم (جُبّہ) بھیجا - پہلی مصیبت کے مغلوب ہونے
پر دوسری تکلیف نے اپنے آپ کو ظاہر کیا - ۸۴۰ء
میں چند ماہ تک ایبو اپنے پُرانے عہدے پر بزور قابض
رہا - اور اِس اثناء میں اُس نے کئی ایک پریسٹس
کو مخصوص کر دیا - ہنکمار نے اُن کا تنزل کر دیا - اور
سائے سنس کی کونسل نے ۸۵۳ء میں اُس کے
اِس عمل کو منظور کر لیا - لیکن بعض لوگوں سے اُس کی
کارروائی کی مخالفت کی گئی - اِن مخالفوں کا سرگروہ
وُلفڈ تھا جو معزول پریسٹس میں سے ایک تھا - اِس
بات کا ۸۶۶ء تک فیصلہ نہ کیا گیا تھا - جب کہ پوپ
ہیڈری اَن نے حقیقتاً معزول پریسٹس کی طرفداری
میں فیصلہ کیا - کیونکہ اُس نے اگرچہ ہنکمار کو تمام الزام
سے بری ٹھیرایا تو بھی بطور بو رجیز کے آرچ بشپ

کے وُلفڈ کے انتخاب (۸۶۶ء) کا بھی استحکام کیا +
۸۶۳ء میں ہنکمار نے بحیثیت میٹروپولی ٹن کے کولون کے گنتھر کے بھائی ہلڈوِن کی کیمبرایے کی بشپرک (عہدۂ بشپ) پر سرفرازی کی منظوری کی ہلڈوِن کا نام اِس عہدہ کے لئے لوتھیر سے پیش کیا گیا تھا۔ لیکن ہنکمار نے کہا کہ وہ ناقابل ہے۔ اور پوپ نے اُس کی رائے کو منظور کیا +

اُس کی نہائت طویل اور نہائت شدید لڑائی اپنے بھتیجے اور ہمنام لے اون کے بشپ ہنکمار کے ساتھ تھی۔ موخرالذکر یقیناً اپنے میٹروپولی ٹن اور بادشاہ دونوں کا بہت ہی حکم عدول اور نافرمانبردار تھا۔ اس لئے ریمز کے ہنکمار نے اُس کو (۸۷۱ء میں) معزول کردیا۔ اور بادشاہ نے اُس کو قید کیا اور اندھا کردیا۔ پوپ ہیڈری آن دوئم نے (جو ۸۷۲ء میں فوت ہوا) اُس کی حمائت کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ پوپ جان ہشتم نے بھی اُس کے معاملہ کی حمائت کی اور ۸۷۸ء میں اُسے ماس کی رسم ادا کرنے کی اجازت دی۔ وہ ۸۸۲ء میں مرگیا +

اِن مباحثوں اور پریڈیسٹی نیشن (پیش تقرری) اور یوکرسٹ (عشاءِ ربانی) کے مباحثوں اور ہنکمار کی طرف سے گاٹشاک کی ایذا رسانی (جس کا دوسری

جگہ میں مفصل بیان کیا گیا ہے) کا میلان ہنکمار کی بطور ایک مدبر کے واجبی شہرت کو تاریک کرنے پر ہوا ہے۔ توبھی وہ لاکلام مغربی فرینکش سلطنت میں سرگروہ تھا اور اُس نے اپنی دانائی اور قوت سے ابتر ایام میں اُس سلطنت کو محفوظ رکھا۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کلیسیائی کارروائی کی بہ نسبت ملکی کارروائی میں زیادہ کامیاب تھا اُس نے اپنے بادشاہ کو بے عزتی سے محفوظ رکھا اور اُس کی خود مختاری کو قائم رکھا لیکن وہ اپنے لئے ہر وقت پوپانہ منظوری اور فرانس میں اپنی مطلوبہ فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے قابل نہ تھا۔

اِن ہینکمیری اُن مباحثوں کی نسبت نہایت ضروری باتوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اُن میں مشہور سوڈو اِسیڈورآن ڈیکریٹلس کا پہلے پہل اقتباس کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی سب فریقوں سے اس پر بخوبی سوال کیا جا سکتا ہے۔ کہ آیا ہنکمار اُن کی حیلہ باز خاصیت کو جانتا تھا یا نہیں؟ کیونکہ یہ بات کہ وہ بہت ہی کم (اگر کچھ تھی بھی) نکتہ چین لیاقت رکھتا تھا۔ دوسری قوم جعلسازیوں یعنی کنواری مریم کی پیدائش کی نسبت اپاکرائیفل (غیر معتبر) کہانی اور اس کے معراج کے متعلق ایک وعظ (جو جیروم سے منسوب کیا جاتا ہے) اُس کے اعتقاد سے ثابت ہوتی ہے۔ یہ

حیلہ بازی پہلے پہل ریٹھومنس سے لوگوں کے سامنے ظاہر کی گئی تھی۔ ہنکمار کا اِن ڈیکریٹیلس کا استعمال کرنا بے قاعدہ و نامناسب تھا۔ وہ صرف اُس وقت اُن کا اقتباس کرتا تھا۔ جب کہ وہ اُس کی مدد کر سکتے تھے۔ مثلاً فرینکش کلیسیا کی آزادی کے لئے کوشش کرنے میں پوپ کے خلاف جب وہ اُس کی راؤں کی مخالفت کرتے تھے۔ تو وہ اُن کو فراموش کر دیتا تھا۔ مثلاً اپنے بھتیجے کے خلاف اُس کے جھگڑے میں کیونکہ اُن کا اصلی مقصد یہ تھا کہ وہ بشپوں کی اُن کے میٹروپولیٹنس سے خود مختاری کی تائید کریں +

ہنکمار نہ صرف ایک بہادر جنگجو ہی تھا۔ بلکہ ایک وفادار گڈریا بھی تھا اُس نے بشپ کے تمام معمولی فرائض کو بخوبی انجام دیا مثلاً کونسلوں کا منعقد کرنا۔ شکایات کا سننا۔ مشکلات کا حل کرنا۔ تجاویز نکالنا اور اصلاحات کی تعمیل کرنا اور اُس نے تعلیم دینے اور ہر قسم کے علم کو ترقی دینے میں خاص توجہ دی وہ خود ایک عالم تھا۔ اور اُس نے اپنے خادمانِ دین کو نصیحت دی کہ جو کچھ مدارس بنانے کے لئے اُن سے ہو سکتا ہے وہ کریں +

اِس عجیب آدمی کی زندگی آخر تک پُر تکلیف رہی +

دسویں صدیوں کے منظر میں ہنکمار پر نگاہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلیسیا پر ہر دو بادشاہی اور پوپانہ ظلم کے مصتم۔ ناقابلِ مغلوب اور بے تکان مخالف کی طرح قائم ہے۔ اُس نے ایسے وقت میں گیلک کلیسیا کی آزادی کا دعوےٰ کیا۔ جب کہ ایک طرف تو سلطنت اُس کی مالگذاری کو جذب کرنے اور اُس کے خادمانِ دین کو جھگڑوں اور لڑائیوں میں کام میں لانے کی کوشش کر رہی تھی اور دوسری جانب پوپ کلیسیائی معاملات پر اپنے اختیار کو اعلےٰ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ سچ ہے کہ ہنکمار متکبر۔ مستقل مزاج اور خود غرض تھا۔ لیکن ساتھ ہی اِس کے وہ ایک پاک آدمی۔ بہت ہی خلیق تھا۔ اور اُس کی اپنی رائیوں پر اُس کے اعتقاد کے عمق اور زور ہی نے اُس کو مخالفوں (مثلاً بدبخت گاٹشاک) کی رائیوں کے زیادہ ناقابلِ برداشت بنایا۔ وہ کام جس کی وہ حمایت کرتا تھا واجب اور شریفانہ تھا۔ اور اُس چڑھاؤ کو روکنے کے لئے جو کلیسیا اور سلطنت میں بدانتظامی کی طرف ہو رہا تھا اُس کی ناکامیابی وسیع اور دوراز نتائج سے بھرپور رکھتی۔

اُس کی تصنیفات

اُس کی تصنیفات اُس کی حقیقی عملی خاصیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ وہ تعداد میں بہت ہیں لیکن حجم میں عموماً چھوٹی۔ یہاں صرف اُنہیں کا ذکر کیا جا سکتا ہے جو بہت مشہور ہیں :-

I - کاتھولک کے مباحثہ کے متعلق تصنیفات +

II - ٹے اون کے ہنگامہ مباحثہ کے متعلق تصنیفات +

III - پولیٹیکل (ملکی) اور سوشل امورات کے متعلق تصنیفات +

(۱) بادشاہ لوتھیر اور ملکہ کیتھیو آف ایرگان کا طلاق +

(۲) چارلس گنج - اُس کے بیٹے لوئیس دوئم تھے۔ اُس کی بیٹی جوڈتھ اور اُس کی بیوی ہرمینٹرووڈ کی تاج پوشی کے اوقات کے درس اور دعائیں +

(۳) بادشاہ اور شاہی کارگذاری کی شخصی خاصیت +

(۴) وہ بُرائیاں جن کو دور کرنا چاہیئے اور وہ نیکیاں

جن کو عمل میں لانا چاہیئے +

(۵ و ۶) زنا بالجبر کے متعلق (جو اُن بے ضابطہ ایام میں ایک عام گناہ تھا) رسالے +

(۷) بادشاہ کارلومن کی تربیت کے لئے سلطنت کے اُمرا کے نام پر خط +

IV - کلیسیائی معاملات کی نسبت تصنیفات +

(۱) ۸۵۲ء و ۸۷۴ء و ۸۷۷ء اور ۸۸۱ء کی کارروائیوں کی فہرست +

(۲) کلیسیا کی آزادیوں کی حمائت جو چارلس کی طرف ایک رسالہ میں لکھی گئی تھی +

(۳) پریسٹس کا اتہام جرم - یہ اُس طریقہ کے متعلق جس میں اُن کے مقدموں کا فیصلہ کرنا چاہئے ایک قابل قدر رسالہ ہے +

(۴) پریسبیٹر ٹیوٹفرڈ کا مقدمہ جس نے ملکہ ایما کا کُرتا - جواہرات سے مرصع ایک سنہری کمر بند - ایک ہاتھی دانت کا ڈبہ اور دیگر چیزیں چرائیں تھیں +

V - متفرقات +

(۱) زبور ۱۰۴ : ۱۷ کی تفسیر +

(۲) جرلوڈ کی رویا - یہ چھوٹی سی دلچسپ کہانی چارلس گنجا کی موت کے سال ۸۷۷ء میں

۱۷۶
ایکسوچھہترویں فصل
جوہینس سکوٹس اَیریجینا

I- اُس کی زندگی

جوہینس سکوٹس اَیریجینا کی نسبت فلاسفر اور تھیولوجی
اَن اور تواریخ کے بزرگ آدمیوں میں سے ایک تھا
بہت کم معلوم ہے۔ اُس کے خاندان اور اُس کی پیدائش
تعلیم۔ گھر اور موت کی جگہوں کی نسبت بہت بحث
ہوتی ہے۔ اُس کی زندگی کی حرف چند ایک باتوں
مثلاً چارلس گنجا کے دربار میں اُس کی منزلت اور

اُس کی علمی تصنیفات کی نسبت صفائی کے ساتھ بیان کرنے پر جرأت کی جا سکتی ہے +

وہ آئرلینڈ میں ۸۰۰ء اور ۸۱۵ء کے مابین پیدا ہوا۔ اُس نے وہاں کے مشہور گوشہ نشین مدارس میں سے ایک میں جہاں یونانی آباؤں اور خاصکر اوریجن کی تصنیفات اور لاطینی آباؤں کی تصنیفات کا مطالعہ کیا جاتا تھا تعلیم پائی۔ وہ ۸۴۳ء کے قریب فرانس کو گیا۔ اُس نے چارلس گنجا کی توجہ کو کھینچا اور اُس کی دوستی سے شرفیاب ہوا۔ بادشاہ نے اُس کو محل کے مدرسہ کا پرنسپل بنا دیا۔ اور اکثر اوقات اُس کی رائے کو طلب کیا۔ جان سکوٹس اپنی بڑی علمیت بطور اُستاد اور فلاسفر دونو کے اپنی نادر لیاقت اور اپنی بے داغ زندگی کی وجہ سے دربار کے جواہرات میں سے ایک تھا۔ عام لوگ خیال کرتے تھے۔ کہ وہ بے حد علم دار تھا۔ اور حقیقت میں اُس کی علمی تحصیلات غیر معمولی تھیں۔ وہ یونانی کو بخوبی جانتا تھا اور بہت دفعہ اپنی تصنیفات میں یونانی الفاظ داخل کرتا ہے۔ اُس نے یونانی تھیولوجی اَمنس خاصکر سوڈو۔ ڈائی اونی سی اُس اور میکسی مس کی تصنیفات سے بہت کچھ سیکھا۔ وہ کیلسیڈس کے ترجمہ کئے ہوئے افلاطون کے ٹیمے اُس اور ارسطو کی کیٹی گوریز سے

واقف تھا۔ وہ آگسٹین۔ بوایتھی اُس کیسیوڈورس
اور اِسیڈور کی تصنیفات میں بھی خوب ماہر تھا۔ اُس
نے اپنے زمانہ کے دو بڑے تعلیمی مباحثوں میں
جو پریڈیسٹی نیشن (پیش تقرری) اور عشا ربانی کے
متعلق تھے۔ ایک اعلٰے حصہ لیا۔ اور چارلس گنجا کی
درخواست پر سوڈو۔ ڈائی اونی سی اُن تصنیفات کا
لاطینی میں ترجمہ کیا۔ اُس کی شخصی صورت شکل
کے متعلق ایک ہی معلوم بات یہ ہے۔ کہ وہ آئنہارڈ
کی طرح چھوٹے قد کا تھا۔ وہ ۸۷۷ء کے قریب غالباً
چارلس گنجا کی موت کے تھوڑی ہی دیر بعد فوت ہوا +

II - اُس کی تصنیفات

پریڈیسی نیشن (پیش تقرری) کے متعلق رسالہ اور
ڈائی اونی سی اُس کے ترجمہ کے علاوہ جن کا ہم اوپر
ذکر کر چکے ہیں۔ سکوٹس ایریجینا نے مفصلہ ذیل
تصنیفات لکھیں :-

(۱) میکسی مس کنفیسر سے لکھی ہوئی "گریگوری نیزی اینزن

کی ڈھندلی باتوں کا ترجمہ۔ یہ ۸۶۴ء میں چارلس گنجا کی درخواست پر کیا گیا تھا +

(۲) آسمانی عہدیداروں کی حکومت۔ کلیسیائی عہدیداروں کی حکومت اور ڈائی اونی سی اس کی مجذوب تھیالوجی کے بیانات +

(۳) یوحنا کی انجیل کے دیباچہ پر وعظ +

(۴) یوحنا کی انجیل پر تفسیر۔ اس کے صرف چار ٹکڑے ابھی تک پائے گئے ہیں +

(۵) مارٹی آنس کیپیلا کے علم منطق کی تفسیر۔ اس کو ہاری آو نے شائع کیا ہے +

(۶) جان (انسانی روح) کا خدا سے باہر جانا۔ اور اس کے پاس پھر آنا۔ اس کا صرف ایک چھوٹا سا ٹکڑا ابھی تک ملا ہے +

(۷) خدا کی نسبت رویا۔ یہ سینٹ اومر کی خانقاہ میں قلمی نسخہ ہے۔ اور ابھی تک شائع نہیں ہوا ہے +

(۸) ابیات۔ ان میں بعض یونانی ابیات بمع خود ساختہ (سطروں کے درمیان لکھا ہوا) لاطینی ترجمہ کے ہیں +

(۹) سکوٹس اریجینا کی بڑی تصنیف "نیچر کی تقسیم" ہے۔ یہ ایک استاد اور ایک شاگرد کے مابین گفتگو کی صورت میں پانچ کتابوں سے مشتمل ہے۔

موخر الذکر عموماً بولنے میں عموماً کلیسیائی رائے کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اختتام پر ہمیشہ اُستاد ہی کی طرح بولتا ہے۔ عبارت خوشگوار ہے۔ اور مضامین میں نہائت مُہم تھیولاجیکل - کاسمولاجیکل (دنیا کے متعلق علم) اور اینتھروپولاجیکل (انسان کے متعلق علم) سوالات پائے جاتے ہیں۔ یہ تصنیف فلاسفی اور تھیالوجی کو ملانے کے لئے پہلی عملی کوشش ہے۔ جو مغرب میں کی گئی تھی +

III - اُس کی تھیولاجیکل (علم الٰہی کے متعلق) تعلیم

"نیچر کی تقسیم" میں سکوٹش ایریجینا نے اپنی تھیالوجی اور فلاسفی کو باہم ملایا ہے۔ اُس کے نزدیک لفظ "نیچر" یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ "سب کچھ جو ہے اور جو نہیں ہے"۔ موخر الذکر اصطلاح "جو نہیں ہے" کی وہ پھر یوں تشریح

کرتا ہے۔ اول وہ جو ہماری حواس اور ہماری عقل کی رسائی سے باہر ہے۔ دوم۔ وہ جو اگرچہ اُن کو معلوم ہے۔ جو ہستی کی ترازو میں اعلےٰ ہیں۔ لیکن اُن کو معلوم نہیں جو ادنےٰ ہیں۔ سوئم۔ وہ جو ہنوز محض از روئے اِمکان موجود ہیں۔ مثلاً آدم میں انسانی نسل اور بیج میں پودہ وغیرہ۔ چہارم وہ شے جو آتی ہے اور جاتی ہے۔ اور اِس لئے معقول کی طرح حقیقت میں موجود نہیں ہے۔ پنجم۔ گناہ انسان سے الٰہی صورت کا ضائع ہونا ہے۔ نیچر چار انواع میں منقسم ہے۔ (۱) وہ جو خلق کرتی ہے اور خلق نہیں ہوتی۔ (۲) وہ جو خلق ہوتی ہے اور خلق کرتی ہے۔ (۳) وہ جو خلق ہوتی ہے اور خلق کرتی نہیں۔ (۴) وہ جو نہ تو خلق کرتی ہے اور نہ خلق ہوتی ہے۔

اُس کی تھیالوجی کے بنیادی خیالات میں سے ایک حقیقی فلاسفی اور حقیقی دین کا ایک ہی ہونا ہے۔ ہر دو کا ایک ہی الٰہی ماخذ ہے۔ مگر حقیقی دین اور "اختیار" یعنی کلیسیائی تعلیم اُس کے نزدیک بالکل ایک ہی نہیں ہیں۔ اور اُس کے مابین جھگڑے میں وہ اول الذکر کی طرفداری کرتا ہے۔ پاک نوشتوں کے استعمال کرنے میں وہ تمثیلی طریقہ کی تقلید کرتا ہے۔ وہ آباؤں کو مقدس مصنفوں کے قریباً ہم پایہ سمجھتا ہے۔ اور دعوے

کرتا ہے کہ پاک نوشتوں کی تفسیر کرنے میں اُن
کی دانائی پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے - ساتھ ہی اِس
کے وہ اِس بات کا بھی معتقد ہے - کہ پاک نوشتوں
کی اُس تفسیر کو جسے عقل پاک کے موافق سمجھتی
ہے قبول کرنا خاصکر جب آبا آپس میں ناموافق ہوں
جائز ہے - وہ کہتا ہے کہ عقل کا کام ہے - کہ وہ پاک
کلام کی عبارت کے مخفی معانی کو جو گوناگوں لا انتہا
اور مور کے پروں کی طرح دلکش ہیں نکالے - اِس
کے متعلق اِس بات کو غور کرنا دلچسپ ہے - کہ جان سکوٹش
نے نئے عہدنامہ کو اصلی یونانی اور پرانے عہدنامہ
کو جیروم کے ترجمہ میں پڑھا نہ کہ سیپٹواجینٹ میں
اور اِس بات کو جاننا اور بھی قابل غور ہے - کہ وہ پاک
نوشتوں کے مطالعہ میں روزانہ مدد کے لئے نہایت
سرگرمی کے ساتھ دعا مانگا کرتا تھا•

سکوٹش ایریجینا کی تعلیم جیسا کہ وہ خود بیان کرتا
ہے - تین حصوں میں اختصار کی جا سکتی ہے - (۱) خدا
سب چیزوں کا منفرد اور ساتھ ہی اس کے گوناگون
موجد ہے - (۲) خدا سے صادر ہونا نہ کہ الہی نیکی جو
ہر ایک شے میں بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک معلوم
ہوتی ہے•
(۳) خدا کی طرف واپس آنا - بہتوں کا ایک ہی

میں پھر داخل ہوتا ہے* +

IV۔ اُس کی فلاسفی

وہ شروع سے آخر تک بالکل ایک ریالسٹک ہے +

V۔ اُس کی تاثیر اور قدر

سکوٹش آریہ بھینا جب زندہ تھا۔ تو وہ ایک بدعتی یا پاگل آدمی سمجھا جاتا تھا۔ اور اس حقیقت نے اس بات کے ساتھ کہ اُس کی رائیں اُس زمانہ سے کہیں فائق تھیں۔ مگر اوائل میں اُس کی تاثیر کو اُس کی بہ نسبت

* نوٹ۔ اِن باتوں میں سے ہر ایک ایسے طریقہ میں عرق ریزی کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ جو ہندوستان یا جرمنی کے فلاسوفیکل یا تھیولاجیکل طریقوں کو یاد دلاتی ہے +

کہ جس کی توقع کی جاتی تھی۔ بہت کم کر دیا۔ وہ اپنی موت سے پیشتر جیسا کہ اُس کے آخری سالوں کی نسبت آپس میں مخالف خبریں ظاہر کرتی ہیں. قریباً بالکل گمنام ہو گیا تاہم پس از مرگ تاثیر ڈالی۔ فلاسفی اور تھیالوجی کے ایک ہی ہونے کے متعلق اُس کی رائے آینسیلم اور ٹامسن ایکوائناس کی تصنیفات میں اور ابتدائی اسباب کی نسبت اُس کا خیالی سوچ ہیلز کے اسکندر اور ایلبرٹس میگنس کی تصنیفات میں پایا جاتا ہے۔ اُس کی تصنیفات سے بینا کے آیمیلرخ اور ڈینیو کے ڈیوڈ نے اپنی (ہمہ اوستی رائے) حاصل کی اور زمانۂ متوسط کے مختلف مجذوب فرقوں نے اُس سے تلقین پائی۔ کلیسیا نے جو ہمیشہ آرتھوڈکسی کے لئے مستعد تھی۔ معلوم کیا کہ اُس کی کتاب بنام "نیچر کی تقسیم" نقصان کر رہی تھی۔ کنونٹس کے نوجوان بھی اس کو آرزو کے ساتھ پڑھتے تھے۔ یہ ہر کہیں توجہ کھینچتی تھی چنانچہ سینس کی کونسل نے باقاعدہ طور پر اس پر فتوے لگایا اور پھر پوپ (ہنوری اس سوئم) نے ۲۳ جنوری ۱۲۲۵ء کے فرمان کے ذریعہ یہ کہکر کہ "یہ کتاب بدعتی خطا کے کیڑوں سے معمور ہے" تمام نقلوں کی جتنی کہ وہ مل سکتی تھیں۔ بربادی کا

حکم دیا۔ اِس حکم سے غالباً مطلوبہ تاثیر کی یہ کتاب فراموش ہو گئی۔ لیکن ۱۶۸۱ء میں ٹامس گیل نے اس کو آکسفورڈ میں شائع کیا۔ پھر رومی کلیسیا خوف زدہ ہو گئی۔ اور گریگوری سیزدہم نے ۳۔ اپریل ۱۶۸۵ء کے فرمان سے اِس کو ممنوع کتابوں کی فہرست میں داخل کر دیا +

سکوٹس ایریجینا نادر ذہن اور عقلی قوت کا آدمی تھا۔ اُس کی تصنیفات۔ خیالات اور دلیرانہ دلائل سے بھرپور ہیں۔ اُس کے مضمون کے انکشاف کی نسبت اُس کا قوی منطقی قضیہ کا طریقہ کلیتہً اپنا ہی تھا۔ وہ زور جو وہ منطق پر ڈالتا ہے۔ اُس کے زمانہ پر اُس کی فوقیت کو ثابت کرتا ہے۔ سکولیسٹکس کے ناموافق جو فروتنی کے ساتھ حدیث کو مانتے تھے اُس نے اپنے مضمون پر مردانہ آزادگی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ اپنے "شاگرد" کو اُس نے کہا کہ "تجھے کوئی صاحب اختیار نہ ڈرا دے" اِس لئے اُس کو "سکولیسٹے سیزم کا باپ" کہنا غلط ہے۔ وہ زیادہ تر متاخر فلاسفی کا بانی ہے۔ سکولیسٹکس اُس کی تصنیفات سے متاثر ہوئے۔ لیکن وہ خود سکولیسٹک نہ تھا۔ متصوف اُس سے نکلے۔ لیکن وہ خود متصوف نہ تھا۔ بطور ایک پیشرو کے اُس ملک کی جس میں

وہ رہبر ہو کر چلتا تھا۔ کلیتہً تحقیق کرنا اُس کے نصیب میں نہ ہوا۔ لیکن دوسرے لوگ اُس راہ میں جسے اُس نے کھولا تھا۔ آرزو مندی کے ساتھ داخل ہوئے۔ وہ زمانۂ متوسط کے مصنفوں میں سے ایک نہایت ہی دلکش شخص ہے۔ اُس کی تصنیفات کو سمجھنا بہت مطالعہ کو طلب کرتا اور اُسے جزا دیتا ہے۔ "نیچر کی تقسیم" ایک اعلےٰ تصنیف ہے۔ اور جیسا کہ پورخوب کہتا ہے۔ کہ یہ ایک ترتیب وار مجموعہ ہے۔ جو نہایت اعلیٰ متائل خیالات کو مشتمل کرتا ہے۔

۱۷۷

ایکسو ستترویں فصل

اناسٹیسی اس

رومی کلیسیا کا لائبریری آن اناس ٹیسی اس جس کے سبب سے اِس کا لقب اُسی نام کے دیگر اشخاص

سے امتیاز کرنے کے لئے "لائبریری آن" رکھا گیا۔ نکولس
اول کے ایام حکومت (سنہ ۸۵۸ء - سنہ ۸۶۷ء) میں سینکتا سیریا
ٹرینس ٹیبرم کی خانقاہ کا ایبٹ تھا۔ اور سنہ ۸۶۹ء میں
لوئیس دوئم کی بیٹی اور بیسل مقدونی آن کے بیٹے کے مابین
شادی کا انتظام کرنے کے قسطنطنیہ میں ایلچی بناکر
بھیجا گیا تھا۔ جب وہ وہاں تھا تو آٹھویں عالمگیر کونسل
بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اپنے یونانی زبان کے علم کے
سبب وہ پوپانہ حاضر باش ایلچی گری کے لئے بہت ہی
مفید تھا۔ وہ اپنی واپسی پر اپنے ساتھ کونسل کے قوانین
کو لایا اور اُس نے ہیڈری آن دوئم کی درخواست پر
لاطینی زبان میں اُن کا ترجمہ کیا۔ بیرونی اُس کے
بیان کے بموجب وہ سنہ ۸۸۶ء میں فوت ہوا۔

اناس ٹیسی اُس کی شہرت یونانی زبان میں سے
اُس کے بہت سے ترجموں اور ایک کتاب بنام
"ہبر یونٹی ٹیکیلیس" کے ساتھ اُس کے فرضی تعلق
پر مبنی ہے۔ اُس کی عبارت ناشائستہ اور نیم وحشی
ہے لیکن اُس نے یونانی لوگوں کی بابت لاطینی
لوگوں کو بہت آگاہ کر دیا۔

۱۷۸
ایکسو اٹھتروَیں فصل
ویرونہ کا راتھیری آس

راتھیری آس ایک شریف خاندان سے ریج میں یا اس کے متصل ۸۹۰ء (یا ۸۹۱ء) میں پیدا ہوا۔ اور اس نے لابس کے کنوینٹ میں تربیت پائی تھی۔ وہ ایک منک بن گیا۔ اور بہت سا علم حاصل کر کے ۹۳۱ء میں ویرونہ کا بشپ مخصوص ہوا۔ اپنے خادمانِ دین کی خطاؤں اور کوتاہیوں خاصکر اُن کی شادیوں یا جیسا وہ انہیں کہتا ہے۔ زناکاریوں کی زور آور تردید سے اُس نے مخالفت کا طوفان برپا کیا۔ جب (۹۳۴ء میں) ہیو یا کے آرنولڈ نے ویرونہ پر قبضہ کر لیا تو اٹلی کے بادشاہ ہیو گو نے اُس کو آرنولڈ کے ساتھ فرضی سازش کے باعث معزول کر دیا اور فروری ۹۳۵ء سے اگست ۹۳۷ء تک اُس کو قید سنگین میں رکھا۔ تب وہ کومو کے بشپ

کی زیر نگرانی تبدیل کیا گیا ۔

۹۴۱ء کے شروع میں راتھیری اُس بھاگ کر جنوبی فرانس میں آگیا۔ صوبہ کے ایک دولتمند خاندان میں اتالیق ہو گیا۔ اور ۹۴۴ء میں دوبارہ لابس کی خانقاہ میں داخل ہو گیا۔ دو سال بعد وہ ویرونہ کی مسند پر بحال کیا گیا۔ جہاں سے پھر ۹۴۸ء میں نکالا گیا۔ ۹۵۳ء سے ۹۵۵ء تک وہ لیج کا بشپ رہا۔ اپنی معزولی کے بعد وہ لابس کی خانقاہ کے مطیع الینا کا ایبٹ ہو گیا۔ جہاں اُس نے پیسکیتی آن راؤں کو سرسبز کرنے سے عشاء ربانی کے متعلق ایک مباحثہ برپا کر دیا۔ ۹۶۱ء میں وہ تیسری دفعہ ویرونہ کا بشپ ہوا۔ لیکن اپنی بدبختی کے باعث اعتدال کو نہ استعمال کر کے وہ ۹۶۸ء میں اپنے غضب آلودہ خادمانِ دین سے چھوڑ دینے پر مجبور کیا گیا۔ وہ ۲۵-اپریل ۹۷۴ء کو نمور کے کونٹ کے دربار میں فوت ہو گیا ۔

راتھیری اُس بہت سی باتوں میں اپنے زمانہ کا ٹرٹولی آن کہلانے کا مستحق ہے۔ بعض لوگ بدی کی نسبت اُس کی تحذیر میں ایک پروٹسٹینٹ ریفارمر کی سی غیرت دیکھتے ہیں۔ لیکن اُس کی نیت متفرق تھی۔ وہ عالم اور اولوالعزم لیکن منہ زور اور حاسد بھی تھا۔ اُس کی تصنیفات عبارت میں قوی ہیں ہلی

لیکن آگاہی سے بھرپور ہیں اُن میں سے بڑی بڑی یہ ہیں:۔

(۱) روحانی جنگ۔

(۲) کینانی کل شرع کے لیئے حقارت پر ایک رسالہ۔

(۳) اپنی روش کی حمایت۔

۱۷۹

ایکسوانا سیویں فصل

گربرٹ (سلویسٹر دوئم)

جھوٹے (رسول) کی مسند میں عالم اور فلاسفر اور دسویں صدی کی تیرگی میں نہایت منور نور گربرٹ ۹۵۰ء سے پیشتر غریب والدین سے آورن کے اوریلیک میں یا اُس کے نزدیک پیدا ہوا۔ اور اُس نے بطور ایک منک کے اُس جگہ کے بینیڈکٹن کنونٹ میں تعلیم پائی تھی۔ وہ بار سیلونا کے کونٹ بورل کے ہمراہ

ہسپانیہ کو گیا۔ اور وہاں اُس نے عربی علمیت کی کسی قدر واقفیت حاصل کی۔ لیکن اغلباً صرف لاطینی ترجموں کے ذریعہ سے وہ اپنے مربی بورل کے ہمراہ روما کو بھی (۹۶۸ء میں) گیا اور اُس نے پوپ جان سیزدہم کی توجہ کو کھینچا جس نے شاہنشاہ اوتھو اعظم کے پاس اُس کی سفارش کی۔ وہ بعد ازاں نوجوان اوتھو سوئم کا اتالیق اور دوست ہو گیا۔ اور اُس کو شہر روما میں کانسٹینٹائن اعظم کی "گریکو۔ رومن" سلطنت کے دوبارہ قائم کرنے کی نسبت بعید از عقل اور لاحاصل تدبیر کی تلقین کی۔ وہ اولوالعزم تھا۔ اور خسروی اور شاہانہ مہربانی کی دھوپ میں تاپنے کا شائق تھا۔

گربرٹ رہیمز کے کیتھیڈرل سکول کا بڑا معلم ہو گیا۔ اور اُس نے بطور ایک عالم اور اُستاد کے بہت شہرت حاصل کی۔ اُس نے ہر ایک مضمون کے متعلق نادر اور قابلِ قدر کتابیں جمع کیں۔ وہ علم کی الہٰی و انسانی ہر ایک شاخ میں بہت دلچسپی رکھتا تھا۔ خاصکر علم ریاضی۔ ستاروں کے علم۔ علم طبعی اور علم موسیقی میں۔ اُس نے سب سے پہلے فرانس میں عربی ہندسوں اور کسرِ عشاریہ کو ایجاد کیا اور ستاروں کے علم کے متعلق آلات کی اور ایک اورگن (نام ایک باجہ کا) کی ساخت سے جو بھاپ کے ذریعہ سے

سمجھا یا جاتا تھا اپنی سائنٹیفک (علمی) اور میکانیکل (دستکار) ذکاوت کو ظاہر کیا۔ ساتھ ہی اِس کے وہ کاروبار والا آدمی منتظم اور مدبر تھا +

۹۷۲ء میں اُس نے بادشاہی مہربانی کے ذریعہ سے بابی او کے ایبے پر اختیار حاصل کیا۔ لیکن اردگرد کے امرا کے ساتھ جھگڑوں میں پھنس گیا۔ اور ناراض ہو کر وہاں سے چلا گیا۔ اگرچہ اُس نے اپنے مرتبہ کو بحال رکھا۔ اُس نے ایک دوست کو لکھا کہ "تمام اٹلی مجھے روباہی دکھلائی دیتی ہے۔ اور رومیوں کے اخلاق سے دنیا کو کراہیت ہے"۔ وہ رہیمز میں اپنے عہدہ پر واپس گیا۔ اور اُس نے دور و نزدیک سے طلبا کو کھینچا اور کیتھیڈرل سکول کو اقبال مندی کے اَوج تک پہنچا دیا۔ وہ اُس کونسل کا محرر تھا۔ جو ۹۹۱ء میں رہیمز کے متصل سینٹ باسولس کے بیزیلیکا میں منعقد ہوئی تھی۔ اور اُس نے پوپیت کی دعوے داریوں اور کجرویوں کے خلاف اورلینز کے عالم بشپ آرنلف کی دلسوز تقریر کرنے میں ہدایت کی۔ کوئی گیلیکن (فرانسیسی) شخص زیادہ دلیری کے ساتھ نہ بول سکتا تھا۔ اُسی سنڈ سے رہیمز کا آرچ بشپ آرنلف جو آخری کیرولنجی ان بادشاہوں میں سے ایک کا حرام زادہ بیٹا تھا۔ کیپٹ کے خلاف سازش

کے الزام کے سبب سے معزول کیا گیا تھا۔ اور اُس کی جگہ پر گربرٹ بادشاہ کی خواہش پر چُنا گیا تھا۔ لیکن اُس کے انتخاب پر جھگڑا ہوا۔ اور اُس نے روما کے خلاف تقریباً ایک تفرقہ انداز وضع کو اختیار کیا۔ وہ معزول کیا گیا۔ اور اُس کا حریف آرنلف پوپ کی مدد سے سینلس یا رہیمز کی کونسل (۹۹۶ء) سے بحال کیا گیا تھا۔ تب گربرٹ نے فرانس کو چھوڑ دیا اور اپنے شاگرد اوتھو سوئم کی (میگڈیبرگ کی طرف جانے کے لئے) دعوت کو منظور کیا۔ وہ اٹلی کی طرف اُس کے پیچھے (۹۹۶ء میں) گیا۔ شاہنشاہی مہربانی سے روینہ کا آرچ بشپ (۹۹۸ء میں) بنایا گیا۔ اور ایک سال بعد بطور سلویسٹر دوئم کے پوپانہ تخت پر سرفراز کیا گیا۔ وہ پہلا فرانسیسی پوپ تھا +

جب وہ رہیمز کا گربرٹ تھا۔ تو اُس نے آزادانہ خیالات کی حمائت کی۔ اور ولیری کے ساتھ رومی مخالفانِ مسیح پر حملہ کیا۔ جو اُس وقت خدا کی ہیکل میں مسند نشین تھے۔ لیکن جب وہ سلویسٹر دوئم ہو گیا تو اُس نے اپنے پہلے گیلیکن خیالات سے انکار کیا۔ اور پوپیت کے دعوٰں کی حمائت کی۔ مگر اُس نے (۹۹۹ء اور ۱۰۰۳ء کے مابین) اپنی چھوٹی اور پُر تکلیف پونٹی فیکیٹ (پوپیائی حکومت)

میں صرف ایک ہی قابلِ غور کام کیا- اور وہ یہ ہے کہ اُس نے ہنگری کے بادشاہ سٹیفن کو تاج پہنانا اور ایسے وقت میں جب کہ سینکڑوں جاتری پہلی مسیحی دس صدیوں کے گذرنے کے بعد دنیا کی آخرت کی انتظاری میں مقدس زمین میں جاتے تھے- کروسیڈس (جہادی جنگ) کی پہلی اگرچہ ناپختہ تحریک دی +

اُس کے چال چلن کی نسبت بہت سے متفرق خیالات کئے گئے ہیں- زمانہ متوسط کے آخری پوپانہ سرگذشت نویس بغض سے اُس کو بطور شیطان کے ساتھ متفق جادوگر کے ظاہر کرتے ہیں- اور اُس کی زندگی اور پونٹی فیکیٹ (پوپانہ حکومت) کو ہیبتناک جرموں کے سلسلہ کی مانند- یہ کہانی کسیقدر تو اُس کی غیر معمولی علمیت اور محمدی مذہب کے فرضی لگاؤ سے اور کسی قدر روما کے ساتھ اُس کے پہلے مخالفانہ دیچ سے برپا ہوئی- زمانۂ حال کے بعض موّرخ اُس کو ایک اولوالعزم سازش کرنے والا بتاتے ہیں +

اُس کی علمی تصنیفات اکثر علم ریاضی کے متعلق ہیں- اُس کی تھیولاجیکل تصنیفات تھوڑی

تامل کی شے کی بہ نسبت زیادہ تر ایمان اور عبادت
کی شے سمجھتا تھا۔ وہ سینٹس خاصکر کنواری
مریم کا غیرت مند پوجاری تھا۔ اور اُن پہلوؤں
میں سے ایک تھا۔ جنہوں نے اُس کی پیدائش
کا تیوہار منایا تھا +

فلبرٹ کی تصنیفات ایکسو انتالیس (یا ۱۳۸) [۱۳۹]
خطوط جن میں اُن کے نامہ نگاروں کے بعض
خط بھی شامل ہیں۔ نو وعظ۔ ستائیس [۲۷] بھجن اور
نظمیں اور چند ایک چھوٹے رسالے مشتمل
کرتی ہیں +

ریہمز میں گربرٹ کے مدرسہ سے چارٹریز میں
فلبرٹ کا مدرسہ نکلا۔ اور پھر اُس سے ٹوئرس
میں بیرینگار کا مدرسہ۔ یہ سب ہر دلعزیزی اور تاثیر
کے لئے یکساں مشہور رہیں۔ اِن سب کے بعد
بیک کے لینفرینک کا خانقاہی مدرسہ برپا ہوا۔
لینفرینک اٹلی سے آیا تھا اور فرانس میں کام
کرتا رہا۔ اور اُس نے اپنے حریف بیرنگار کی
مخالفت کی اور انگلستان میں بطور ایک کینٹربری
کے آرچ بشپ کے اپنی زندگی کو مکمل کیا تھا۔ اُس
پر اُس کا شاگرد اور جانشین اینسلم آگسٹین
ثانی کیتھلک سکولیسٹے سزم (علمیت) کا

باپ سبقت لے گیا۔ اُس سے تھیالوجی کی ترقی میں ایک نیا اور اہم حصہ شروع ہوا +

۱۸۱
ایکسو اکاسویں فصل
روڈلفس گلیبر۔ بریمین کا آیڈم

گیارہویں صدی کے تواریخی مصنفوں میں روڈلفس گلیبر اور بریمین کا آیڈم خاص تذکرے کے حقدار ہیں ایک تو فرانس کے لئے اور دوسرا شمالی فرنگستان کے لئے +

روڈلفس گلیبر برگنڈی میں پیدا ہوا۔ شروع جوانی میں اپنے چچا سے کنونٹ میں بھیجا گیا۔ اور بُرے چال چلن کے سبب سے خارج کیا گیا تھا۔ لیکن وہ درست ہو گیا۔ اور کلونی کے پابند بینیڈکٹن مدرسہ میں داخل ہو گیا۔ وہ کچھ مدت

ڈجان میں سینٹ بینگنس کی خانقاہ میں بعدازاں کلونی میں رہا اور ۱۰۵۰ء کے قریب فوت ہوا+

اُس کی بڑی تصنیف اُس کے اپنے ہی زمانہ یعنی ۱۰۰۰ء سے ۱۰۴۵ء تک کی تواریخ پانچ کتابوں میں ہے+

بریمن کے ایڈم جو پیدائش سے سیکسن تھا (اغلباً میگڈیبرگ میں تعلیم پائی تھی۔ بریمن میں (۱۰۶۸ء) ایک جماعت کا اُستاد اور کینن تھا۔ اُس نے ۱۰۷۲ء اور ۱۰۷۶ء کے مابین "ہیمبرگ بریمن" کے بشپوں کی تواریخ لکھی یہی شمالی جرمنی اور سکینڈی نیویا کی یعنی ۷۸۸ء سے لیکر آیلڈلبرٹ کی موت تک کی (جو ۱۰۴۵ء سے ۱۰۷۲ء تک بریمن کا آرچ بشپ تھا) سب سے پرانی کلیسیائی تواریخ کا بڑا ماخذ ہے۔ ایڈم نے بریمن کے گرجا گھر کی بڑی لائبریری میں مرقوم ماخذوں اور زبانی حدیثوں سے اخذ کیا۔ وہ ڈینش (ہالینڈ کے) بادشاہ سوین ایسٹرتھان کے پاس گیا۔ جس نے ہو بہو کتاب کی طرح اپنی یادداشت میں وحشیوں کی پوری تواریخ محفوظ رکھی تھی"۔ وہ بے طرفدار اور قابلِ اعتبار رہے لیکن

وقتوں کے ذکر کرنے میں غفلت کرتا ہے۔ وہ سوائے سادگی کی کمی کے شمال کا قریباً ایک ہیروڈوٹس کہلا سکتا ہے۔ وہ ورجل۔ ہارٹیس۔ ٹوشن سے واقفیت رکھتا تھا۔ اور اُس نے اپنی طرزِ عبارت کو خصوصاً سیلسٹ کے نمونہ پر بنایا تھا۔ اِسی لئے اُس کا مصنوعی اختصار اور پُر معنی چھوٹے چھوٹے جملوں کی عبارت ہے وہ زمانۂ متوسط کے اعلےٰ مورخوں کا ہمپایہ ہے

۱۸۲

اکیسویں فصل

پیٹر ڈیمی آینی

پر چمڑے کے تسمہ کی ایکسو چوٹیں مقرر کیں۔ یوں کل مزامیر کے لئے پندرہ ہزار چوٹیں ہوئیں۔

اِس قسم کا پینٹینس* اَوروں کے لئے ایک شوقیہ امر ہو گیا۔ اور بہت سے منک اپنے ہی فائدہ کے لئے یا اعراف میں کی روحوں کی خلاصی کے لئے مزامیر کے گانے کے ساتھ اپنے آپ کو تازیانے مارتے ہوئے مار ڈالتے تھے۔ سب سے زیادہ ماہر ڈومینی کس تھا۔ جو اپنے ننگے جسم پر لوہے کا زرہ بکتر پہنتا تھا۔ اور چوٹوں کی تعداد کو یہاں تک بڑھایا۔ کہ سالسٹر (مزامیر کی کتاب) کو متواتر بارہ دفعہ طے کیا۔ آخر کار وہ تھک کر (۱۰۶۲ء میں) فوت ہو گیا۔ شریف عورتیں بھی نہائت شوق سے ایسے پینٹینس کو عمل میں لاتی تھیں۔ اُس نے مسیح کے دُکھ اور شہیدان کی تکلیفات کی بطور رضامند تقلید کے اِس طریقہ کے مخالفوں کے خلاف حمائت کی۔ لیکن اُس نے اپنے شاگردوں میں خلافِ طبیعت بے اعتدالی کو روکنا بھی ضروری سمجھا۔ اور اُس نے حکم دیا کہ کوئی بھی اپنے آپ کو تازیانے مارنے پر مجبور نہ کیا جانا چاہیئے اور کہ بطور دستور کے چالیس مزامیر بمع چار ہزار چوٹوں کے ایک وقت کے لئے کافی سمجھنے چاہیئے۔

*

اِس زاہدانہ عمل سے جس کی اُس نے اپنے کلام ونمونہ سے تحریک دی بہت وسیع و دیرپا نتائج پیدا ہوئے۔ یہ ڈومینی کنس اور فرانسسکنس میں گوشہ نشین تادیب کا ایک حصہ ہوگیا اُس نے تیرہویں اور چودہویں صدی میں خاصکر سیاہ موت (غالباً طاعون) (۱۳۴۹ء) کے ایام میں نہائت بڑی مقدار اختیار کی۔ جب (خود) کوڑے بازوں یا صلیب برداروں کی گروہ میں توبہ کے روح کے ساتھ صلیبوں کے پیچھے پیچھے کمر تک ننگے اور نقابداروں کے ساتھ چلتی تھیں۔ اٹلی۔ جرمنی اور انگلستان کی زیارتیں کرتیں اور خدا کی زندگی کے تینتیس ۳۳ سالوں کی یادگاری میں تینتیس ۳۳ دنوں تک دن میں دو بار توبہ کے متعلق مزامیر کے گاتے وقت اپنے آپ کو کوڑوں سے مارتیں تھیں +

ڈیمی آنی ایک پابند گوشہ نشین فریق کا سرگروہ ہوگیا۔ جس کا مرکز کلونی تھا۔ اور اُس نے ایک غلط بنیاد پر خاندان دین اور کلیسیا کی اصلاح کے لئے اُن کی نہائت متنزلی اور ابتری کے ایام میں کوشش کی۔ اُس نے اپنے زمانہ کی حالت کو صدوم اور عمورہ کی حالت

سے تشبیہ دی۔ اُس نے عہدہ فروشی اور پریسٹس کی حرم سازی کی بطور بدی کے دو بڑے چشموں کے مخالفت کی اُس نے ایک ایسے قانون کو بنانے کی کوشش کی کہ جس نے عہدہ فروشی کو معزولی کی سزا دی۔ اور جس نے عام شرکا کو شادی شدہ پریسٹس سے ماس کے سننے کی مناہی کردی۔ ایسا ہی قانون ۱۰۵۹ء کی لیٹرن کونسل سے جاری کیا گیا تھا۔ اُس نے خادمان دین میں ہتھیاروں کے اُٹھانے کے عمل پر بھی فتوے لگایا۔ اگرچہ پاپ لیو نہم نے بھی ۱۰۵۳ء میں لوٹ مار کرنے والے نارمنس کے خلاف فوج لیکر چڑھائی کی تھی۔ اُس نے استحکام کے ساتھ اس بات کو بحال رکھا۔ کہ پریسٹ کو ایمان کی محافظت کے لیے بھی تلوار کھینچنی نہیں چاہئیے۔ بلکہ صرف خدا کے کلام اور روح القدس کے ہتھیار ہی سے لڑائی کرنی چاہئیے۔

ایسی لیاقت۔ پرہیزگاری اور سرگرمی والا آدمی جنگل میں چھپا نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ روما میں لایا گیا۔ اور اپنی مرضی کے خلاف اوسٹیا کا بشپ اور ۱۰۵۸ء میں سٹیفن دہم سے رومی کلیسیا کا کارڈینل منتخب کیا گیا تھا وہ ۱۰۶۱ء

میں بمشکل تھرڈ سے تاج (پوپ ہونے) سے بچا۔
وہ ہلڈی برانڈ ی آن پوپوں (گریگوری ششم
کلیمنٹ دوئم - لیو نہم - وکٹر دوئم - سٹیفن دہم
نکولس دوئم اور اسکندر دوئم) اور خود ہلڈی برانڈ
کا روحانی صلاح کار۔ اور ملامت کرنے والا تھا۔
وہ میلان - فلورینس - مونٹے کیسینو - کلونی
مینٹس اور فرینکفورٹ میں مہم کاموں پر لگایا
گیا تھا - اُس نے کیڈالس کی پوپانہ جدائی کو
مغلوب کرنے میں مدد دی - وہ شہنشاہ ہنری
سوئم کا اعتباری ہو گیا - جس کی اُس نے بطور
داؤد ثانی کے بڑی تعریف کی - بیوہ ملکہ اینگنس کا
کنفیسر (وہ پادری جس کے پاس کوئی اپنے
گناہوں کا معافی پانے کی خاطر اقرار کرے)
ہو گیا - اور اُس نے اُس کے بیٹے ہنری چہارم
کے اُس کی بیوی برتھا سے طلاق کو روک دیا۔
اُس نے اپنے عہدۂ بشپ سے استعفا
دیدیا - لیکن پھر ہلڈی برانڈ کے ذریعہ اپنی
خلوت سے بلایا گیا تھا - اِس لئے وہ اُس
کو اپنا "مقدس شیطان" اور "پوپ کا خداوند"
بھی کہتا ہے - وہ اعلےٰ عہدہ کی خودپسندیوں
اور شان و شوکت کو حقیر جانتا تھا - وہ اپنی تحریر

میں اپنے گوشہ نشین حجرہ کو ترجیح دیتا تھا۔ جہاں وہ اپنی اندرونی دُنیا کو فتح کر سکتا۔ مزامیر کو بربان سنا سکتا اپنے آپ کو کوڑے مار سکتا اور تبدیلی کے طور پر ہجو آمیز اور لطیفے دار نظمیں لکھ سکتا تھا۔ اور لکڑی کے چمچے بنا سکتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ پُرانے بشپ کیا کرتے اگر اُن کو اِن نتائج یعنی تیتوں کی برداشت کرنی پڑتی۔ جو آج کل عہدہ بشپ میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی تلواروں اور بھالوں والے سپاہیوں کے رسالوں کے ہمراہ متواتر ہر کا ب ہونا غیر قوم جنرنیل کی طرح مسلح آدمیوں سے گھیرے رہنا۔ ہر روز شاہی ضیافتیں۔ ہر روز نیز صف آرائی۔ میز عیاش مہمانوں کے لئے تکلفات سے بھرپور رہونا لیکن غربا قحط کے سبب سے گھٹتے پھرتے ہیں۔

اُس کا آخری کام اُس کے اپنے ہی شہر کی کلیسیا میں جدائی کا دفع کرنا تھا۔ اپنی واپسی پر وہ بعارضہ بخار فائینزا میں ۲۲ فروری ۱۰۷۲ء کو فوت ہو گیا اور یہ ہلڈی برانڈ کی اُن اصلاحوں کو انجام دینے کے واسطے جن کے لئے ڈیمی اینی متعصب لیکن وفادار۔ سرگرم اور بے غرض خدمت کے ساتھ راہ تیار کر دی تھی۔ پاپانہ مسند نشینی

اس سلطنت نے پوپ کو بیزینٹائن حکومت سے آزاد کردیا تھا۔

مگر یونانی کلیسیا نے اس کے قریباً ڈیڑھ سو سال بعد تک جب کہ قسطنطنیہ کے عالم پیٹریارک فوٹی اس نے پرانے روما کے پوپ نیکولس اول کے ساتھ اپنے مباحثہ میں اس کو پورے معنی اور زور کے ساتھ ظاہر نہ کر دیا۔ اس ایجاد کی بہت کم یا کوئی بھی پرواہ نہ کی۔ اس نے ایک قسم کے صادر ہونے کا جو روح القدس کی نسبت تعلیم کا بڑا حصہ ہے۔ اور جس پر روح کی شخصیت اور الوہیت منحصر ہے خیال کیا اور اس کے انکار کو بطور بدعت اور کفر کے رد کیا۔ اس وقت کے بعد اس جھگڑے کے فیصلہ کرنے میں کوئی ترقی نہ کی گئی تھی۔ اگرچہ ہر دو جانب سے بہت کچھ لکھا گیا تھا۔